www.novelsclubb.com
مینہ
از جویریہ بلال شامی
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

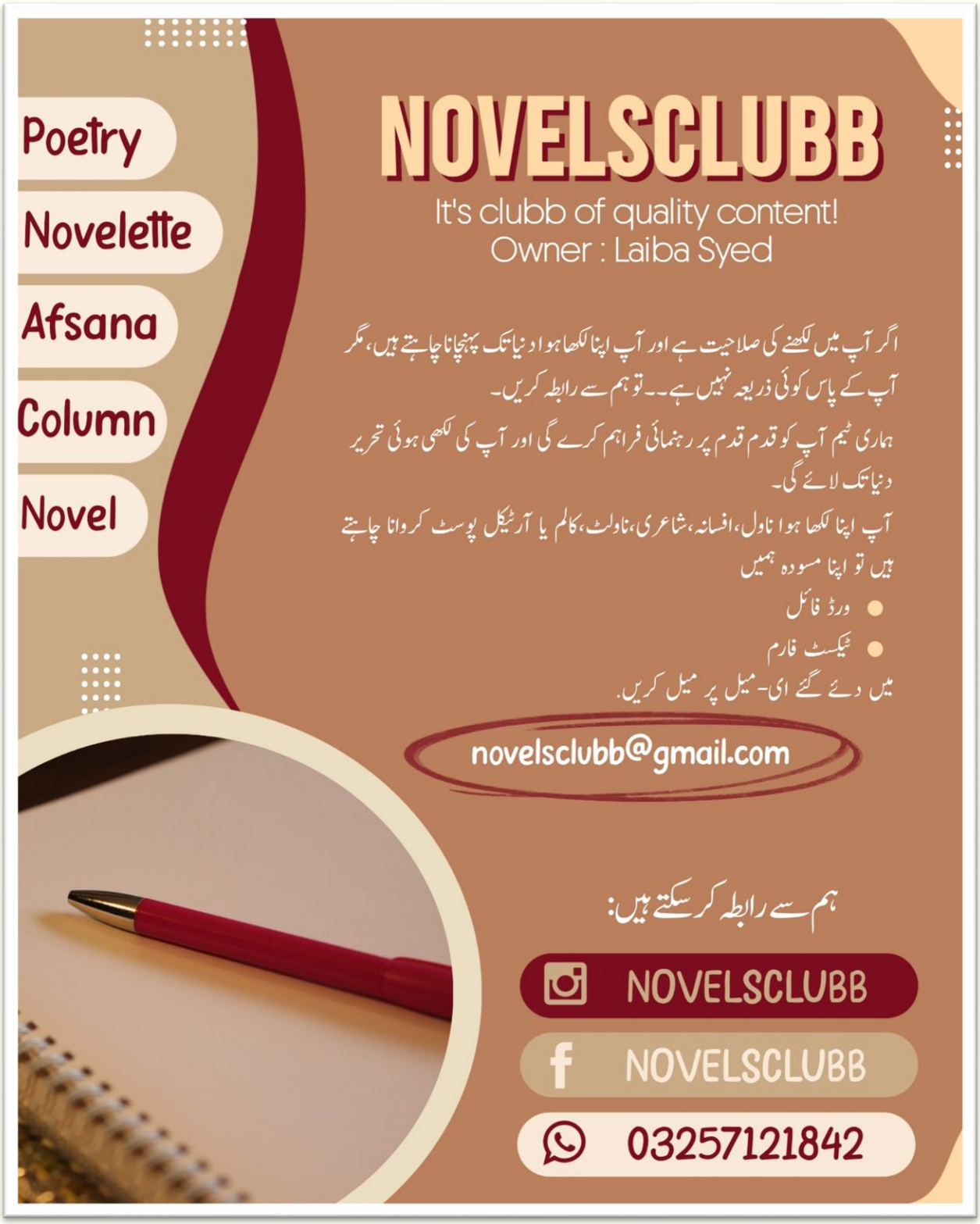
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

مینہ

از قلم

جویریہ بلال شامی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "دو دھاری" کے تمام جملہ حق لکھاری "ثانیہ سلام خان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا، اسلام آباد شہر کی سڑکیں ویران پڑی تھی، بارش کی گرتی بوندیں اُس ویرانیت میں شور پیدا کر رہی تھی۔

"یہاں گاڑی میں ہی رہنا تم، میں ابھی آتا ہوں" وہ آدمی گاڑی کا دروازے کھول کر باہر نکلا اور اپنا کوٹ اُتار کر اپنے سر پر رکھتے ہوئے سڑک پر چل پڑا، گاڑی کے اندر بیٹھی لڑکی اُس آدمی کو سڑک پر دور جاتا دیکھ رہی تھی، کچھ دیر دیکھنے کے بعد جب وہ آنکھوں سے اُجھل ہو گیا تو وہ کندھے اُچکا کر اپنے پرس میں سے میک اپ کٹ نکال کر اپنے چہرے کو سنوارنے لگی، جو پہلے سے ہی کافی میک اپ سے بھرا ہوا تھا، گاڑی کے شیشوں پر گرتے پانی کا شور ایسا تھا جیسے کوئی گاڑی پر پتھر برسا رہا ہو، بارش اب زور پکڑ چکی تھی۔

Clubb of Quality Content

اُسکی گاڑی خراب ہو گئی تھی اور فون کی بیٹری بھی بلکل ختم تھی تبھی وہ گاڑی سے اِتنی بارش میں باہر میکینک کو ڈھونڈنے نکلا تھا، پر رات کے اِس پہر میکینک ملتا یہ تو مشکل ہی تھا، مگر وہ آدمی پھر بھی ایک بار نظر مارنے کے لیے نکل آیا تھا، کیونکہ اِسی علاقے کے آس پاس ایک میکینک کی دُکان تھی تو وہ اُسے ہی دیکھنے آیا تھا، وہ چلتا جا رہا تھا جب اچانک سے اُسکے قدم تھم گئے، سٹریٹ لائٹس کی تھوڑی سی روشنی میں وہ سڑک کے کنارے کھڑا تھا، اُس نے اچانک سے پلٹ کر دیکھا، وہاں کوئی نہیں تھا، ہر طرف نظر گھمانے کے بعد وہ سر جھٹک کر واپس پلٹ کر اپنے راستے پر چلنے لگا، اُسے کیوں لگا تھا کو کوئی اُسکے پیچھے پیچھے آ رہا ہے؟ وہ چہرہ موڑ کر دوبارہ سے چلنے لگا جب اُسے سامنے ایک میکینک کی دُکان نظر آئی، وہ کافی دُور سے نظر آ رہی تھی، اُسے یہی لگ رہا تھا کے وہ دُکان شاید کھلی ہے۔ وہ بار بار اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے اپنے راستے پر جا رہا تھا جب اُسے لگا کے کوئی کالا سایہ اُسکے پیچھے سے گزرا ہے۔

شیطان کی ایک عادت ہے، اُسے ہاوی ہونا بہت اچھا لگتا ہے، اُسکی ایک پسند ہے کے نفرت اُسکا ہتھیار ہے، غصّہ اُسکی پہچان، ہمدردی اُسے آتی نہیں اور پیار اُس سے کوئی کر نہیں سکتا۔

اُس آدمی نے پلٹ کر دیکھا تو وہ وہاں کھڑا تھا، کالی ہوڈی میں ملبوس ایک شخص وہاں کھڑا اُسے اپنی وحشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا، اُس آدمی کی آنکھیں حیرت سے بھری تھی اُس نے اِس شخص کو پہلے کہیں دیکھا تھا، مگر کہاں؟ پر اچانک سے اُسکے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا، اِس سے پہلے وہ کچھ سوچتا وہ شخص اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گیلن کے ڈھکن کو کھولنے لگا۔

"مجھ... مجھے معاف کر دو، یہ یہ کیا کر رہے ہو تم؟ بند کرو اِسے دیکھو ہم... ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں رُکو، وہ آدمی اپنے قدم پیچھے لے کر جانے لگا، پر وہ شخص بغیر اُسکی کوئی بات سُنے اُس آدمی کے قریب آ رہا تھا۔

جب اُس آدمی نے دیکھا کے وہ شخص اُسکی ایک بات نہیں سُن رہا تو وہ اپنے دائیں جانب کی سڑک کی طرف بھاگ گیا، وہ اکیلا سڑک پر بھاگ رہا تھا پر وہ شخص بس چلتے چلتے اپنے ہاتھ میں وہ گیلَن پکڑے اُسکی طرف چلتا جا رہا تھا، اور پھر اچانک وہ آدمی بھاگتے بھاگتے رُک گیا، اُس روڈ کے سامنے دیوار تھی، وہ اندھیرے میں بھاگتے بھاگتے وہاں پڑے کچرے کے ڈبوں سے ٹکرا کر گر گیا اور اُس شخص کو اپنے قریب آتا دیکھنے لگا جس کے چہرے پر ایک عجیب سی مُسکان تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

د..دیکھ دیکھ میں تجھے بہت پیسہ دوں گا، میری بات سُن لے، دیکھ میں مجھے معاف کر دے"
یہ بولتے بولتے وہ اپنے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے لگا، پر سامنے کھڑا انسان اُسکی ایک بات نہیں سن رہا تھا اور پھر اُس نے وہ گیلن اُس آدمی کے سر پر اُلٹا دیا، اُس کنٹینر میں پیٹرول تھا۔

"مجھے معاف کر دے پلیز مجھے چھوڑ دے.... میں تیرے ہاتھ جوڑتا ہوں، میں تیرے پاؤں پڑتا ہوں، اللہ مجھے بچا لے" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے گڑگڑا رہا تھا۔

"شششش" وہ پھر وہ بولا۔ اپنے سر سے اپنی ہوڈی اُتار کر وہ اُس آدمی کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں صرف ڈر ہی ڈر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تجھے سچ میں لگتا ہے کے تجھے کوئی بچا لے گا؟ چل ٹھیک ہے چیخ زور زور سے چیخ، اور زور سے چِلا، اِس ماچس کے تیلی کے بجھنے تک کا وقت دیتا ہوں تجھے، بُلا جسے بُلانا چاہتا ہے" وہ وہیں اُسکے سامنے زمین پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ میں پکڑی ماچس کی تیلی کو چلا چُکا تھا۔

"کوئی ہے....مجھے بچاؤ...یہ مجھے مار دیگا،بچاؤ، یااللہ مجھے بچالے" وہ آدمی زور زور سے چلانے لگا،وہ سنسان سڑک اُسکی آدمی کی چیخوں سے گونجنے لگی پر وہاں کوئی نہیں تھا جو اُسکی آواز سُن سکتا۔

"ایک بات بولوں،تو یہ دُعا نہ مانگ کے کوئی تجھے بچالے،تو یہ دُعا ہوا کے لیے مانگ،کیونکہ اگر یہ تیز ہو گئی تو..." وہ آدمی چُپ ہو کر اُسے دیکھنے جو اپنے ہاتھ میں جلتی ماچس کو دیکھ رہا تھا، اُسے ماچس کو دیکھتا پا کر وہ آدمی اُسے دھکا دے کر وہاں سے بھاگنے لگا پر سامنے سڑک پر پڑے پتھر سے ٹکرا کر وہیں زمین پر دوبارہ گر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُففف...!اب تو قدرت بھی نہیں چاہتی کے تو زندہ رہے" اور یہ کہتے ساتھ ہی اُس نے دوبارہ سے ماچس نکال کر جلاتے ہوئے اُس آدمی کی طرف اُچھال دی جس سے نکلتی آگ نے اگلے ہی پل اُس آدمی کے جسم کو جکڑ لیا اور وہ آگ میں جھلسنے لگا۔وہ آدمی تڑپتے ہوئے زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہو کے اپنی آگ بجھانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

وہ شخص اُس آدمی کے سامنے سے چلتے ہوئے واپسی کے راستے پر چلنے لگا اور وہ آدمی وہیں جلتے ہوئے آگے جا کر سڑک پر گر کر تڑپنے لگا، اُسکا پورا جسم جل چکا تھا، اُس شخص نے اپنی کالی ہوڈی دوبارہ سے اپنے سر پر پہنی اور گردن ٹیڑھی کر کے اُسے دیکھتے ہوئے اُلٹے قدم چلتا ہوا وہیں اندھیرے میں گم ہو گیا، اور سڑک پھر سے ایک بار ویران ہو گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

صبح ہو چکی تھی، بارش کو سلسلہ وقفے وقفے سے جاری تھا، آسمان پر چھائے کالے بادل ابھی تک ویسے تھے، سڑکیں پھر سے مصروف ہو چکی تھیں اور وہیں ایک سڑک پر پولیس کی بھاری نفری چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی جب ایک گاڑی آ کر وہاں رُکی۔

اُس نے گاڑی سے باہر قدم رکھا تو ایک کانسٹیبل نے چھتری کھول کر اُس شخص کے سر پر رکنی چاہی پر وہ شخص ہاتھ کے اِشارے سے اُس کانسٹیبل کو روک چکا تھا، نیوی بلو شرٹ کے ہاتھ

بلیک پینٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے آنکھوں پر کالے رنگ کا چشما لگائے وہ نظریں گھمائے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"یہاں کا انچارج کون ہے؟" اُس نے ایک دم ہی سوال کیا۔

"میں ہوں سر، انسپیکٹر کاشف" ایک انسپیکٹر سامنے جو اُسکے ساتھ ساتھ ہی چل رہا تھا اُس نے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"داؤد امین! ایف آئی اے (FIA) سے"

"ایف آئی اے کو ایسے کیس میں دلچسپی؟" انسپیکٹر کاشف نے تھوڑے تعاجب سے پوچھا۔

"مجھے دلچسپی اِس کیس میں نہیں اِس میں شامل اُس آدمی میں ہے جو اِس کیس سے جُڑا ہوا ہے" داؤد نے اُس انسپیکٹر کو جواب دیا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں سر" وہ کچھ اُلجھن زدا لہجے میں داؤد امین سے بولا۔

"بس اِتنا سمجھ لو کے اِن سب لوگوں کے قاتل کو جلد از جلد پکڑنا ہو گا ورنہ وہ یہ پورا شہر قبرستان بنا دیگا، وہ اِتنوں کو مارے گا کے قبریں دفنانے کے لیے جگہ کم پڑ جائے گی" وہ سامنے اُس آدمی کی جلی ہوئی باڈی کو بہت غور سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا شاید وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو سال پہلے.....

یہ اسلام آباد کے ایک تھانے کا منظر تھا، جہاں تھانے کے اندر بہت سی چہل قدمی جاری تھی، سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف نظر رہے تھے، تھانے کے اندر دائیں جانب بہت سی سلاخیں بنی ہوئی تھیں جہاں طرح طرح کے مجرم پکڑ کر بند کیے ہوئے تھے۔

"وہ اپنے کیبن سے نکلا، اپنی پینٹ کی بائیں جیب میں سے ایک چوینگم کا پیکیٹ نکال کر اُس میں سے ایک چوینگم نکال کر اپنے مُنہ میں ڈالتے، اُسے چباتے ہوئے اُن سلاخوں کی طرف جانے لگا، جہاں وہ شخص موجود تھا۔ وہ دونوں طرف بنی اُن سلاخوں کے بیچ سے گزرتا جا رہا تھا، آنکھوں پر کالا چشما لگائے خاکی پینٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس دائیں ہاتھ کی کلائی میں قیمتی گھڑی پہنے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔ سب سلاخوں کو پار کرتے ہوئے وہ سب سے آخری جیل کی طرف پہنچا جہاں سے ڈنڈوں کی برسات کی آوازیں آ رہی تھی پولیس والوں کے ہانپنے کی آواز رہی تھی پر کسی کے درد سے کراہنے کی آواز نہیں آ رہی تھی جو وہ چار ہا تھا وہ آواز نہیں آ رہی تھی۔ وہ اُس سلاخ کے پاس پہنچا تو اندر موجود انسان اُلٹا لٹکا اُنہیں سلاخوں سے باہر کو نظریں جمائے اپنے سخت جسم پر ڈنڈے کھا رہا تھا، پر شاید اُسے یہ سب محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اُسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور وہ مسلسل اُس پر تشدد کر رہے تھے، اِس سے پہلے وہ پھر سے اُس پر ڈانڈے برساتے اُس نے ایک ہی جھٹکے میں اُنہیں اپنی کہنیوں سے دھکا مارا اور وہ جو اُلٹا لٹکا ہوا تھا اگلے ہی پَل پلٹا کھا کر سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا، یعنی وہ یہ سب اپنی مرضی سے برداشت کر رہا تھا، اُس کے پاؤں پر بندھی گرفت کھل چکی تھی پر ہاتھ ابھی بھی بندھے ہوئے تھے، وہ باہر کھڑا

اُسی کو دیکھ رہا تھا جس نے دو سیکنڈ میں اندر موجود چاروں پولیس والوں کو محض اپنے دھکوں سے گرا دیا تھا۔

"اِسکی تو" اُن میں سے ایک پولیس والا اُسکے ہاتھ بندھے دیکھ کر دوبارا سے اُسکے قریب گیا کے اُسے کچھ کہہ سکے پر پھر باہر سے اُسکی آواز پر رُک گیا۔

"رُک جاؤ! باہر جاؤ یہاں سے" انسپیکٹر داؤد کے کہنے پر وہ چاروں پولیس والے جیل سے باہر نکل گئے، وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آکر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا جو اُسکی طرف دیکھنا بھی حرام سمجھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہان مخدوم، واہ! سوچا نہیں تھا تجھے اِتنی جلدی پکڑ لوں گا" وہ ایک کُرسی کھینچ کر وہیں اُسکے سامنے بیٹھ کر بولا۔ اُسکی بات پر سامنے موجود التمش سُلطان قہقہ لگا گیا۔ وہ ہنستا جا رہا تھا اور اُسکی ہنسی میں موجود درد کو سامنے بیٹھے شخص نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔

"تیرے باس مائیکل کی وجہ سے میرے دو آفیسر مارے گئے، ایسے آفیسرز جو صرف اپنا فرض نبھا رہے تھے، ایسے آفیسرز جو...." وہ بول ہی رہا تھا جب سامنے بیٹھا وہ شخص بول پڑا اور اُسکی ادھوری بات پوری کر دی۔

"جو کرپٹ اور دو نمبر تھے" وہ نظریں اُٹھا کر بولا، اُسکی لال انگارہ آنکھیں جنہیں دیکھ کر لگ رہا تھا کے کسی بھی وقت اُن میں سے خون برس سکتا ہے۔ اُسکا برہنہ سینہ جس پر ہزاروں خراشیں تھیں، نا جانے کتنے زخم تھے جن میں سے نکلتا خون بھی اب جم چکا تھا۔

"چل تجھے ایک موقع دیتا ہوں، جس آدمی کو تو نے مارا ہے اُسکے باپ کو تیرے خلاف گواہی دینے سے روکتا ہوں، پھر تو کتے کی طرح اپنے باس مائیکل تک مجھے پہنچائے گا سمجھا؟" انسپیکٹر داؤد نے اور ہان سے کہا جو اُسکی بات سُن کر اُسے طنزیہ نظروں سے دیکھ کر ہنسا۔

"بڈھے نے میرے خلاف گواہی دینے سے انکار کر دیا نہ" یہ بول کر وہ اپنا چہرا دائیں جانب کرتے ہوئے تھوکا۔اُسکی بات سُن کر داؤد کے چہرے پر سکوت چھا گیا،وہ اب کچھ جتنا آسان سمجھ رہا تھا شاید اُتنا آسان کچھ تھا نہیں،وہ اپنے سامنے موجود اِس انسان کو ابھی جانتا نہیں تھا۔

"اپنے مرے ہوئے پولیس افسروں کا بدلا تو میں لے کر رہوں گا،لیکن جیل میں تجھے ایسے زندگی دُوں گا کے تو موت کے لیے ترسے گا" وہ سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے اُورہان کے چہرے کے بلکل قریب آگیا۔

"کہتے ہے موت بِن بُلائے آجاتی ہے پر میں تو روز جا کر اُسکے سامنے کھڑا ہو جاتا ہوں اور وہ میرا کچھ نہیں اُکھاڑ پاتی" اُسکے بولنے کے ساتھ ہی داؤد نے وہی بیٹھے بیٹھے ایک مکا اُسکے چہرے پر دے مارا جس کے بعد وہ اور زور سے ہنسنے لگا،اور وہ وہیں اُس کرسی کو ٹھوکر مار کر جیل سے باہر نکل گیا،اور ہان مخدوم کی ہنسی کی آواز ابھی تک اُسکے کانوں میں گونج رہی تھی جسے وہ ہنسی اُسکا مذاق اُڑا رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر"

"ہم...ہاں" وہ اپنے ساتھ کھڑے انسپیکٹر کے بُلانے پر اپنے سوچوں سے باہر آیا۔

"آر یو اوکے" اُس انسپیکٹر نے پوچھا۔

"ہاں...آئی ایم پرفیکٹلی آلرائیٹ، خیر اِس کیس کی ہر چھوٹی سی چھوٹی ڈیٹیلز میرے تک آنی چاہیئے، کام پر لگ جاؤ" یہ بول کو وہ اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا، اور کچھ ہی پل میں گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر بھاگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

یہ ایک اندھیری جگہ تھی جہاں ہر طرف خاموشی کا راج تھا، رات کے اور گھپ اندھیرے میں وہ چلا جا رہا تھا، چلتے چلتے وہ ایک گلی کے قریب پہنچا جہاں پر وہ اندر جانے لگا تو وہیں دروازے

پر گارڈ ایک آدمی کو روکے کھڑا تھا، اور ہان نے وہاں رُکنے کی زحمت کیے بغیر ہی اُس گارڈ کے سامنے کھڑے آدمی کو پیچھے کالر سے پکڑ کر اپنے راستے سے ہٹایا اور اندر کی طرف چلا گیا، وہ آدمی اور گارڈ دو پل وہیں کھڑے سوچتے رہ گئے یہ ہوا کیا ہے؟ وہ آندھی کی طرح آیا اور طوفان کی طرح غائب بھی ہو گیا۔

وہ اندر آیا تو ہر طرف وہاں کے آدمیوں کا رش تھا، وہاں پر موجود عورتیں اور آدمی شراب کے نشے میں دھت ہر جگہ گرے پڑے تھے۔ وہ بغیر اُن لوگوں پر نظر ڈالے اندر جاتا گیا جہاں اُس نے جانا تھا اور جہاں جانے سے اُسے مطلب تھا۔ سامنے بنے کمرے سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھی، وہ اُس کمرے کی طرف بڑھا۔

"ہاں ہم دیکھ لیں گے اُسے، اور اگر اُس نے کوئی پنگا کیا تو" ابھی اندر موجود وہ آدمی اپنی بات پوری کرتا اِس سے پہلے ہی وہ اندر آ گیا۔

Clubb of Quality Content

"ارے اورہان تم! آؤ آؤ، تمہارا ہی انتظار تھا" سامنے بڑی سی کُرسی پر بیٹھے شخص نے اُسے اندر آتا دیکھ کر کہا۔ وہ بڑی عمر کا آدمی لگ رہا تھا، چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی، بالوں اور کلمیں سفید، اور جھریوں والا چہرا۔

"مجھے بلوایا تھا" وہ سامنے ٹیبل کے پاس آکر کھڑا ہوتے ساتھ کھڑے اُس آدمی پر ایک سرد نظر ڈالتے ہوئے بولا، جو اورہان کے آنے سے پہلے ابھی مائیکل سے بات کر رہا تھا اور اُسکے اندر آنے پر خاموش ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں... ضروری تھا ورنہ تُم جانتے تو ہو کہ....."

"کیوں بُلایا ہے؟" وہ مائیکل کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے بولا۔

"ہاں بتانے لگا ہوں، بیٹھو تو آرام سے" وہ ساتھ کھڑے شخص کو آنکھوں سے اُسکے لیے کُرسی کھینچنے کا اِشارہ کرتے ہوئے بولا، جو مائیکل کو گھور کر دانت پیستے ہوئے اورہان کے سامنے

کُرسی کھینچ گیا،اورہان نے ایک نظر اُسے دیکھتے ہوئے اُس کُرسی کو چھوڑ کر خود اپنے لیے ایک کُرسی کھینچ کر اُس پر بیٹھ گیا جس بے عزتی کو محسوس کرتے ہوئے وہ آدمی اُسے گھورتے ہوئے مائیکل پر ایک نظر ڈال کر دروازہ کھولتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

"اِسے چھوڑو، تجھے میں نے اِس لیے یہاں بلایا ہے تاکہ تیری جان بچ سکے" مائیکل بولا تو اورہان کے سیگرٹ جلاتے ہوئے ہاتھ تھمے، وہ اپنی نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھتے ہوئے بولا جو اپنے گلاس میں حرام مشروب ڈال رہا تھا۔

"وہ پولیس والا تیری جان کے پیچھے پڑا ہے تو جانتا ہے، اور کل رات جو کارنامہ تو نے انجام دیا ہے اُس کے بعد تو نے اُسے کھلے عام دعوت دی ہے کے آاور آ کر مجھے پکڑ، میں کچھ مہینوں کے لیے تجھے شہر سے دُور جانے کا بندوبست کر رہا ہوں" اُسکے کہنے کی دیر تھی جب اورہان نے اُسے ایسی نظروں سے دیکھا جس سے مائیکل کو اپنے ڑیرھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھ اورہان! سُن میری بات، جان لینے بھیجا تھا تجھے، جان دینے نہیں، میرے کو پتہ ہے تجھے جینے کا شوق نہیں ہے، لیکن تیری زندگی میرے لیے بہت قیمتی ہے، سمجھا تُو بہت قیمتی! اُوپر والے نے میرے کو تُو دیا ہے، تو مرنے کے بہانے ڈھونڈنا بند کر اور جینے کی وجہ ڈھونڈ" وہ ٹیبل پر آگے کو جُھکتے ہوئے اُسے دیکھ کر بول رہا تھا جو اپنے ہاتھ میں پکڑے سیگرٹ پر نظریں جمائے شاید اُسی کی باتیں سُن رہا تھا۔

"سب انتظام ہو چُکا ہے تو آج رات ہی جائے گا" وہ اپنے ٹیبل کے اندر بنے دراز میں ہاتھ ڈال کر ایک پیسوں والی گڈھی ٹیبل پر اُسکے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔ صاف تھا کے وہ پیسے وہ اورہان کو دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُسکی بات ختم ہوتے ہی اورہان اپنی کُرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس پیسوں کی گڈھی پر ایک نظر ڈالے بغیر مائیکل کو سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے وہاں سے نکل گیا، اور مائیکل اُس دروازے کو دیکھتا رہ گیا جہاں سے وہ ابھی ابھی نکلا تھا۔

یہ سوات کے قریب ایک گاؤں کا منظر ہے جہاں ہر طرف ہریالی نظر آ رہی ہے، وہ بڑے بڑے پہاڑوں کی خوبصورتی وادی تھی، بازار میں نظر آتا لوگوں کا رش چاروں طرف تھا، اپنے کندھے پر بیگ ڈالے وہ سامنے بنے راستے پر چلنے لگا جس کے دائیں جانب ایک دریا جا رہا تھا پر اُس راستے پر بہت سکون تھا، پرندوں کی چہچہاہٹ اور درختوں کے لہراتے ہوئے پتوں کی سرسراہٹ محسوس کرتے وہ اپنے رستے پر چل رہا تھا، کالی شلوار قمیض پہنے کندھوں پر بھوری شال لیے چہرے پر انتہاہ کی سنجیدگی لیے وہ چلتا جا رہا تھا جب اچانک سے ایک گیند آ کر اُسکے بائیں کندھے پر لگی جس سے وہ چونک کر رُکا، اور پلٹا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لاؤ لاؤ مجھے پکڑاؤ اب میری باری ہے، ورنہ میں دادا کو شکایت لگا دونگی کے تم لوگ مجھے کھیلاتے نہیں ہو" وہ اپنا ڈوپٹہ کندھے سے سرکاتی ہوئی اپنی کمر پر باندھتے ہوئے اپنے سامنے

کھڑے بچوں سے بولی جو اُپنے سامنے کھڑی اُس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو روز آکر اُنکے ساتھ کھیلتی تھی۔

"پر بہامین آپا تم بار بار بال نیچھے جنگل کی طرف پھینک دیتا ہو، اِتنی زور سے شاٹ مارتا ہو بّلے سے کے ہمارا گیند دُور چلا جاتا ہے" اُن میں سے ایک بچہ آگے آکر معصوم سی شکل بنا کے بولتا ہے جس کے بولنے پر وہ آگے آتی اُس سے بلا پکڑتی ہے۔

"اچھا پکا اب نہیں کروں گی سچی میں بس ایک باری کھیلا لو مجھ کو" وہ اپنی ہیزل براؤن آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے بولی، وہ سفید دودھ جیسے رنگ اور لال گالوں والی کوئی حور لگتی تھی وہ بہت خوبصورت تھی، وہ 20 سال کی تھی، اُس کے والدین حیات نہیں تھے بس ایک دادا تھے اور وہ اُنہیں کے ساتھ رہتی تھی، وہ بہت چھوٹی تھی جب وہ دونوں اِس دُنیا سے چلے گئے تھے، تب سے اُسکی پرورش اُسکے دادا نے کی تھی، اُسکا نام "بہامین" بھی اُسکے دادا نے رکھا تھا، چھوٹی عمر میں ماں باپ کا سایہ سر سے ہٹنے کے بعد وہ بس اپنے دادا کے قریب تھی اور اُنہیں کی لاڈلی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا ایک باری بس" وہ بچے سب ہامی بھر گئے تو وہ بھی ہنستے ہوئے اپنے لمبے بالوں کی چوٹی لہراتے ہوئے بلّا پکڑ کر وکٹوں کے سامنے کھڑی ہو گئی اور دوسری طرف سے ایک بچا گیند کروانے لگا۔اُس نے گیند کروائی تو بہامین نے بلّے گھمایا اور زوردار شاٹ ماری جس سے گیند اُنکے میدان سے باہر جا کر نیچھے جنگل کی طرف چلی گئی۔

"یہ کیا کر دیا آپا؟" ایک بچہ اُس جگہ کے قریب آتا نیچھے جھانکتے ہوئے بولا جن کی گیند نیچھے گئی تھی۔وہ جو آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی اُن بچوں کی آواز پر آنکھیں کھول کر اُن سب کے پاس آتی خود بھی نیچھے دیکھنے لگی۔

"وہ.... میں نے.... جان بھوج کر نہیں کیا" وہ ایک دم پریشانی سے اُنہیں دیکھتے ہوئے بولی۔

Clubb of Quality Content

"رُکو میں نیچھے جا کر لے کر آتی ہوں، تم سب انتظار کرنا میرا، میں بس یوں گئی اور یوں آئی" وہ اپنی چادر کو کھول کر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے بولی۔

"نہیں آپا، نچھے جنگل ہے نیچھے مت جاؤ، ام سب نئ گیند خرید لے گا" اُن میں سے ایک بچے نے فورن سے کہا۔

"نہیں، پھر تم لوگ مجھ کو اپنے ساتھ نہیں کھلاؤ گے، گیند بھی میری وجہ سے وہاں گئی ہے میں لے کر آتی ہوں" وہ پریشان چہرے سے اُن سب کو دیکھتے ہوئے بولی وہ اُردو بولتی تھی پر وہاں کے سب لوگ پٹھان تھے تو بہامین کو پشتو بھی آتی تھی، اور وہ وہاں کے سب بچوں کے ساتھ بھی ایسے ہی بولتی تھی تا کے وہ اُسکے ساتھ گھلیں ملیں کیونکہ اُسکے دادا کے علاوہ وہاں اُسکا کوئی دوست نہیں تھا جو بھی تھا اُسکے گھر کے آس پاس رہنے والے یہ بچے ہی تھے، جن سے وہ ملتی تھی اور جن کے ساتھ وہ کھیلتی تھی، وہ اُنہیں بول کر دائیں جانب سے بنے نیچھے جانے والے راستے سے نیچھے اُترنے لگی، اور بچے پیچھے اُسے روکتے رہ گئے کیونکہ شام ہونے والی تھی اور نیچھے

جنگلی جانوروں کا خطرہ ہو سکتا تھا پر وہ بغیر اُنکی ایک بات بھی سُنے اپنی چادر اپنے گرد اچھے سے لپیٹے وہاں سے نیچھے کی طرف چلی گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"اُو کالے کپڑوں والے بھائی صاحب ہماری گیند دے دو" وہ جو اپنے کندھے پر لگی گیند ہاتھ میں پکڑے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کے وہ گیند کہاں سے آکر اُسے لگی تھی اِس سے پہلے وہ جان پاتا وہاں سے آتی ایک نسوانی آواز نے اُسکا دھیان اپنی طرف کھینچا۔ وہ ہانپتے ہانپتے اُس شخص کے پاس آئی جو اُنکی گیند ہاتھ میں پکڑے کھڑا پتہ نہیں کیا سوچ رہا تھا جو اُسکی آواز سُن کر اپنے جُھکا چہرا اُٹھائے اُسے دیکھنے لگا جس کا چہرا چادر سے ڈھکا ہوا تھا پر اُسکی آنکھیں، اُسکی وہ حسین آنکھیں ایسی تھیں جیسے بہت سے جگنوں ایک ساتھ چمک رہے ہوں، جیسے دُنیا کی ساری خوبصورتی اُن آنکھوں میں سما گئی ہو۔

"ہماری گیند "اُسکی آواز پر وہ چونکا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی گیند کو دیکھنے لگا، اور اگلے ہی لمحے اُس گیند کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا جو دُور جا کر سامنے کھائی سے نیچے گر گئی۔

"یہ کیا...!" اُس کے یہ کرنے پر بہامین نے آنکھیں کھولے حیرت سے اُس پاگل شخص کی طرف دیکھا جس نے اُسکی گیند سامنے والی کھائی سے نیچے گرا دی تھی اور اُسے دیکھے بغیر اب وہاں سے جانے کو پلٹ گیا تھا۔

"یہ تم نے..." وہ اُسے حیرت اور غصّے سے دیکھتے ہوئے کھائی کے قریب جانے لگی وہ کھائی کے پاس جا کر وہاں سے نیچے گری اپنی گیند کو دیکھ رہی تھی جو اب غائب ہو گئی تھی، وہ مایوسی سے پلٹتی اِس سے پہلے ہی زمین پر پڑے پتھر کے اُسکا پاؤں ٹکرایا اور وہ کھائی سے نیچے کی طرف گِری۔

❤ ❤❤❤❤❤

"آپا ابھی تک اُوپر نہیں آیا، اُنہیں کتنی دیر ہو گئی ہے، شام بھی اِتنا گہرا ہوتا جا رہا ہے اگر دادا کو پتہ لگا تو ہمیں بہت ڈانٹ پڑے گا، ہمیں جلدی سے جا کر دادا کو بُلانا چاہیئے" وہ بچے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے بولے اور گھر کی طرف بھاگے تاکے دادا جی یا کسی بڑے کو بُلا سکے کیونکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچے نیچے اکیلے نہیں جا سکتے تھے اور شام گہری ہوتی جا رہی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آہہہ" اِس سے پہلے وہ گرتی کسی نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھائی سے نیچے گرنے سے بچا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آہہ، میں مر گئی، اللہ جی مجھے کو معاف کر دیں مجھے جہنم میں نا بھیجنا" وہ زور زور سے چیختے ہوئے ہلنے لگی اُسے لگ رہا تھا کے وہ کھائی سے گر کر مر گئی ہے۔

"آواز بند کرو لڑکی "اور پھر اپنے اِتنے قریب ایک مردانہ آواز سُن کر اُسکی آواز بند ہوئی اور وہ ایک دم آنکھیں کھول بیٹھی اور اپنے سامنے اُسی پاگل شخص کو دیکھ کر اُسے دُگنا غصّہ آیا کیونکہ اگر آج وہ کھائی سے نیچھے گرتی تو وہ بھی اُسکی وجہ سے ہوتا۔اپنے بازو پر اُس شخص کی پکڑ محسوس کرتے وہ کرنٹ کھا کر اُس سے الگ ہوئی اور اپنا ڈھیلا ہوا نقاب جو اُسکے چہرے سے ہٹنے لگا تھا وہ چہرا موڑ کر اُسے ٹھیک کرنے لگی۔

"آپ پاگل ہو آپکی وجہ سے میں مرتے مرتے بچی ہُوں اب مجھے بچا کر مجھ پر احسان کر رہے ہٹو پیچھے یہاں سے پتہ ہے ہماری کتنی مہنگی گیند یہاں سے پھینک دی ہے تم نے "وہ اُسکے اپنی غصّے بھری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنی چادر جھاڑنے لگی۔

"کیا دیکھ رہے ہیں مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے "اُسکے بولنے پر وہ ماتھے پر بل ڈالے اُسے دیکھنے لگا پر اگلے ہی لمحے وہ واپس سے اپنا زمین پر گرا بیگ کندھے ہر ڈال کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے راستے کی طرف پلٹ گیا۔اور ہان ابھی پلٹا ہی تھا کے اچانک بہامین کی چیخ نے اُسکے قدم روک دیے۔ اُس نے پلٹ کے دیکھا تو وہ زمین پر بیٹھی اپنا پاؤں پکڑ کر رو رہی تھی۔وہ چہرا موڑ کر واپس جانے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لگا پر پھر رُک گیا۔ نا جانے ایسا کیا تھا کے وہ پتھر دِل اُس انجان لڑکی کو اکیلا چھوڑ کر جانے پر راضی نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا ڈرامہ ہے یہ" وہ اُس کے قریب آتے ہوئے زمین پر پنجوں کے بّل بیٹھتے ہوئے بولا، اُسکے بولنے پر وہ اپنی روئی روئی آنکھیں اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگی۔

"مجھے چھوٹ لگی ہے" وہ اپنے سامنے بیٹھے اُس انسان سے بولنے لگی جو چہرے سے ہی اتنا کھڑوس لگ رہا تھا، چہرے پر گھنی بیئرڈ کے اور موچھوں کے ساتھ وہ حد سے زیادہ غصّے والا لگ رہا تھا اور بہامین کو کوئی ڈاکو لگ رہا تھا۔ شام کا اندھیرا اب ہر طرف پھیل رہا تھا، بہامین کو رونا شاید اِسی بات کا آ رہا تھا کے وہ اِس جنگل جیسی جگہ پر اکیلی ہے اور اُسکے پاوں پر لگی چوٹ کی وجہ سے وہ اب اِس اندھیرے میں واپس اُوپر جانے کا راستہ کیسے ڈھونڈے گی۔

"یہ چوٹ ہے؟" وہ اُسکے پاؤں کی طرف نظریں کیے اُسکی چوٹ کر دیکھتے ہوئے تنظزیہ لہجے اور سنجیدگی سے بولا۔ جو اُسکے ایسے بولنے پر غصّے سے اور ہان کی طرف سے اپنا چہرا موڑ گئی،

بہامین کی اِس حرکت پر اورہان نے اُسکی طرف غصّے سے دیکھا شاید اُسکی یہ حرکت اُورہان کو پسند نہیں آئی تھی پر پھر وہ اپنی قمیض کی دائیں جیب میں سے ایک رومال نکال کر اُسکی طرف بڑھایا۔

"یہ لو... باندھ لو اِس پر" یہ بول کر وہ اپنی دائیں کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ... آپ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہو" وہ ایک دم سے رومال سائڈ پر پھینک کر ڈر سے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے بولی جہاں چاروں طرف صرف اندھیرا تھا۔ وہ باقائدہ ڈر سے کانپنے لگی تھی۔

"تو کیا تمہیں گود میں اُٹھا کر اپنے گھر لے جاؤں، گھر جاؤ اپنے" وہ وہاں سے جانے لگا پر پھر اُسکی پُکار پر رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خدا کے لیے مجھے ایسے چھوڑ کر مت جائیں" وہ زمین پر بیٹھی اپنے پاؤں کو گھسیٹتے ہوئے اُسکے قریب آنے لگی پر وہ اُسے اپنے پاس اِس طرح آتا دیکھ کر جلدی سے اُسکے پاس ہوا۔ وہ سچ میں بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی، اُسکے چہرے پر نظر آتا ڈر اور پسینے سے بھیگا اُسکا چہرا وہ شاید بہت گھبرا رہی تھی۔

"ہم.... اُٹھو" وہ اُسکی بات کا کوئی جواب دیے بغیر اپنے ہاتھ سے اُسکا بازو پکڑ کر کھڑا کرنے لگا وہ کھڑے ہوتے ہوئے اچانک سے اپنا ہاتھ اور ہان کے کندھے پر رکھ گئی، جس سے وہ تھم گیا، ایک پل کو ایسا لگا کہ جیسے ایک کرنٹ سا تھا جو اُسکے پورے جسم میں چھا گیا ہو، وہ ایک دم سے اُسکا ہاتھ اپنے کندھے دُور کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سیدھی ہو کے کھڑی ہو" اُسکا ہاتھ ہٹانے پر وہ ایک دم سے شرمندہ ہوتی اپنا چہرا جُھکا گئی اُسے لگا شاید سامنے کھڑا یہ شخص اُسے بُری لڑکی سمجھ رہا ہے، پر بہامین نے تو بس درد کی وجہ سے بے دھیانی میں ہاتھ اُسکے کندھے پر رکھ دیا تھا۔ وہ اپنے جھکے چہرے سے اُسکے گھنے بالوں والے سر کو دیکھنے لگی جو نیچے بیٹھا بہامین کے پاؤں کی اُس چوٹ پر رومال باندھ رہا تھا۔

"میرے پیچھے پیچھے آؤ" یہ کہہ کر وہ اپنے بیگ میں سے ایک ٹارچ نکال کر جلا گیا، کیونکہ اندھیرا بہت ہو گیا تھا اور ٹارچ اُس نے اِسی لیے نکالی تھی تاکے وہ راستہ آسانی سے سمجھ سکے۔

"مجھے اپنی چادر پکڑنے کی اجازت دے دیں تاکے میں سہارا لے کر چل سکوں ورنہ میں گر جاؤں گی" وہ مظلوم سی شکل بنائے اور ہان کو بولی جو اُسکے اب ایک نئے مسئلے پر آنکھیں میچے اپنے غصّے کو کنٹرول کرتا سر ہاں میں ہلا کر اُسے اجازت دے چکا تھا۔ بہامین آگے کو ہوتی اُسکی شال کو مضبوطی سے پکڑ گئی اور جب اور ہان جو محسوس ہوا کے وہ چادر کو پکڑ چکی ہے تو وہ آہستہ آہستہ چلنا شروع ہو گیا، اور وہ بھی آرام آرام سے اُسکے قدموں کی چھاپ پر چلنے لگی۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"تم سب نے اُسے وہاں اکیلے جانے کیسے دیا، تم سب جانتے ہو کے بہامین کتنا بھولا ہے، حد ہوتا ہے لاپرواہی کا بھی" وہاں کھڑی ایک عورت جو اُن میں سے ایک بچے کی ماں تھیں وہ اُن

سب بچوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی،اُن سب بچوں کے ماں باپ وہیں موجود تھے،سب کی مائیں بہامین کے دادااور بچوں کے ساتھ اُوپر کھڑی تھیں اور اُنکے والد بہامین کو نیچے ڈھونڈنے گئے تھے۔

"اَم اپنا بچی کو کہاں ڈھونڈیں گے پتہ نہیں کس حال میں ہو گا امارا بچی "اُسکے دادا روتے ہوئے بولے۔

"بڑا بابا تم فکر مت کرو بہامین ٹھیک ہو گا،اَم سب کا بندا دھونڈنے گیا ہے بچی مل جائے گا پلوشے دادا کو اندر لے کر جاؤ اُنکا طبیعت خراب ہو رہا ہے "اُن عورتوں میں سے ایک عورت نے بہر اور خان جو کے بہامین کے دادا تھے اُنکی طبیعت کا خیال کرتے ہوئے اپنی بہو سے بولا۔

"نہیں اَم کہیں نہیں جائے گا،جب تک امارا بچی واپس نہیں آ جاتا اَم یہاں سے ہِلے گا بھی نہیں "وہ اپنی چھڑی کو سائڈ پر رکھتے ہوئے وہیں بنے بڑے سے پتھر پر بیٹھ گئے،اور سب اُنہیں

پریشانی سے دیکھنے لگے پر وہ اُنہیں بھی اپنی زِد سے اب ہٹا نہیں سکتے تھے، اِس لیے بس اب بہامین کے خیر خیریت سے مِلنے کی دُعا کرنے لگے کے وہ جلد از جلد بس انہیں مل جائے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"میں تھک گئی ہوں" وہ کب سے چل رہے تھے پر راستہ تھا کے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"تو کیا کروں؟ تمہیں گود میں اُٹھا کے لے جاؤ؟ نوکر نہیں ہوں تمہارا، آرام سے چلو چلنا ہے تو ورنہ یہیں چھوڑ کے چلا جاؤں گا" وہ ایک دم سے رُک کر چہرا موڑتے ہوئے بہامین کو دیکھ کر غّصے سے بولا، جس سے وہ ڈر کر کانپ گئی اور اُسکی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی طرح بہنے لگے جو اندھیرے میں بھی اورہان کی نظروں میں آ گئے۔ وہ چہرا موڑ کر خود کو نارمل کرتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے واپس پلٹا اور ایک دم سے بہامین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے کر چلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹھو یہاں... صرف اور صرف دس منٹ رُکوں گا میں اِس سے ایک منٹ زیادہ نہیں، کرلو جتنا آرام کرنا ہے تم نے" وہ اُسے ایک پتھر پر بیٹھا کر خود دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور اپنی جیب میں سے کچھ نکالنے لگا، وہ وہیں بیٹھی اُسے اپنے سے دُور کھڑا دیکھ رہی تھی جو اپنی جیب میں سے کچھ نکال کر اپنے مُنہ سے ایک بوتل لگائے کچھ پی رہا تھا۔

"مجھ کو بھی پانی پینا ہے" وہ جو کھڑا اپنی پسندیدہ چیز پی رہا تھا بہامین کی آواز پر اُکتاہٹ سے اُسے غّصے بھری نظروں سے دیکھنے لگا وہ لڑکی جسکی اُسے صرف آنکھیں نظر آرہی تھی اور چہرا چادر میں چھپا ہوا تھا وہ دُور بیٹھی بھی اُسے تنگ کرنے سے باز نہیں آرہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیچے دریا ہے جا کر چھلانگ لگا دو یا کہو تو میں پھینک دیتا ہوں، پھر جتنا دِل کرے پیتی رہنا پانی....!" وہ تھوڑی اُونچی آواز وہیں پتھر پر بیٹھی بہامین سے بولا جو اور ہان کا جواب سُن کر اُسے گھورنے لگی۔

"پانی پیئے گی" وہ اپنی چھوٹی سی بوتل واپس اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے آخری بات مُنہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولا، وہ کوئی ایسی چیز تھی جو صرف وہی پی سکتا تھا۔

پھر دس منٹ گزرنے کے بعد وہ دونوں دوبارہ سے اپنے راستے پر چلنے لگے، اور اب کی بار بہامین نے اُسکی چادر کے بجائے اُسکا بازو زور سے پکڑ لیا جسے محسوس کرتے اور ہان بس اُسے اندھیرے میں گھور ہی سکا اِس سے زیادہ وہ اِس لڑکی کا کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا، اُسکے گھورنے کا بہامین کو پتہ تک نا چلا کیونکہ وہاں اندھیرے کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور تو بس اور ہان کے سہارے چلتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"اَم کو وہ کہیں نہیں ملی دادا، پر آپ فکر نہ کرو بہامین بچی مل جائے گا، اَم سب جاگ رہا ہے اَم سب اذان کے وقت دوبارہ سے نیچے جائے گا اور اُسے ڈھونڈے گا، بس سب کو تھوڑی سی روشنی کا انتظار کرنا ہے، اللہ خیر کرے وہ مل جائے گا" اُن بچوں میں سے ایک کے والد بہر اور

خان سے بولے جو اِتنا سُن کر ہی اپنے سینے ہر ہاتھ رکھے وہیں پر ڈھہ گئے، پریشانی سے اُنکی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

"رافعہ بیگم دادا کو اندر لے کر جاؤ تم، اِن کو دوائی دو اَم ڈاکٹر کو لے کر آتا ہے" وہ صاحب اپنی بیگم سے بول کر دادا جان کے لیے گاؤں کے ایک ڈاکٹر کو لینے بھاگے، اور باقی سب بہر اور خان کو سہارا دیتے ہوئے گھر کے اندر لے جانے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ پتہ چلا کے وہ کہاں گیا ہے؟" اُسکے آفس میں بس وہ اور ایک دوسرا آفیسر موجود تھا جس سے داؤد نے سوال کیا تھا۔

"نہیں سر ابھی تک تو نہیں، وہ راتوں رات ہی یہاں سے غائب ہو چکا ہے اور کہاں گیا ہے کسی کو کوئی خبر نہیں ہے" وہ آفیسر اُسکے سوال کے جواب میں بولا تو وہ بس سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

"ہم، اُوکے تم جا سکتے ہو" وہ اپنے ٹیبل پر پڑی ایک فائل اُٹھا کر اُسے کھول کر دیکھتے ہوئے بولا۔

"جی سر" وہ آفیسر اُسے سلیوٹ مارتے ہوئے آفیس سے باہر نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جہاں کہیں بھی ہو اورہان، میں تمہیں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا" اُس آفیسر کے باہر جانے کے بعد وہ فائل واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے سامنے پڑے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے پُر سوچ نظروں سے اپنے سامنے اُس فائل میں لگی اورہان کی تصویر کو پُر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا، اور ایک ہی جھٹکے میں فائل بند کر کے اپنی کُرسی کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کر گیا، اب وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"اللہ ہو اکبر اللہ ہو اکبر" وہ دونوں چلتے جا رہے تھے جب اچانک آذان کی آواز آئی۔

"یہ... یہ کیا آذانیں ہونے لگ گئی ہیں؟" وہ اورہان کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھنے لگی جس کا چہرا اندھیرے میں شاید ہی نظر آ رہا تھا۔

"بہری ہو؟ یا سُنائی دینا بند ہو گیا ہے؟" پھر سے روکھا جواب۔ جہاں تک بہامین کو اندازہ ہو رہا تھا عشاء
کی اذان ہوئے تو کافی وقت گزر چُکا تھا تو اب یہ کونسی اذان ہو رہی تھی؟

"یہ کونسی اذان...." بہامین نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فجر" وہ اپنی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے بولا، رات کے 3:30 بج رہے تھے اور اب ہلکی ہلکی روشنی بھی ہونے لگی تھی۔ اُسکا جواب سُن کر بہامین آنکھیں کھولے وہیں اچانک سے رک گئی، جس پر اورہان نے چہرا موڑ کر اُسے دیکھا جو پتہ نہیں کونسے صدمے میں کھڑی سوگ منا رہی تھی۔

"کون مر گیا ہے؟" وہ اُسکے قریب آتے ہوئے بولا تو بہامین نے آنکھیں اُٹھا کر اُسے دیکھا، اُسکی نظروں میں اورہان کو شکوہ نظر آیا تھا کچھ پل تو وہ بس اُسے دیکھتا رہا پر پھر آئیبرو اُچکاتے ہوئے اِشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو اب کیا پرابلم ہے؟

"آپ کی وجہ سے میں رات کے تین بجے ایک انجان آدمی کے ساتھ اپنے گھر سے اِتنی دُور ہوں... پتہ نہیں میرے دادا جان کی کیا حالت ہو گی آپ جانتے بھی ہیں، سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے، اگر آپ وہ گیند کھائی کی طرف نہ پھینکتے تو میں وہاں ہر گز نا جاتی اور میرے پاؤں پر وہ چھوٹ کبھی نا لگتی، اِس سب کے ذمہ دار آپ ہیں" وہ روتے روتے اورہان کو دھکا مار کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہاں سے جانے لگی اِس سے پہلے ہی وہ اُسکا کلائی پکڑ کے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے پیچھے درخت کے ساتھ لگا کر اُسکے مُنہ پر ہاتھ رکھے اُسکی آواز بند کر گیا۔

"تمہیں اندازہ نہیں ہے کے میں تمہارے ساتھ کیا کیا کر سکتا ہوں...ایک سیکنڈ نہیں لگے گا مجھے تمہیں ٹھکانے لگانے میں، تو بہتر ہے کہ حد میں رہو اپنی....سُنا تم نے لڑکی؟ حد میں رہ کر بات کرنا مجھ سے اب، جس چیز کا الزام تم مجھ پر ڈال رہی ہو تو یہ بات جان لو کے اُس کھائی کے پاس تم اپنی مرضی سے گئی تھی اور وہاں سے گر کر مر بھی جاتی تو کسی کو پتہ تک نا لگتا، اب اگر تمہاری آواز آئی تو یہیں اِس سنسان جنگل میں جنگلی جانوروں کے بیچ میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا پھر بیٹھی روتی رہنا اپنی قسمت کو" اُس کے لبوں سے اپنا بھاری ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ اُسے ایک ہی جھٹکے میں چھوڑ چُکا تھا۔ وہ بس وہاں سُن کھڑی صدمے بھری نظروں سے اُس انسان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ کہاں پھس گئی تھی؟ اور اِتنا تو اُسے سمجھ آ گیا تھا کے اگر اب وہ کچھ بولی تو یہ شخص اُسکے ساتھ نا جانے کیا کرتا۔ اُس نے اچانک اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا، بہامین کے ہاتھ پیر پھول گئے وہ کہاں چلا گیا تھا اچانک؟ اُس نے اپنی چادر کو زور سے مُٹھی میں دبایا اور درخت سے آگے کو آئی جب وہ اندھیرے میں اُسے سامنے جاتے ہوئے نظر آیا، یعنی وہ اُسے

وہاں چھوڑ کر جا رہا تھا، بہامین کی آنکھیں لبلبہ پانیوں سے بھر گئی کوئی کیسے اِتنا پتھر دِل ہو سکتا ہے، وہ کیسے اُسے اِس اندھیرے اور خطرناک جنگل میں چھوڑ کر جا سکتا تھا؟ وہ ایک دم سے اورہان کے پیچھے بھاگی۔ وہ جانتا تھا وہ اُسکے پیچھے آئے گی تبھی آرام آرام سے چل رہا تھا، اور اب تک اگر وہ اِتنی دیر سے اپنی منزل تک نہیں پہنچا تھا تو وہ بھی صرف بہامین کی وجہ سے تھا کیونکہ وہ اپنے زخمی پاؤں کی وجہ سے بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ صبح کی روشنی اب چاروں طرف پھیل رہی تھی۔ ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی محسوس کرتی وہ کانپ رہی تھی اپنی چادر کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے ہوئے کے باوجود بھی وہ کانپ رہی تھی جس کے باعث اُسکے دانت آپس میں بج رہے تھے۔ وہ آنکھیں بند کیے بس چلتی جا رہی تھی جب اچانک اُسے اپنے گرد گرمائش محسوس ہوئی، بہامین نے آنکھیں کھول کے دیکھا تو وہ اپنی چادر اُتار کر اُسکے کندھوں کے گرد ڈال چکا تھا۔

"اُوڑھ لو خود پر، اور تمہارے دانتوں کی آواز مت آئے اب" یہ کہہ کر وہ اچھے سے بہامین کو باور کروا چکا تھا کے وہ اُسکے دانتوں کی آواز سے پریشان ہو رہا تھا اور صرف اُسی وجہ سے اُس نے بہامین کو اپنی شال دی تھی، نا کے اِس خیال سے کے اُسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ وہ اُسکی چادر لے کر اُس میں بِلکل چُھپ سی گئی تھی، بہامین نے جب اورہان کی طرف دیکھا تو وہ بس شلوار قمیض

میں تھا جس کے بازو بھی اُس نے کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے، اُسے تھوڑی حیرانی ہوئی تھی کے کیا اِس شخص کو ٹھنڈ نہیں لگتی؟ پر پھر وہ کندھے اُچکائے بس اُسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی، اور اب اُسکا دِل کہہ رہا تھا کے وہ لوگ شاید اب گھر پہنچنے والے ہیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

"اِنکی طبیعت اب سٹیبل ہے، آپ لوگ یہ دوائی دیں اِنہیں، انشاللہ بخار جلدی اُتر جائے گا" بہرام اور خان کے بیڈ کے قریب وہ ڈاکٹر کھڑا ایک صاحب کو دوائی والی پرچی دیتے ہوئے بولا۔

"ماڑا کیا؟ کیا ہے اِنکی طبیعت کو؟" اُنہیں ڈاکٹر نے کہا تھا کے اُنکی طبیعت اب سٹیبل ہے پر وہ لوگ کہاں پڑھے لکھے لوگ تھے اُنہیں کہاں سمجھ آنا تھا۔

"وہ... سٹیبل ہیں، مطلب کے اب اُنکی طبیعت ٹھیک ہے کافی حد تک اور فکر کی کوئی بات نہیں ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا اچھا سمجھ گیا اَم، آؤ آپ امارا ساتھ آپ کو باہر تک چھوڑ آئے" وہ ڈاکٹر کو گھر سے باہر تک چھوڑنے چلے گئے، احمد خان اُنکے گھر کے قریب ہی رہتے تھے، اُنکے بچے بھی بہامین کے ساتھ کھیلتے تھے اور وہ بہر اور خان کو بہت سالوں سے جانتے تھے، صبح جب اُنہیں پتہ لگ کے بہامین نیچھے کی طرف گئی تھی اور سب نہیں مل رہی تو وہ اور اُنکی بیگم بھی پریشانی سے بہر اور خان کے گھر پہنچے تھے اُنہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے فاخر کو بھی بہت ڈانٹا تھا کے اُس نے بہن کو اکیلا نیچھے جانے ہی کیوں دیا، کیونکہ شام میں وہ بھی سب بچوں کے ساتھ ہی کھیل رہا تھا اور اُسی نے آکر بتایا تھا کے بہامین اکیلی نیچھے چلی گئی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپا آگیا مورے آپا آگیا" اُسکی ماں گھر سے باہر آرہی تھی جب وہ ایک دم سے گھر کے اندر بھاگتے بھاگتے آیا اور چِلاتے ہوئے شور مچانے لگا۔ جس کا زور سُن کر بہر اور خان بہامین کے دادا جو نیم غنودگی میں تھے ایک دم سے آنکھیں کھول گئے۔

❤ ❤❤❤❤❤

"آپا آپ کہاں رہِ گیا تھا؟ آپ کو پتہ ہے اَم سب کتنا پریشان ہو گیا تھا، دادا خان بھی اِتنا ٹینشن میں تھا کے ڈاکٹر" فاخر بولتا جا رہا تھا جب اُسکے مُنہ سے اپنے دادا کے لیے ڈاکٹر کا سُن کر بہامین ایک دم بے چین ہوئی۔

"کیا ڈاکڑ؟" وہ فاخر کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ہوا بچے، تم چُپ کرو اور ماڑا اندر جاؤ بابا آ رہا ہے، اور بہامین بچہ تم بھی آؤ اور یہ کون؟" فاخر کی ماں بہامین کو دیکھ کر شکر ادا کرتے ہوئے فاخر کو ڈانٹ کر اندر بھیج چکی تھیں کیونکہ اُس نے بہامین کو آتے ساتھ ہی بہرام خان کی طبیعت کا بتانا شروع کر دیا تھا، وہ ابھی بہامین سے بات کر رہی تھیں جب اُس کے پیچھے سے نیچھے سے اُوپر آنے والے راستے سے ایک شخص آتا نظر آیا۔

"یہ... یہ وہ" اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے اورہان کے بارے میں اُنہیں کیا بتائے، وہ کیا سوچتی اُسکے بارے میں اگر اُنہیں پتہ چلتا کے وہ ساری رات اُس کے ساتھ تھی تو وہ سب کیا سوچتے بہامین کے بارے میں، وہ تھوڑی سی بے وقوف ضرور تھی پر اِتنی بھی پاگل نہیں تھی کے وہاں کے لوگ ایک لڑکی کو ایک انجان آدمی کے ساتھ دیکھ کر کیا باتیں بنا سکتے تھے۔

"یہ مجھے نیچے کھڑی ملی تھیں، میں نے اِنہیں اُوپر آنے میں مدد کی ہے" اورہان کی بات سُن کر وہ اپنی نظریں اُسکے چہرے پر کیے اُسے دیکھنے لگی، اُس نے کیوں نہیں بتایا کے وہ ساری رات اُس کے ساتھ ساتھ تھا؟ اِس سے پہلے وہ اورہان کا شُکر ادا کرتی وہ بغیر کچھ سُنے اور بہامین پر ایک نظر بھی ڈالے بغیر اپنا راستہ دیکھتا وہاں سے دائیں جانب چل دیا، شاید اُس نے وہیں جانا تھا۔ ٹھنڈ بڑھتی جا رہی تھی، وہ اُسے جاتا دیکھ رہی تھی وہ چلتے چلتے دھند میں غائب ہو گیا، اُس نے بہامین کی مدد بغیر کسی فائدے کے کی تھی اور وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔

"بچے" فاخر کی ماں کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تو سامنے کوئی نہیں تھا، وہ جا چُکا تھا۔

"جی..ہاں جی" وہ چونک کر اُنکی طرف دیکھنے لگی جو فکر مندی سے بہامین کو دیکھ رہی تھیں۔

"اندر چلو ٹھنڈ بڑھ رہا ہے" وہ بہامین کو اپنے ساتھ لگائے اُسے گھر کے اندر لے گئی، وہ اندر جاتے جاتے چہرا موڑ کر پیچھے دیکھنے لگی جہاں شاید اُسے لگ رہا تھا کے وہ نظر آجائے گا، پر وہ مایوسی سے اپنا چہرا واپس موڑ گئی کیونکہ اب وہاں کوئی نہیں تھا۔

❤❤❤❤❤❤

اُسی گاؤں کے دائیں جانب ایک پُرسکون جگہ پر بنا گھر تھا جہاں سے سارے گاؤں کا نظارہ بہت اچھے سے نظر آتا تھا، وہ چھوٹا سا گھر جس کا بس ایک مرکزی دروازہ تھا اور اندر جاتے ساتھ ہی ایک لاؤنج تھا اور دائیں اور بائیں جانب دو کمرے تھے، اور باہر ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا جہاں پر کچھ پھول لگے ہوئے تھے۔ اُس باغیچے کے بائیں جانب کچھ خالی جگہ تھی جہاں ایک بلب لٹک رہا تھا، اور ہان نے اپنا بیگ وہیں زمین پر رکھا اور اُس بلبل کے سوئچ کے پاس جا کر اُسے جلایا جس سے گھر وہاں روشنی ہو گئی، اپنا بیگ واپس اُٹھا کر وہ ایک ایک قدم چلتے ہوئے گھر کا دروازہ کھول

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کر اندر داخل ہوا جہاں اور بھی اندھیرا تھا مگر اُس کے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ سے اُس نے وہ آن کر کے وہاں دیوار پر لگے بورڈ پر ہاتھ مارا تو اندر کی لائٹس جل گئی جو اُس گھر کے حساب سے ٹھیک تھیں، اپنا بیگ وہیں سامنے تخت پر رکھ کے وہ بیٹھے کر اپنے جوتے اُتارنے لگا اور ساتھ ساتھ گھر کا جائزہ لینے لگا، وہ گھر کافی پُرانا لگ رہا تھا، یہ گھر مائیکل نے اُسکے لیے ارینج کروایا تھا تاکہ کسی کو بھی اور ہان پر شک نا ہو کے وہ یہاں نیا ہے یا کوئی مشکوک آدمی ہے۔ گھر کی حالت تو بِلکل ٹھیک تھی پر کچھ کام شاید تھے جسے وہ خود کرنے کا اِرادہ کرتے ہوئے اپنی شرٹ اُتارتے ہوئے تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکا چھوڑا سینہ اب برہنہ تھا، پشت پر واضع ہوتے مسلز اور اُن پر لگے طرح طرح کے زخم بتا رہے تھے کے وہ کس طرح کے کام کرتا ہو گا، کالی بنیان میں وہ بازو اُوپر کو اُٹھائے اپنے مسلز ریلیکس کرتے ہوئے گھر کا دروازے بند کر گیا اور جہاں دو لائٹس جل رہی تھیں وہاں ایک بند کر دی تھی اُس نے، اپنی قمیض کی جیب میں پڑی شراب کی چھوٹی سی بوتل کو مُنہ لگائے وہ وہ ایک ہی گھونٹ میں اُس بوتل میں موجود ساری شراب ختم کر گیا اور بوتل جو وہاں پڑے کچرے کے ڈبے میں پھینکتے ہوئے اپنے ہاتھ سے کنپٹی کو دباتے ہوئے سامنے بنے باتھروم میں چلا گیا اور باتھروم کا دروازہ زور سے بند کر دیا، اور پیچھے اُس گھر میں خاموشی چھا گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

بہار کا موسم آ چکا تھا مگر ہوا میں ابھی بھی خنکی باقی تھی،اُن کا علاقہ سوات وہاں کا موسم ہمیشہ ہی خوشگوار رہتا تھا،کچھ مہینوں پہلے کی ٹھنڈاب کھل رہی تھی موسم تبدیل ہو رہا تھا۔اُن اُونچے اُونچے پہاڑوں کے درمیان ہم دیکھیں تو بہت سے گھر بنے نظر آتے ہیں اور اُنہیں گھروں کے ساتھ ایک خوبصورت سا گھر بنا ہوا تھا،جو نہ زیادہ بڑا نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا،وہ درمیانہ سا گھر بہت ہی اچھے سجایا ہوا تھا۔اُدھر سے اندر جا کے ہم اُس گھر میں دیکھیں تو ایک چھوٹا سا باغیچہ اور برآمدا نظر آتا ہے جس کے ساتھ ساتھ ہی اندر جاتے لاؤنج کے سامنے والے کمرے میں اندر وہ اپنے دادا کے ساتھ بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"داداجان" بہرام خان اپنی راکنگ کُرسی پر آنکھیں موندے بیٹھے تھے اور وہ اُنکے گھٹنوں کے پاس اُنکی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی جب بہامین نے اُنہیں آنکھیں بند کیے دیکھا تو اِس خیال سے کے کہیں وہ یہیں پر سو تو نہیں گئے وہ اُنہیں پُکار گئی۔

"جی میرا بچہ" وہ بہامین کے سر پر اپنے بوڑھے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس سے پیار سے بولے۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" وہ اُنکی گود سے سر اُٹھا کر اُنکے گھٹنے پر اپنے ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھنے لگی۔اُسکا سوال سُن کر دادا جان مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول کر بیٹھ گئے۔

"ہم کیوں ناراض ہونگے آپ سے، بس ہم پریشان ہو گئے تھے بیٹا، ہمارا کون ہے آپ کے علاوہ؟ آپ ذرا خیال نہیں رکھتے خود کا، ابھی تو ہم بس ساتھ والے گاؤں کسی کام سے گئے تھے تو یہ سب ہو گیا، خدانہ کرتا کچھ ہو جاتا آپ کو ہم کیا جواب دیتے اپنے بیٹے اور بہو کو کل کو جا کر کے ہم سے اُنکی بیٹی کا خیال تک نا رکھا گیا؟ ہمیں تو بہت فکر ہوتی ہے آپ کی، آج تو ہم ہیں کل کو ہم نہ رہیں تو کون"

"دادا جان" وہ ابھی بول ہی رہے تھے جب بہامین نے ایک دم سے اُنکے گھٹنوں کو گلے لگاتے اپنا سر اُنکے ساتھ ٹکا لیا۔

"آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں، آپ کو پتہ ہے نا مجھے اچھا نہیں لگتا" وہ اُنہیں شکوہ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی جس پر دادا جان کو احساس ہوا کے اُنہیں یہ باتیں بہامین کے سامنے نہیں کرنی چاہیئے۔

"اچھا اچھا... ہمیں معاف کر دیں بچے، ہم ایسی بات نہیں کرتے اب، بس ہم سے وعدہ کریں آپ آئندہ ایسے کہیں نہیں جائینگی وہ بھی بغیر بتائے" اُنہوں نے بہامین کے سامنے وعدہ لینے کے لیے اپنی ہتھیلی پھلائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پکا وعدہ دادا جان" اُس نے اپنا ہاتھ اُنکی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے اُن سے وعدہ کیا۔

"چلو اب اُٹھو جا کر کچھ کھا لو میرا بیٹا، صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ نے، ہم بھی تھوڑا سا آرام کر لیں، تھوڑی طبیعت بہتر ہو جائے" وہ کُرسی سے اُٹھتے ہوئے اپنے بیڈ پر جا کر لیٹ گئے تو

بہامین نے بھی کمفرٹر کھول کر اُنکی ٹانگوں پر دے دیا،اور کمرے کی لائٹس آف کرتے ہوئے دروازہ احتیاط سے بند کر کے باہر آ گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

دوپہر کے دو بج رہے تھے، سورج پورے آب وتاب سے آسمان پر چمک رہا تھا، موسم میں ہلکی ہلکی گرمائش کے ساتھ ٹھنڈی ہوائیں بھی چل رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹرن ٹرن"

"یار...." ایک دم سے بجتے فون کی بیل نے اُسکی نیند میں خلل ڈالا، رات وہ جس صوفے پر آ کر لیٹا تھا صبح وہیں اُسکی آنکھ کھلی۔ فون کے مسلسل بجنے کی وجہ سے وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا اپنا فون اُٹھا کر کان پر لگا گیا۔

"کسے موت پڑ گئی ہے؟" وہ اپنے بھاری ہوتے سر کو تھامتے ہوئے صوفے پر اُٹھ کر بیٹھ گیا اور فون کر کان سے لگایا۔

"ابھی اُٹھے ہو؟" دوسری طرف سے جارج کی آواز سُن کر اورہان نے آنکھیں کھول کر فون کو کان سے ہٹا کر اُکتائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"کام کیا ہے؟" بیزار لہجے میں پوچھا گیا۔

"چھٹی پر ہو تم" قاسم نے اُسے یاد دلوایا۔ قاسم وہی آدمی تھا جو اُس دن مائیکل کے آفس میں تھا وہ مائیکل کا بیٹا تھا اور اورہان کے آنے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔

"جانتا ہوں" ایک لفظی جواب، وہ صوفے سے اُٹھ کر سامنے دروازے کے قریب جاتا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ دادا کے کمرے سے باہر آ کر کچن کی طرف گئی تاکہ اپنے لیے چائے بنا سکے۔چائے بناتے بناتے وہ کچن کی کھڑکی کھول کر کھڑی ہو گئی تاکہ باہر کے خوبصورت مناظر دیکھ سکے جو وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی،اور یہ اُسکی روز کی روٹین تھی اُس نے جب سے خود سے چائے بنانا سیکھا تھا وہ روز ایسے ہی آ کر اپنے لیے چائے بناتی تھی اور اپنے گھر کے سامنے سے نظر آتے خوبصورت پہاڑوں کو دیکھتے ہوئے اپنی چائے پیتی تھی۔چائے بن گئی تو اُس نے کپ میں ڈال کر پلیٹ میں بسکِٹ رکھتے ہوئے وہیں شیلف پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ گھر سے باہر نکلا تو سامنے اُس گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں آ کر کھڑا ہو گیا،ٹھنڈی ہوا چلنے کے باؤجود بھی اُسے بغیر شرٹ کے بِلکل بھی ٹھنڈ نہیں لگ رہی تھی شاید،وہ بغیر شرٹ ایسے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر آ کر کھڑا ہو گیا تاکہ تازہ ہوا لے سکے۔

"فون تمہیں اِس لیے کیا تھا کے تم یہ سم نکال کر پھینک دو، پولیس والوں کو پتہ لگ گیا ہے کے تم شہر میں نہیں ہو اور کہیں جا چکے ہو تو اچھا ہے کے تم کوئی بھی سراغ اُنکے ہاتھ نا لگنے دو جو تمہارے لیے خطر..."

"میرے لیے کیا خطرناک ہے اور کیا نہیں ہے یہ میں اچھے سے جانتا ہوں قاسم، تم میری فکر کرنا چھوڑ دو، اور یہ سوچنا بھی چھوڑ دو کے میں مائیکل کے کہنے پر یہاں آیا ہوں، اور ہان مخدوم اپنے فیصلے اپنی مرضی سے لیتا ہے نا کے کسی اور کی مرضی سے" ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب اور ہان نے اُسکا مُنہ بند کروا دیا۔

Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ جو باہر دیکھتے ہوئے اپنی چائے انجوائے کر رہی تھی اچانک اُس کی نظر سامنے والی ندی کے دوسرے پاس بنے ایک گھر پر پڑی، وہ گھر نا جانے کتنے عرصے سے بند پڑا تھا، پر آج بہامین کو اُس

کے باغیچے میں کوئی کھڑا نظر آیا،دُور ہونے کی وجہ سے ٹھیک سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا پر وہ اچھے سے دیکھ سکتی تھی کے وہاں کوئی کھڑا ہے۔وہ آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی کے اُسے نظر تو آئے کے وہاں کون کھڑا ہے،پر اس سے پہلے وہ اور غور سے دیکھتی اُسکے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔وہ ایک دم چونک کر کچن کے دروازے کی طرف چہرا کر گئی جس سے اُسکا ہاتھ اپنے چائے کے کپ پر لگا جو ہاتھ لگنے کی وجہ سے شیلف سے گر کر ٹوٹ گیا۔

"میرے اللہ! یہ کیا ہو گیا؟" وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی بولی،جب پھر سے دروازے پر دستک ہوئی جس سے بہامین نے گھور کر فورن سے شیلف سے چھلانگ لگا کر احتیاط سے اُتری تاکہ ٹوٹا ہوا کپ اُس کے پاؤں ہر نہ لگ جائے،کیونکہ اُسکا پاؤں پہلے سے ہی زخمی تھا،وہ بعد میں آکر صفائی کرنے کا سوچتے ہوئے کچن سے باہر نکل کر دروازہ کھولنے چلی گئی۔

وہ آنکھیں کھول گیا، فون رکھنے کے بعد وہ کب سے آنکھیں بند کیے تازہ ہوا محسوس کر رہا تھا جب اُسی دوران اورہان کو خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں، وہ اورہان مخدوم تھا، اپنے دُشمن کی دس فُٹ دُور کی چھپی ہوئی نظریں بھی اچھے سے جانتا تھا، پر یہ تو کوئی عام نظریں تھی جو اُس نے خود پر کچھ دیر پہلے محسوس کی تھیں، پر اُس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی تھیں، پر اب آنکھیں کھولنے پر اُس نے سامنے نظر آتے اُس گھر کو دیکھا جہاں سے کچھ دیر پہلے وہ دُور کھڑی اُسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی، پر وہ اُسے نہیں دیکھ پائی تھی وہ یہ بھی اچھے سے جان چُکا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

"بتا کہاں ہے وہ ورنہ تو تیری کھال اُدھیڑنے میں مجھے ایک پل بھی نہیں لگے گا" وہ مسلسل اپنے سامنے اُس اُلٹے لٹکے آدمی کو مارتے ہوئے پوچھ رہا تھا پر وہ انسان پتہ نہیں کتنا ہی ڈھیٹ تھا جو ایک لفظ اپنے مُنہ سے نہیں نکال رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاہاہا.... تو نے جو کرنا ہے کر لے انسپیکٹر، میری زبان تو تُو قیامت تک نہیں کھلوا سکتا" وہ اُلٹا لٹکا شخص ہنستے ہوئے اپنے سامنے کھڑے انسپیکٹر داؤد سے بولا۔ جس کا ڈھیٹ پن دیکھ کر داؤد کا غصّہ اور بڑھا۔

"مارتے رہو اِسے جب تک مُنہ نہیں کھولتا" وہ اپنے ساتھ کھڑے آفیسرز سے بولا جو اُس کی بات مانتے ہوئے ہاں میں سر ہلائے اُس آدمی کو مارنے لگے، اور داؤد لاک اپ سے باہر نکل کے اپنے آفس کی طرف جانے لگا اور پیچھے اُس شخص کو ڈنڈے پڑ رہے تھے پر اُسکی ہنسی پورے جیل میں گونج رہی تھی، کیونکہ اُسے کسی چیز کا ڈر نہیں تھا، وہ انسان بے خوف تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کون؟" وہ اپنا ڈوپٹہ سر پر رکھتے ہوئے دروازے کے پاس آ کر پوچھتے ہوئے بولی۔

"کون ہو گا" دوسری طرف سے آتی آواز سُن کر بہامین نے دروازے کو گھورتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

'اِتنی زور زور سے دروازہ پیٹتی ہو تم مارُوخ، زرا جو تم میں صبر ہو، چلو اب اندر آ بھی جاؤ" وہ مُاروخ کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑتے ہوئے اُسے اندر بُلا کر دروازہ بند کر گئی۔

"ہاں تو ماڑا تم دروازہ کھولتا بھی تو نہیں ہے، پتہ ہے کب سے کھڑا ہے اَم باہر" مارُخ بہامین کے گھر کے سامنے بنے بڑی ندی کے دوسرے پار اپنے بھائی کے ساتھ رہتی تھی، اُسکا گھر دوسری طرف تھا اور بہامین کے گھر سے تھوڑا دُور تھا، جس وجہ سے وہ یہاں کم ہی آتی تھی۔

"اِتنی دُور سے اکیلے آئی ہو تم؟" بہامین آنکھیں بڑی کیے حیرت سے اُسے دیکھ کر پوچھ بیٹھی ساتھ ہی اُسے صوفے پر بیٹھنے کا اِشارہ کیا کے اب بیٹھ بھی جاؤ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں اَم اکیلا آہی نہجائے، بھائی کو یہاں کام تھا کوئی تبھی اَم آگیا اُنکے ساتھ، اور اَم نے بیسن کی میٹھائی بنائی تھی، سوچا تم کو پسند ہے تو تمارے لیے لے جاؤں" وہ مُسکراتے ہوئے بہامین کو دیکھ کر بولی تو وہ بھی ہنستے ہوئے صوفے پر آکر مارُوخ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اُسکے گلے لگ گئی، ایک مارُوخ ہی تھی جو اُسکی دوست تھی، پر وہ بھی یہاں سے تھوڑا دُور رہتی تھی جس سے وہ روز روز نا سہی پر ہفتے میں دو، تین بار مل لیتی تھیں۔

"اچھا تم بیٹھو میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتی ہُوں"

"نہ، نہ، چای نہ جو°وہ"
(نہیں نہیں چائے مت بناؤ) مارُوخ نے بہامین کو اُٹھتا دیکھ کر اُسکا ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھاتے ہوئے کہا۔

"وا° چای نہ جو° وي؟"
(کیوں چائے کیوں نہ بناؤ؟) بہامین نے واپس بیٹھتے ہوئے اُس سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ زیادہ تر پشتو بولتی نہیں تھی پر جب بچپن سے وہ یہاں آئی تھی اُسے اچھی خاصی پشتو آگئی تھی،اور وہ ایسے ہی عام طور پر کبھی کبھی نارملی بول لیا کرتی تھی، کیونکہ یہاں کے لوگوں کو پشتو ہی زیادہ اچھی آتی تھی، بہامین جب یہاں آئی تھی تو وہ شہر سے آئی تھی،ماں باپ کے انتقال کے بعد بہرام خان اُسے اپنے ساتھ یہاں لے آئے تھے،اُس نے اپنی تعلیم بھی یہیں سے پوری کی تھی اور کچھ ہی وقت پہلے اُس نے اپنے بی اے کے امتحان پرائیویٹلی دیے تھے۔

"ماڑا وہ بھائی آنے والے ہو گا بس، پھر ڈانٹے گا کے تم چائے پینے بیٹھ گیا ہو" وہ مُنہ بناتے ہوئے بولی جس پر بہامین ہنس پڑی۔ماڑوخ جب بھی مُنہ بنا کر کوئی بات کہا کرتی تھی بہامین ہمیشہ ہنس پڑتی تھی، کیونکہ ماڑوخ مُنہ بناتے ہوئے بہت کیوٹ لگتی تھی۔

"اب کیا ہے؟" وہ بہامین کو گھور کر بولی، جس پر وہ ہنستے ہنستے نہ میں سر ہلا گئی۔

"اچھا سنو، تمارے لیے کچھ لایا ہے ام" وہ رازدانہ انداز سے بہامین کے کان کے قریب ہوتے ہوئے بولی۔

"کیا" اُس کی بات سُن کر وہ بھی سرگوشی نمہ آواز میں مارُوخ سے پوچھنے لگی۔

"یہ دیکھو، وہ اپنی چادر کے پلّو کو کھول کر بہامین کر سامنے کرتے ہوئے بولی۔

"ہائے ربّہ، جیسمین کے پھول، تمہیں یاد تھا مارُوخ کہ مجھے چنبیلی کے پھول پسند ہیں؟" وہ اُسکے ہاتھ سے وہ پھول لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتے ہوئے اُنکی خوشبو سونگھنے لگی۔

"ہاں اَم کو یاد تھا، اور ام کو یہ بھی یاد تھا کے تم کب سے بہار آنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ تم اِنکی اچھی سی تصویر بنا سکو" مارُوخ کندھے اُچکاتے ہوئے بہامین کو دیکھ کر بولی جس کی بات سُن کر اُس نے اُسکی طرف دیکھا۔ بہامین کو پینٹنگ کا شوق تھا، وہ ہر خوبصورت چیز کی پینٹنگ کرتی تھی، اور اُسے پھولوں کی پینٹنگ کرنا سب سے زیادہ اچھا لگتا تھا، پھولوں میں بہامین کے پسندیدہ چنبیلی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے پھول تھے، کچھ سالوں پہلے اُنکا گھر ندی کے دوسری طرف تھا جہاں وہ پھول لگتے تھے اور بہامین اکثر جا کر اُن پھولوں کے پاس بیٹھی رہا کرتی تھی اور اُنکی خوبصورت خوبصورت پینٹنگ کیا کرتی تھی، مگر جب سے وہ یہاں آئے تھے اُس نے پینٹ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا اور ندی کے اُس پار تو وہ جاتی ہی نہیں تھی، کیونکہ دادا جان سے اجازت لینا بھی ایک محاز پار کرنے والی بات تھی، جو وہ بار بار نہیں کر سکتی تھی، اور اِس وقت جہاں ماروخ کا گھر تھا وہ جگہ اُسکے گھر کے کافی قریب تھی، تبھی وہ آج آتے ہوئے اُسکے لیے کچھ پھول تھوڑ کر لے آئی تھی۔

"ہاں انتظار تو کر رہی تھی پر، پتہ نہیں دادا جان جانے دیتے ہیں یا نہیں، خیر چھوڑو پھر دیکھ لیں گے تم بتاؤ کہ..." ابھی وہ کچھ کہتی کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اُن دونوں نے بروقت دروازے کی طرف دیکھا۔

"بھائی آ گئے ہیں شاید، اَم اب چلتا ہے، تم دادا جان سے پوچھ لینا پھر ایک بار" وہ اپنے چادر کھول کر ٹھیک سے لیتے ہوئے ساتھ ساتھ بہامین سے کہہ رہی تھی۔

"ہاں ضرور میں پوچھ لونگی" وہ دونوں اب دروازے کے پاس آگئی، چلو تم چلی جاؤ اب میں باہر نہیں آرہی بھائی بغیر چادر کے دیکھیں گے تو ڈانٹے گے" بہا مین نے کہا تو مارُوخ ہاں میں سر ہلائے اُس سے گلے مِلتی گھر کے دروازے سے باہر نکل گئی اور دروازے اچھے سے بند کر گئی۔

"باہر کے دروازے اچھے سے بند ہوا دیکھ کر وہ اندر آتے ساتھ ہی اندر کا دروازہ بھی بند کر گئی، وہ آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹی وی لگانے لگی۔

"ہائے اللہ، چلو بیٹا بہا مین جا کر اپنا پھیلایا ہوا کچرا صاف کریں۔" وہ بیٹھنے لگی تھی جب ایک دم سے اُسے یاد آیا کے کچن میں وہ کیا کچرا پھیلا کر آئی ہے، جسے اب وہ صاف کرنے کے لیے اب کچن میں جا چکی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کس نے کہا تھا تمہیں اُس بچے کو مارنے کے لیے؟ تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کے ہاتھ نہیں اُٹھانا" وہ عورت اُس بچے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھینچ کر سکول سے باہر لاتے ہوئے مسلسل ڈانٹ رہی تھی، جبکہ اُس لڑکے کا چھوٹا بھائی ماں کے ساتھ چلتے چلتے اپنے بھائی کو معصوم نظروں سے دیکھ رہا تھا جو خاموشی سے ماں کی ڈانٹ سُن رہا تھا۔

"کیوں نہ مارتا؟ اُس نے اِسے لے پالک کیوں کہا؟ یہ تو اپنا ہے نا... تو پھر!" یہ کہتے ساتھ ہی وہ ماں سے نارض ہو کر اپنے چھوٹے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ آگے کو لے گیا اور اُسکی ماں وہیں کھڑی اُنہیں آگے کو جاتا دیکھنے لگی، وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اپنے بیٹوں کو جاتا دیکھ رہی تھی، وہ دیکھ رہی تھی کے سگے بھائی نا ہونے کے باؤجود بھی وہ دونوں آپس میں کتنا پیار کرتے ہیں، وہ سڑک پر آگے کو جا رہے تھے جب اُنکی ماں اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے مسکرا کر اُنکے پیچھے جانے لگی اِس سے پہلے وہ جاتی اُس نے دیکھا کے سڑک کے دائیں جانب سے آنے والی گاڑی اُن دونوں کے بہت قریب آگئی تھی اور وہ بھاگتے ہوئے اُنکے پاس جانے لگی تھی کے اچانک اُس بچے کو پیچھے سے اپنی ماں کی چیختی ہوئی آواز آتی ہے۔

"ماما" وہ ایک دم سے اُٹھ کر بیٹھ گیا، آس پاس دیکھا تو کوئی نہیں تھا، لمبے لمبے سانس لیتا وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اُٹھا اور سامنے رکھے پانی والے مٹکے میں گلاس ڈال کر پانی کا گلاس بھرا اور بیٹھ کے پینے لگا، ابھی اُس نے گلاس رکھا ہی تھا جب ایک گارڈ نے آکر جیل کی سلاخ پر ڈنڈا مارا۔

"چلو اُٹھو باہر آجاؤ، تمہاری ضمانت ہو گئی ہے" اُس گارڈ نے کہا تو وہاج نے بغیر کوئی جواب دیے اپنی جیکٹ اُٹھا کے کندھے پر ڈالی اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جیل سے باہر نکل آیا، اُس کے باہر آنے پر اُس گارڈ نے جیل کا دروازہ بند کر کے تالا لگایا اور اُسے اپنے ساتھ آنے کا اِشارہ کرتے ہوئے آگے آگے چل دیا تو وہ بھی اُسکے پیچھے آنے لگا۔

Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

کمرے میں ہلکی سی جلتی روشنی میں نظر آرہی تھی، کسی مشین کی مسلسل چلتی آواز اُس کمرے کی خاموشی میں گونج رہی تھی، وہیں اُس کمرے کے ایک کونے میں وہ بغیر شرٹ پہنے، اور ایک

ہاتھ میں سیگرٹ پکڑے ہوئے تھا جس کی راکھ جل جل کر نیچے کارپٹ پر گر کر کارپٹ کو جگہ جگہ سے جلا چکی تھی۔اُسکی کمر پر نا جانے کتنے زخموں کے نشان تھے، جِن میں سے کچھ بھر گئے تھے اور کچھ ابھی بھی ہرے تھے۔ماتھے پر بکھرے بال اور چہرے ہر چٹانوں سی سختی جو شاید اب اُسکے چہرے کا ایک مستقل حصّہ بن چکی تھی،اب تو وہ خود بھی بھول چُکا تھا کے وہ آخری بار کب ہنسا تھا۔

سامنے رکھے ٹیبل پر نا جانے کتنے پیپرز بکھرے ہوئے تھے،اور وہ مشین کی آواز اور کوئی نہیں بلکے پرنٹر کی آواز تھی جسے استعمال کر کے وہ کافی دیر سے ایک پیپر پرنٹ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا جو ہو ہی نہیں رہا تھا۔وہ بہت صبر سے اپنے سامنے چلتے اُس کھٹارا پرنٹر کو دیکھ رہا تھا جس نے شام سے اور ہان کا دماغ خراب کیا ہوا تھا،اپنے ساتھ پڑے ٹیبل پر رکھے گلاس میں ڈالا مشروب اُٹھا کر اُس نے ایک ہی جھٹکے میں پی کر ختم کر دیا،اور اُس جلتے سیگرٹ کو اپنے ہاتھ میں ہی مسلتے ہوئے غصّے سے سامنے چلتے پرنٹر کی طرف بڑھا،اِس سے پہلے وہ جا کر پرنٹر کا ستیاناش کرتا دروازے پر دستک ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"مُاروخ بچے کھانا لے بھی آؤ،آم صبح سے بھوکا ہے"

"لالا،دو منٹ صبر کر جاؤ بس کھانا گرم ہو رہا ہے تب تک یہ سلاد کھاؤ تم" وہ حماد کے سامنے ٹیبل کر سلاد کی پلیٹ رکھتے ہوئے بولی تو وہ بس مارُوخ کو گھور کر رہ گیا اور وہ اپنی بہن کا کر بھی کیا سکتا تھا۔

"یہ دو گھر چھوڑ کے جو گھر تھا وہاں کوئی رہنے آیا ہے کیا؟" حماد نے ٹیبل پر بیٹھے کھڑکی سے باہر دیکھا تو اُس گھر کی لائٹ جل رہی تھی،مارُوخ لوگوں کا گھر اکیلا تھا پوری لائن میں،اُن کے ساتھ دو گھر بنے ہوئے تھے مگر وہ بھی خالی تھے،اور وہ گھر کوئی اِتنے بڑے بڑے بھی نہیں تھے کے اُن سے اگلا بنا تیسرے نمبر والا گھر نظر ہی نا آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہو سکتا ہے، کل سے وہاں کا بتی بھی جل رہا ہے، کوئی رہنے ہی آیا ہو گا تبھی جل رہا ہے، چھوڑو آپ کھانا کھالو" وہ ٹیبل پر سالن کا باؤل رکھتے ہوئے، خود کے لیے بھی کُرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں، تم بیٹھو" حماد کُرسی سے کھڑا ہو گیا، اُسکی نظریں ابھی بھی کھڑکی سے باہر ہی تھی۔

"کیا مطلب دیکھ کر آتا ہوں؟ بیٹھو لالا کھانا کھاؤ چپ چاپ، امارا کیا کام کوئی وہاں رہتا ہو یا نا رہتا ہو" مارُوخ نے فورن اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے واپس بیٹھانا چاہا۔

"ارے گڑیا، اگر کوئی رہنے آیا ہو گا تو امارا پڑوسی ہو گا نہ اور اِس بات کا ہمیں خود دھیان رکھنا چاہیئے کے امارے اِرد گرد کون آکر رہ رہا ہے، تم بیٹھو، بلکہ مجھے ایک پلیٹ میں سالن اور روٹی ڈال کر دو، اگر کوئی ہوا تو میں دے کر آؤں گا، تاکہ وہاں رہنے والوں کو بُرا نا لگے یا ایسا نا لگے کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اَم وہاں دیکھنے آیا ہے کے یہاں کون رہتا ہے، ٹھیک ہے جاؤ شاباش "اُسکی بات سُن کر مارُوخ نے سمجھنے والے انداز نیں سر ہلایا اور کچن میں جا کر سالن وغیرہ اڈالنے لگی۔

"اوس تاسو°و°°پیل کو°ئ، دروازہ°ہ وتہ°ئ یا یواز°را غلی"

(اب تم کھانا شروع کرو، دروازہ اچھے سے بند کر لینا اَم بس ابھی آیا) وہ اُسے پیار سے کہتا ہوا پلیٹ پکڑ کر گھر سے باہر نکل گیا تو مارُوخ نے بھی پیچھے سے دروازہ بند کر دیا۔

❤❤❤❤❤❤

"تجھے کس نے کہا تھا کے پولیس سٹیشن آمیرے لیے؟" وہ ابھی ابھی پولیس سٹیشن سے نکلے تھے، وہ گاڑی کے قریب جاتے ہوئے اپنے جیکٹ پہنتے ہوئے اپنے ساتھ چلتے دوست سے بول رہا تھا، جو وہاج کے ساتھ چلتے چلتے اُسے گھور رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مطلب ہے تیرا؟اب تو مجھے بتائے گا مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں؟" وقاص نے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی وہاج کو گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا، جسے وہاج نے ایک نظر دیکھ کر اُسکے چہرے کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا کے سامنے سڑک پر دھیان دے۔

"تجھے چاہیئے تھا کے تو اور ہان بھائی کا" وقاص نے ابھی اپنی بات پوری نہیں کی تھی جب وہاج بول پڑا۔

"بکواس نہیں سمجھا! وہ اگر میری جان بھی لے لیتے میں تب بھی اُنہیں کبھی نہ بتاتا کے وہ کہا ہیں، میرا بھائی میرے لیے کیا ہے یہ تو اچھے سے جانتا ہے، تو آئندہ خیال رکھنا" وہ ایک جھٹکے سے وقاص کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصّے سے بولا جسے سُن کر وہ خاموش ہو گیا۔

"اچھا چھوڑ، پانی پی" وہ سیٹ کے نیچھے سے پانی والی بوتل نکال کر وہاج کو پکڑا چکا تھا، جو وہ اگلے ہی لمحے پی کر آدھی کر گیا۔ وہاج اور ہان کا چھوٹا بھائی تھا، جو پڑھ رہا تھا وکالت کے آخری سال میں تھا، کل شام وہ یونیورسٹی سے نکلا تو داؤد کے آدمیوں نے اُسے وہیں سے پکڑ لیا تھا اور

پولیس سٹیشن لے آئے تھے تاکہ وہ وہاج کے ذریعے پتہ لگا سکے کے اورہان کہاں پر ہے، پر اُنکا یہ اوچھا ہتھکنڈا کسی کام نہ آیا، کیونکہ وہ شاید بھول گئے تھے کے وہاج بھی اورہان مخدوم کا ہی بھائی ہے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اُس نے دروازہ کھولا تو سامنے کوئی انجان آدمی کھڑا تھا۔ دروازے کے باہر کھڑے حماد کو دیکھ کر اُس نے آئیبرو اُچکائی جیسے کہہ رہا ہو "جی"؟

"ماڑا آپ یہاں نئے آئے ہو شاید، وہ کیا ہے نہ یہ گھر کافی عرصے سے بند پڑا تھا تو آج اِدھر کی بتیاں جلتی نظر آئی تو سوچا دیکھ آؤں کے کوئی آیا بھی ہوا ہے یا بس بتیاں جل رہا ہے یہاں کا"

"تو" اورہان نے اُسے بولتے ہوئے دیکھ کر کہا تو اُسکے سوال پر حماد خاموش ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو؟تو کچھ بھی نہیں یہ کچھ کھانا ہے،اگر آپ کو ٹھیک لگے تو آپ لے لو" حماد نے اُسکی مدد کرنے کے غرض سے وہ کھانے کی ٹرے اُسکے سامنے کی۔کھانے کی خوشبو سے اورہان کو احساس ہوا کے اُس نے دو دِن سے کچھ بھی نہیں کھایا وہ تو صرف سیگرٹ اور شراب پر زندہ ہے، اُس نے وہ ٹرے حماد کے ہاتھ سے لے لی۔

"شکریہ" اپنی بھاری آواز میں اُس نے سامنے کھڑے شخص کا شکریہ ادا کیا اور اگلے ہی پل دروازہ کھٹاک سے بند کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ھغہ ° یر عجیب سړی دی"
(بڑا عجیب آدمی ہے) دروازہ ایک دم سے بند ہونے پر حماد نے اپنے سر سے ٹوپی اُتار کر ہاتھ پکڑتے ہوئے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا،وہ یہاں کا نہیں لگ رہا تھا،پتہ نہیں وہ کون تھا؟ پر سب کا اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے یہ سوچ کر وہ اورہان والے گھر سے باہر نکل آیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"وہ اچار کا ڈبہ دینا بچے" دادا جان نے اپنے بہامین سے کہا جو اُنکے ساتھ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔

"نہیں دادا، آپ کی طبیعت اجازت نہیں دیتی کے آپ اچار کھائیں" اُس نے فورن انکار کیا۔

"تھوڑا سا دے دے بچے، ایسے پھیکا پھیکا ہم سے کھایا نہیں جا رہا" اُنہوں نے بِلکل بچوں کی طرح کہا جس سے بہامین کو ترس آ گیا، بہروار خان کا کھانا وہ بہت کم نمک کے ساتھ بنواتی تھی کیونکہ اُنہیں بلڈ پریشر کی پرابلم تھی۔

"اچھا بس تھوڑا سا" یہ کہتے ہی اُس نے اچار کے ڈبے میں سے تھوڑا سا اچار نکال کر اُنکی پلیٹ میں ڈالا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"داداجان" کچھ دیر بعد پھر سے اُسکی آواز آئی تو بہرام خان جو اپنا کھانا ختم کر رہے تھے اور اُنکی نظر پلیٹ پر تھی، وہ اپنی پلیٹ صاف کرتے ہوئے مسکرا دیے۔

"ہاں جی، اب کونسی نئی فرمائش ہے؟" انہوں نے کہا تو بہامین نے مُنہ بنایا۔

"نہیں فرمائش تو کوئی نہیں پر، ہمیں ایک اجازت چاہیئے" وہ اُنکے لیے پیالی میں ساتھ ساتھ کھیر ڈالتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس بات کی اجازت؟"

"مارُوخ کے گھر کے قریب بہت خوبصورت پھول لگے ہیں، اور طرح طرح کے پھول ہیں وہاں، میں سوچ رہی تھی کے کیا میں وہاں جا کر اپنے لیے اور اپنے کام کے لیے خوبصورت پینٹنگز بنا سکتی ہوں داداجان؟ اور آپ کو یاد ہے میں نے ایک پیج پر اپنی پینٹنگز پوسٹ کی تھیں تو وہاں

سے مجھے ایک ویب سائٹ نے اپروچ کیا ہے، میں وہاں جا کر اُن کے ساتھ تو کام کرنے سے رہی، تو میں گھر میں پینٹنگز بنا کر انہیں دینا چاہتی ہوں، مجھے خود کے پیسے بھی ملیں گے دادا جان"

"پر آپ کو پیسے کمانے کی کیا ضرورت ہے بچے؟ آپ جو چاہے لیں آپ کا ہی ہے سب کچھ"

"بات پیسوں کی نہیں ہے دادا جان، بات یہ ہے کے میں گھر میں بیٹھی بیٹھی بور ہوتی رہتی ہوں، باہر وہ چھوٹے شیطان بچے مجھے کھیلاتے بھی نہیں ہے ساتھ، اور بے اے کرنے کے بعد میں گھر میں بہت زیادہ بند ہو کے رہ گئی ہوں، یہ ایک طرح کی مصروفیات ہو گی میرے لیے، اور ویسے بھی جب میرا دھیان اپنے مشغلے میں لگے گا تو میں بور بھی نہیں ہوا کروں گی اور میرا وقت بھی کٹ جایا کرے گا، پلیز دادا جان مان جائیں نہ، صرف مارُوخ کے گھر تک ہی تو جایا کرنا ہے میں نے"

وہ دادا جان کے کندھے سے سر ٹکا کر لاڈ دِکھانے والے انداز میں بولی تو وہ ہنس دیے۔

"میری بیٹی تو بہت اچھا اچھا سوچنے لگی ہے، چلو دی اجازت پر ایک شرط پر آپ شام سے پہلے گھر آجایا کریں گی" بہراور خان نے کہا۔

پکا آجایا کروں گی" وہ فورن سے اُنکی بات مان گئی۔

"چلو ٹھیک ہو گیا اب ہمیں ایک کپ چائے مل جائے گی کیا؟ وہ ڈائینگ ٹیبل سے اپنی چھڑی پکڑ کر اُٹھتے ہوئے بولے۔

"جی ضرور، میں بس ابھی بنا کر لائی" بہامین ہنستے ہوئے کھانے کے برتن اُٹھا کر کچن میں چلی گئی، تو دادا جان بھی مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف چل دیے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ گھر آتے ساتھ ہی اپنا فون نکال کر ایک کال مِلانے لگا۔ فون کان سے لگائے وہ کمرے میں گیا اور صوفے پر بیٹھ کر اپنے جوتے اُتارتے ہوئے سائڈ پر رکھے پھر فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو کال کٹ چکی تھی۔

"کال اُٹھائیں بھائی مجھے ٹیشن دینے کا ٹھیکا پتہ نہیں کیوں لیا ہوا ہے آپ نے؟" وہ بیٹھا ایک بار پھر سے کال مِلانے کمرے کی بالکونی میں چلا گیا تاکہ تھوڑی تازہ ہوا لے سکے۔ ابھی وہ کال مِلا ہی رہا تھا جب اُسے اپنے فون پر ایک کال آتی نظر آئی، سکرین پر نظر آتے نمبر کو دیکھ کر وہاج نے آنکھیں میچیں، پر وہ کال اُٹھا چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو"

"ابھی تو مُلاقات کر کے گئے ہو بچے بڑی جلدی کال اُٹھا بھی لی، کیا ہوا یاد آ رہی تھی؟"
انسپیکٹر داؤد کی چبھتی ہوئی آواز وہاج کے کانوں میں چُبھی۔

"کیا چاہیئے اب آپ کو؟ کیوں پڑے ہیں میرے بھائی کے پیچھے؟ آپ کے پاس تو کوئی ثبوت بھی نہیں ہے اُن کے خلاف، اور میں اِتنا تو جانتا ہوں کے آپ کو میرا بھائی نہیں چاہیئے بلکہ "

"زیادہ دماغ مَت لگاؤ بچے، یہ کام ہم پر رہنے دو، تم بس اپنے بھائی کو سامنے لے آؤ اور"

" کبھی بھی نہیں، مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے وہ کہاں ہے، اور اگر مجھے پتہ بھی ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں نہیں بتاتا" یہ کہہ کر وہ کھٹاک سے فون بند کر گیا۔ جبکہ دوسری طرف انسپیکٹر داؤد اپنے ہاتھ میں پکڑے اُس بند فون کو دیکھنے لگا جو اُس کے مُنہ پر بند کیا گیا تھا، وہ دانت پیستے ہوئے وہ فون سامنے ٹیبل ہر رکھ گیا، جب اُسکے کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

"آجائیں" اپنے ٹیبل پر پڑی گَن کو وہ واپس دراز میں رکھ چُکا تھا، کیونکہ اُسکے بابا کو یہ سب پسند نہیں تھا، وہ بہت ہی ٹھنڈے دماغ کے انسان تھے، لڑائی جھگڑے والی چیزوں سے وہ ہمیشہ دور رہے تھے۔ وہ تو یہ بھی نہیں چاہتے تھے کے داؤد اِس پیشے میں جائے، پر اُسکی خواہش کو سامنے رکھتے ہوئے اُنہوں نے اُسے اِجازت دے دی تھی۔

Clubb of Quality Content

"بزی ہو بیٹا؟" اُس کے ڈیڈ اندر آئے، وہ لوگ بہت ماڈرن تھے، ہاتھ میں پکڑے سگار کا کش لگائے وہ سامنے بیٹھے اپنے بیٹے سے بولے۔

"نہیں ڈیڈ، آپ آئیں بیٹھیں آپ کو کوئی کام تھا تو مجھے بُلا لیتے" وہ اپنی سٹڈی ٹیبل سے اُٹھ کر اُنکے سامنے آتے ہوئے بولا تو وہ ہنس پڑے۔

"ارے نہیں نہیں، وہ بس آپ کی ماما کو آپ کے ہاتھ کی کافی پینے کا دِل کر رہا تھا، تو ہم نے کہا کے ہم کہہ آتے ہیں اپنے بیٹے سے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی ڈیڈ ضرور آپ چلیں میں بس آیا اکٹھا کر کے، پھر آپ دونوں کے لیے کافی بناتا ہوں" وہ مُسکراتے ہوئے رحمان صاحب سے بولا، تو وہ بھی ہاں میں سر ہلائے روم سے باہر باہر چلے گئے۔ جنہیں دیکھتے ہوئے وہ اپنا سب سامان سمیٹنے لگا پر پھر یہ سوچتے ہوئے کے اِس میں بہت ٹائم لگ جائے گا وہ سب کچھ ایسے ہی چھوڑ کر سلیپرز پہنتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

رات کے کالے اندھیرے نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، چاروں طرف سڑکیں سُنسان پڑی تھیں، وہیں اسلام آباد کے ایک پورش علاقے میں ایک بڑے سے بنگلے کی جلتی روشنیاں وہاں رہنے والے مکینوں کے جاگنے کی علامت تھی۔

"ماننا پڑے گا بیٹا، تمہارے ہاتھ کی کافی پی کر بندہ ایک دم ریفشر یش ہو جاتا ہے" شائستہ بیگم نے سامنے بیٹھے اپنے بیٹھے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُنکی بات سُن کر وہ ہنس پڑا اور اپنے کافی کا مگ سامنے ٹیبل کر رکھ کر اپنے فون پر آنے والا میسج چیک کرنے لگا۔

"ہاں تو بیٹا کس کا ہے؟" رحمان صاحب نے فورن سے کہا۔

"جی جی... آپ نے تو خود پیدا کیا ہے نا" وہ مُنہ بنا کر بولتی ہوئی رحمان صاحب کو گھور گئی، جبکہ داؤد اُنکی نوک جھوک سُن کر مسکرا رہا تھا۔

"آج کل کس کیس پر کام کر رہے ہو تم داؤد، مجھے تو پتہ لگا ہے کے تم ایسی علاقے کے تھانے میں ہوتے ہو آج کل کوئی انٹریسٹنگ کیس ہاتھ لگا ہے کیا؟" انہوں نے اپنی کافی کا ایک سپ لیے ہوئے اُس سے پوچھا، جو اُنکی بات سُن کر اپنے فون سے نظریں اُٹھا کر اُنہیں دیکھنے لگا۔

"جی.... وہ بس نارمل سا کیس ہے، ویسے بھی ایف بی آر والے ایسے ہی کسی کیس میں نہیں انوالو ہو جاتے ڈیڈ" وہ کندھے اُچکاتے ہوئے بولا، جس پر رحمان صاحب نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا، وہ یہ تو جانتے تھے کے اُنکا بیٹا کچھ غلط نہیں کر سکتا پر وہ کیا کر رہا تھا وہ یہ بھی ٹھیک سے نہیں جانتے تھے، وہ بس چاہتے تھے کے داؤد جو بھی کرے بس کسی بھی چیز میں اُسکی جان پر کوئی خطرہ نہ آئے، وہ شہر کے ایک باعزت بزنس مین تھے، وہ چاہتے تو یہی تھے کے داؤد اُنکا

بزنس سنبھالے پر وہ اُسکی پسند کے خلاف جا کر اُسے فورس نہیں کر سکتے تھے اور اُنہوں نے داؤد کو ہر چیز میں سپورٹ کیا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

یہ ایک سنسان گلی کا منظر ہے جس میں سٹریٹ لائٹس تک موجود نہ تھی صرف ایک بلب لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے اُس گلی میں تھوڑی بہت روشنی تھی، اُسی اندھیرے میں ایک آدمی اپنا مُنہ چھپائے اُس سڑک پر چلتا جا رہا تھا، چلتے چلتے اُس نے اپنی جیب میں سے فون نکالا اور اُس پر ایک نمبر ڈائل کر کے اپنے کان سے لگایا، جو اگلے ہی پل دوسری طرف سے اُٹھا لیا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا مطلب ہے تمہارا کے میں نے اِتنی رات کو کال کیوں کی ہے؟ تم جانتے ہو صادق مر چُکا ہے، اور یہ کام اُسی نے کیا ہے، تم سب بھی اچھی طرح جانتے ہو پھر بھی اتنے اطمینان سے کیسے ہو تم؟ مجھے جہاں مُنہ چھپانے کو جگہ نہیں مل رہی اور تم...." وہ آدمی بولتے ایک دم خاموش ہو گیا، شاید دوسرے طرف سے کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتا، مجھے جلد از جلد کسی محفوظ جگہ پر پہنچانے کی تیاری کرو، ورنہ تم بہت اچھے سے جانتے ہو کے اگر میں پکڑا گیا تو مجھے تو صرف جیل ہو گی، تمہارے ساتھ کیا..."

دوسری طرف سے پھر اُس آدمی نے اِسکی بات کاٹی تھی۔ جس پر یہ بس اپنے دانت پیس کے رہ گیا۔

"میں رکھ رہا ہوں، شاید کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے" وہ آدمی اچانک سے فون پر بات کرتے کرتے پلٹا ہی تھا جب اُسے لگا کے کوئی اُسکے گلی کی دوسری طرف کھڑا دیکھ رہا ہے اور اُسکے پلٹنے پر وہاں سے غائب ہو چکا ہے۔ وہ ایک دم فون بند کر کے اپنی جیب میں رکھتے ہوئے اپنی دوسری پاکٹ میں سے ایک گن نکال کر لوڈ کرتے ہوئے اُس جانب بڑھا جہاں اُسے لگا تھا کے کوئی کھڑا ہے۔ وہ چلتے چلتے جیسے ہی آگے بڑھ رہا تھا ویسے ویسے اُسے پسینے آ رہے تھے جب وہ اچانک سے گَن سیدھا کرتے ہوئے اُس طرف مڑا تو وہاں...."

اُس نے گھر میں ایک کمرا صرف اپنے کام کے لیے سیٹ کیا تھا جس کی سامنے والی دیوار پر اُس نے ایک بورڈ لگایا تھا جس پر چار لوگوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں اور اُن تصویروں میں سے دو تصویروں پر کٹ لگا دیے گئے تھے اور باقی کی تین تصویریں موجود تھیں، وہ اُس بورڈ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا اُسی کو گھور رہا تھا، اُسکی آنکھوں میں ایک آگ سی لگی تھی، وہ اپنی آنکھیں بند کیے کچھ سوچ رہا تھا جب اُسکے ذہن میں ایک لمحہ لہرایا، اور ہان نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں اور اپنے آس پاس دیکھا، وہاں کوئی نہیں تھا۔ اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس سامنے ٹیبل پر رکھ کر وہ سامنے والے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھنے لگا، اندر کوئی نہیں تھا جب وہ اچانک سے رُک گیا، وہ کیا کر رہا تھا؟ کیا وہ بھول گیا تھا کے اِس گھر میں بس وہ موجود ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُففف" وہ اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے واپس اپنے کام والے کمرے میں آ گیا جہاں اُسکا سارا سیٹ اپ تھا، وہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھا تھا جب اُسکے فون پر ایک میسج آیا، اور ہان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنا فون پکڑا اور میسجز کھولے جہاں کسی انون نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔ جیسے جیسے وہ میسج پڑھ رہا تھا اُسکے چہرے کا تناؤ کم ہو رہا تھا۔ میسج پڑھنے کے بعد اُس نے فون میں سے سم نکال

کر توڑ مڑوڑ کر سامنے پڑے ڈسٹبن میں پھینک دی، وہ شاید اِسی پیغام کے انتظار میں تھا کہ جب وہ میسج آئے تو وہ یہ سم توڑ کر پھینک دے۔ فون کو وہیں ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ اپنی شرٹ اُتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے سیڑھیوں سے اُوپر آ گیا، اُوپر بنے ایک کمرے کی طرف وہ بڑھا اور جا کر اُس کا دروازہ کھولا، اندر جِم کی ہر چیز موجود تھی، ایسا لگ رہا تھا کے یہ گھر ہمیشہ سے کسی کے استعمال میں تھا، کیونکہ اِس گھر میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی، وہ سامنے لٹکے بیگ قریب جانے لگا اور ٹیبل پر پڑے گلوز اُٹھا کر اپنے ہاتھوں میں پہن لیے، اور اگلے ہی پل وہ اُس پنچنگ بیگ کو زور زور سے مکے مارنے لگا، وہ اِتنی شدت سے اُس پنچنگ بیگ کو مار رہا تھا جیسے اپنے اندر کا سارا غبار وہ آج نکال دے گا، وہ مارتا جا رہا تھا اور اِس ٹھنڈے موسم میں بھی اُسکا جسم پسینے سے شرابو ہو رہا تھا اور اُس کے بال ماتھے پر بِکھرے ہوئے تھے، اُسکے کندھے سے نیچے بازو پر ایک کالے دھاگے کی طرح کی چیز بندھی ہوئی تھی لیکن وہ دھاگا کوئی معمولی دھاگا نہیں لگ رہا تھا، اُس پر کچھ لکھا بھی ہوا تھا، وہ اورہان کے بازو کے اُوپری حصّے پر بندھا ہوا تھا، وہ بیگ پر مارتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گُم تھا جب اُسے ایک آواز آئی تو وہ وہیں رُک کر کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھنے کے لیے کھڑکی کے قریب آیا وہ تھوڑا اور آگے ہو کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا تو اُسے باہر کچھ نظر آیا جسے دیکھ کر وہ کمرے میں آس پاس اپنی شرٹ ڈھونڈنے لگا پر اچانک اُسے یاد آیا

کے وہ شرٹ تو نیچے ہی چھوڑ آیا ہے جب اُسکی نظر وہیں پر سامنے کُرسی پر پڑی اپنی بٹنز والی شرٹ پر گئی وہ فورن سے وہ شرٹ پہنے بغیر اُسکے بٹنز بند کیے کمرے سے نکل کر نیچے گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ وہ کب سے لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی پر کوئی فلم دیکھ رہی تھی، پر اب کافی رات ہو چکی تھی جس وجہ سے بہامین کو بھی نیند آنے لگی تھی، وہ ٹی وی بند کرتے ہوئے اپنی آنکھیں مسلتے چپس کا باؤل سامنے ٹیبل سے اُٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی۔ باؤل سنک میں رکھ کر وہ برتن صبح دھونے کا اِرادہ کرتی ہوئی ساری لائٹس آف کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب یہ کس کا میل آیا ہوا ہے" وہ کمرے میں آئی تو اُسکا لیپ ٹاپ ایسے ہی آن پڑا تھا اُسکے ٹیبل پر، بہامین نے آگے جا کر دیکھا تو وہاں کوئی نیا میل آیا ہوا تھا۔

"ایک کمپنی کے ساتھ کینٹریکٹ کر لیا ہے تو کیا پرابلم ہے اب ان سب کو، عجیب خَردماغ لوگ..." وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتی ہوئی اپنی چادر اُتار کر بیڈ پر پھینک چکی تھی۔ بہامین کے پیچ کی وجہ سے اُسے روز کسی نئی جگہ سے کام کے لیے میل آتے تھے کے آپ اپنی پینٹنگز ہمیں بیچیں یا ہمارے ساتھ کام کریں، پر وہ ایک کمپنی کے ساتھ الریڈی ایک سال کی ڈیل کر چکی تھی اور وہ اپنے سر کوئی مزید کام نہیں ڈال سکتی تھی۔ وہ سونے کے لیے لیٹی ہی تھی جب اُسے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔

"یااللہ" بہامین جیسے لیٹی ویسے آواز سُن کر اگلے ہی پَل ڈر کر اُٹھ کے بیٹھ گئی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"داپسی پہ دٗسیمہ کٗہ کومہ راغلي؟"

"(یہ اِس علاقے میں کتے کہاں سے آ گئے؟) وہ سر جھٹک کر واپس سے لیٹنے لگی جب دوبارہ سے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز آئی، تو بہامین نے کمبل اپنے مُنہ تک تان لیا، ایک تو اِتنی رات اُوپر سے کالی اندھیری رات کے اِس پہر عجیب سی خاموشی وہ تو ڈر گئی تھی، پر اُسکے ڈرنے کی ایک

یہ وجہ بھی تھی کے وہ کچھ دیر پہلے ڈرونی فلم دیکھ کر آئی تھی جس کی وجہ سے اب اُسے ہر چیز کے لیے ڈر لگ رہا تھا، وہ مسلسل اپنے مُنہ میں آیت الک-رسی پڑھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی پر آج اُس نے اپنے کمرے کی لائٹس بھی آف نہیں کی تھیں۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ دروازہ کھول کر باہر آیا تو اُسکا پالتو بھاگتے ہوئے اورہان کے اُوپر چڑھ گیا۔

"تو آ گئے تم، اچھا اچھا اب بس بھی کرو" اورہان کے چہرے پر کافی دِنوں بعد ہلکی سی مُسکراہٹ آئی تھی، شاید وہ بھی صرف اپنے پالتو کتے کی وجہ سے۔ وہ کتا اُسکے چہرے کو اپنی زبان سے چاٹنے لگا جب اورہان نے اُسے پیار کیا، اُسکے پیار کرنے پر وہ زور زور سے بھونکنے لگا۔

"اچھا خاموش، شششش" اورہان نے اِشارہ کیا تو وہ چُپ ہو گیا، پر پھر اچانک سے بھونک کر اُسکے اُوپر چڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا بس اب خاموش، چلو اندر چلیں" اُسکے کہنے پر وہ تمیز سے زمین پر بیٹھ کر زبان باہر نکال کر اور ہان کو دیکھنے لگا، اور ہان اُسے اُسکے گلے میں بندھے پٹے سے کھینچنے کے بجائے گود میں اُٹھاتے ہوئے اپنے ساتھ اندر گھر میں لے آیا اور اُسے دوسرے کمرے میں لا کر اپنی گود سے اُتار دیا۔

"تم بیٹھو یہاں، کچھ کھانا ہے ٹائیگر ہاں ہاں" وہ مُسکراتے ہوئے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے سے باہر آیا اور کچھ دیر بعد کچن سے ڈاگ فوڈ لے کر اُسکے پاس آیا اور اُسکے سامنے رکھ دیا جو ٹائیگر آرام سے کھانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کھا کر اِس پلیٹ کو پاؤں سے سائڈ پر کر دینا اور سو جانا کچھ دیر کے لیے، اِتنی دُور سے آئے ہو آرام ضروری ہے" وہ ٹائیگر سے ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ کوئی انسان ہو، اور ہان یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور کچھ دیر بعد ٹائیگر نے بِلکل ویسے ہی کیا جیسے اُسے کہا گیا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"ہر وقت کی لڑائی بابا کو پتہ لگا تو کتنا بُرا لگے گا اُنہیں، تمہیں کتنی بار کہوں کے مت لڑا کرو مت لڑا کرو، کسی کو تو چھوڑ دیا کرو پر نہیں تم نے میری ایک بات نہیں سننی ہوئی، اب سو جاؤ آرام سے اور زخم کو بِلکل بھی مت چھیڑنا" وہ اُسے ڈانٹ کر سمجھاتے ہوئے آخر میں پیار سے کہتی اُسکے ماتھے پر بوسا دیتی فرسٹ ایڈ باکس اُٹھا کر کمرے کی لائٹس آف کرتی وہاں سے باہر چلی گئی، اور وہ اُنہیں جاتا دیکھنے لگا، کمرے کا دروازہ جیسے ہی بند ہوا وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا۔ اُسے سوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اُسے لگا جیسے کوئی اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا ہے، وہ اچانک سے اپنی آنکھیں کھول گیا۔

Clubb of Quality Content

"بابا" اپنے بابا کو اپنے تکیے کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہ اُٹھ کر بیٹھنے لگا جب اُنہوں نے اُسے واپس لیٹا دیا۔

"لیٹے رہو بیٹا ورنہ بازو میں تکلیف ہو گی" انہوں نے اُسکے بازو کی طرف اِشارہ کر کے کہا تو وہ اپنی چہرا جُھکا گیا، جیسے اُس نے کچھ غلط کیا تھا اور اب اُسے ڈانٹ پڑنی تھی۔

"ایک تمہیں ایک کہانی سُناتا ہوں بیٹا، ایک مچھیرا تھا، ایک دِن وہ سمندر کے پاس مچھلیاں پکڑنے گیا تو اُس نے دیکھا کے سمندر میں ایک بِچھو ڈوب رہا تھا، اُس مچھیرے نے ہاتھ ڈالا اور اُس بِچھو نکالنے کی کوشش کی تو بِچھو نے اُسے ڈس لیا، اُس نے پھر کوشش جی تو بِچھو نے پھر سے اُسکے ہاتھ پر ڈس لیا، وہ پھر سے اُسے بچانے لگا تو وہاں ایک آدمی آکر اُس کے کہتا کے تم بار بار کیوں اِس بِچھو بچانے کی کوشش کر رہے ہو وہ تمہیں بار بار ڈس رہا ہے، تو تمہیں پتہ ہے اُس مچھیرے نے کیا کہا؟" اُنہوں نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر پوچھا جو بہت غور سے اُنکی کہانی سُن رہا تھا۔

"کیا بابا" اُس نے فورن سے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُس نے کہا کے ڈسنا اُسکی فطرت ہے،اور معاف کرنا میری، قصّہ مختصر اور ہاں بیٹا، بات صرف یہ ہے کے دُنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں اور بُرے لوگ بھی اب ہمیں سوچنا ہے کے ہم کن لوگوں میں سے ہیں، معاف کر دینا بہت بڑی بات ہے، لوگوں کو معاف کرنا سیکھو میری جان، ناانصافی برداشت نہیں کرنی چاہیئے لیکن معاف کرنے والے کا درجہ بہت بڑا ہوتا ہے، یہ ایک بہتر راستہ ہے اِسی کا انتخاب کرنا، اچھا یہ لو بیٹا" وہ اپنے ہاتھ سے ایک کالے رنگ کی بینڈ کی طرف چیز اُتار کر اُسکے بازو پر باندھنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر یہ تو آپ کا ہے بابا"

"تو کیا ہوا بیٹا اب سے یہ تمہارا ہے، لو پہنو اِسے دیکھو کتنا اچھا لگ رہا ہے، اچھا اِدھر آؤ دیکھاؤ ذرا" وہ اُسکے بازو پر لگے زخم کو دیکھنے لگے۔

"آہہہ" وہ درد سے کراہا۔

"کیا ہوا درد ہو رہا ہے؟ یہ تو چھوٹا سا زخم ہے بیٹا کچھ بھی تو نہیں ہے، اچھا ہے کے درد ہو کیونکہ مرد میں برداشت ہونی چاہیئے تکلیف برداشت کر کے ہی وہ مرد بنتا ہے، جب تک یہ دِل دھڑکتا ہے بیٹا ایسا ہوتا رہتا ہے، دیکھو زندگی کی تکلیفوں کو کبھی خود پر ہاوی نہیں ہونے دینا یہی کامیابی کا راز ہے" وہ بہت غور سے اُنکی باتیں سُنتے ہوئے اُنہیں دیکھ رہا تھا، پھر انہوں نے اور ہان کی طرف دیکھ کر مُسکراتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ لگا کے اُسکے سر پر بوسا دیا۔

"میرا اچھا بیٹا۔" اور یہ اُنکے آخری الفاظ تھے جو اُس نے سُنے تھے۔

اُسکی آنکھ سے نکلا پانی کا ایک قطرہ تکیے میں جا کر جذب ہو گیا، وہ بیڈ پر اُلٹا ہو کر لیٹے ہوئے اپنے بازو پر بندھے اُس دھاگے کو دیکھ رہا تھا جو کتنے سال پہلے اُسکے بابا نے خود اپنے ہاتھوں سے باندھا تھا۔

"کبھی کبھی معاف کرنا ہی خود کے ساتھ ناانصافی ہو جاتی ہے بابا، جو میں ہر گز نہیں ہونے دُونگا" خود سے یہ بول کر وہ اگلے ہی پل اپنی آنکھیں موند گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

اسلام آباد کا سہانا موسم، مارچ کا مہینہ اور بہار کا موسم ہمیشہ اسلام آباد میں حسین ہی لگتا تھا۔ سڑکیں اپنے معمول پر لوگوں کی آمد و رفت کا ذریعہ بنی ہوئی تھی جب اُسکی گاڑی تیزی سے سگنل سے گزری۔ وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب اُسکے فون پر کال آئی، داؤد نے سامنے دیکھتے ہوئے اپنا فون اٹینڈ کیا اور کان میں لگائے ائیر پوڈز سے کال سننے لگا۔ آنکھوں پر کالی گلاسس لگائے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ ڈارک گرین شرٹ اور کالی پینٹ میں کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"ہاں انسپیکٹر کچھ پتہ چلا؟.... گڈ جاب، میں بس پہنچ رہا ہوں" وہ گاڑی پولیس سٹیشن کی طرف موڑتے ہوئے بولا، اور گاڑی کو ریس دیتے ہوئے اپنے راستے پر چل پڑا۔

Clubb of Quality Content

وہ ٹائیگر کے پاس بیٹھا تھا اور اُسکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جسے وہ بیٹھا گھور رہا تھا۔ جبکہ ٹائیگر سامنے بیٹھا اپنا کھانا کھا رہا تھا۔ وہ ایک میسج تھا، اور ہان نے وہ کاغذ ٹائیگر کے پٹے میں سے نکالا تھا۔ کچھ دیر گھورنے کے بعد وہ اُس کاغذ کو اپنی مُٹھی میں دبا کر گھر کے اندر گیا۔ نکلتے ساتھ ہی الماری میں سے اپنے کپڑے نکال کر نہانے کے لیے جانے لگا، پر جانے سے پہلے اپنا چاقو اور گَن دراز کے اینڈ پر بنی ایک خوفیہ جگہ پر رکھنا نہ بھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں میں تھوڑی دیر تک آجاؤں گی تمہارے پاس، گھر سے کال کر کے نکلو گی میں اُٹھا لینا یاد سے یہ نہ ہو تم کچن میں ہو اور کال ہی نہ اُٹھاؤ" وہ اپنے کمرے میں ڈسٹنگ کرتے کرتے ماروخ سے فون پر بات کرتے ہوئے اُسے کہہ رہی تھی۔ ڈسٹنگ کرتے کرتے وہ اپنی کھڑکی میں پڑے پھولوں والے گملوں کو ہٹا کر وہاں کی بھی ڈسٹنگ کرنے لگی جب اُسکی نظر ندی کے اُس پار بنے

سامنے والے گھر پر گئی، جہاں ایک کتا بندھا ہوا تھا۔ وہ بہت غور سے اُسے دیکھنے لگی، کیونکہ کل تو جب بہامین نے دیکھا تھا تو وہاں ایسا کوئی کتا نہیں تھا اور اب وہاں ایک بھورے رنگ کا بڑا سا کتا بندھا ہوا تھا۔ اچانک سے وہ سوچنے لگی کے کل رات اُسے جو کتوں کی آوازیں آ رہی تھی وہ اِسی کی تھی اور بہامین یہی سوچ کے ڈرتے ڈرتے سو گئی کے وہ آوازیں صرف اُسے آ رہی تھی، ایک دم وہ اپنے ہاتھ سے کپڑے وہیں پر رکھ سر جھٹکتے ہوئے کھڑکی کو کھٹاک سے بند کر گئی۔

"ہیلو بہامین" دوسری طرف سے ماروخ کی آواز آئی تو وہ ایک دم سے ہوش میں آئی اور اپنے خیالوں سے باہر نکلی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں... ہاں سُن رہی ہوں میں، ہاں ٹائم پر آ جاؤں گی، اب میں رکھتی ہوں دادا جان کو چائے دینی ہے" وہ ماروخ کو خدا حافظ کرتے ہوئے اپنے لیپ ٹاپ کے پاس آئی اور اُس پر کچھ no ٹائپ کرنے لگی۔

"I will send you the painting in the next day or two".

اور یہ وہ بات تھی جو اُس نے ٹائپ کی تھی، اُس نے اپنی کمٹمنٹ کے مطابق اپنے کمپنی والوں کو جواب دیا تھا، اور اب وہ کمرے کی لائٹس آف کر کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمیں بہت اچھا کلو مِلا ہے سر، پر پَرابلم..."

"ابھی بھی کوئی پرابلم ہے" داؤد نے چلتے چلتے رُک اپنی آنکھوں سے چشمہ اُتارے اپنے ساتھ چلتے ہوئے انسپیکٹر فاروق کو دیکھ کر پوچھا، اُسکا کچھ ایسا تھا کے اِتنے دِن کی خواری کے باوجود اب اگر کوئی کلو مِل بھی گیا ہے تو اُس میں بھی کوئی ڈیفیکٹ ہے۔

"جی سر" انسپیکٹر کے جواب پر وہ نفی میں سر ہلائے اپنے آفس میں چلا گیا، اور وہ انسپیکٹر بھی اُسکے پیچھے پیچھے گیا۔

"بولیں کیا مسئلہ ہے اب" وہ اپنا والٹ اور گاڑی کی چابیاں سامنے ٹیبل پر رکھ کر کُرسی پر بیٹھتے ہوئے سامنے کھڑے انسپیکٹر کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"سر ہمیں پتہ لگ گیا ہے کے وہ کہاں پر ہے، وہ کسی گاؤں میں ہے اور"

"اور" داؤد نے بولا تو انسپیکٹر اپنا چہرا جُھکا کر بولا۔

اور مسئلہ یہی ہے سر کے ہمیں پتہ نہیں ہے کے وہ کس گاؤں میں کس جگہ پر ہے"

"گڑیٹ، تو یہ کلوِلا ہے آپ لوگوں کو اِتنے دِنوں بعد، بہت اچھے شاباش ویری ویل ڈن، یہی اُمید تھی مجھے آپ لوگوں سے اور آپ لوگ تھانے میں بیٹھ کر سونے کے علاوہ کر بھی کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکتے ہیں،اِتنی دِنوں کی انویسٹیگیشن کے بعد آپ کو یہ انفارمیشن ملی ہے،وہ کسی گاؤں میں ہے پرفیکٹ، کس گاؤں میں ہے؟کوئی جواب نہیں ہے، چلیں کوئی بات نہیں، یہ بتادیں کے کس علاقے کے گاؤں میں ہے؟ہمم؟اِسکا بھی کوئی جواب نہیں ہے،آپ جا سکتے ہیں فاروق صاحب میں خودی یہ کیس اکیلے ہینڈل کرلوں گا،مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے"

"سر ہمیں ایک اور موقع اور کچھ ٹائم دیجیے ہم ضرور پتہ لگوالیں گے اور "انسپیکٹر فاروق نے کہاتو داؤد نے چہرا موڑ کر اُنہیں دیکھا۔

"آپ جا سکتے ہیں انسپیکٹر صاحب "اُنکی بات پوری ہونے سے پہلے وہ اُنہیں باہر جانے کا کہہ چُکا تھا، جس پر وہ خاموش ہو گئے۔

"جی سر "وہ چُپ کر کے اُسے سیلوٹ مارتے ہوئے آفس روم سے باہر چلے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتہ لگوالیں گے" وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنی کُرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے کچھ سوچنے لگا، اب بہت سی چیزیں اُسکے دماغ میں چل رہی تھیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنی چادر لیتے ہوئے دادا جان کو بتا کر گھر سے نکلی، گیٹ سے نکلتے ہوئے اُس نے گیٹ بند کیا اور ماروخ کے گھر کی طرف چلنے لگی، وہ چلتی جا رہی تھی جب راستے میں اُسے بہت سی بکریاں جاتی ہوئی نظر آئی، وہ اُنہیں پیار کرتے ہوئے اُن میں سے گزرتے ہوئے ندی کے قریب آگئی جہاں سے دوسری طرف ماروخ کا گھر تھا اور وہ وہاں بہامین کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے دُور سے نظر آتے پُل کی طرف جانے لگی، وہ آرام آرام سے چلتی جا رہی تھی اور آس پاس کے خوبصورت نظاروں میں کھوئی ہوئی تھی جب اُسے پتہ ہی نہیں چلا کے کب وہ پُل کے قریب آ بھی گئی، وہ بِلکل اپنے سامنے نظر آتے اُس پُل کے سامنے کھڑی تھی پر شاید جیسا وہ سوچ کر آئی تھی ویسا کچھ تھا نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوس دا°ہ°ول مصیبت دی؟"

(اب یہ کونسی نئی مصیبت ہے)وہ اچانک سے اپنے سر پر پریشانی سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ ٹاول سے اپنے بال رگڑتا ہوا نہا کر نکلا اور سامنے ڈریسنگ کے پاس چلا آیا جہاں اُس کی کچھ دوائیاں رکھی تھیں، اورہان نے وہ ٹیوب اُٹھا کر کھولی اور روئی پر تھوڑی سی دوائی نکال کے اپنے پیٹ پر بندھی پٹی کو ہٹایا، پٹی کے ہٹاتے ہی وہ زخم اُس پٹی کے ساتھ ہلکا سا کھچا جس سے وہ آنکھیں دو پل کو بند کرتا دوبارہ سے ایک ہی جھٹکے میں وہ پٹی اُتار کر سائڈ پر پڑے ڈسٹبِن میں پھینک چکا تھا، کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کے اِتنے گہرے زخم سے پٹی اُتارنے کے بعد اُسے درد ہوا بھی ہے یا نہیں کیونکہ اورہان کے چہرے پر کسی قسم کے کوئی آثار نمایا نہیں تھے۔ وہ روئی پر لگی دوائی پوری طرح سے اپنے زخم پر رکھ گیا، جس سے یقیناً اُسے بہت جلن ہوئی ہو گی، پر اب یہ چھوٹی موٹی دردوں سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا، وہ روئی کو ویسے ہی پکڑ کر رکھتے ہوئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوسرے ہاتھ سامنے پڑی پٹی کو اپنے پیٹ کے گرد باندھنے لگا، پٹی باندھنے کے بعد وہ دوسرے کمرے میں گیا تاکہ جا کر اپنی شرٹ پہن سکے، وہ اپنی چہرے پر موجود گھنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچتے ہوئے الماری سے ایک پیکٹ نکال کر اُسے کھول کر اُس میں سے کچھ ڈاکیومنٹس نکالتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا اور میٹرس اُٹھا کر اُسکے نیچھے ایک خوفیا دراز میں وہ ڈاکیومنٹس رکھنے لگا، یہ کام کرنے کے بعد اورہان اپنی سفید رنگ کی شلوار قمیض پہن کر سامنے کُرسی پر رکھی اپنی کالی رنگ کی چادر جا کر اُوڑھنے لگا، وہ چادر کھول کر اپنے کندھوں پر ڈال رہا تھا جب اُسکی نظر کھڑکی سے باہر گئی، جہاں اُسکے گھر کے سامنے بنے پُل پر کوئی لڑکی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے یا چلنے کی کوشش کرتے ہوئے شاید ندی پار کر رہی تھی، اورہان نے پیشانی پر بَل ڈالتے ہوئے کھڑکی کے قریب ہو کر غور کیا تو وہ ایک آئیبرو اُچکاتے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا، یہ وہی لڑکی تھی جس سے وہ دو دِن پہلے یہاں آنے پر مِلا تھا، وہ واپس سے پلٹ کے کھڑکی کے پردے آگے کرنے لگا پر نا جانے اُس نے کیا سوچ کر دوبارہ سے اپنی نظریں کھڑکی سے باہر کی، وہ شاید بھول گیا تھا کے وہ کہیں جا رہا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

اپنے سامنے اُس چھوٹے سے اور تھوڑی ہی چھوڑائی میں بنے اِس پُل کو دیکھ کر پریشان ہی ہو گئی تھی، بہامین تو کھڑی یہی سوچ رہی تھی کے وہ ندی پار کر کے کیسے جائے گی، جب اُس نے اپنی کلائی پر بندھی اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو شام ہونے میں صرف دو گھنٹے باقی تھے، اُس نے مارُوخ کو کال ملائی پر وہ اُٹھا ہی نہیں رہی تھی، جب بہامین نے فون کو گھورتے ہوئے مارُوخ کے گھر جا کر اُس کی خبر لینے کا سوچتے ہوئے ہِمت پیدا کرتی پُل پر چڑھ گئی اور اُس پر چلنے لگی۔

"ہائے ربہ کہیں میں گر نا جاؤں، ابھی تو میں اِتنی چھوٹی سی ہُوں، اگر میں گر گئی تو میرے سے شادی کون کرے گا" وہ اپنے سے باتیں کیے آہستہ آہستہ چلتے چلتے پُل کے آخر پر آگئی تھی جب اچانک سے اُس کے ہاتھ سے اُس کا فون گرنے لگا، جسے بچانے کے لیے وہ بھی آگے کو جھکی اور گرِنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"واٹ دا..." وہ کھڑکی کے ایک دم قریب آیا جیسے وہ اُسکا گرتا فون اور اُسے بچا لے گا، پر وہ نہیں گری، بہامین نے پُل کی رسّی کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جس وجہ سے وہ گرنے سے بچ گئی تھی۔ وہ پُل پار کر گئی تو کچھ دیر پہلے اورہان کے چہرے پر نظر نے والے پریشانی کے تاثرات بھی غائب ہو گئے۔ اُس کا چہرا ایک دم سپاٹ ہو گیا، وہ اپنی چادر ٹھیک کر کے لے رہی تھی پر دُور سے اورہان اُس کا چہرا نہیں دیکھ پا رہا تھا، اور آج بھی وہ اُسے اُسکی چادر سے پہچان پایا تھا کیونکہ یہی چادر بہامین نے اُس دِن بھی کی تھی جب دِن وہ اُس سے ملی تھی، وہ اُسے دیکھتا جا رہا تھا، ایسا کیا تھا کے جب بھی وہ لڑکی اُسکے آس پاس ہوتی تھی اُسے اُسکی موجودگی محسوس ہو جاتی تھی، اُسے دیکھتے ہی دیکھتے اگلے ہی پَل وہ کھڑکی کا پردا آگے کر گیا، وہ وقت بر بار کرنے کا عادی نہیں تھا جو وہ اِس لڑکی کی وجہ سے جانے انجانے میں کر چُکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنی چادر ٹھیک کر رہی تھی جب اُسے اپنے اُوپر کسی کی گہری نظروں کا احساس ہوا، وہ ایک دم اپنا چہرا چُھپا کر اپنی نظریں اُٹھا کر اپنے اِرد گرد دیکھنے لگی، کون تھا جو اُسے دیکھ رہا تھا، اپنی

نظریں گھماتے ہوئے اچانک اُسکی نظر اپنے سامنے موجود گھر پر پڑی، جو دِکھنے میں تو ویران ہی لگ رہا تھا، وہ اُس گھر کی اُوپر والی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی جب اُسے کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔ وہ اچانک ہوش میں آتی اپنے سامنے دیکھنے لگی جہاں اُسی گھر میں وہ کتا بندھا ہوا تھا۔ وہ سمجھ گئی کے شاید یہاں کوئی رہتا ہو، پر اِس وقت گھر میں نہ ہو کیونکہ وہ بہت ویران سا تھا۔ وہ سوچ ہی رہی تھی جب اُسکے فون پر مارُوخ کی کال آئی۔

"تم تو صبر کرو مارُخ میں آکر تمہیں بتاتی ہوں، باہر آؤ گھر سے میں تمہارے انتظار کر رہی ہوں" وہ بول رہی تھی جب مارُوخ فون کان سے لگائے اپنے گھر سے باہر آئی اور بہامین کو دیکھ ہاتھ ہلانے لگی، جسے بہامین نے آسانی سے دیکھ لیا اور فون پر بات کرتے کرتے دائی جانب اُس کے گھر کی طرف چلنے لگی، جیسے ہی وہ دائیں جانب نکلی وہ اپنے گھر سے نکلا اور اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے ٹائیگر کے سر پر ہاتھ پھیرتے گھر سے باہر نکل کر وہاں سے بائیں جانب جانے لگا، وہ دونوں اپنی اپنی منزلوں کی طرف بڑھنے لگے، یہ جانے بغیر کے آگے اُن دونوں کی زندگیاں کیا موڑ لینے والی ہیں وہ موڑ جو شاید اُن دونوں کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر دے یا ایک دوسرے سے بہت دُور۔

❤ ❤❤❤❤❤

ہوا کی زد پہ بھی دو اک چراغ روشن ہیں

صبح ابھی تازی تھی اور سفیدی سہنرے پن میں نہیں بدلی تھی، ایک لڑکا اپنی گود میں ایک چھوٹے بچے کو اُٹھائے اُس ویران صبح میں گلیوں سے ہوتے ہوئے چُپ چاپ چلتا جا رہا تھا، اُس کی گود میں موجود بچہ شاید رو رو کر سو چُکا تھا، کیونکہ اُسکی خاموشی اِس بات کی نِشان دہی کر رہی تھی۔ وہ لڑکا چلتے چلتے آس پاس دیکھتا جا رہا تھا کے کہیں کوئی اُسکا پیچھا تو نہیں کر رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی" وہ لڑکا چلتا جا رہا تھا جب اُسکے گود میں موجود بچے نے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اُسے پُکارا۔

"شششش! خاموش، چُپ بِلکل آواز نہیں آنی چاہیئے" وہ ایک دم سے اُسے لے کر ساتھ والی گلی کی دیوار کے ساتھ لگ گیا، اُسے لگا تھا کے کوئی اُنکا پیچھا کر رہا ہے۔ وہ گلی کی دوسری جانب سے وہاں سے نکلنے لگا جب اچانک اُسے لگا کے پیچھے سے اُسے کسی نے پکڑا ہو، وہ پلٹا تو ایک آدمی ہاتھ میں بندوق لیے اُنکی جانب بڑھنے لگا۔

"چھوڑو ہمیں" وہ زور زور سے ہاتھ مار کر اپنا آپ اُس ہٹے کٹے آدمی کی پکڑ سے چُھڑوانے کی کوشش کرنے لگا، اُس لڑکے کا چھوٹا بھائی اُسکی گود میں ڈر کی وجہ سے رونے لگا، اُن دونوں لوگوں میں بہت زور کی کھینچا تانی ہو رہی تھی کے اچانک اگلے ہی پَل فضا میں گولی کی گونج اُٹھی، اور پھر وہاں ایک دم خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

اسلام آباد میں صبح کا دودھیا پن زرد ہو کر خنتہ اور سورج سوا نیزے پر پہنچا تو سارے درخت پسینے میں نہا گئے۔

فون کی آواز سے اُسکی نیند کھلی، وہ رات نا جانے کس پہر سویا تھا اُسے یاد بھی نہیں تھا، سائڈ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اُس نے فون ایسے ہی اُٹھائے کان سے لگا لیا، پر دوسری طرف سے بولتے شخص کی آواز سُن کر وہ فورن سے اُٹھ کر بیٹھ گیا اور اُسکی بچی کچی نیند بھی ایک دم اُڑ گئی۔

"کہا تھا نہ تم سے کہ اِن کاموں سے دور رہنا، سمجھ میں نہیں آتا یا میرا سمجھایا ہوا بھول گئے ہو؟" اور ہان کی سپاٹ اور غصّے بھری آواز سُن کر وہ جو بستر سے اُٹھ کر کھڑا ہو چُکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی وہ..." وہ کوئی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگا۔

"کیا؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ..." وہ ایک ہی الفاظ پر اٹکا ہوا تھا۔

"وہاج"اور یہاں وہاج کی بس ہو گئی،وہ مزید خود پر کنٹرول نہیں رکھ پایا۔

"بھائی یار کہاں ہے آپ،آپ کو پتہ بھی ہے میں کتنا پریشان ہوں،آپ نے مجھے کچھ نہیں بتایا کچھ بھی نہیں،آپ کو میری تھوڑی سی بھی فکر نہیں ہے،سگا"

"وہاج!زبان کو لگام دو اپنی،اگر میں وہاں ہوتا تو اِتنا مارتا کے اُٹھنے کے قابل نہ رہتے"

"اور بعد میں خود ہی دیکھ بال کر رہے ہوتے"وہ مُنہ بناتے ہوئے اپنے مُنہ میں بڑبڑایا،پر اُسکی بڑبڑاتے اور ہان تک پہنچ چکی تھی،جو وہ وہاں سُن کر بس نفی میں سر ہلا گیا۔

"میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کے آئندہ اِن کاموں سے دُور رہو گے تم،ورنہ میری بات نا ماننے کے انجام تم اچھے سے جانتے ہو،اور ہاں بس یہ سمجھ جاؤ کے اِتنے سالوں کی ہماری جنگ اب اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے،خیر تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو ملتا ہوں کچھ دِنوں میں"وہ وہاج کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر یہ کہہ کر وہ فون رکھ چُکا تھا،اور وہ کمرے کے بیچوں بیچ کھڑا رہ کر

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

اپنے ہاتھ میں اُس فون کی بند سکرین کو دیکھنے لگا، جہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے اُسکے بھائی کی آواز آرہی تھی، وہاج کی آنکھوں میں نظر آتی اُداسی اِس بات کا پتہ دے رہی تھی کے اورہان سے اُسکی بات بامشکل ہی ہو پاتی تھی، کیونکہ وہ خود وہاج سے بہت کم رابطہ کرتا تھا، وہ فون وہیں بستر پر پھینک کر وہیں بیٹھ کر زمین کو گھورتے گھورتے اپنی آنکھیں بند کر گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ ایک فیکٹری تھی جس کے سامنے وہ ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا، اُس فیکٹری کا کچھ مہینوں میں افتتاح تھا، اُس نے نظر گھما کر دیکھا تو بہت سے مزدور وہاں پر کام کرتے نظر آرہے تھے۔

"کون ہو بیٹا؟" وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھا جب کسی نے آکر پیچھے سے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا، اورہان نے چونک کر اپنے پیچھے دیکھا تو ایک بڑی عُمر کے شخص ہاتھ میں ایک پانی کی بالٹی پکڑے کھڑے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ، میں.... میں اِس علاقے میں نیا ہُوں، سُنا تھا کے اِس فیکڑی میں کام مل جائے گا تو..."

"تم یہاں کام کرنے آیا ہے" وہ اورہان کو اُوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے، کیونکہ ایک خوبرو نوجوان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر اُسے ایک مزدور ماننا تھوڑا مشکل تھا، چھ فُٹ دو اِنچ سے نکلتا قد، گھنے بال، چھوڑا سینہ، بھوری گہری آنکھیں، اور چہرے پر گھنی ڈاڑھی، وہ کہیں سے بھی مزدو نہیں لگ رہا تھا، وہ تو اِس فیکڑی کا مالک لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا چچا" وہ اُسے خود کو مسلسل ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا پا کر اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا، جس کا سوال سُن کر وہ بوڑھا آدمی ہوش میں آیا۔

"اونہ ھیہ ہ"

(ارے نہیں نہیں کچھ نہیں) انہوں نے ہنستے ہوئے اورہان سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ تو آم بس دیکھ رہا تھا کے تم ماشااللہ سے اِتنے اچھے خاصے ہو، پر کیا کہہ سکتے ہیں بیٹا مجبوری انسان سے کچھ بھی کروالیتا ہے" اُنکی بات سُن کر وہ سمجھ گیا کے وہ کیا کہنا چاہ رہے تھے۔

"لائیں یہ بالٹی میں اُٹھالیتا ہوں"

"ارے نہیں بیٹا، آم کرلے گا" انہوں نے ہاتھ کے اِشارے سے انکار کرنا چاہا۔

"پکڑا دیں مجھے، ہم اندر ہی جارہے ہیں" اُس نے دوسری بار آرام سے کہا تو انہوں نے بھی ہار مان کر وہ بالٹی اور ہان کے ہاتھ میں تھمادی، اور وہ لوگ فیکٹری کے اندر کی جانب چل پڑے۔

❤ ❤❤❤❤❤

"تاسو باید اعتراف وکړئ، تاسو ومره ټکلی از ورجو ټکړئ."

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(ماننا پڑے گا یار کتنی حسین پینٹنگ بناتی ہے تو۔) وہ بہامین اپنا سارا پینٹنگ کا سامنان اپنے گرِد ایک ٹیبل پر سیٹ کر کے رکھے سامنے باغیچے میں لگے پھولوں کی پینٹنگ بنا رہی تھی جبکہ ماروخ پاس بیٹھی اُسے دیکھتے ہوئے اُسکی تعریف کر رہی تھی۔

"اب اِتنی بھی اچھی نہیں ہے"

"ہاں بس بس، زیادہ مت بولو تم، اچھی خاصی ہے، اور اگر تمارا تصویر بنانے والا ہنر اچھا نہ ہوتا تو وہ کون لوگ ہیں، ہاں پیچ والے وہ تم سے کیوں کہتے کے ہمیں پینٹنگ بنا بنا کے بیچیں ہم آپ کو پیسے دیا کریں گے، اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ تم وہاں ہوتا تھا اور اَم اِدھر، ہفتے میں ایک آدھی بار ملاقات کے علاوہ مل بھی نہیں پاتے تھے پر اب تو تقریباً روز ہی مُلاقات ہو جایا کرے گی ہماری" ماروخ سامنے سے ایک پھول توڑ کر لا کر بہامین کے بالوں میں لگاتے ہوئے بولنے لگی، جس پر بہامین نے ہنس کر اُسے دیکھا۔

"تمہیں تو بس موقع چاہیئے میری تعریف کرنے کا"

"ہاں تو کیوں نا کرے ام تعریف؟ امارا دوست ہو تم، ام تو کرے گا" وہ باغیچے میں یہاں سے وہاں گھومتے ہوئے زور زور سے بول رہی تھی، اور بہامین اُسکی باتیں سُن کر ہنستے ہوئے ساتھ ساتھ اپنے کینوس پر پینٹنگ بنا رہی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تمہیں ملازمت تو دے دی ہے بچے اِس آدمی نے، پر ہوشیار رہنا یہ بہت ٹیڑھا بندا ہے، بس اپنا کام اچھے سے کرنا اور کوئی شکایت کا موقع نہ دینا" وہ بوڑھے شخص اورہان کو سمجھا رہے تھے، جو اُنکی باتیں سُنتے ہوئے وہاں فیکڑی کے دروازے پر کھڑے اُس شخص کو دیکھ رہا تھا جو وہاں ایک مزدور سے کچھ بول رہا اور وہ اپنا سر جھکائے اُسکی باتیں سُن رہا تھا۔

"میں سمجھ گیا ہوں چچا، آپ فکر نا کریں" وہ اُنہیں نرمی سے دیکھتے ہوئے بولا، جس پر وہ اُسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے، کیونکہ مزدوری کا کام اب ختم ہو چکا تھا۔ اُنکے جانے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے بعد وہ چہرا اُٹھائے آسمان کو دیکھا جہاں اندھیرا چھا رہا تھا، وہ اپنی چادر کندھے پر پھیلا کر ڈالتے ہوئے اپنی ڈاڑھی میں ہاتھ پھیرتا وہاں سے گھر کی طرف چل پڑا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"چلو میں نکلتی ہوں اب، ویسے بھی شام ہونے والی ہے، ورنہ دادا جان غصّہ کریں گے" بہامین اپنا بیگ پیک کرتے ہوئے اپنہ چادر کھول کر اپنا چہرا ڈھکنے لگی۔

"ہاں ٹھیک ہے، تم چلو میں تمہیں باہر تک چھوڑ دیتی ہوں" مارُوخ نے کہا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلائے گھر سے باہر نکل گئی اور مارُوخ بھی اُسے باہر تک چھوڑنے آ گئی، جس کے بعد وہ اُسے خدا حافظ کہتی وہاں سے نکل گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اپنی نظریں نیچے کیے تیزی سے چلتے ہوئے جا رہی تھی جب سامنے سے آتے ایک شخص سے اُسکی زوردار ٹکر ہوئی اور اِس سے پہلے وہ گرتی اورہان نے اُسکی کمر کے گرد اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے گرنے سے بچا لیا۔ وہ آنکھیں میچھے اورہان کے کندھے کو زور سے دبوچے اُسکے سہارے کھڑی تھی جب کچھ پل بعد اُسے ہوش آیا۔ وہ اچانک سے آنکھیں کھول گئی اور اُسکی ہیزل براؤن آنکھیں سامنے والے کی بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں اور ایک الگ سا تصادم ہوا اُنکی آنکھوں کا، وہ مسلسل ٹکٹکی باندھے اپنے سامنے موجود اُس شخص کے چہرے کو دیکھتی جا رہی تھی، اور سامنے موجود شخص کا حال بھی کچھ الگ نہ تھا، بس فرق اِتنا تھا کے وہ اُن آنکھوں کو دیکھتا جا رہا تھا، شاید وہ بھول گیا تھا کے وہ کون ہے، اور یہاں کس مقصد سے آیا ہے، اُسے یاد تھا تو بس یہ لڑکی جو اِس وقت اِس پہر اُسکے سہارے کھڑی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے جب ایک ٹرک کے ہارن کی آواز سے وہ دونوں ہوش میں آئے اور اورہان نے اگلے ہی پل خود سے دُور کیا، جس سے وہ کچھ قدم اورہان سے دُور ہوئی اور اپنی چادر سنبھالی، خود کا ایک دم سے خود جھٹکنا بہامین کو بہت عجیب لگا تبھی وہ اُسے شکوہ اور غصّے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہاں سے پلٹ کر اپنے راستے کی طرف چل پڑی اور دوبارہ اورہان کو پلٹ کر دیکھنا تک گوارا نہ کیا اُس نے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُففففف" وہ وہاں سے ابھی گزرے دُور جاتے ٹرک کو دیکھتے ہوئے بول کر اپنی آنکھی میچ گیا، اُسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے اچانک یہ ہوا کیا تھا؟ اُس نے چہرا موڑ کر دیکھا تو وہ پُل کے آخری دھانے پر کھڑی پُل پار کر چکی تھی، پر اُسکے چلنے کے لحاظ سے ہی لگ رہا تھا کے وہ پُل کتنے مشکل سے پار کر کے گئی ہو گی، وہ کچھ دیر اُسے دوسری سڑک پر چلتے ہوئے دیکھنے لگا جہاں سے وہ اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی اور اور ہان کی نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی تھی، کچھ پل گزرنے کے بعد اُسکا چہرا پھر سپاٹ ہو گیا، اُسے خود کو سنبھالنا تھا، وہ اِس طرح کی فالتو چیزوں میں اپنا وقت برباد نہیں کر سکتا تھا، اُسکی آنکھوں میں پھر سے ایک سختی چھا گئی تھی، وہ پلٹ کر اپنے گھر کے اندر جانے لگا جب اُسکے جوتے کے نیچے کوئی چیز آئی، وہ چونکا، اور اپنا جوتا ہٹا کر دیکھا تو وہاں اُسے ایک چاندی کی پائل نظر آئی، وہ نیچے جھک کر اُسے اُٹھاتے ہوئے سمجھ گیا کے یہ کس کی ہے، اُسے ہاتھ میں لیے وہ اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ پائل پھینکتے پھینکتے رُک گیا، وہ نہیں جانتا تھا کیوں، پر اُس نے وہ پائل اپنی جیب میں رکھ لی اور گھر کا دروازہ بند کرتے ہوئے اندر آ گیا۔

"میں گھر آ گئی ہوں داداجان" وہ گھر کے اندر آتے ہوئے اپنی چادر اُتار کر صوفے پر پھینک کر بولتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

"اِسے کیا ہوا" داداجان نے کمرے کے دروازے سے اُسے جلدی جلدی کمرے میں جاتا دیکھ کر خود سے سوال کیا، پر پھر سر جھٹک کر یہی سوچا کے شاید وہ تھک گئی ہو وہ واپس بیٹھ کر اپنی کتاب پڑھنے مین مصروف ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

"وہ سمجھتے کیا ہیں خود کو، دو بار میری مدد کیا کر دی تو پتہ نہیں کیا سمجھ رہے خود کو، اکڑ کس بات کی ہے بھلا اِس آدمی میں، اچھا ٹھیک ہے مجھے گرنے سے بچا لیا شکریہ اُنکا پر اِس طرح سے جھٹکنا، یہ کیا طریقہ ہے میرے سے کوئی بدبو آ رہی تھی بھلا، اور اگر

آ بھی رہی تھی تو پکڑ کے گرنے سے بچاتے بھی نہیں، میں نے تھوڑی کہا تھا کے آؤ مجھے بچاؤ، اگر گر بھی جاتی تو خود اُٹھ بھی سکتی تھی، کوئی لنگڑی نہیں ہوں میں، پتہ نہیں آج کل کے لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو، کسی کی تھوڑی سی مدد کر کے خود جو مہان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔" وہ مسلسل غصّے سے بڑبڑاتی کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی تاکہ اُسکا غصّہ ٹھنڈا ہو۔ ٹیبل پر پڑی پانی کی بوتل کو دیکھ کر بہامین اُسکا ڈھکن کھولتے ہوئے بوتل مُنہ سے لگا گئی، اور بوتل میں موجود آدھے سے زیادہ پانی ختم کر گئی، شاید وہ غصّہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ دو چار لمبے لمبے سانس لینے کے بعد وہ اپنی پینٹنگ کو کینوس پر سیٹ کر کے اُسکا کوّر ہٹا کر کے سائڈ پر رکھنے لگی تاکہ اُسک رنگ اچھے سے سوکھ کر بلکل پرفیکٹ لگے، پینٹنگ ایک سائڈ پر رکھ کے وہ الماری سے اپنے کپڑے نکال کر تاول لیتے ہوئے نہانے کے لیے باتھروم میں گھس گئی، پر جانے سے پہلے اپنی کھڑکی میں سے نظر آتے اُسکے گھر کو گھورنا نہیں بھولی، اور باتھروم میں گھس کر دروازہ زور سے بند کر گئی، جس سے کھڑکی کے باہر بیٹھی بِلی بھی ڈر کر وہاں سے بھاگ گئی۔

اسلام آباد میں دوپہر کے وقت تیز شعاوں کے ساتھ گویا برس رہی تھی۔ایسے میں سبزی روشنی میں نہائے بڑے سے باغیچے والے گھر کے باہر بہت سے گارڈز پہرا دیتے نظر آرہے تھے، جہاں سے ہم اندر جائیں تو اُس گھر کے اندورن منظر کچھ یوں تھا کے لاؤنج میں ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تین نفوس ناشتہ کر رہے تھے۔

"داؤد یہ کھاؤ بیٹا ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کر کے جاتے ہو آپ" شائستہ بیگم نے ناشتے کی پلیٹ اُسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماما بس اور نہیں ویسے ہی آج کل میری ڈائیٹ کا ستیاناش ہو گیا ہے، آپ بابا کو دیں دیکھیں کیسگ مزے سے کھا رہے ہیں"

"ہاں ہاں تم مجھ پر ڈال دو اب" رحمان صاحب نے داؤد کو گھورتے ہوئے بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے بولا۔ جسے سُن کر وہ ہنستے ہوئے اپنی جوس کا گلاس ختم کرتے ہوئے کُرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آپ دونوں تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے بہت ہی کوئی بدذائقہ ناشتہ بنا ہے" شائستہ بیگم نے مُنہ بناتے ہوئے کہا تو داؤد ہنستے ہوئے اُنکے پاس آ کے اُنہیں گلے لگا گیا، جس پر وہ ہنس پڑیں۔

"اچھا داؤد بیٹا، دوپہر میں آپ فری ہوں تو میرے آفس آ جانا آپ ذرا مجھے کچھ ڈسکس کرنا ہے آپ سے اُوکے؟"

"خیریت ڈیڈ؟ کوئی ضروری بات ہے؟" وہ اپنا کوٹ پہنتے ہوئے اُسکے کالر ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ہاں، بس وہ بزنس کے لیے کچھ آئیڈیاز ڈسکس کرنے تھے" وہ نارملی اُسے دیکھتے ہوئے بولے۔

"اُوکے ڈیڈ میں آجاؤں گا" وہ ہامی بھرتے ہوئے اپنی گاڑی کی چابیاں اُٹھا کر اُنہیں خدا حافظ کہتے ہوئے وہاں سے باہر چلا گیا، کچھ دیر بعد رحمان صاحب بھی اپنے آفس جانے کے لیے تیار ہو گئے تو شائستہ بیگم بھی ڈائینگ ٹیبل ملازمہ سے صاف کروا کے اُسے آج کا کام سمجھانے لگی۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنے روم میں اپنے ٹیبل پر بیٹھی پیپر پر کچھ لکھ رہی تھی جب اُسے چائے کی طلب ہوئی، بہامین نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا تو دوپہر کے دو بج رہے تھے، وہ کُرسی سے اُٹھتے ہوئے اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑیستے اپنا ڈوپٹہ شانوں پر ڈال کر کمرے سے باہر آئی اور کچن کی طرف جانے لگی جب اُسے دادا جان کے کمرے سے سسکیوں کی آواز آئی، وہ پریشانی سے اُنکے کمرے کے دروازے سے اندر جھانکنے لگی تو اُس نے دیکھا کے دادا جان ہاتھ میں کوئی تصویر پکڑے رو رہے تھے، جب وہ اُنکا دروازہ کھٹکا کر اندر آئی۔

"داداجان" وہ پریشانی سے اُنکے قریب جاتے ہوئے اُنہیں پکار گئی جب وہ اُسکی آواز سُن کر فورن سے اپنے آنسوں صاف کرنے لگے۔

"ارے میری بچی، ہمیں پتہ ہی نہیں لگا کے آپ اندر آئی ہو، کیا بات ہے پریشان کیوں لگ رہا ہے میرا بیٹا؟" وہ اُسے سر کے اِشارے سے اپنے پاس بُلاتے ہوئے کہنے لگے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا فوٹو فریم انہوں نے اپنے سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"آپ رو کیوں رہے تھے داداجان" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اُنہیں دیکھ کر معصومیت سے پوچھنے لگی، جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ لگایا۔

"نہیں بیٹا ہم تو بس ایسے ہی، تمارے اماں ابّا کو یاد کر کے بس تھوڑے سے آنسوں آ گئے اِس بڈھے بابا کی آنکھوں میں، ویسے بھی کبھی کبھی رو لینا اچھی بات ہوتی ہے" وہ بہامین کو پیار سے بولتے ہوئے اُسکے آنسوں صاف کرنے لگے جس پر وہ اُنکے گلے لگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے تو اُنہیں ٹھیک سے دیکھا تک نہیں تھا دادا جان، وہ اِتنی جلدی کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر؟" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

وہ دونوں اُس ایکسیڈینٹ میں مجھے چھوڑ کے چلے گئے، کاش میں بھی اُنکے ساتھ ہی" وہ بول ہی رہی تھی جب دادا جان نے اُسے خاموش کروا دیا۔

"بس بچے چُپ، اپنے اِس بوڑھے دادا کو اِتنی تکلیف نا دو، شاید اللہ نے مجھے آج تک زندہ بھی تمہاری پرورِش کے لیے ہی رکھا ہے" یہ بولتے ہوئے اُنکی آنکھوں میں میں ایک سایہ سا لہرایا۔ بہامین صرف تین سال کی تھی جب اُسکے والدین اِس دُنیا سے چلے گئے تھے، اُس تو وہ لوگ ٹھیک سے یاد تک نہیں تھے، پر وہ جب وہ کسی کو اُنکے ماں باپ کے ساتھ دیکھتی تھی، اُسے ہمیشہ یہ کمی محسوس ہوتی تھی، پر وہ ہمیشہ یہ غم اپنی قسمت کا لکھا سمجھا سوچ کر چھوڑ دیتی تھی۔

"اچھا بس اب رونا نہیں میرے بچے نے، چلو اپنے دادا کو ایک اچھی سی چائے بنا کر دو پھر تم نے جانا بھی تو ہے ماروخ کے گھر، چلو چلو شاباش اچھا بیٹا میرا، میں نے بھی ذرا مینوں تک جانا

ہے آج پھر واپسی پر ہم تمہیں وہاں سے لے لیں گے" وہ اُسکے سر پر پیار سے تھپتھپاتے ہوئے اُس سے بولے جس پر وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی۔

"جی ٹھیک ہے دادا جان، اور میں ابھی آپ کے لیے ایک اچھی سی چائے بنا کر لائی" وہ مُسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی، جبکہ اُسکے باہر جانے پر بہرام خان کے چہرے پر موجود مُسکراہٹ ایک دَم مانند پڑ گئی، وہ اپنے سر سے ٹوپی اُتار سائڈ پر رکھتے زمین کو گھورنے لگے، کبھی کبھی اُنہیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوتا تھا، پر کبھی کبھی وہ سوچتے تھے کے سب ایسا ہی ہونا تھا، لیکن کہیں نا کہیں وہ خود کو بھی غلط سمجھتے تھے کے شاید اُن سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ فیکڑی میں کھڑا مسلسل اُس آدمی کو گھور رہا تھا جب پیچھے سے آکر کسی نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"خیریت ہے بھائی، کہاں کھوئے ہوئے ہو، کام کرلو ورنہ تمہیں آج کی تنخواہ نہیں ملے گی" وہ اورہان کو یہ کہہ کر اپنے ہاتھ میں پکڑی بوری کو جا کر اُسکی جگہ ہر رکھنے لگا۔اُس کی بات سُن کر اورہان سر جھٹکتے ہوئے سائڈ پر جا کر اپنی جیب میں سے سیگرٹ نکال کر ماچس جلاتے ہوئے سیگرٹ جلا گیا۔

"اوئے، پاگل ہے کیا، یہاں سیگرٹ پینا سختی سے منع ہے، کیا بلاسٹ کروائے گا یہاں پر" وہ اپنے پیچھے سے آنے والی آواز کو اِگنور کرتا اپنے کام میں مشغول تھا جب وہ آدمی اُسکے بِلکل پیچھے آکر دوبارہ بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تجھے سُنائی نہیں دے رہا کیا؟ کتنی دیر سے چیخ رہا ہوں میں کون ہے" وہ بول رہا تھا جب اورہان ایک دم سے پلٹا اور اُس آدمی کی آدھی بات مُنہ کے اندر ہی رہ گئی۔یہ وہی آدمی تھا جو اُس دِن فیکٹری کے باہر کھڑا ایک آدمی کو بول رہا تھا، اور یہ اِس فیکٹری کا رکھوالا بھی تھا سارے کام یہاں اِس کے ماتحت ہوا کرتے تھے۔

وہ اورہان کو بولتے بولے ایک دم اُس کے پلٹ کر دیکھنے پر چُپ ہو گیا، یہ آنکھیں، یہ آنکھیں اُس نے کہیں دیکھی تھیں لیکن کہاں؟ وہ آدمی اپنے چہرے پر سوالات کی بوچھاڑ لیے اورہان کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا کے شاید وہ اُسے اُس کے سوالوں کے جواب دے دے گا۔ اُسے مسلسل خود کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ کر اورہان نے آئیبرو اُچکاتے ہوئے اُسے دیکھا جس پر وہ آدمی ہڑبڑا گیا۔

"یہاں سیگرٹ نہیں پی سکتے تم ورنہ کام سے نکال دُوں گا" اُس آدمی کا اِتنا کہنا تھا کے اورہان نے اپنے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے وہ سیگرٹ زمین پھینک دیا جو سیدھا جا کر اُس آدمی کے پاؤں پر گرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آہہہ، پاگل ہے کیا، پاگل کہیں کا سیگرٹ پی کر پوری فیکٹری اُڑانے والا تھا، یہ سب تو مرتے ساتھ ہی مجھے بھی مرنا پڑتا، جل کر مرنے والی موت، اللہ معاف کرے" وہ آدمی وہاں سے جاتے جاتے بڑبڑا رہا تھا، اور اورہان کو اُسکی ہر بات بہت صاف سُنائی دی تھی۔ جس پر وہ

اُسے جاتے بہت باریک بینی سے دیکھنے لگا،اور اُسکا دیکھنا ہی ایسا تھا کے اگر کوئی شخص اُسے ایسے گھورتا دیکھ لیتا تو ضرور خوف محسوس کرتا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب انسپیکٹر فاروق اُسکے آفس میں آ کے سیلوٹ مارتے ہوئے داؤد کے سامنے کھڑا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر ہمیں ایک بہت اچھی لیڈ ملی ہے"

"ناٹ اگین فاروق صاحب، مجھے خامیوں بھری کسی لیڈ کی ضرورت نہیں ہے، میں خود اِس کیس کو ہینڈل کرنے والا ہوں میں نے کہا تھا نا آپ سے" وہ اپنی ایک فائل کھولتے ہوئے بولا۔

"سر ہمیں مائیکل کا پتہ لگ چکا ہے" داؤد کے ہاتھ تھم گئے، وہ فائل کو ویسے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑے پکڑے سر اُٹھا کر انسپیکٹر فاروق کو دیکھنے لگا جو اپنا سر ہاں میں ہِلا کر اُسے یقین دِلانے لگا کے ہاں یہ خبر سچی ہے۔

"سر ہمارے ایک خبری سے یہ خبر پتہ لگی ہے کے وہ اِس علاقے میں ہے، اُسکا کافی بڑا خوفیا اڈّا یہاں پر موجود ہے، لیکن اب وہ خوفیا اڈّا خوفیا نہیں رہا وہ ہماری نظر میں آگیا ہے، آپ کہیں تو ہم ابھی"

"نو نو نو... ناٹ یٹ، ابھی نہیں ہمیں پوری تیاری کے ساتھ وہاں جا کے اُسے پکڑنا ہو گا، تاکہ اُسکے بچ کے جانے کے کوئی چانسس نا رہیں، ہم پرسوں وہاں جائیں گے، سب کو انفارم کر دو، ٹیم تیار کروائیں فاروق صاحب، مجھے وہ مجرم ہر حال میں چاہیئے، انتظار شاید اب ختم ہونے والا ہے" یہ آخری بات اُس نے اپنے مُنہ میں بہت ہلکی آواز میں کہی تھی جو بس وہ سُن سکا تھا۔ داؤد کی بات پر عمل کرتے ہوئے فاروق صاحب یس سر کہتے ہوئے اُسکے آفس سے باہر چلے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُنکے جانے کے بعد وہ اپنے فون چیک کرنے لگا جہاں تین بج رہے تھے، اُسے رحمان صاحب کے آفس کے لیے نکلنا تھا جس کے باعث وہ اپنا کوٹ اور گاڑی کی چابیاں اُٹھاتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنا بیگ لے کر پُل کے سامنے کھڑی اب اُسے دیکھ رہی تھی کے آج دوبارہ سے اِس عجیب سے پُل کو پار کرنا پڑے گا، پر وہ کیا کر سکتی تھی اگر پینٹنگ پوری کرنی تھی تو یہ کام تو بہامین کو کرنا ہی پڑنا تھا۔ وہ احطیات سے اپنا ایک ایک قدم اُٹھاتی بہت آرام سے چلتے چلتے وہ پُل پار کر رہی تھی، اُسکے دائیں ہاتھ کے کندھے پر بیگ تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں اُسکی کل کی پینٹ کی گئی پینٹنگ تھی، بہامین احطیات سے ایک ایک قدم لیتے ہوئے پُل کے بِلکل کنارے پر آگئی تھی اور اُس نے اِس بار آسانی سے وہ پُل پار کر لیا تھا، جس پر وہ ہنستے ہوئے بہت خوش نظر آرہی تھی، پُل سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُتر کر وہ سڑک کے دائیں جانب چلنے لگی جہاں مارُوخ کا گھر تھا اور اُسکے گھر کے پچھلی طرف اُن پھولوں کا بہت بڑا بغیچہ تھا جو اُسکی اصل منزل تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ دروازے پر دستک دے کر اندر آیا جب رحمان صاحب کسی کال پر بزی تھے، انہوں نے داؤد کو ہاتھ کر اِشارے سے دو منٹ بیٹھنے کا اِشارہ کیا جس پر وہ ہاں میں سر ہلائے وہیں اُنکے ٹیبل کر سامنے کُرسی پر بیٹھ گیا اور ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو گھمانے لگا، وہ انہیں کال پر بات کرتا دیکھ کر ساتھ ساتھ ہی آفس کا جائزہ بھی لینے لگا۔

"ہاں بیٹا، اچھا ہے ٹائم پر آ گئے تم میں بس سائٹ پر جانے لگا تھا" رحمان صاحب نے فون رکھتے ہوئے داؤد سے کہا تو وہ جو آفس کو دیکھ رہا تھا اچانک سے اُنکی طرف متوجہ ہوا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کہا تھا اب آپ سے ڈیڈ تو آنا تو تھا ہی" اُس نے مُسکراتے ہوئے وہ پیپر ویٹ سائڈ پر رکھ کر اپنے ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر کُرسی آگے کھسکاتے ہوئے کہا۔ جس پر رحمان صاحب مسکرا دیے۔

"کس کیس پر کام کر رہے ہو داؤد تم آج کل؟"

"بتایا تو تھا آپ کو ڈیڈ اُس دِن کے کچھ خاص نہیں" اُس نے اُنہیں دیکھتے ہوئے بات ٹالتے ہوئے کہا، وہ سمجھ رہا تھا کے وہ شاید بس بات شروع کرنے کے لیے داؤد سے نارملہ پوچھ رہے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جایک مائیکل کے کیس پر کام کر رہے ہو تم، اور تم نے مجھے یہ بتانا تک گوارا نہیں سمجھا" وہ داؤد کو تھوڑے خفا نظر آئے۔

"بٹ ڈیڈ" اُس نے کچھ کہنا چاہا پر رحمان صاحب نے اُسکی بات کاٹ دی۔

"نہیں بیٹا، مجھ سے زیادہ تم اچھے سے جانتے ہو کے وہ کتنا خطرناک آدمی ہے، میں اِسی لیے تمہارے اِس پیشے میں آنے کے خلاف تھا، میں نہیں چاہتا میرا بیٹا کسی خطرناک کام میں پڑے، اِسی لیے آپ ایف آئی اے میں گئے تھے نا تو اب اچانک سے اِس کیس میں دلچسپی لینے کا کیا کام بنتا ہے داؤد؟" وہ کچھ پریشان نظر آرہے تھے، کیونکہ داؤد اُنکا بیٹا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کے اُسے کچھ ہو۔

"پہلی بات تو یہ ڈیڈ کے آپ کا بیٹا اِتنا کمزور نہیں ہے، اور دوسری بات یہ کے میں کافی سالوں سے اِس کیس کو سٹڈی کر رہا ہوں، جس آفیسر کے حصّے میں یہ کیس آیا ہے وہ کبھی اُس بندے کو پکڑ نہیں سکا، پر آپ اپنے بیٹے پر یقین رکھیں، وہ اِس آدمی کو پکڑے گا بھی اور آگے تو آپ جانتے ہی ہیں" وہ مُسکراتے ہوئے رحمان صاحب سے بولا، جس پر وہ کچھ پل اُسے دیکھتے رہے، پر پھر ہاں میں سر ہلا گئے، جیسے وہ اُسکی بات سمجھ گئے ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلیں مجھے چائے ہی پِلوادیں، میں کونسا روز روز آتا ہوں" اُس نے ماحول ہلکہ پھلکہ کرتے ہوئے رحمان صاحب سے کہا جس پر وہ نفی میں سر ہلائے آفس فون اُٹھا کر دو چائے منگوا چکے تھے۔

❤ ❤❤❤❤❤

گرفتہ دِل تھے مگر حوصلہ نہ ہارا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے دیوار پر لگے نشانے والے بورڈ پر بہت سی گولیوں کے واضع نشانات نظر آرہے تھے اور اُن میں سے ہلکا ہلکا دھواں اُٹھ رہا تھا جیسے ابھی ابھی کسی نے شوٹ کیا ہو، اور وہیں ہم دیکھتے ہیں کے وہ اُسی کمرے کے کونے میں پڑے ایک صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھ میں پکڑی گَن میں گولیاں بھرتے ہوئے اُسے لوڈ کر رہا تھا، کالی بنیان اور کالے ٹراؤزر میں ماتھے پر بکھرے بالوں اور کسرتی جسم کے ساتھ وہ کافی ہینڈسم تھا وہ الگ بات تھی کے اُس نے خود پر کبھی توجہ نہیں دی

تھی، بس جو اُسے اچھا لگتا تھا وہ سب وہ کرتا تھا اور اُس میں جِم کرنا سب سے اہم چیز تھی اور ہان کے لیے اُسکے چہرے کے دائیں جانب آنکھ کے پاس ایک کٹ کا لگا نشان جو شاید بچپن سے اُسکے چہرے پر موجود تھا، وہ اُسکے سنجیدہ چہرے پر الگ سا لگتا تھا۔ وہ گَن لوڈ کر کے اُس دیوار پر لگے بورڈ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا ہی تھا جب اُسکے جیب میں پڑا فون بجا، اور ہان نے فون نکال کر سنجیدگی سے فون کی سکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھا اور کال اُٹھالی۔

"ہاں؟" وہ سوالیہ انداز میں بولا، تو دوسری طرف سے جس شخص نے فون کیا تھا وہ کچھ بولنے لگا، جیسے جیسے وہ بول رہا تھا اور ہان کے چہرے پر خطرناک اثرات نظر آنے لگے تھے، اُسکے چہرے کے سنجیدہ ایکسپریشن اب غصّے کی وجہ سے تَن چکے تھے۔ وہ بغیر اُس دیوار پر لگے بورڈ کی جانب دیکھے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کرتا، اُس بورڈ کا نشانہ لیے وہاں پر گولیاں برسانے لگا، جیسے وہ اپنا سارا غصّہ وہاں نکال رہا ہو، جب تک کال چلتی رہی اور ہان کا ہاتھ میں ٹریگر پر چلتا تھا اور پھر وہ کال بند کر کے بائیں جانب پلٹا جہاں وہ دیوار تھی اور اُس پر وہ شوٹنگ بورڈ لگا ہوا تھا، وہ ساری گولیاں شوٹنگ بورڈ کے ٹھیک بیچوں بیچ لگی ہوئی تھیں، ایک بھی نشانہ اِدھر اُدھر نہیں ہوا تھا، ساری گولیاں اُس بورڈ کے بِلکل درمیان میں جا کر لگی تھیں، وہ اُس بورڈ کو تنظزیہ نظروں سے دیکھتا

ہوا گَن وہیں صوفے پر پھینک کر بیڈ پر لیٹتے ہوئے اپنی پیشانی دبانے لگا، گَن وہیں صوفے پر گری پڑی تھی جس کے آگے سائلینسر لگا ہوا تھا، وہ یقیناً اِس لیے لگایا گیا ہوگا تاکہ آس پاس کے لوگوں کو بندوق کے چلنے کی آواز نہ آئے۔ کمرے میں اب خاموشی تھی کیونکہ وہ شخص اب کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تم مجھے رات تک یہاں موجود چاہیے ہو سُنا تم نے" وہ ہاتھ میں کوئی پیپرز کمرے میں دائیں سے بائیں چکر لگاتے ہوئے کسی سے کال پر بات کر رہا تھا، کافی کا گرم مگ سامنے ٹیبل پر پڑا تھا جس میں سے دھواں اُٹھ اُٹھ کر ہوا میں ملتا جا رہا تھا۔

"جو کام کرنے آئے ہو اُسکی پوری انفارمیشن میرے پاس ہونی چاہیئے، سمجھے" دوسری طرف سے کچھ کہا گیا جس پر اور ہان ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کال کاٹ کر فون ٹیبل پر رکھ گیا اور کافی کا مگ اُٹھانے لگا، اُس نے جیسے ہی مگ اُٹھایا اُسکی نظر سامنے پُل پر پڑی اُسے لگا جیسے کل والا

منظر وہ پھر سے دیکھ رہا ہو۔وہ ماتھے پر بل ڈالے کھڑکی کے تھوڑے قریب ہوا تو وہ پُل کو پار کر ہی تھی،اور ہان نے اپنی کلائی میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھا تو پانچ بج رہے تھے،وہ کل بھی تقریباً اِسی وقت گھر آیا تھا لیکن آج وہ کسی کام سے جلدی آگیا تھا،وہ سامنے بہامین کو پُل پار کرتے دیکھ رہا تھا اور اُسے بہت اچھے سے نظر آرہا تھا کے وہ کتنی مشکل سے پُل پار کر رہی ہے، جب اور ہان کی نظر پُل کی رسی کے دائیں جانب گئی جو وہاں سے ٹوٹ رہی تھی،وہ غور سے دیکھنے لگا اور اِس سے پہلے وہ کچھ کرتا بہامین جو پُل کے بلکل آخر پر تھی اُسے پُل ہلتا ہوا نظر آگیا تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی آگے قدم رکھتی اِس سے پہلے ہی پُل ٹوٹ گیا۔

"واٹ دا ہیل" وہ ایک دم سے نیچے کی طرف بھاگا کیونکہ ندی میں چلتا پانی کافی بہاؤ سے آرہا تھا،اور ہان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اُترا اور گھر کے مرکزی دروازے کی جانب گیا،وہ گھر سے باہر نکل کر گیٹ کھولتے ہوئے باہر آنے لگا لیکن وہیں رُک گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"بہامین بچے" بہر اور خان کو بہامین کو وہیں لینے آرہے تھے اُسے دُور سے ندی میں گرتا دیکھ کر فورن جلدی جلدی وہاں پہنچے اور آکر اُسے اُٹھایا، ندی میں پانی بہت کم تھا جس سے بہامین کی صرف ٹانگین بھیگی تھی، لیکن پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے اُسے دوپل کو ایسا لگا تھا کے وہ ڈوب جائے گی۔

"داداجان" وہ روتے ہوئے داداجان کے پاس آئی اور اپنے پورے پانی میں گرے اُس بیگ کو دیکھا جس میں اُسکا سارا پینٹنگ کا سامان تھا۔ پر شُکر تھا کے بہامین نے وقت پر اپنی پینٹنگ سامنے سوکھی زمین پر پھینک دی تھی کے کہیں وہ بھی اُسکے ساتھ پانی میں نا گر جائے۔

Clubb of Quality Content

"ھو، ھی، ھیہ° نہ دي شوي، ماشوم"

(ارے ارے کچھ نہیں ہوا بچے) وہ بہامین کے کپڑوں سے مَٹی جھاڑتے ہوئے بولے جس پر وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی۔

"یہ دیکھو تو میری بیٹی نے کتنی اچھی پینٹنگ بنائی ہے، یہ خراب نہیں ہوئی دیکھو بیٹا، اور جہاں تک سامان کی بات ہے وہ نیا آ جائے گا، کوئی بات نہیں کچھ نہیں ہوتا، چلو میرا بیٹا آرام آرام سے چلو گھر چلتے ہیں، یہ دادا جان کی چادر لے لو آپ کی خراب ہو گئی ہے، اب بتاؤ یہ آپ کی پینٹنگ پوری ہو گئی ہے؟"

"ہاں یہ ہو گئی ہے" وہ دادا جان دیکھتے ہوئے اُنکے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولی جس پر وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئے۔

"ہم کل ہی یہ پُل تھوڑا مضبوط بنوانے کا کہتے ہیں اپنے آدمیوں سے، آپ دو چار دِن مت جانا، جب پُل بن جائے گا تو آپ آسانی سے جا سکو گی، ٹھیک ہے بچے" وہ بہامین کی پینٹنگ اُسے پکڑاتے ہوئے اُسے احتیاط سے لے کر چلتے جا رہے تھے" وہ بہامین کو سمجھا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی ٹھیک ہے دادا جان" وہ اُنکی بات سمجھتے ہوئے ہامی بھر گئی، شام ڈھلتی جا رہی تھی، اور دِن رات میں تبدیل ہو رہا تھا، وہ اپنے راستے پر چلتے جا رہے تھے جبکہ دو آنکھیں اُنہیں ایک بار پھر خود سے دُور جاتا دیکھ رہی تھیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ گھر پہنچے تو بہامین اپنے کمرے میں آ گئی اور وہ پینٹنگ لا کر کینوس پر رکھ کے بیڈ پر بیٹھ گئی، اُسے وہیں سے لگ رہا تھا کے اُسکے پاؤں پر کچھ ہوا ہے پر اُس نے دادا جان کے سامنے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتی وہ پریشان ہوں، پہلے ہی اُنکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی تھی، وہ بیڈ سائڈ ٹیبل کے دراز سے دوائیوں والا ڈبہ نکال کر اُس میں سے ٹیوب نکالتے ہوئے کھول کر اپنے دائیں پاؤں پر آئی خراش پر لگانے لگی، اُسے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی لیکن پھر بھی اُسے ہلکی ہلکی درد محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اُسکا پاؤں مڑ گیا تھا جس کی وجہ سے اُسے شاید موچ آ گئی تھی، وہ دوائی لگا رہی تھی جب لگاتے لگاتے اُسکے ہاتھ رُک گئے، وہ بائیں جانب سر اُٹھا کر کچھ سوچتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جہاں اُس گھر کے باہر کی لائٹس جل رہی تھیں پر اب وہاں کوئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہیں تھا، بہامین نے دیکھا تھا اُسے، اُسے یہی لگا تھا کے شاید وہ آکر اُسے پھر سے بچائے گا، لیکن ایسا نہ ہوا، وہ اپنے پاؤں پر دوائی کی مساج کرتے ہوئے مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب اُسے باہر سے دادا جان کی آواز آئی، وہ ایک دم چونکی۔

"جی دادا جان آتی ہوں" وہ اپنا ڈپٹہ لیتی ہوئی باہر آئی۔

"زما زویہ، پہ شانا ستی کو°ہ کا°یو°و کسان زمو° سرہ دلید لو لپارہ راغلي دي، مو° ور سرہ دلید و لپارہ راغلي یو۔"

(بیٹا ہم سے زرا کچھ لوگ پیچھے بیٹھک میں ملنے آئیں ہیں ہم اُس سے مل کر آتے ہے۔) وہ اپنی ٹوپی سر پر لیتے ہوئے اپنے چھڑی ہاتھ میں پکڑے یہ بولے۔

"ھو، داسمہ دہ، دادا"

(جی ٹھیک ہے دادا جان) بہامین نے اُنہیں جواب دیا تو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہاں میں سر ہلائے دروازے سے باہر چلے گئے،اور بہامین نے آکر دروازہ بند کر لیا۔وہ لوگ گھر میں ایسے ہی تھے، کبھی پشتو میں تو کبھی اُردو میں بات کر لیتے تھے، بہامین کو پشتو بہت اچھے سے آتی تھی لیکن وہ اُردو بھی بہت اچھی جانتی تھی،اور اُسکا اُردو کا لہجہ بھی بِلکل درست تھا ناکہ یہاں پر رہنے والے لوگوں کے جیسا جو اپنی زبان پشتو تو ٹھیک بولتے تھے لیکن اُن سے اُردو اِتنی اچھی نہیں بولی جاتی تھی، بہامین میں یہ چیز خود باخود آگئی تھی وہ بچپن میں بھی توتلے بچوں کی طرح نہیں بولی تھی بلکہ اُس نے شروع سے ہی صاف صاف الفاظ بولنا شروع کر دیا تھا شاید اِسی وجہ سے وہ یہاں رہنے کے باوُجود بھی اُردو بہت اچھے سے بولتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آؤ آؤ مہربان قدر دان میری کلاکاری کا جلوہ دیکھو یہ دیکھو میرے ہاتھ میں کیا ہے" وہ بس سے اُترا تو سامنے زمین پر بیٹھا آدمی اُونچی اُونچی آواز میں بول رہا تھا، وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے اُس آدمی کے اِرد گرد اِکٹھے ہوئے لوگوں کے ہجوم کے دائیں جانب آکر کھڑا ہو گیا اور اُس آدمی کو کرتب کرتا دیکھنے لگا۔جو اپنے آس پاس جمع لوگوں کو جادو کر کے دیکھا رہا تھا،اور وہ سب لوگ

اُسے جادو سے خربوزہ غائب کرتا دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے تالیاں بجا رہے تھے۔اُس نے اپنا کرتب ختم کیا تو لوگوں نے اُسکے سامنے رکھے پیالے میں کچھ روپے ڈالے جسے وہ اِکٹھا کر کے اپنی جیب میں ڈال گیا۔وہ چلتے چلتے اُس آدمی کے قریب آیا اور اُسکے سامنے آکر پنجوں کے بَل بیٹھ گیا،اور وہاں پڑے ایک گلے میں ڈالنی والی چین کو اُٹھا کر دیکھنے لگا پر اُس آدمی نے اُسکے ہاتھ سے وہ لے لیا۔

"پتہ بھی ہے کتنا قیمتی لاکٹ ہے یہ؟ہملایہ کے پہاڑوں کا بہت بیش قیمتی پتھر ہے یہ،یہ ایسا پتھر کے جو تمہاری دُشمنوں سے حفاظت کرے گا،بہت مہنگا ہے،لیکن تمہارے لیے صرف 1 ہزار میں دے دوں گا،1 ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں"وہ اپنے اپنا سامان سمیٹتے ہوے بولا،جب اُس کے سامنے بیٹھا شخص اُسے دیکھ رہا تھا۔

"ایک نہیں پورے 900 روپئے کم،سو روپے دے اِسے"اُس آدمی نے اِتنا کہا جب وہ کرتب دِکھانے والا آدمی اُسے دیکھ کے اُسکے ساتھ کھڑے آدمی کو دیکھنے لگا جو جیب میں سے سو کا نوٹ نکال کر اُسکی طرف کر چُکا تھا،اُس کرتب والے آدمی نے اگلا لمحہ ذائع کیے بغیر وی نوٹ

اُس سے لے لیا،اور وہ چین اُس آدمی کے گلے میں پہنادی،اُس شخص کے بال تھوڑے لمبے تھے جو کندھوں تک آرہے تھے جس کی اُس نے پونی بنائی ہوئی تھی،آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے وہ اُس کرتب والے کو وہ چین پہناتا دیکھ رہا تھا۔

"جاؤ بچہ،یہ لاکٹ تمہاری دُشمن سے حفاظت کرے گا"

"دُشمن کے لیے نہیں سٹائل کے لیے خریدا ہے"وہ چوینگم چباتے ہوئے اپنا بیگ کندھے پر ڈالتا وہاں سے اُٹھ کر بازار کے دائیں جانب چل پڑا،اور اُس کے ساتھ آنے والا دوسرا آدمی بھی اُس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اپنا ٹھیکانہ ڈھونڈ لے تو،بھائی کے کام سے کچھ دِنوں کے لیے ہیں ہم لوگ یہاں پر جب تک اُنکا کام پورا نہیں ہو جاتا ہمیں چھپ کر اور الگ الگ رہنا پڑے گا،مجھ سے اور بھائی سے رابطے میں رہنا فون پر،اور ہاں یہ اپنا حُلیہ بھی چینج کر پتہ نہیں کیا لگ رہا ہے"وہ چلتے چلتے اپنے ساتھ والے آدمی کو بولتے ہوئے آگے نکل گیا۔

"ہاں خود تو بڑا ہیرو لگ رہا ہے نا، بڑا آیا کارٹون کہیں کا" وہ اُس کے لمبے لمبے بالوں کو گھورتے ہوئے بولا، جس پر اُس نے جاتے جاتے ہاتھ سے کچھ اِشارہ کیا جس سے وہ بس اپنے دانت پیستا رہ گیا۔ رات کافی ہو گئی تھی، وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پہاڑوں کے درمیان بنے اُس راستے پر چلتے چلتے اپنی منزل کی جانب چلنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤

"کتنے دِنوں کا اشتہار دیا ہوا ہے یار اخبار میں مگر مجال ہے کے کوئی آیا ہو گھر دیکھنے" حماد لاونج میں بیٹھا پریشانی سے اپنا دیا گیا اشتہار دیکھ رہا تھا جو اُس نے کچھ دِنوں پہلے اخبار میں دیا تھا کرائے کے پورشن کے لیے، وہ جہاں جاب کرتا تھا وہ ایک سٹور تھا لیکن گھر کے خرچوں کی وجہ سے اُس نے گھر کا اُوپری پورشن کرائے پر دینے کا سوچا تھا، اس کے گھر کے اُوپری پورشن میں دو کمرے اور لاؤنج کے ساتھ کچن بھی تھا جو آسانی سے کسی کو بھی کرائے پر دیا جا سکتا تھا لیکن اُسے کوئی کرائے دار مل ہی نہیں رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خندالہ کوہ ورورہ، یو°ہ بہ پیہ°شي"

(آپ ٹینشن نالیں بھائی کچھ نا کچھ ہو جائے گا)مارُوخ جو وہیں پر ساتھ بیٹھی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی حماد کو پریشان دیکھتے ہوئے فورن سے بولی۔

جس پر حماد نے اُسے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا وہ اپنی بہن کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ابھی وہ بیٹھے ہوئے بات کر ہی رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں غیر معمولی خاموشی چھائی ہوئی تھی، بہرام خان صوفے پر بیٹھے اپنے سامنے پڑے حُقے سے اُڑتی بھاب کو دیکھتے ہوئے اُس آدمی کو دیکھنے لگے جو اُنکے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا تھا۔

"کچھ پتہ چلا اُسکا؟" وہ اُس آدمی سے سوال کرنے لگے۔

"جی خان صاحب، ہم کافی مہینوں سے اُسے ڈھونڈ رہے تھے، جیسے پہلے ہم نے آپ کو آگاہ کیا تھا کے وہ اسلام آباد میں ہے مگر دو ہفتے پہلے وہ وہاں سے کہیں چلا گیا تھا، ہم نے ڈھونڈا تو پتہ لگا کے وہ اِسی گاؤں میں ہے "اُس کا یہ کہنا تھا کے بہرام خان اُسکی بات سُن کر صوفے سے اپنی ٹیک چھوڑتے ہوئے تھوڑا آگے ہوئے، وہ آنکھیں چھوٹی کیے اُس آدمی کو دیکھ رہے تھے۔

"پتہ چلا کے کہاں ہے؟"

"نہیں، وہ تو ابھی پتہ نہیں چلا لیکن اُسے یہیں دیکھا گیا ہے، ہم جلد پتہ لگا لیں گے کے وہ کہاں ہے "وہ آدمی ہاتھ باندھے مودبانہ انداز میں کھڑا بول رہا تھا۔اُس کا جواب سُن کر بہرام خان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا، پھر ہاتھ کے اِشارے سے اُس آدمی کو جانے کا کہا جسے دیکھتے ہوئے وہ آدمی اُسی طرح پیچھے قدم لیتا کمرے سے باہر نکل گیا، اور بہرام خان دروازے پر کسی غیر مقطئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں گم ہو گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤ ❤❤❤❤❤

حماد دروازہ کھول کر باہر آیا تو ایک شخص کندھے پر بیگ ڈالے دروازے کے سامنے کھڑا تھا، حماد گھر کے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر آ گیا۔

"ہاں جی؟" وہ اُس آدمی کو مشکوک نظروں سے دیکھتا ہوا بولا، کیونکہ اُس کے حُلیے سے وہ کوئی چور اُچکا لگ رہا تھا۔

"جی وہ.... میں نے سُنا تھا آپ یہاں کرائے پر کوئی جگہ دے رہے ہیں رہنے کے لیے" اُس آدمی نے حماد کو دیکھتے ہوئے کہا، جس کی بات سُن کر حماد سمجھنے والے انداز مین سر ہلا گیا مگر اُسکی نظریں ابھی بھی اُس آدمی کو مشکوک طرح سے ہی دیکھ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ہے تو... مگر ہم یہ جگہ کسی ایرے غیرے کو نہیں دے سکتے، کوئی میاں بیوی یا بچوں والا شخص ہو گا تو دیں گے، آپ کوئی اور جگہ دیکھ لو" وہ اُس آدمی کو منع کرتے ہوئے گھر کے گیٹ سے واپس اندر جانے لگا جس اُس آدمی کی پکار پر رُک گیا۔

"رُکیں، دیکھیں میں یہاں نیا ہوں کسی کام سے آیا ہوں، میں نے زیادہ دیر تک نہیں رہنا بس زیادہ سے زیادہ ایک دو مہینے ہی رہوں گا، کافی رات ہو چکی ہے میں کافی جگہ دیکھ چکا ہوں بٹ کوئی بھی جگہ مجھے میرے رہنے کے قابل نہیں لگی، آپ میرے حُلیے پر نہ جائیں، میں کوئی ایسا ویسا آدمی نہیں ہوں، آپ اگر مجھے یہ جگہ دے دیں گے تو میرے لیے بہت مدد ہو جائے گی" وہ آدمی حماد سے کہنے لگا، اُسکی باتیں سُن کر اُسے دیکھتی ہوئیں حماد کی مشکوک نظریں تھوڑی کم ہوئیں۔

"ہاں مگر ام تمہارا کوئی مدد نہیں کر سکتا، ہم نہیں دے سکتا تم جاؤ" حماد اُسے پھر سے انکار کرتے ہوئے بولا، وہ جانتا تھا کے گھر میں ماروخ بھی رہتی ہے وہ کیسے کسی انجان لڑکے کو ایسے ہی گھر دے دیتا۔

"بھائی" حماد جانے لگا تو وہ آدمی اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا پھر مجبوری سے بولا۔

"اچھا ٹھیک تم آؤ میرے ساتھ" حماد کچھ دیر سوچنے کے بعد اُسے اپنے ساتھ آنے کا کہنے لگا، جس پر وہ آدمی شُکر کرتے ہوئے اپنا بیگ لیے اُسکے پیچھے پیچھے آیا۔ حماد اُسے اپنے ساتھ لیے گھر کے پیچھلے طرف لے آیا، وہ اُسکے ساتھ چل رہا تھا پیچھے جاتے ہوئے اُسے نظر آیا کے ایک سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جو گھر کے اُوپری پورشن کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ آدمی حماد کے ساتھ چلتے چلتے اُوپر کی طرف آ گیا، حماد نے اُوپر آ کر جیب سے چابیاں نکالیں اور دروازہ کھولا، اندر آ کر اُس نے دیوار پر ہاتھ مار کے لائٹس آن کی تو وہ جگہ روشن ہو گئی، ایک نارمل سائز کا لاؤنج جس کے دائیں جانب دو کمرے تھے اور بائیں جانب جگہ تھی جہاں ایک کچن بنا ہوا تھا، اور سامنے ایک لاؤنج کی بالکونی تھی۔

"میں آپ کو کتنے دیر کا کرایہ دُوں"

"کس نے کہا کے آم تمہیں یہاں رہنے کی اجازت دے رہا ہے؟" حماد جو کمروں کی لائٹس وہ پلٹ کے اُس آدمی کو دیکھتے ہوئے بولا جو گھر کے جائزہ لے رہا تھا۔

"کیا مطلب" وہ آدمی تھوڑا پریشان ہوا۔

"مذاق کر رہا ہے آم آجاؤ" یہ کہتے ساتھ ہی وہ اُسے کمرے میں آنے کا کہہ کر اندر چلا گیا، جس پر وہ شخص بھی اپنا بیگ لیے اُسکے پیچھے چلا آیا۔

"یہ ہے سارا گھر، تمہیں دے دیا ہے گھر رہنے کو" حماد نے کہا۔

"اور کرایہ؟" اُس شخص نے پوچھا۔

"وہ دیکھ لیں گے بعد میں، ابھی تم آرام کر لو" حماد نے اُسکی تھکی تھکی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"نہیں، آپ آدھا کرایہ تو لے لو خان" اُسکے کہنے پر حماد نے ٹھیک ہے کہنے والے انداز میں سر ہلایا اور اُس آدمی کو کرایہ بتایا، جس کے بعد اُس آدمی نے اُسے کرایہ تھما دیا۔

"چلو تم آرام کرو، باقی باتیں اَم صبح آکر کر لے گا، ابھی کافی رات ہو گیا ہے" وہ اُس آدمی کو خدا حافظ کہتے ہوئے پورشن کے دروازے سے باہر آگیا اور دروازہ بند کر گیا۔ وہ آدمی اُس جگہ کو اچھے سے دیکھنے لگا پھر اپنی جیکٹ اُتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے خود بھی ساتھ ہی گر گیا، کچھ دیر وہ آنکھیں بند کیے ویسے ہی لیٹا رہا پھر ایک دَم اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شٹ" وہ سر پر ہاتھ مارے فورن سے بیڈ سے اُٹھا اور اپنا بیگ کھولنے لگا اور اُس میں سے اپنا سامان نکالتے ہوئے وہ ایک فائل نکال کر اُسے کھول کر اُسکی تصویریں لینے لگا، اور اب وہ اپنے کام میں مصروف ہو چُکا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنے کمرے میں اِدھر سے اُدھر چلتے ہوئے گھڑی پر مسلسل ٹائم دیکھ رہا تھا، شاید وہ کسی چیز کا انتظار کر رہا تھا، جب اچانک اُسکے فون پر رِنگ ہوئی، اور ہان نے بیڈ پر پڑے اپنے فون کو چیک کیا اور اُسے کھول کر دیکھا جس چیز کا وہ انتظار کر رہا تھا وہ آ گیا تھا، وہ اِسی ساری اِنفارمیشن کا انتظار کر رہا تھا۔ اور ہان نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا جہاں وہ کچھ دیر پہلے کوئی کام کر رہا تھا، وہ ٹیبل پر جُھکا ایک ہاتھ لیپ ٹاپ پر چلاتا دوسرے ہاتھ سے سیگرٹ پکڑے اُسکے کش لیتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا، اور اب اُسکا سارا دھیان اُسی طرف تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"پتہ نہیں یار کب تک ٹھیک ہو گا یہ پُل، دادا جان نے کہا تو ہے کے میں کہہ کر ٹھیک کروا دوں گا پر کوئی پتہ نہیں کب تک ٹھیک ہو، پر شُکر ہے میری پینٹنگ آج پوری ہو گئی تھی" وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی اپنا آئی پیڈ سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے مارُوخ سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی، مارُوخ کو بھی آج پتہ لگا تھا کے بہامین کے ساتھ اُس دِن ہوا کیا تھا۔

"تمہیں اَم کو بتانا چاہیئے تھا بہامین، تم سے اِتنا نہیں ہوا کے ایک فون کر کے اَم کو بتا دو" وہ بہامین سے سخت خفا تھی۔

"ہ°نہ، زہ بخ°نہ غوا°م، س°ی"

(اچھا نہ، میں معافی مانگی تو ہے یار) وہ مارُوخ کو مناتے ہوئے بولی، جس پر وہ کچھ دیر بعد مان گئی تھی۔ مارُوخ سے کچھ دیر بعد بات کرنے کے بعد وہ فون رکھ چکی تھی اور اپنا لیپ ٹاپ کھولتے وہاں اپنے میلز چیک کرنے لگی، اُسے ایک دو دِن میں یہ پینٹنگ اُس کمپنی کو بھیجنی تھی، انہوں نے بہامین کو آج ایڈوانس پیمنٹ کی تھی اِسی لیے اُسے اپنی پینٹ اگلے ایک دو دِن میں بھیجنی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ گھر سے نکلتے ہوئے باہر آیا اور چلتے چلتے اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرنے لگا، اُسکا پورا دھیان اپنے فون پر تھا جب اُسے لگا کے کوئی اُسکے پیچھے آرہا ہے، وہ رُک گیا اور پلٹ کے دیکھنے لگا پر وہاں کوئی نہیں تھا، وہ سر جھٹکتے ہوئے پھر سے چلنے لگا، کالی سنسان رات میں وہ اکیلا چلتا جارہا تھا، جب اچانک سے وہ پلٹا پر اِس سے پہلے وہ کچھ کرتا کسی نے اُسکے مُنہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کو کیا اور اُسکو پوری طرح اپنے شکنجے میں لے لیا، وہ آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے کھڑے اُس شخص کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں حد سے زیادہ وحشت بھری ہوئی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ شخص آج اُسکی جان لے کر ہی رہے گا۔ وہ مسلسل اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا مگر سامنے کھڑے شخص کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کے وہ چاہ کر بھی اُسکی پکڑ میں سے نکل نہیں پا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"منع کیا تھا نہ" اُس کے الفاظ سُن کر سامنے والا شخص ڈر کر اُسے دیکھنے لگا۔

"پہلے تو اَم نے سوچا کے اُسے منع کر دے، پر پھر اُس نے بہت اصرار کیا کے اُسے کوئی جگہ نہیں مل رہا، تبھی اَم نے کہا کے چلو کوئی بات نہیں کسی کا مدد ہو جائے گا" حماد کھانے کے ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھاتے ہوئے مارُوخ کو بتا رہا تھا جو خود بھی ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اور اُسکہ بات سُن کر کندھے اُچکاتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی، بھلا اُسے کیا جو مرضی کرائے دار آئے۔

"تہ لا° شہ او ویدہ شہ کہ زہ لو°ی پورتہ کا°م"

(تم جا کر سو جاؤ اَم برتن اُٹھا دے گا) وہ کھانا کھا کے اُٹھی تو حماد نے اُسے کہا۔

"سمہ دہ لالا" وہ نرم مُسکراہٹ کے ساتھ ٹھیک ہے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ حماد اور مارُوخ کی والدہ 5 سال پہلے کینسر سے وفات پا گئی تھیں جبکہ اُنکے والد تو مارُوخ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے، اور والدین کے جانے کے بعد اب وہی دونوں ایک دوسرے کا سہارہ تھے، حماد نے مارُوخ کو پڑھایا تھا اور اب وہ بی اے کمپلیٹ کر چکی تھی اور گھر میں ہی ہوتی تھی، حماد نے ہمیشہ اُسکی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ اُسکہ چھوٹی بہن تھی

اور اُسکے لیے بچوں جیسے تھی اور اُسے بہت پیاری تھی پر مارُوخ نے بھی اپنے بھائی سے کبھی کوئی ایسی فرمائش نہیں کی تھی جو اُسکا بھائی پوری نا کر سکے یا جس میں اُسے کوئی مشکل آئے۔

وہ اپنے کمرے میں آئی اور اپنا ڈوپٹہ اُتار کر بیڈ پر رکھتے ہوئے واشروم میں جا کر مُنہ ہاتھ دھو کر آئی اور ٹشو سے اپنا چہرا صاف کرنے لگی، وہ اپنا چہرا صاف کر رہی تھی جب باہر اُسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی، وہ ایک دم چونکی کے اِس وقت باہر کون ہو سکتا ہے؟ مارُوخ کے کمرے کی ایک دیوار گھر کی پچھلی طرف بھی تھی جس وجہ سے اُسے لگا کے باہر اِس وقت کوئی ہے، وہ کھڑکی کے پاس آئی اور پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگی، باہر صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُس کے سِوا کچھ نہیں، وہاں سے صرف دُور دُور تک نظر آتے کھیت اور پہاڑ تھے، اُس نے چاروں طرف دیکھا تو کھڑکی کے باہر دیوار کے ساتھ پڑا گملہ ٹوٹا ہوا تھا، وہ نفی میں سر ہلائے پردہ واپس ٹھیک کر کے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی اور سائڈ لیمپ جلا لیا، وہ کچھ دیر اب کتاب پڑھنے والی تھی۔

"کیوں آئے" اور ہان اِتنی زور سے چِلایا کے وہاج اپنی آنکھیں میچ گیا۔وہ اُسے گھسیٹتے ہوئے گھر کی دوسری طرف لے آیا تھا جہاں کسی کی اُن پر نظر نہ پڑے۔ہاں وہ وہاج تھا،اور ہان نے جس آدمی کو آج یہاں بُلایا تھا پتہ نہیں وہاج نے کیا کیا تھا جس وجہ سے وہ آدمی نہیں آیا اور وہ یہاں آگیا تھا،اور ہان جانتا تھا یہ سب کام وہاج کا ہی کیا دھرا ہو گا،اور ہان جب وہ انفارمیشن اپنے لیپ ٹاپ میں فیڈ کر رہا تھا تب اچانک اُسکا دھیان دوبارہ سے اپنے فون پر گیا جہاں وہاج کی لوکیشن اُس کے آس پاس بتائی جا رہی تھی،اُس نے وہاج پر نظر رکھ ہوئی تھی پر یہ بات وہاج نہیں جانتا تھا۔جب اور ہان کو یہ پتہ لگا تو اُسکا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ گیا،اور وہ اُسکی لوکیشن فالو کرتا کرتا وہیں پر پہنچ گیا جہاں وہ موجود تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں نہ آتا؟ مجھے آنا تھا میں آؤں گا" وہ اور ہان کا ہاتھ اپنے گلے سے ہٹاتے ہوئے زِدی لہجے میں بولا،پر اور ہان کا چہرا دیکھ کر وہ بولتے بولتے چُپ ہو گیا۔

"کل صبح تم یہاں سے واپس اسلام آباد جا رہے ہو سُنا تم نے" یہ کہہ کر وہ اُسے وہیں چھوڑے واپس اپنے گھر کی طرف جانے لگا۔

"میں نہیں جاؤں گا"

"کیا کہا تم نے؟"اورہان کے آئیبرو اُچکاتے ہوئے دوبارہ سے پلٹ کے پوچھا جس پر وہاج کے گلے میں گلٹی اُبھر کر مدم ہوئی۔

"یہی کے میں آپ کو یہاں چھوڑ کر نہیں جانے والا"وہ کافی زِدی لہجے میں کہنے لگا۔

"دیکھو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں نے نہیں دیکھنا کچھ، بہت دُور رہ لیا میں آپ سے بھائی، چھ سال کم نہیں ہوتے"

وہ بول رہا تھا اور اورہان اُسی کو دیکھ رہا تھا۔

"اور ویسے بھی بھائی میرا دو مہینے میں رزلٹ آنے والا ہے تب تک مجھے رہنے دیں اپنے پاس، مجھے منع مت کیجیے گا ورنہ میں"

"ورنہ؟" اور ہان دوبارہ سے اُسکے قریب آتے ہوئے بولا، جس پر وہاج دو قدم پیچھے ہوا۔

"ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا" وہ بِلکل چھوٹے بچے کی طرح بول رہا تھا، حالانکہ وہ خود 23 سال کا تھا اور اور ہان سے 6 سال چھوٹا تھا، اُسکی اِس دھمکی پر اور ہان نے اُسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو سیریسلی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مان گئے ہو بھائی؟" وہ اور ہان کو وہاں سے جاتا دیکھ کر پیچھے سے بولا جس پر اُس نے اُسے ہاتھ بلند کر کے ہاتھ سے کوئی اِشارہ کیا جو وہ کچ دیر پہلے اپنے دوست کو کر کے آیا تھا، وہاج نفی میں سر ہلائے اور ہان کو وہاں سے جاتا دیکھنے لگا جہاں وہ اگے جا کر اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔

آج اُسے گھر پر تین دِن ہو گئے تھے، وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی جب باہر والے دروازے پر دستک ہوئی، بہامین نے اپنے ہاتھ میں پکڑا رسالا سائڈ پر رکھتے ہوئے اپنے ڈوپٹہ ٹھیک کرتے صوفے سے اُٹھ کر دروازے کے پاس گئی۔

"کون؟"

"بہامین باجی اَم ہے دروازہ کھولو" باہر سے کسی بچے کی آواز آئی تو بہامین نے اگلے ہی لمحے دروازہ کھول دیا۔

"بادل خان تم، یہاں کیسے آئے اندر آؤ اندر آؤ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں باجی بس تم یہ برتن خالی کر کے بھجوا دینا گھر،ام کو ابھی اور بھی بانٹنا ہے، آپا باہر انتظار کر رہی ہے" بہامین نے پیالے پر سے پلیٹ ہٹا کر دیکھا تو اُس میں حلوہ تھا، جس پر اُس نے پوچھا تو پتہ لگا کے اُسکے بھائی کا بیٹا ہوا ہے تبھی یہ بانٹا جا رہا ہے۔

"تم یہاں آئے کیسے ؟ندی والا پُل تو ٹوٹا ہوا ہے نہ، کیا تیر کے آئے ہو" وہ مذاق مذاق میں پیار سے اُسکے بال خراب کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں باجی، پُل تو اچھا بن گیا، اور اچھا خاصا بنا ہوا ہے، بھائی نے صبح دیکھا تھا تو انہوں نے کہا کے بڑے دادا کے گھر بھی میٹھائی دے کے آئی جائے تبھی اَم مورے کے کہنے پر یہاں آیا، اب اَم چلتا ہے ورنہ اَم کو ڈانٹ پڑے گا" اِس سے پہلے بہامین اُس سے کچھ اور پوچھتی وہ بول کر فورن سے گیٹ سے باہر بھاگ گیا۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے پیالے کو دیکھتے ہوئے دروازہ بند کر کے اندر آ گئی، حلوہ کچن میں رکھنے کے بعد وہ کمرے میں گئی اور کچھ سوچتے ہوئے اپنی چادر لے کر اچھے سے لپیٹتے ہوئے گھر کی چابیاں سٹینڈ سے لیتے ہوئے گھر کا دروازہ بند کرتے باہر آ گئی، اُسے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پتہ تھا دادا جان ابھی کھیتوں پر گئے ہیں جہاں فصل کی کٹائی چل رہی تھی جس کے باعث اُنہیں دیر لگ جانی تھی، وہ گھر کا دروازہ بند کرتے ہوئے لان سے ہوتی ہوئی گیٹ سے باہر نکل آئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب انسپیکٹر فاروق اندر آئے اور کچھ کہنے لگے پر داؤد کو کال پر دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ وہ کال پر بات کرتے کرتے فاروق صاحب کو سر کے اِشارے سے پوچھنے لگا کے کیا بات ہے جس پر انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل اُسے دیکھائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی سر اُوکے، میں ہینڈل کر لوں گا نو پرابلم، جی خدا حافظ"

"جی فاروق صاحب" وہ فون رکھتے ہوئے اُنکی طرف متوجہ ہوا۔

"سر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے آپ نے کل ہونے والی ریڈ سے منع کیوں کر دیا تھا؟" وہ بہت مودبانہ انداز میں پوچھنے لگے، جس پر داؤد اُنہیں دو پل دیکھنے کے بعد مُسکرا دیا۔

"میں ہیڈ ہوں نہ یہاں کا؟ اُس نے سوال کیا۔

"جی سر" فاروق صاحب نے اُسکے سوال کا جواب دیا۔

"تو پھر" اُس نے بات ختم کر دی جس پر فاروق صاحب بھی خاموش ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھائیں کیا دیکھانا تھا آپ نے" وہ فائل کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ فائل اُس کے سامنے لا کر ٹیبل پر رکھ گئے۔

"سر یہ کوئی فائل تھی جو آپ تک پہنچانے کا کہا گیا تھا، یہ آپ چیک کر لیں" اُس نے وہ فائل داؤد کو دے دی۔

"ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا، آپ جائیں" وہ فائل دیکھتے ہوئے اُنہیں جانے کا کہہ چُکا تھا، جس پر وہ اُسے سیلوٹ مارتے ہوئے آفس سے باہر نکلنے لگے پر اُسکی آواز پر رُک گئے۔

"اور ہاں، ریڈ ہم لوگ اب سے کچھ دیر میں ماریں گے، سب کو تیار رکھیے گا" وہ انہیں بولا تو فاروق صاحب ہاں میں سر ہلائے وہاں سے باہر چلے گئے اور وہ فائل پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

"کچھ نہیں ہوتا یار اللہ تمہیں اور دیگا"

"ہاں انشاللہ" وہ آدمی اپنے نہ نظر آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولا تو وہاج جو وقاص کے ساتھ ہی کھڑا تھا اُسے دیکھنے لگا، پھر نفی سر ہلائے اپنے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل سے پانی پینے لگا۔ وہ سڑک کے کنارے کھڑے کسی آدمی سے باتیں کر رہے تھے، اور اُس رات

وقاص بھی اُسکے ساتھ آیا تھا۔وہ دونوں مکمل طور پر وہاں کے لوگوں جیسا حُلیہ اپنائے ہوئے تھے۔

"ویسے کتنا کما لیتے ہو تم مہینے کا؟" وقاص اُس سے ٹائم پاسی کے لیے باتیں کر رہا تھا، کیونکہ اُنہیں یہاں اورہان نے بھیجا تھا وہ بھی شاید کسی کام سے۔

"یہی کوئی پانچ سات لاکھ کما لیتا ہے" اُسکا بولنا تھا کے وہاج کے مُنہ سے پانی کا فوارہ نکلا، اور وہ کھانسنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا بھائی تم ٹھیک تو ہے" وہ آدمی فورن سے اُٹھ کر اُسکے پاس آتا اُسکی پیٹھ تھپتھپانے لگا اور وقاص بھی پریشان ہو گیا کے اُسے ہوا کیا اچانک۔

"ہاں ہاں..." وہ کھانستے کھانستے بولا اور اُس آدمی کو حیرانگی سے دیکھنے لگا۔ اگلا پانچ ساتھ لاکھ کما لیتا تھا پھر بھی بیٹھا کہہ رہا تھا کے خرچے پورے نہیں ہوتے۔

"ایسا کیا کرتے ہو بابا جو اِتنا کما لیتے، اور اِتنا کمانے کے بعد بھی خرچے پورے نہیں ہوتے؟" وہ اُس آدمی کے سوال کرنے لگا۔

"وہ اَم نہیں بتا سکتا، بس اِتنا سمجھ لو کے امارا 5 بیویاں ہیں" وہ آدمی بڑے فخر سے بتاتے ہوئے اپنا ایک چھوٹا کپڑا اُٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اَم تو جا رہا ہے لالا، اَم کو تو کام ہے تم ٹہرا ویلا لوگ ہٹو یہاں سے" وہ اُنہیں پیچھے کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔ اُن دونوں کو یہ سمجھ نہ آیا کے وہ اُس سے اپنا ٹائم پاس کر رہے تھے یا وہ اُن سے اپنا ٹائم پاس کر کے گیا ہے۔

"ابے تیری تو" وہ جا رہا تھا کے وہاج اُسے کہنے کو پیچھے جانے لگا پر وقاص نے اُسے روک لیا۔

"جانے دے نا یار" وہ واپس سے اُس تھڑے پر بیٹھ گئے۔ جہاں وہ پہلے بیٹھے تھے۔

"سالا" وہاج نے کہا تو وقاص اُسے دیکھ کر نفی میں سر ہلا گیا۔ ابھی اُنہیں بیٹھے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب وقاص نے وہاج کے کندھے کو ہلاتے ہوئے آنکھوں سے سامنے اِشارہ کیا، انہوں نے دیکھا کے سامنے سے وہی آدمی گزر رہا ہے جس کا وہ کافی دیر سے بیٹھے انتظار کر رہے تھے، وہ دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور بازار کے بیچ میں سے جاتے جاتے اُس آدمی کو پیچھا کرنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ پُل کی طرف آئی تو وہ حیرانگی سے کھڑی دیکھنے لگی، ندی سے یہاں سے دوسری طرف جانے کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا بس زیادہ سے زیادہ پانچ سے دس قدم کا ہو گا لیکن وہ فاصلہ بغیر پُل کے پار نہیں کیا جا سکتا تھا، اور اب جو پُل بنا تھا وہ پہلے والے پُل سے کافی اچھا اور مضبوط بھی لگ

رہا تھا، بہامین اُس پر چلتے ہوئے پُل کے دوسری طرف آئی تو اُسے وہیں پڑے ایک پتھر کے پاس اپنا بیگ مِلا جو اُس دِن میں گر گیا تھا، وہ فورن اپنا بیگ اُٹھانے وہاں گئی جب اُسکی نظر اورہان پر پڑی جو گھر کے اندر گیٹ کے دائیں جانب کسی کام میں مصروف نظر آ رہا تھا، اُسکا کتا بھی گیٹ کی بائیں طرف وہیں پر بندھا ہوا تھا۔ بہامین نے تھوڑا آگے ہو کر دیکھا تو وہ شاید کوئی چیز بنا رہا تھا پر اُسے دُور سے کچھ ٹھیک سے نظر نہیں آ رہا تھا ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی جب اورہان جو اپنا چہرا جُھکائے اپنے کام میں مصروف تھا اُس نے اپنا چہرا اُٹھا کر دیکھا تو اُسکی نظریں سیدھی بہامین پر گئی جو وہیں کھڑی اپنا بیگ سینے سے لگائے معصوم نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی، وہ کچھ پل اُسے دیکھتا رہا پر پھر چہرا موڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا، وہ وہیں کھڑی تھی جب اچانک سے اورہان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا لوہا اِتنی زور سے سامنے رکھے اوزار پر مارا جس سے فضا میں اُونچی آواز گونجی اور وہ گھبرا کر ہوش میں آئی، وہ اُسے دیکھنے لگی کے کیا یہ اُسی نے کیا ہے؟ پر پھر اُسکے ہاتھ میں ایک لوہے کا راڈ دیکھ کر شاید وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ اُسی کا کام تھا، وہ سر جھٹک کر اپنا بیگ واپس کندھے پر ڈالتے ہوئے واپس پلٹ گئی اور پُل پار کر کے اپنے گھر کی طرف چلنے لگی، وہ جا رہی تھی اور وہ اُسے جاتا دیکھ رہا تھا، پر وہ جان گیا تھا اب شاید یہ بات اُسکے ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"بھائی پتہ نہیں کال کیوں نہیں اُٹھا رہے، وہ ٹھیک تھے یہ آدمی گڑبڑ ہے" وہاج اور وقاص ایک گھر کے باہر کھڑے اُس گھر کی کھڑکی سے اندر دیکھ رہے تھے جہاں دو سے تین لوگ موجود تھے اور کسی ڈیل کی بات کر رہے تھے جو معمولی نہیں لگ رہی تھی۔

"ہمیں فلحال چلنا چاہیئے اور جا کر اورہان بھائی کو بتانا چاہیئے، یہ کمینے باہر آ گئے تو ہمارے لیے مشکل ہو جائے گی، میں تو گن بھی گھر چھوڑ کر آیا تھا" وقاص اُس کے پیچھے کھڑا اندر دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جس پر وہاج نے اُسے گھوری سے نوازا۔ ابھی وہ کچھ کہتا کے وہ لوگ گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو وہ دونوں اچانک سے کھڑکی سے پیچھے ہو کے گھر کے پیچھلی طرف ہو گئے۔

"چل اب" وہ لوگ گھر سے نکل کر تھوڑی دُور گئے تو وہاج اُسے لیتے ہوئے اُنکے پیچھے نکلا اور وقاص بھی اُسکے ساتھ کھینچا چلا آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کیا مطلب ہے تمہارا کے وہ کہیں غائب ہو گیا؟ میں نے تم لوگوں کو اُس پر نظر رکھنے کے لیے کہا تھا، کہاں تھے تم سب جب وہ اپنے گھر سے غائب ہوا؟" داؤد کا غصّہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا، دوپہر میں وہ لوگ جہاں ریڈ مارنے گئے تھے وہاں سب کچھ پہلے سے ہی صاف کر دیا گیا تھا وہ نہیں جانتا تھا کیسے لیکن مائیکل وہاں اُسکے پہنچنے سے پہلے ہی نکل چُکا تھا، اور اب اُسے انسپیکٹر آکر یہ خبر دے رہے تھے کے وہاج جس پر داؤد نے 24 گھنٹے نظر رکھنے کے لیے کہا تھا وہ بھی پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا تھا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر ہماری اُس پر پوری طرح سے نظر تھی، صبح وہ گھر سے نکلا تھا تو وہاں سے یونیورسٹی جانے کے بعد وہ وہیں سے کہیں غائب ہو گیا، ہم نہیں جانتے کیسے سر وی آر سوری" وہ انسپیکٹر شرمندگی سے جھکائے بول رہا تھا کیونکہ وہ اپنی ڈیوٹی اچھے سے پوری نہیں کر پایا تھا۔

"بہت شکریہ آپ کا جائے یہاں سے، بہت مدد ہو گئی میری ناؤ جسٹ گو" وہ اپنا سر پکڑ کر کُرسی پر بیٹھتے ہوئے آنکھیں بند کیے بول رہا تھا، جس پر اُسکی بات سنتا وہ انسپیکٹر فورن آفس سے باہر نکل گیا۔

"گالی * نہیں چھوڑوں گا، میری ایگو کو ٹھیس پہنچائی ہے، مجھے چیلینج کر رہا ہے یہ، داؤد رحمان کو وہ بھی کھلم کھلا چیلنج، میں نہیں ہارتا نہ میں ہار سکتا ہوں، اب تو کہاں ہے یہ پتہ لگانا میرے ہاتھ میں ہے" وہ بولتے بولتے اپنے سائڈ ٹیبل میں پڑی اورہان کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اُس پر اُنگلی سے کراس کا نشان بنا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تو اگر میرے کو نہ بتاتا تو آج وہ پولیس والا ہم سب کے اِس خوفیہ ٹھکانے سے ہمیں اُٹھا کر لے جاتا، تبھی تو میں مانتا ہوں کے اگر تو نا ہوتا تو یہ گینگ چلتا کیسے رے" مائیکل اُس سے فون پر

بات کر رہا تھا اور وہ ٹیبل پر بیٹھا اپنے شراب کے گلاس میں برف ڈالتے ہوئے بے نیازی سے سُن رہا تھا یا شاید پتہ نہیں سُن بھی رہا تھا کے نہیں۔

"تُو سُن رہا ہے نہ اورہان" مائیکل نے سوال کیا۔

"ہم سنا" اور یہ اُسکا جواب تھا۔ وہ گلاس میں ڈالا مشروب ایک ایک گھونٹ کر کے پی رہا تھا جب اُسکے دروازے پر دستک ہوئی،

"ایک کام تھا جو..." مائیکل ابھی بول ہی رہا تھا۔

"ہو جائے گا" جب اورہان نے یہ کہہ کر فون رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟" یہ مائیکل کے ساتھ کھڑا اُسکا بیٹا تھا جس نے اُس سے سوال کیا تھا اور جو ہر وقت اُسکے ساتھ ساتھ رہتا تھا اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا کیونکہ اُسکا خوش باش چہرا ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔ یہ وہی تھا جس کا نام جارج تھا۔

"لگتا ہے سگنل آنا بند ہو گئے، اور تُو کیوں سوال کر رہا ہے مجھ سے؟ اِتنی اجازت تجھے کب سے مل گئی؟" مائیکل نے اپنا سارا غصّہ اُس پر نکال دیا۔

"کوئی بات نہیں سگنل ہی گیا ہے نہ، وہ کر لے گا خود سے کال" جارج نے عجیب سے لہجے میں اُسے دیکھتے ہوئے کہا، جس پر مائیکل نے اُسکی بات پر بغیر دھیان دیے اُسے آفس سے باہر چلے جانے کا اِشارہ کیا جس پر وہ مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر کمرے سے نکل گیا، اور مائیکل اپنے دراز میں سے اپنی دوائی نکال کر کھانے لگا، یہ جانے بغیر کے کوئی اُسے آفس کے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ رہا ہے۔

وہ دونوں کافی دیر سے واپس آئے تھے اور آتے ساتھ ہی اورہان کے گھر میں گُھس گئے تھے اور اب رات کے ایک بج رہے تھے جبکہ وہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

"کب تک چلنا ہے یہ پروگرام" وہ اب اُن سے کافی اُکتایا ہوا نظر آرہا تھا کیونکہ وہ دونوں بچوں کی طرح گھر میں موجود ہر چیز کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

"بھائی یار، آپ کے پاس تو بڑی مزے مزے کی چیزیں ہیں" وقاص اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک کالے رنگ کی ڈیوائس کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں بِلکل، یہ دیکھو چلتی بھی بہت اچھی ہے" اورہان ایک دم سے اُسکے پاس آتا ہاتھ سے وہ ڈیوائس لے کر اُسکا بٹن چلاتے اُسکے ہاتھ پر رکھ گیا جس پر اگلے ہی لمحے وقاص کی چیخ پورے گھر میں گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آہہہ... یہ.... یہ کیا تھا" وہ اپنے بازو کو مسلتے ہوئے اُس چیز کو دیکھ کر بولا جو اورہان کے ہاتھ میں تھی اور اُس میں سے نیلے رنگ کی روشنی نکل رہی تھی، وہ ایک ٹیزر تھا جس سے جسم کچھ دیر کے لیے پیرالائز ہو جاتا تھا، یہ تو شُکر تھا کے اورہان کا دماغ زیادہ نہیں گھوما ورنہ وہ اُسکی گردن پر رکھ کرا گر اِسے چلاتا تو وقاص صاحب سے دوبارہ کھڑا نہ ہوا جاتا۔

"اور تمہیں چاہیئے" اُس نے وہاج کی طرف آنکھوں کے اِشارے سے پوچھا تو نفی میں سر ہلائے اپنی چادر اُٹھا کر کندھے ہر ڈالنے لگا، جس کا صاف مطلب تھا کے وہ جا رہا ہے۔

"کام کے علاوہ تم دونوں مجھے یہاں نظر نہیں آنے چاہیئے ہو سمجھ آئی؟" وہ ٹیزر کو غصّے سے ٹیبل پر پھینکے اُن دونوں کو گردنوں سے پکڑے دروازے کے پاس لے آیا اور دروازہ کھول کر اُنہیں گھر سے باہر کر کے دروازہ کھٹاک سے بند کر دیا۔

"یار، بڑی درد ہو رہی" وہ اپنا بازو مسلتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا۔

"ہاں تو نہ لیتا پنگے، پتہ ہے نا کس سے بات کر رہا تھا، بڑا آیا، چل اب گھر میرے ساتھ صبح چلے جانا اپنی جگہ پر آج رات رہ لے، ہم سب کا الگ الگ رہنا ہی ٹھیک ہے ورنہ میں تجھے اپنے ساتھ ہی رکھ لیتا، لیکن بھائی نے سختی سے کہا کے کے اِکٹھے نہیں رہنا" وہ وقاص کو اپنے ساتھ ساتھ لے جا رہا تھا تاکہ جا کر اُسکے بازو پر کچھ لگا سکے جس سے اُسکا درد کم ہو جائے۔اور ہان نے اُنہیں اِس لیے آپس میں رہنے سے منع کیا تھا تاکہ یہاں پر کسی کو بھی شک نہ ہو کے وہ لوگ یہاں کس مقصد سے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے دادا جان سے جب پُل بنوانے کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا شاید دوسری طرف کے لوگوں کے آپس میں بات کر کے خود سے پیسے ڈال کر بنوا لیا ہو، ہو سکتا ہے اُن لوگوں کو جلدی ضرورت ہو پُل کی اِس وجہ سے، پھر بہامین کو بھی یہی لگنے لگ گیا تھا کے ہاں شاید یہی بات ہو سکتی ہے اور جو وہ سوچ رہی ہے وہ نہیں ہو سکتا، اور ایسا ممکن بھی نہیں تھا۔

"میں بھی پتہ نہیں کیا سوچنے لگ جاتی ہوں" وہ لیپ ٹاپ پر بیٹھی کچھ ڈیزائنز دیکھ رہی تھی جس سے اُسے اپنی پینٹنگ میں کچھ مدد مل سکے اور وہ یہی کام کرتے کرتے اچانک سے پُل کے بارے میں سوچنے لگی۔اُسکے ساتھ آج کل یہی ہو رہا تھا وہ بیٹھے بیٹھے اپنا کام کرتے کرتے نا جانے کہاں کھو جاتی تھی اور بے تُکی سی باتیں سوچنے لگتی تھی، وہ اپنی عینک اُتارتی ٹیبل پر رکھ کے اپنا سر دباتی وہیں پر سر رکھ کے لیٹ گئی، شاید اُسے کچھ دیر سکون چاہیئے تھا اور اُسے لیٹے لیٹے کب نیند آگئی پتہ بھی نہیں چلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

مارُوخ نے دروازے پر دستک دی پھر ہینڈل پکڑ کر دھکیل دیا۔کمرے میں خاموشی تھی اُس نے آگے ہو کر دیکھا تو حماد سو رہا تھا، کل رات اُسے ہلکا سا بخار تھا جس وجہ سے وہی ابھی تک سو رہا رھا شاید دوائی کا اثر تھا، وہ دیکھنے آئی تھی کے اگر وہ اُٹھا ہے تو مارُوخ اُسکے لیے چائے بنا دے

لیکن وہ سو رہا تھا، وہ دروازہ آرام سے بند کرنے ایسے ہی باہر آگئی۔اُس نے گھر کی صفائی صبح اُٹھ کر ہی کر لی تھی۔

"یہ باہر رکھ دیتی ہوں کچھ دیر دھوپ ہی لگ جائے گی" وہ اپنا ڈپٹہ سر پر لیے برتنوں والی ٹوکری لے کر گھر کے پیچھلے دروازے سے باغیچے کی طرف گئی جہاں اچھی خاصی دھوپ نکلی ہوئی تھی، ماروخ نے سامنے بنے جگہ پر جا کر وہ ٹوکری ابھی رکھی اور اُس میں سے برتن نکال کر باہر رکھنے لگی۔

"اُوئے، برتنوں والی، یہاں اپنے برتن کیوں پھیلا رہی ہو" وہ برتن رکھ رہی تھی جب اپنے پیچھے کسی مردانہ آواز کو سُن کر اُسکے ہاتھ رُکے اور وہ ایک دَم پلٹی۔

"کس کی اجازت..." اُسکا پلٹنا ہی تھا کے وہاج کی بات اُسکے مُنہ میں رہ گئی۔وہ اُسے دیکھتا جا رہا تھا، دھوپ کی تیز شوائیں ماروخ کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے بچنے کے لیے اُس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کر لیا، اُسکا گورا رنگ دھوپ میں اور بھی چمک رہا تھا، اُسکے گورے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رنگ کی وجہ سے چہرے پر موجود بھوری رنگ کے ہلکے ہلکے نشان بھی دھوپ میں بہت اچھے سے واضع ہو رہے تھے، وہ حد سے زیادہ گوری تھی جس وجہ سے وہ ہلکے بھوری نشان اُسکے گالوں پر موجود تھے۔

"ہاؤ بیوٹیفُل" وہ اپنے مُنہ میں بڑبڑایا پر مارُوخ کو اُسکی آواز اچھے سے آگئی تھی، جس پر اُس نے وہاج کو گھوری سے نوازا۔

"وہاج میں.." وقاص اُوپر اُسے ڈھونڈتے ہوئے نیچے آیا تو اُسے وہاں اُسے باغیچے میں کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھ کر اُسکے پاس آیا جس پر وہ ایک دم ہوش میں آیا۔

"ہاں بھئی... جواب کیوں نہیں دے رہی تم لڑکی، یہ کوئی تمہارے برتن بیچنے کی جگہ نہیں ہے" وہ چہرے پر سنجیدگی دیکھائے اُس سے روعب دار انداز میں بولنے لگا وہ الگ بات تھی کے اُس سے سنجیدہ رہا نہیں جا رہا تھا اور بار بار نظریں اُسکے چہرے پر جا رہی تھیں۔

"کس بات کا جواب مانگ رہا ہے؟" وقاص اُسکے کان کے پاس ہو کر آرام سے پوچھنے لگا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہاں کیا چل رہا ہے۔

"لگتا ہے اِس چالاک برتن والی کو اُردو نہیں آتی، شکل دیکھ کتنی معصوم لگ رہی ہے اور ویسے دیکھو کتنی چالاک ہے یہاں اپنے برتن بیچنے کے پھیلا کے بیٹھی ہے تاکہ لوگ دُور دُور سے دیکھ کر خریدنے...." اِس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا وہ ایک دم سے بول پڑی۔

"بکواس بند کرو اپنا، ورنہ یہی برتن اُٹھا کر تمہارے چہرے پر دے مارے گا اَم" اُسکے مُنہ سے اُردو سُن کر وہ آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگا۔

"کون ہے تم لوگ؟ اور یہاں امارے باغیچے میں کیا کر رہا ہے، صبر کرو اَم ابھی اپنے لالا کو بُلا کر لاتا ہے پھر پتہ لگے گا تمہیں" وہ برتن وہیں پر رکھتی وہاں سے دروازے کے جانب بڑھنے لگی جب ایک دم سے وقاص اُسکے سامنے آگیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے میری بہن کیوں غصّہ کر رہی ہو تم، اِسے معاف کر دو یہ یہاں نہ اُوپر رہنے آیا ہے کرایہ دار ہے اُسے نہیں پتہ تھا کے یہ آپ کا گھر ہے وہ تو بس بھلائی کرنے کے ناتے بول پڑا کے پتہ نہیں کون آ گیا ہے باغیچے میں اور یہ سب، خیر چھوڑیں آپ پلیز بُرا مت منائیں" وہ با قائدہ منتیں کرنے لگ گیا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے اُنکے لیے کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ کھڑا ہو۔ وقاص کی بات سُن کر وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلائے وہاج کو گھورتے ہوئے دروازے سے واپس اندر چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تُو دیکھ تو لیتا کے کون ہے یار" وہ پلٹ کر فورن سے اُسے بولا۔

"ابے مجھے کیا پتہ تھا یہ اُس لڑکی کی بہن ہو گی؟ میں دیکھ بھی لیا مجھے پتہ تھوڑی لگا کے یہ کون ہے" وہ سر جھٹک کر بولا۔

"اب جا اُوپر واپس، پتہ نہیں صبح صبح نیچے کیا لینے آیا تھا، میں جا رہا ہوں" اُس نے وہاج کو سیڑھیوں پر چڑھا کر کہا۔

"قسمت میری صبح صبح بس تازی ہوا لینے آیا تھا ذلالت لے کے جا رہا ہوں" وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے اُوپر چلا گیا اور وقاص بھی نفی میں سر ہلائے وہاں سے چلا گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"سورج کی کرنیں اُسکے چہرے پر پڑیں جس وجہ نیند میں اُسکی پیشانی پر بَل آئے، بہا مین نے ہاتھ آنکھوں کے سامنے رکھ کر روشنی کو روکنا چاہا پر ایسا ہوا نہیں، اور پھر وہ آنکھیں کھول گئی، وہ اپنے اِرد گرد دیکھنے لگی کے وہ کہاں ہے، تھوڑا غور کرنے پر پتہ لگا کہ وہ کل رات کام کرتے کرتے وہیں ٹیبل پر سو گئی تھی، بہا مین اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کُرسی سے کھڑی ہوئی تو اُسے ایک لگا جیسے زمین گھومی ہو وہ فورن سے کُرسی کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی اور دو منٹ کھڑے رہ کر خود کو ہوش دلوانے لگی، کچھ پَل گزرنے کے بعد وہ اپنے بالوں کا ٹھیک سے جوڑا باندھنے لگی جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر اُسکے چہرے پر آ گئی، وہ واشروم میں گئی اور مُنہ ہاتھ دھو کر فریش ہو کر باہر آئی۔

"ہائے اللہ میری کمر" وہ اپنی کمر پر پیچھے سے ہاتھ رکھے انگڑائی لینے لگی، اُسکی کمر تھوڑی درد کر رہی تھی ظاہر تھا ساری رات کُرسی پر سوئے رہنے کی وجہ سے کمر میں درد تو ہونا ہی تھا، کھڑکی کے پاس جائے وہ آدھے ہٹے ہوئے پردے کو پوری طرح سے ہٹا دیا اور کھڑکی کا لاک کھولنے کے بعد کھڑکی بھی کھول دی تاکہ کمرے میں تازہ ہوا آئے۔ ابھی اُس نے کھڑکی کھولی ہی تھی جب اُسے لگا کے اُسکے کھڑکی کھولنے پر کچھ باہر کی سائڈ پر گرا ہے، بہامین تجسس لیے باہر کی طرف جُھک کر دیکھنے لگی تو اُسکی نظر ایک پیارے سے لال رنگ کے چھوٹے سے بیگ پر پڑی۔

"یہ کس کا ہے؟" بہامین نے وہ بیگ اُٹھا کر کھڑکی سے اندر کر لیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگی۔

"کھولوں؟ نہیں پتہ نہیں کیا ہو گا اِس میں" وہ تھوڑا ڈرتے ڈرتے خود سے سوال جواب کرنے لگی، پر پھر اُس بیگ کو کھولنے کا اِرادہ کر کے اُس نے وہ بیگ کھول لیا۔

اُس نے جیسے ہی وہ بیگ کھولا اُس میں چنبیلی کے پھولوں کا ایک بنایا گیا چھوٹا سا گُلدستہ تھا، جس کے ساتھ ایک کارڈ رکھا ہوا تھا۔ وہ گلدستہ سائڈ پر رکھ کر اُس کارڈ کو کھول کر دیکھنے لگی پر اُسے کھولتے ساتھ ہی اُس میں سے پھولوں کی کچھ پتیاں نکل کر اُسکی جھولی میں گر گئی، وہ ایک نظر اپنی جھولی پر ڈالے واپس سے کارڈ کو دیکھتی اُسے پڑھنے لگی کے یہ کس کے لیے ہے پر اُسکی آنکھیں حیرانگی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی جب اُسے کارڈ پر سب سے اُوپر اپنا نام لکھا نظر آیا، وہ حیرانگی بھری نظروں سے وہ کارڈ پڑھنے لگی جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے اُسکے گال لال ہوتے جا رہے تھے، اُس میں نا جانے ایسا کیا لکھا تھا، لیکن جس نے یہ بھی یہ بھیجا تھا وہ اِتنا تو ضرور جان گئی تھی کے وہ شخص بہامین کے بارے میں کچھ زیادہ ہی جانتا ہے۔

Clubb of Quality Content

"بہامین بیٹا؟" ابھی وہ پڑھ رہی تھی جب اچانک اُسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور باہر سے دادا جان کی بُلانے کی آواز آئی۔

"ج...جی دادا جان" وہ فٹافٹ سے اپنے ہاتھ میں پکڑا سارا سامان اُس بیگ میں ڈالنے لگی کہ کہیں دادا جان اندر نہ آجائیں اور یہ سب دیکھ نا لیں، اگر وہ یہ سب دیکھ لیتے تو کیا سوچتے حالانکہ بہامین کو تو خود بھی نہیں پتہ تھا کے یہ کس نے اُسے بھیجا ہے۔

"بیٹا طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟" دوپہر کا ایک بج گیا تھا اور دادا جان کو لگا تھا کہ وہ ابھی تک سو رہی ہے کیونکہ وہ روز صبح جلدی جاگنے کی عادی تھی جس کے لیے آج اُسکے لیٹ جاگنے کی وجہ سے بہرا ور خان تھوڑا پریشان ہوئے تھے۔

"جی دادا جان میں ٹھیک ہوں، بس رات تھوڑا لیٹ سوئی تھی تبھی لیٹ جاگی ہوں، آپ چلیں میں بس آرہی ہوں" یہ کہتے کہتے وہ ساتھ ہی اُس بیگ کو اُٹھا کر الماری میں رکھ کے الماری کو تالا لگا گئی۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے بیٹا آجانا آپ" یہ کہہ کر دادا جان باہر سے ہی چلے گئے تو الماری کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی اور اُس نے سکون کا سانس لیا۔

"کس نے بھیجا ہے یہ؟" وہ خود سے سوال کرنے لگی جب اُسے اپنے پیٹ میں سے آواز آئی، اُسے بھوک لگی تھی۔ وہ نفی میں سر ہلائے اپنا ڈوپٹہ کندھوں پر ڈالے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلی گئی، فلحال اُسے کچھ کھانا تھا اور بھوکے پیٹ اُس سے کچھ سوچا نہیں جانا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"گرمیوں کے لیے کچھ کپڑے لینے جانا ہے؟ ویسے جانا تو مجھے بھی تھا چل میں دادا جان کو فون کر کے بتا دو نگی آج یہیں سے چلیں گے، پھر شام کو تم مجھے حماد بھائی کے ساتھ گھر تک چھوڑ آنا" وہ آج ماروخ کے گھر آئی ہوئی تھی تاکہ اپنا کام پھر سے شروع کر سکے اور اب وہ اپنا کام کر کے ماروخ کے ساتھ ہی اُسکے کمرے میں بیٹھی تھی اور وہ دونوں چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں بس چلتے ہیں اَم لالا کو کال کر دے ذرا کے اَم دونوں نے جانا ہے پھر نکلتے ہیں تاکہ جلدی جائیں اور جلدی واپس آ جائیں" مارُوخ نے پلیٹ میں سے بِسکٹ اُٹھا کر کھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اچھا وہ تو کیا بتا رہی تھی برتنوں والی بات؟" بہامین نے اُس سے تھوڑی دیر پہلے والی بات پوچھی جو مارُوخ اُسے بتانے لگی تھی پر پھر کچن میں جا کر بہامین کے لیے چائے رکھنے لگ گئی تھی۔

"توبہ مہ کوہ او پو°تنہ مہ کوہ چ°کوم لیونی ورور کورورکا°ی دی"

(توبہ مت پوچھ کس پاگل کو گھر دے دیا ہے لالا نے)

مارُوخ اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے نفی میں سر ہلائے بولی تو بہامین اُسکے ایکسپریشن دیکھ کر ہنس پڑی۔

"ہوا کیا تھا؟" بہامین نے پوچھا تو مارُوخ نے اُسے ساری بات بتائی، جسے سُن کر بہامین ہنستی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے اُس نے تو اپنی طرف سے بھلا کرنے کی کوشش کی ہو گی حماد بھائی کی شاید، پر اُسکی بھلائی اُس پر ہی بھاری پڑ گئی" بہامین نے کہا تو مارُوخ اُسے گھور کر دیکھنے لگی۔

"خیر تم بھائی کو کال کر کے آؤ، میں تب تک یہ پینٹنگ ٹھیک سے رکھ دیتی ہوں تاکہ ہمارے آنے تک یہ اچھے سے سوکھ جائے" وہ بیڈ سے اُٹھتے ہوئے سامنے اپنی بنائی ہوئی پینٹنگ کو دیوار کے ساتھ ٹھیک سے لگا کر رکھنے لگی جب اُسکی نظر مارُوخ کے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی جہاں ایک گُلدان میں جیسمین (چنبیلی) کے پھول سجا کر رکھے ہوئے تھے۔ پھول دیکھنے کے بعد اُسے دو دِن پہلے کا وہ منظر یاد آیا جب صبح صبح اُسے وہ پھول اور کارڈ مِلا تھا۔

"کیا ہوا تم کو؟" مارُوخ کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"ہاں... نہیں کچھ بھی نہیں" وہ مسکراتے ہوئے بول کر دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گئی، جسے دیکھتے ہوئے مارُوخ بھی ہاں میں سر ہلائے باہر حماد کو کال کرنے چلی گئی۔

Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"آپ کو لگتا ہے کے ہم یہ کام پورا کر سکیں گے ؟" وہ اورہان کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہا تھا، وقاص کو اُس نے کچھ لوگوں پر نظر رکھنے کو بھیجا تھا اور خود وہ اورہان کے ساتھ آ گیا تھا۔

"میں وہی کام چُنتا ہو جس کام کو لے کر مجھے پورا یقین ہوتا ہے کے وہ ہو گا، فالتو کاموں پر وقت ضائع کرنا مجھے پسند نہیں" وہ اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بازار میں آ گئے جہاں چاروں طرف لوگوں کا رش تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے کچھ لینا ہے تم یہیں پر انتظار کرو" اور وہاج کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں بھی آتا ہوں آپ کے ساتھ" وہاج اُسکے پیچھے آنے لگا۔

"کہا نہ یہیں پر انتظار کرو" اُس نے وہاج کو تنبیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دوبارہ سے اپنی بات پر زور دے کر کہا، جس کو سمجھتے ہوئے وہ ہاں میں سر ہلا کر وہیں پر کھڑا ہو گیا، اور اور ہان بازار کے اندر چلا گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"مجھے اُس سے زیادہ اب اُسکا بھائی چاہیئے، سمجھے آپ سب، جہان کہیں بھی اُسے ڈھونڈ سکتے ہو ڈھونڈو وہ مِلا تو اور ہان خانزادہ بھی مل جائے، اور اگر اُسکے بھائی نے دوبارہ سے کہیں بھاگنے کی کوشش کی تو..." وہ بولتے بولتے ایک دم چُپ ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو سر؟" وہاں کھڑے آفیسرز میں سے ایک آفیسر نے داؤد سے سوال کیا تو وہ اپنی نظریں اُسکی طرف کر گیا۔

"گولی مار دینا" صرف دو لفظی جواب دے کر وہ اپنی جیکٹ اُتار کر اپنے کرُسی پر لٹکاتے ہوئے اپنی براؤن رنگ کی پہنی ہوئی شرٹ کے اُوپری آگے والے دو بٹن کھولنے لگا، اُسے اب گرمی محسوس ہو رہی تھی۔

"سر پر ہم یہ کیسے" آفیسرز ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھنے لگے کے یہ سر کیا کہہ رہے تھے۔

"جتنا کہا ہے اُتنا کرنا، باقی سب میں سنبھال لوں گا" وہ کسی چیز کو گھورتے ہوئے دیکھ کر بولا۔ جس پر سب آفیسرز نے یس سر کہتے ہوئے اُسے سیلوٹ مارا اور وہاں سے باہر نکل گئے، اور وہ پیچھے کھڑا اپنے کسی خیال کو لے کر مُسکرانے لگا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"نہ، نہ، تاسو دھغہ پیسہ پہ سمہ توبہ پاڼونہ کا، داھغہ ھدیچا زہ یم اخلم"

(نہیں نہیں آپ اِسکے پیسے ٹھیک ٹھیک لگالو میں نے یہی لینا ہے)مارُوخ وہاں کے پٹھان دُکاندار سے بحث میں لگی ہوئی تھی جبکہ بہامین وہاں سے پچھلی طرف کھڑی اُیک دُکان پر چیزیں دیکھ رہی تھی جب ایک آدمی آکر اُسکے ساتھ کھڑا ہو گیا، بہامین نے ایک نظر اُسے دیکھا اور تھورا سائڈ پر عورتوں کی طرف کھسک گئی کیونکہ وہ آدمی پتہ نہیں کیوں چپک چپک کر کھڑا ہو رہا تھا، بہامین نے اُسے پچھلی دُکان پر بھی دیکھا تھا جب وہ وہاں کھڑی عورتوں کے ساتھ چپک کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ اپنی چادر اچھے سے خود پھیلائے اور اپنے چہرے پر نقاب کیے کھڑی ہوئی تھی۔

"ارے بھائی دے دو انہیں، اِتنی پیاری ہیں" بہامین کے نقاب میں چھپے چہرے کو دیکھتے ہوئے عجیب لہجے میں بولا، جو اُسے بھی محسوس ہوا۔

(نکلو یہاں سے، خبردار جو بدتمیزی کی) اُس پٹھان دُکاندار نے اُس آدمی کو غصّے سے کہا تو وہ اُسے دیکھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا بد تمیزی؟لو ابھی کر دیتے ہیں" وہ آدمی ہنستے ہوئے وہیں پر کھڑی بہامین کی طرف آیا تو وہ گھبرا کر دُوکان سے باہر جانے لگی پر وہ اچانک بہامین کے سامنے آ کر اُسکا ہاتھ پکڑنے لگا اِس سے پہلے ہی کسی نے اُسے کھینچ کر اپنے پیچھے کیا اور اُس آدمی کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔

"بد تمیزی کے اُستاد، آ جا تجھے تمیز سیکھاؤں" یہ کہتے ساتھ ہی اورہان نے اُسکے گال پر ایک زوردار تھپڑ مارا جس سے وہ دو قدم پیچھے ہوا۔

"ماڑا مارو اِسکو، اِس نے آم کو بھی ہاتھ لگانے کی کوشش کیا تھا" اورہان کو پیچھے سے کسی اور لڑکی آواز آئی جب وہ اُس لڑکی کی آواز سُن کر اُس آدمی کے قریب گیا اور اُسکا دائیاں ہاتھ پکڑ کر اُسے اِتنی زور سے مڑوڑا جس سے کھٹاک کر کے ایک آواز آئی اور اُسکا بازو ٹیڑھا ہو گیا۔

"آہہہ" بہامین نے مُنہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اورہان کو ڈر کر دیکھنے لگی جو اُسے مار رہا تھا جب کے وہ آدمی زمین پر پڑا درد سے کراہنے لگا۔اور ہان اُس آدمی کو وہیں بازار کے بیچ میں گرا پڑا

چھوڑ کر بہامین کی کلائی پکڑا اُس دُکان کی پچھلی طرف سے دوسری جانب لے آیا اور وہ ڈرتے ڈرتے اپنی کلائی چھڑاوانے کی کوشش کرنے لگی۔

"چھ... چھوڑو مجھے، میرا ہاتھ چھوڑو ورنہ میں چیخوں گی، مارُوخ، مارُوخ" وہ اُسکے ہاتھ پر بار بار اپنے دوسرا ہاتھ مارتے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اور مارُوخ کا نام زور سے لے رہی تھی کے کہیں سے وہ اُسکی آواز سُن لے، اُسکا چہرا ابھی بھی نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔

وہ اُسے پیچھے گھسیٹتے ہوئے لا کر ایک دیوار کے ساتھ لگا گیا، جس کے دوسری طرف سارا بازار تھا اور اِس طرف بِلکل سُنسان جگہ تھی۔

"کس نے کہا تھا اکیلی اِس بازار میں آ کر پھرو؟" اُس نے اپنی بھاری آواز میں بہامین سے سوال کیا تو وہ اُسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی، وہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس کُھلے گریبان، بڑھی ہوئی داڑھی، اور آنکھوں میں انتہائی غصّہ لیے اُسے دیکھ رہا تھا، اُسکا حُلیہ بہت بے ترتیب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نظر آرہا تھا لیکن اُسکے بال بِلکل سیٹ لگ رہے تھے، جیسے اُنہیں نارملی ہاتھ پھیر کر ٹھیک کیا گیا ہو، وہ عجیب سے حُلیے میں تھا لیکن پھر بھی وہ بُرا نہیں لگ رہا تھا۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں بہامین" وہ دانت پیستے ہوئے زور سے چِلایا اور ساتھ ہی دیوار پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ کانپ گئی۔

"میں...اکیلی" وہ بولنے لگی پر اورہان نے پھر سے اُسے چُپ کروا دیا۔

"بہت شوق ہے اکیلے مردوں کے بیچ میں گھومنے کا؟ اے لے کے جا رے اِسکو" وہ زور سے بازار کی طرف دیکھتے ہوئے اُس آدمی کو آواز دینے کی طرح بولا، اُسکا مقصد بہامین کو ڈرانا تھا تاکہ آئندہ وہ اکیلے کہیں ایسے نہ جائے، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کے وہ اکیلی نہیں بلکہ ماروخ کے ساتھ آئی ہے۔

وہ بولا تو بہامین نے اُسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکا اور اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھے خود کو رونے سے روکتے ہوئے نفی میں سر ہلایا، جبکہ اُسکی آنکھوں میں آنسوں بھر رہے تھے اور وہ یہ سب اچھے سے دیکھ رہا تھا، وہ خود سے سب کچھ سوچتا جا رہا تھا اور بہامین کی بات سُن ہی نہیں رہا تھا۔

"بہامین" اُسے مارُوخ کی آواز آئی تو وہ اور ہان کو دیکھتے ہوئے فورن سے اُس سے دُور ہو کر وہاں سے جانے لگی جب اُس نے پھر سے اُسے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"آئندہ! آئندہ اگر میں نے تمہیں کہیں بھی.. کہیں بھی اکیلے اِس طرح سے دیکھا تو تم سوچ بھی نہیں سکتی کے میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا" وہ اُس تنبیہ لہجے میں کہتا اُسکے سامنے سے ہٹ گیا تو وہ اپنی چادر کو مضبوطی سے پکڑے وہاں سے بھاگ کر دائیں جانب چلی گئی، جہاں سے مارُوخ کی آواز آ رہی تھی، اور وہ اُسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"کہاں تھا تم، اَم تم کو کب سے ڈھونڈ رہا ہے، لالا آ کے باہر کھڑے ہیں لینے آ گئے ہیں اور تم غائب ہو گیا تھا، کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟" وہ تیزی سے چلتے ہوئے بازار سے باہر آئی تو مارُوخ وہیں کھڑی تھی اور بہامین نے باہر آتے ہی فورن سے اُسکے پاس جا کر بولنے لگی جب بولتے بولتے اُسے بہامین کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھائی دی۔

"کچھ.. کچھ بھی تو نہیں، بس وہ دُکان میں پیچھے لڑائی ہو گئی تھی ذرا پٹھانوں کی، تو میں ڈر گئی تھی، تم بھ نہیں تھی وہاں تو بس گھبرا گئی، وہ اپنی چادر سے اپنے چہرے پر آیا ہوا پسینا صاف کرتے ہوئے یہاں وہاں نظریں کیے بول رہی تھی جبکہ مارُوخ اُسے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا چلو آؤ، وہ لالا کھڑے ہے وہاں اپنا دوست کی دُکان میں، وہ کہہ رہے تھے کے جب تم لوگ اپنا سامان لے لو تو اُنکے پاس آ جانا، چلو آؤ بس گھر چلیں پھر تم کو بھی گھر چھوڑنا ہے" وہ بہامین کو اپنے ساتھ لیے چلنے لگی تو وہ بھی مزید کچھ سوچے مارُوخ کے ساتھ چل دی حالانکہ اُسکا دھیان ابھی بھی وہیں تھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ اُسکے ساتھ کھڑی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کام اپنے وقت پر ہو گا آپ کو فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ارے اِتنے سالوں سے سنبھالتا آیا ہوں آج تک کسی شکایت کا موقع ملا ہے کیا آپ کو؟" وہ آدمی اپنے آفس کی کُرسی پر بیٹھا سامنے ٹیبل پر پڑے ٹیلیفون پر کسی سے بات کر رہا تھا اور وقفے وقفے سے ہنس بھی رہا تھا۔

"اِتنے سالوں کا ساتھ ہے جی آپ کے ساتھ، اور ویسے بھی میں جانتا ہوں کے یہ آپ کے لیے کتنی بڑی ڈیل ہے، آپ فکر ہی نا کریں جی، آخر ہمارا بھی حصّہ ہے اِس میں، ہاہاہا" وہ بات کرتے کرتے اپنے ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ اُٹھا رہا تھا جب اُسکے آفس کے دروازے سے کوئی اندر آیا۔

"جی... جی میں سمجھ گیا، چلیں ٹھیک ہے بعد میں بات ہوتی ہے" وہ فون رکھ کے اندر آنے والے آدمی کی طرف متوجہ ہوا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا مسئلہ ہے؟" اُس نے اپنے سامنے کھڑے آدمی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہ صاحب، باہر وہ" وہ آدمی جھجکتے ہوئے بولنے کی کوشش کرنے لگا۔

"کیا وہ وہ لگا یا ہوا ہے، بول بھی دے اب" وہ چھوٹے صاحب کو۔

"کیا ہوا ہے حِکمت کو" وہ آدمی ایک دم سے پریشانی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس آدمی کی بات سنے بغیر اپنے آفس سے باہر نکل گیا تاکہ اپنے بیٹے کے پاس جا سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ کون ہے؟ اور اِس کا پتہ کیوں لگانا ہے؟" وہ اپنے سامنے پڑی اُس تصویر کو دیکھ کے اور ہان سے پوچھنے لگا جو صوفے پر بیٹھا اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا سیگرٹ پی رہا تھا۔

"تمہیں یہاں سوال جواب نہیں بلکہ کام کرنے کی اجازت دے کر رکھا ہے میں نے، زیادہ سوال آرہے ہیں تو صبح کی بس سے واپس بھیجتا ہوں"

"نہیں نہیں، میں نے ایسا تو نہیں کہا بھائی، آپ بھی نہ غصّہ کر جاتے ہیں" وہ ایک دم سے اورہان کے دیکھ کر بولا جو اُسے سنجیدہ نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"تو جتنا کہا ہے اُتنا کرو، اور ہاں اُس جوکر کو بھی لے کر جانا ساتھ اکیلے جانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ وہاج کو ایک نظر دیکھ کر صوفے سے اُٹھتے ہوئے ساتھ والے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا، جس کا مطلب تھا کے اب تم یہاں سے جا سکتے ہو۔ وہ اورہان کے بند کمرے کے دروازے کو دیکھ کر نفی میں سر ہلائے گھر کے دروازے کی طرف جاتا اُسے کھول کر باہر نکل گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کس نے حالت کی ہے یہ تیری؟اور تجھ سے اِتنا نہیں ہوا کے پلٹ کر مار سکے اُسے، صرف گھر میں شیر بنا گھومتا ہے سالا" وہ اپنے بیٹے کو جھاڑتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا جو سامنے بیڈ پر پڑا درد سے بِلبِلا رہا تھا اور ڈاکٹر اُس کی پٹی کر رہا تھا۔

"آرام سے کر ڈاکٹر" اُس آدمی نے ڈاکٹر کو گھور کر کہا۔

"جاوید صاحب، اِنکی ہڈی ٹوٹ گئی ہے، ابھی تو میں بس پٹی کر رہا ہوں، پر آپ اِنہیں ہسپتال لے جا کر چیک کروا دیں ٹھیک سے ورنہ اِنہیں آرام نہیں آئے گا" وہ حِکمت کے باپ کو بولتے ہوئے اپنا بیگ اُٹھا کر کھڑا ہو گیا، تو جاوید کے اِشارے پر اُسکا آدمی ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے چلا گیا۔

"اب کیا کرنا ہے صاحب؟"

"فلحال اِسے ہسپتال لے کر جاؤ، اور علاج بِلکل ٹھیک سے ہونا چاہیئے میرے بیٹے کا، یہ معاملہ میں اِس ڈیل کے بعد دیکھوں گا، میں نہیں چاہتا کے سر کو کسی بھی شکایت کا موقع ملے، اور اِسکا

یہ حال کرنے والے کو تو میں دیکھ لوں گا، اُس نے اِسکی ایک ہڈی توڑی ہے میں اُسکے جسم کی ہر ایک ہڈی توڑ دوں گا" وہ اپنے بیٹے پر نظریں جمائے اپنے آدمیوں کو سمجھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے وہ سب اُسے ہسپتال لے جانے کی تیاری کرنے لگے۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ کمرے میں آکر اپنی شرٹ اُتار کر بیڈ پر پھینکتا ڈریسنگ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور خود کو دیکھنے لگا۔ چہرے پر لگے کٹ کے نشان، پیشانی پر لاتعداد بل، چوڑے سینے پر زخموں کے نشان، اُسکے جسم کا ایسا کون سا حصّہ تھا جہاں اُسے چوٹ نا پہنچی ہو، وہ زندگی سے ستایا ہوا، خود سے ستایا ہوا شخص نہیں چاہتا تھا کے وہ کسی کے قریب آئے لیکن وہ مجبور ہو رہا تھا، وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب وہ نہیں کرنا چاہتا تھا پر یہ سب اُس سے خود بخود ہو رہا تھا، جہاں اُسکا دماغ کہتا تھا کے تمہیں کسی کو اپنے مقصد کے بیچ میں نہیں آنے دینا وہیں دِل کچھ اور کہتا تھا، اور یہی دِل مجبور کر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں؟ کیوں آ رہی ہو تم میرے مقصد کے بیچ میں؟ سالوں پہلے جب چھوڑ کے چلی گئی تھی تب تو..." وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا، شاید اُسے یاد آ گیا تھا کے جب وہ اُسکی زندگی سے گئی تھی وہ تو شاید اُسے اُس وقت کی کوئی چیز یاد ہی نہ ہو، اُس کا تو کوئی قصور ہی نہیں تھا، وہ خود کو شیشے میں دیکھتے دیکھتے سر جھٹک کر دراز میں سے دوائی اور روئی نکال کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے دوائی لگا کر روئی پر ڈالنے کے بعد اپنے کندھے کے پاس والے زخم پر وہ دوائی سے بھری روئی رکھ گیا، جہاں سے خون رس رہا تھا، دوائی لگانے کے باوجود اُس کے چہرے پر کوئی آثار نہیں نظر آئے کہ جیسے اُسے درد ہو رہا ہو، کیونکہ شاید اُسے درد ہو ہی نہیں رہا تھا۔ وہ دراز سے ایک چھوٹی سے بوتل نکال کر اُسکا ڈھکن کھولے مُنہ کو لگا گیا، وہ یہ خاص قسم کی چیز اپنے جسم کو سُن رکھنے کے لیے پیتا تھا، تاکہ بے فالتو کی درد میں اُسکا وقت ضائع نہ ہو۔ کیسا عجیب سا آدمی تھی، کہ اپنی درد کے لیے بھی وقت نہیں تھا اُسکے پاس۔

وہ روئی کو ویسے ہی اپنے زخم پر لگا رہنے کے بعد چلتے ہوئے سامنے بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ کر آنکھیں بند کر گیا، اُسے کچھ دیر سکوں چاہیئے تھا، جو شاید ہی اُسے ملنا تھا۔ رات گہری

ہوتی جارہی تھی،اندھیرا چاروں طرف پھیلتا تھا جارہا،اور چاند کی روشنی تھوڑی تھوڑی اُسکے کمرے کے اندر آرہی تھی پر وہ یہ روشنی بھی محسوس نہیں کر پارہا تھا،شاید وہ سوچکا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

یہی جنوں کا یہی طوق و دار کا موسم

دوپہر سا پہر میں بدل گئی، ٹھنڈی ہواؤں کا سلسلہ اب تھم رہا تھا اور ہوا میں ہلکی ہلکی تپش محسوس ہورہی تھی،گھر سے باہر نکلتے اُس نے اِدھر اُدھر کسی کو تلاش کیا اور پھر وہ اُسے نظر آگیا، دُور کھڑی جیپ کے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا اور ہان،کالی شلوار قمیض کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کیے ساتھ ہی گلے میں چادر لٹکائے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا،پر اِس بات سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا،وہ تو بس اپنی طرف سے صاف ستھرے کپڑے پہن کر گھر سے نکلتا تھا،اور آج بھی یہی ہوا تھا،وہ نہیں چاہتا تھا اُسکے عجیب حُولیے کی وجہ سے کسی کو اُس پر کوئی شک ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ وہاج کو اپنے پاس آتا دیکھ رہا تھا، اُسے پاس آتا دیکھ کر وہ بھی آگے آیا، دونوں نے قدم قدم فاصلہ عبور کر یا اور آمنے سامنے آ گئے، اور ہان اپنے بھائی سے دو اِنچ لمبا تھا۔ وہاج کا چہرا مُسکرا رہا تھا، اور ہان سنجیدہ تھا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے بھائی؟" وہ اور ہان کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ کر پریشانی سے بولا۔

"جو کام کہا تھا وہ ہوا؟" اُس نے وہاج کا سوال نظر انداز کر دیا۔

"ہاں وہ تو ہو گیا، بس وقاص آتا ہی ہو گا، وہ دیکھ آ گیا وہ" وہ دوسری طرف سے آتے وقاص کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکر ہے آپ بھی یہیں پر ہیں بھائی، ورنہ مجھے دوبارہ چل کر جانا پڑتا" اُس کی بات سُن کر اورہان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"وہ لڑکا، جس کے بارے میں آپ نے پتہ کرنے کو کہا تھا، یہ اُسی آدمی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں آج کل ہم.." ابھی وہ بول رہا تھا کے اورہان بول پڑا۔

"ٹھیک ہے" اُس نے بس اِتنا کہا، اور وہاں سے جیپ میں بیٹھ کر جانے لگا، پر پھر وہ جیپ کا دروازہ کھولتے کھولتے رُکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اورہاں، اب سے پیدل پھرنے کی ضرورت نہیں ہے" اُس کی اِتنی سی بات سُن کر وقاص کے چہرے پر مسکان آگئی اُسے ہوا کے اورہان یہ جیپ اُنہیں چلانے کو دے رہا ہے۔

"تم دونوں کے لیے ایک بائیک کا انتظام کروا دیا ہے، آج جا کر لے آنا" اُسکی پوری بات سُن کر وقاص کے چہرے پر بارہ بج گئے، جسے دیکھتے ہوئے وہاج نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی،

اُسکی شکل دیکھنے والی تھی۔ وہ اُن دونوں کو دیکھتا ہوا، جیپ کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا، اور جیپ کو سٹارٹ کرتا اگلے ہی لمحے ریس دے کر جیپ آگے بڑھا گیا، اور وہ دونوں پیچھے کھڑے اُسے جاتا دیکھنے لگے۔ یہ جیپ اورہان نے کچھ دِن پہلے اپنے لیے ارینج کروائی تھی۔

"چل آجا اب، بائیک بھی لینی ہے ابھی" وہاج وقاص کے چہرے کو پکڑ کر اُسے دائیں بائیں کرتے ہوئے بولا، اُسے وقاص پر بہت ترس آرہا تھا جو بیچارہ صرف اُسکی وجہ سے یہاں تھا۔ کیونکہ وہ اُسکا بچپن تھا دوست تھا۔

"یار انہیں ہم پر ترس نہیں آتا کیا؟" وہ رونی صورت بنائے وہاج کو دیکھ کر بولا، جس پر وہ اُسکی شکل دیکھے ہنس پڑا۔

"تو کیا چاہتا ہے تیرے اُوپر ترس کھائے بھائی؟ مرد بن مرد، ابھی تو بہت سے کام باقی ہیں" وہ وقاص کو دیکھ کر بولتے بولتے آخری بات اپنے ذہن میں سوچتا مُنہ میں بڑبڑایا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟" وقاص کو اُسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کچھ نہیں بے، چل آجا بائیک لے کر آئیں" وہ اُسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا جس پر وہ ہاں میں سر ہلائے وہاج کے ساتھ چل پڑا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم جانتے ہو نا؟
میری جان بسی ہے تم میں

وہ یہ شعر پڑھے مُسکرا دی، اُسے یہ خط موصول ہوتے آج پورے 20 دِن ہو چکے تھے، اُسے روز یہ خط اور پھول آتے تھے، شروع شروع میں اُسے یہ سب بِلکل پسند نہیں آیا تھا، وہ چاہتی تھی کے دادا جان کو بتا دے کے کوئی ایسی حرکت کر رہا ہے، پر وہ بتا ہی نہیں پائی، شروع شروع میں ڈر کی وجہ سے کے کوئی اُسکے بارے میں کیا سوچے گا، اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پتہ

نہیں کیا وجہ ہوئی کے اُس سے کچھ بتایا ہی نہ گیا، اور اب وہ یہ سب پسند کرنے گی تھی، ایک دو بار تو بہا مین نے صبح خط آنے کے ٹائم سے پہلے جاگ کر دیکھنے کی کوشش بھی کی تھی کے کون ہے وہ جو یہ سب کر رہا تھا، لیکن وہ نہیں دیکھ پائی اور اُس دِن کوئی خط بھی نہ آیا، بہا مین نے جب جب کسی طریقے سے یہ پتہ لگانے کی کوشش کی اُس دِن نہ خط آیا نا ہی پھول، پھر اُس نے اِس طرح چُھپ کر پتہ لگانا چھوڑ دیا۔

وہ اُسی خط کو دیکھ کر مُسکرا رہی تھی جب اُسے باہر سے دادا جان کی آواز آئی۔ وہ ایک دم سے چونکی اور خط کو فولڈ کر کے اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر ڈپٹہ لینے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آ رہی ہوں دادا جان" یہ بول کر وہ چپل پہنتے ہوئے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتی کمرے سے باہر چلی آئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"بڑے خوش نظر آرہے ہیں ڈیڈ آپ، خیریت تو ہے" داؤد گھر آیا تو وہ رحمان صاحب اور شائستہ بیگم لاؤنج میں بیٹھے تھے، اور رحمان صاحب کے چہرے سے لگ رہا تھا کے وہ آج بہت خوش ہیں۔

"ہاں بات تو ہے، انٹرنیشنل کمپنی سے ڈیل فیکس ہوئی ہے میری آج، ٹائم فار آ سیلیبریشن" وہ کافی خوش نظر آرہے تھے، جنہیں خوش دیکھ کر داؤد کا بھی موڈ اچھا ہو گیا تھا، جو صبح سے آفس میں رہ کر خراب تھا، کیونکہ اوہان کو لے کر کوئی بھی سُراغ اُسکے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں کیوں نہیں، آج کہیں باہر ڈِنر کرتے ہیں ہم سب، کیوں ماما؟"

"اور جو گھر میں کھانا بنوایا ہے میں نے وہ؟" وہ ایک سے اُن دونوں کو گھور کر دیکھتے ہوئے بولیں۔

"ارے بیگم وہ بھی کھالیں گے، آپ کا کھانا ضائع نہیں جاتا، ویسے بھی آپ کو پتہ تو ہے اِس گھر میں کھانے کا ضیاع بِلکل منع ہے۔"

"جی، یہ تو ہے، چلیں پھر ٹھیک ہے میں چینج کر کے آتی ہوں" وہ رحمان صاحب کی بات سُن کر مُسکراتے ہوئے صوفے سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"اُوکے میں بس فریش ہو کر آیا" داؤد اُنہیں یہ کہتے ہوئے اُوپر اپنے روم کی طرف جانے لگا اور شائستہ بیگم بھی چینج کرنے چلی گئیں، جبکہ رحمان صاحب وہیں لاؤنج میں بیٹھے اُنکا انتظار کرنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ کمرے سے باہر آئی تو دادا جان وہاں نہیں تھے، بہامین کو لگا کے وہ کمرے میں ہونگے اِس لیے اُنکے

کمرے کی طرف آ کر اُس نے دروازہ کھولا۔

"داداجان" وہ دروازے کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"بھاؤ" جب ایک دم سے اُسکے سامنے کوئی آیا۔

"یااللہ!" بہامین ایک دم اپنے سینے پر ہاتھ رکھے دروازے کو پکڑ گئی، اچانک سے کسی کے سامنے آجانے سے وہ ڈر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم" وہ اپنے سامنے کھڑی حیا کو دیکھتے ہوئے بولی، جو چہرے پر مُسکان لیے وہاں کھڑی تھی۔

"ہاں میں" حیا نے بہامین کو دیکھ کر جواب دیا، جو حیرانگی سے اُسے دیکھ رہی تھی کے وہ یہاں اچانک کیسے آگئی۔

"تم یہاں کیسے ؟" وہ حیا کو کندھوں سے پکڑ کر دیکھنے لگی کے کیا وہ سچی میں اُسکے سامنے کھڑی ہے۔

"کیسے کیا مطلب، تمہاری یاد آئی تو سوچا چلو مل آتے ہیں جا کر" وہ اپنی ہنسی دبائے بِلکُل سیریس ہو کر بہامین کو دیکھتے ہوئے بولی، جس پر بہامین نے اُسے گھورا۔

"نانا ابّو کے ساتھ آئی ہوں، اُنہیں زمینوں پر کچھ کام تھا، تو ماما نے کہا وہ بھی ساتھ چلتی ہیں تو ظاہر تھا ماما آگئی تو میں بھی آگئی، بس بابا اسلام آباد ہی ہیں، اُنہیں تو ظاہر تھا آفس میں کام تھے تو انہوں نے کہا ہم چلے جائیں، اِسی بہانے گھومنا پھرنا بھی ہو جائے گا اور میں تم سے مِلنے کا موقع کیسے جانے دیتی۔" وہ بہامین کو بتاتی جا رہی تھی اور بہامین مسکرا کر اُسکی باتیں سُن رہی تھی۔

"بہت اچھا کیا تم نے" وہ اُسے لیے اپنے ساتھ ہی کمرے سے باہر آگئی جب دروازے سے بہرام خان اور اُنکے دوست احمد شام جو حیا کے نانا تھے وہ اندر آ رہے تھے۔

"مل لیا تم دونوں نے" داداجان نے کہا تو بہامین نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

"کیسے ہو بیٹا آپ" احمد شاہ نے بہامین کے سر پر پیار دیتے ہوئے اُس سے پوچھا۔

"اچھی ہوں نانا جان" اُس نے جواب دیا۔

"حیا بیٹی کو کمرے میں لے جاؤ بچے، ہم ذرا باہر جا رہے ہیں تھوڑی دیر تک آتے ہیں" داداجان نے کہا تو بہامین "جی" کہہ کر حیا کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ فیکٹری سائڈ پر آیا تو اُس نے جیپ فیکٹری کی پچھلی سائڈ پر جیپ کھڑی کر دی، فیکٹری اور ہان کے گھر سے دوسری جانب تھی، جس جانب بہامین لوگوں کا گھر تھا، وہ پچھلے ایک مہینے

سے زور فیکٹری آتا جاتا تھا کیونکہ اُس نے وہاں نوکری کی تھی، بے شک وہ جس مقصد سے بھی تھی پر اُس نے کی تو تھی نہ۔ وہ جیپ کو کافی پیچھے کھڑی کر کے جیپ سے اُترا اور اُسے لاک کر کے چابی جیب میں ڈالتے ہوئے فیکٹری کی طرف بڑھا، وہ جیپ کو دُور کھڑی کر کے آیا تھا تاکہ کسی شک نا ہو کے یہ جیپ اُسکی ہے، ظاہر تھا لوگوں کو شک ہوتا ہے فیکٹری میں کام کرتے مزدور کے پاس جیپ کیسے تھی، اور ہان کے لیے آسان تھا کیونکہ فیکٹری جب تقریباً خالی ہو جاتی تھی وہ تب وہاں سے نکلتا تھا، وہ چلتے چلتے فیکٹری کے اندر گیا جہاں سب لوگ اپنے اپنے کام میں مشغول تھے، اُس نے سامنے ٹیبل پر بیٹھے آدمی کے پاس جا کر اپنی حاضری لگوائی۔

"خیریت ہے آج تم تھوڑا لیٹ آیا ہے" اُس آدمی نے اور ہان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم... کل سے دھیان رکھوں گا" وہ سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے پین واپس اُس آدمی کو تھما گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا یہ کچھ بوریاں آئیں ہیں سامان کا،اِس اُٹھوا کر اندر والے گودام میں رکھوادو" وہ آدمی سامنے پڑے بوریوں کے ڈھیر کی طرف اِشارہ کیا اور ہان سے بولا، تو وہ ایک نظر اُس ڈھیر کو دیکھتے اُس آدمی کو دیکھنے لگا، پھر اُس ڈھیر کے قریب جا کر اپنا کام کرنے لگا۔

وہ آدمی اور ہان کو دیکھ رہا تھا جب دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے پانچ بوریاں اپنے کندھے پر لادھ کر اندر گودام کی طرف چلا گیا، اور وہ حاضری لگانے والا آدمی مُنہ کھولے اُسے جاتا دیکھنے لگا، کیونکہ وہ اِتنی بھاری پانچ بوریاں ایک ساتھ اُٹھا کر لے گیا تھا۔اُسے وہاں کام کرتے کافی وقت ہو گیا تھا کے اور ہان نے فیکٹری کے کئر ٹیکر سے فیکٹری کی ایک ایکسٹرا چابیاں بھی لے لیں تھیں، یہ کہہ کے اگر رات گئے کوئی سامان آئے تو وہ آسانی سے آکر فیکٹری میں رکھوادے، جسے دیکھ کر فیکٹری کے کئر ٹیکر نے اُسے الگ سے فیکٹری کی چابیاں دے دی تھیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ تھانے میں داخل ہوا تو انسپیکٹر فاروق اپنے ٹیبل سے اُٹھ کے داؤد کے پاس آئے جو چلتے ہوئے اپنے آفس میں جا رہا تھا، آنکھوں پر کالی گلاسز لگائے سفید شرٹ اور کالی پینٹ پہنے، کلائی پر قیمتی گھڑی پہنے وہ چلتا جا رہا تھا۔

"سر بہت اچھی خبر ہاتھ لگی ہے ہمارے"

"ہاں فاروق صاحب آپ اور آپ کی اچھی خبریں" وہ اپنی جیکٹ اُتار کے اپنی کُرسی کے پیچھے لٹکائے فاروق صاحب کو تنظیہ لہجے میں بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں سر اِس بار پکی خبر ہے، ہمیں پتہ لگا ہے کہ وہ کلام اور سوات کے قریب کسی گاؤں میں ہے اِس وقت" انہوں نے داؤد کو بتایا تو وہ فاروق صاحب کی بات غور سے سننے لگا۔

"تو دیر کس بات کی ہے؟ ہمیں فورن چلنا چاہیئے وہاں"

"بٹ سر ہمیں کنفرم نہیں ہے کے وہ ایکچول میں کس جگہ پر ہے، آپ مجھے بس دو دِن دیں میں پتہ لگوالوں گا" فاروق صاحب نے کہا تو داؤد نفی میں سر ہلائے اُنہیں دیکھنے لگا۔

"اُوکے، لیکن بس دو دِن، اور مجھے مائیکل کے بارے میں بھی جلد از جلد خبر چاہیئے" وہ فاروق صاحب کو بولا تو وہ جی سر کہے آفس سے باہر چلے گئے، پھر کچھ دیر بعد داؤد بھی جیل میں راؤنڈ کے لیے اپنے آفس سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

جو رنجشیں تھیں، جو دِل میں غبار تھا وہ نا گیا

"آج سے ایک ہفتے بعد کا دِن میرے لیے بہت ضروری ہے، اُس جگہ پر جو کام ہو رہا ہے وہ وہاں کام کرنے والے مزدور نہیں جانتے، ہو سکتا ہے کے اُن میں سے کچھ لوگوں کو اِس بات کی

خبر ہو بھی لیکن وہ لوگ اُنکو کچھ پیسے دے کر اُن سب کا مُنہ بند کروا دیں گے، لیکن تم جانتے ہو کے میں یہاں کس مقصد سے آیا تھا، میرا مقصد پورا ہونے کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور تم سب بھی اُسی وقت یہاں سے نکل جانا، اور جتنا کہا جائے صرف اُتنا کرنا، سمجھے" وہ اپنے سامنے بیٹھے وقاص اور وہاج کو بول رہا تھا جو وہیں پر بیٹھے آرام سے اُسکی باتیں سُن رہے تھے۔

"آپ فکر نہ کریں بھائی، میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں، چاہے کچھ بھی ہو جائے" وہاج صوفے پر بیٹھے بیٹھے وہاں پڑی ایک تصویر کو گھورتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

"زیادہ ہیرو گیری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، جو جتنا کہا جائے تم سے وہی کرنا، خود سے اگر تم نے کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا" وہ اُسے ایک نظر دیکھنے کے بعد بولا، جس پر وہ اور ہان کو دیکھنے لگا، کتنا بدل گیا تھا وہ، شاید یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے؟" وہ دونوں کچن میں موجود تھیں جب حیا نے بہامین کے بازو پر نیلا سا نشان دیکھا، اُسے دیکھ کر بہامین سے پوچھا۔

'یہ.. وہ مجھے ہلکی سی چوٹ لگی تھی بس، ٹھیک ہو گیا ہے اب تو، تم چھوڑو اِسے یہ کمرے میں لے کر چلو میں بس کھانے کا چُولہہ بند کر کے آئی" وہ حیا کے ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑائے اُسے کچن سے باہر جانے کا کہنے لگی تو وہ مُسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلائے ٹرے اُٹھا کر باہر چلی گئی جبکہ بہامین اپنے بازو پر وہ نیلا سا نشان دیکھنے لگی، اُسے ایک ہفتے پہلے کا وہ منظر یاد آیا جب بازار میں وہ سب ہوا تھا، اور ہان نے اُسکا ہاتھ اِتنی زور سے پکڑا تھا کہ جب وہ گھر آئی تھی تو اُسکا بازو دو دِن با قائدہ لال رہا تھا، اور اب وہاں نیل پڑ چُکا تھا۔ اور ہان کو اُسکا نام کیسے پتہ چلا تھا وہ دو دِن تک یہی سوچتی رہی تھی، پر پھر بہامین کو لگا تھا کے جب مارُوخ نے اُسے آواز دی تھی تب اور ہان نے اُسکا نام سُن لیا ہو، لیکن یہ بات اُسکے ذہن سے نکل چکی تھی کے اور ہان نے اُسکا نام لے کر اُس سے سوال مارُوخ کے پُکارنے سے پہلے لیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جنگلی کھڑوس" وہ مُنہ ہی مُنہ بڑبڑاتے ہوئے اپنی قمیض کا بازو آگے کر کے بازو کی وہ جگہ ڈھک کر کچن سے باہر نکل گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"ارے کسی چیز کا ضرورت تو نہیں ہے یار تم کو؟" وہاج سیڑیوں سے چڑھ کر اُوپر جا رہا تھا جب اُسے اپنے پیچھے سے حماد کی آواز آئی، جو ہاتھ میں کچھ کام کا سامان لیے کھڑا تھا، شاید وہ باغیچے میں پھول لگانے آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں، میں ٹھیک ہوں حماد بھائی، کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، میں آتا ہوں آپ کی مدد کروا دیتا ہوں" یہ کہتے ساتھ ہی وہ نیچے آنے لگا لیکن حماد نے اُسے روک دیا۔

"نہیں نہیں، تم جاؤ آرام کرو، ویسے بھی شام ہونے والی ہے، میں نے کہا کام کر کے ختم کروں، پھر ٹائم نہیں ملتا نہ، تم جاؤ آرام کرو پھر صبح تم نے جانا ہوتا ہے کام پر، جاؤ شاباش" وہ

اُسے پیار سے کہتا ہوا اپنے کام میں لگ گیا، حماد کو یہی پتا تھا کے وہاج کسی ٹیلیفون کمپنی کی طرف سے یہاں کام کے غرض سے آیا ہے، کیونکہ وہاج نے اُسے یہی بتایا تھا۔اُس کے خود کام کا کہنے کے بعد وہ ٹھیک ہے کہتا سیڑھیاں چڑھ کر اُوپر آ گیا، جب اُسکی نظر نیچھے مارُوخ پر پڑی جو شاید حماد کو پانی کا گلاس دینے آئی تھی، وہ اُسے دیکھ رہا تھا جب مارُوخ نے چہرا اُٹھا کر اُوپر دیکھا تو وہاج کو خود جو دیکھتا پایا تو اُس نے فورن سے اپنا چہرا چادر سے ڈھک لیا، جس پر وہاج بھی اپنی نظریں نیچھے کیے اندر اپنے پورشن میں چلا گیا۔

"پاگل" اُس کے اندر جانے پر مارُوخ نے اُسکے پورشن کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے مُنہ میں بڑبڑایا، اور پھر حماد کی طرف متوجہ ہو گئی جو اُسے کوئی چیز پکڑانے کا کہہ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"واہ واہ کیا تازی ہوا ہے، بندہ یہیں پر پیدا ہوا اور یہیں پر مر جائے کیوں، کیا کہتے ہیں فاروق صاحب؟" داؤد اپنی کالی گلاسز آنکھوں سے اُتارتے ہوئے گاڑی سے اُترا اور فاروق صاحب کے

کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوستانہ آنداز میں بولا۔وہ لوگ سوات کے اُس گاؤں میں آ چکے تھے، کیونکہ داؤد نے اُس گاؤں کے بارے میں خود پتہ لگوالیا تھا،وہ بھی دُو دِن سے پہلے۔

"جی سر، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"

"کیا ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ زیادہ گپیں نہیں لگانے لگ گئے آپ، چلیے اب اندر،اور ہاں آفس تو صاف کروادیا تھا نہ آپ نے؟" وہ فاروق صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"جی جی سر، وہ تو صبح ہی کرنے کا کہہ چکے تھے ہم"

"گُڈ جاب! اب چلیں، بہت کام ہے مجھے" وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا، فاروق صاحب اُسے اندر جاتا دیکھ کر کندھے اُچکائے داؤد کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ہان اپنے پچھلے کمرے کی بالکونی میں کھڑا تھا جب اُسکے فون پر ایک کام آئی، وہ مائیکل کی کال تھی، کچھ دیر وہ بجتی رہی، پر پھر اُس نے وہ کال اُٹھالی۔

"کیسے ہو اور ہان؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا

"کام کی بات پر آیا کرو مائیکل، تم جانتے ہو مجھے یہاں وہاں کی باتیں کرنا کتنا بُرا لگتا ہے" وہ اپنے ہاتھ میں موجود سیگرٹ کو دیکھتے ہوئے بولا، جواب آدھا ہو چُکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک آدمی آیا ہے وہاں، اُس کے پاس ایک بریف کیس ہے، مجھے وہ بریف کیس چاہیئے کسی بھی حال میں، وہ آدمی میرا بریف کیس چوری کر کے وہاں بھاگ گیا کے مجھے پتہ لگا ہے، پر وہ نہیں جانتا کے تم بھی اُسی علاقے میں ہو، میں بس یہ چاہتا ہوں کے مجھے وہ بریف کیس دو دِن میں میرے پاس چاہیئے، اُس میں کافی ضروری ڈاکیومنٹس ہیں میرے" وہ بولنے لگا تو بولتا ہی چلا گیا، اور ہان کو اُس کی آواز سے پتہ لگ رہا تھا کے وہ کتنا گھبرایا ہوا ہے۔

"کام ہو جائے گا" یہ کہتے ساتھ اورہان نے فون رکھ دیا، اور اپنے ہاتھ میں جلتا سیگرٹ اپنی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی میں مسل کر بُجھا دیا، سیگرٹ لگنے پر اُسکی ہاتھ کی نسیں اُبھری تھیں، شاید اُسے خود کو تکلیف دے کر اچھا لگتا تھا۔ چاند کی خوبصورت روشنی ہر جگہ کو چمکا رہی تھی۔

"تم بتاؤ، تمہیں بڑے ہو کر کیا بننا ہے اورہان؟" وہ اورہان کو اپنی گود میں بیٹھائے پوچھ رہے تھے۔

"میں ابھی نہیں بتاؤں گا، جب میں بڑا ہو جاؤں گا تب آپ کو پتہ لگ جائے گا" وہ بولا اور اورہان کے والد ہنس پڑے۔

"ہاہاہا... ٹھیک ہے، میرے بچے جب بڑے ہو جاؤ گے تب بتا دینا، بلکہ تب بتاؤ گے تھوڑی، تب تو بن کے دِکھا دو گے" انہوں نے اُسے دیکھتے ہوئے، جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا خیر یہ بتاؤ، کے صبح فریج میں ایک کپ کیک پڑا تھا، کس نے کھایا وہ؟" وہ اورہان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے جس پر وہ نظریں یہاں وہاں کیے اُنہیں بغیر دیکھے بولا۔

'مجھے تو نہیں پتہ بابا، وہاج نے کھالیا ہوگا" وہ معصومیت سے کندھے اُچکائے بولا، تو اُس کے پیٹ پر گدگدی کرنے لگے۔

"اچھا جی وہ تین سال کا ہے ابھی بس، وہ کپ کیک اِس پیٹ میں ہے"

"ہاہاہا.... بابا.. اچھا نہ... ہاہاہا" اُسکی ہنسی کی آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی، اور اُسکی آنکھوں سے ہنس ہنس کے آنسوں نکلنے لگے، اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آنکھیں ویران آنکھوں میں بدل گئیں، جن میں اب کوئی احساس باقی نہ تھا۔

"اچھا جی، تو یہاں صاحب یہ سب کچھ کر رہے ہیں، پر اب میں آ گیا ہوں، ہم بھی تو دیکھیں کیا چیز ہے وہ" داؤد اپنے سامنے پڑی ایک فائل کو دیکھنے لگا جو فاروق صاحب نے کچھ دیر پہلے ہی بنا کر داؤد جو دی تھی، جس میں اورہان کے بارے میں یہاں رہنے کے بعد کی بہت سے انفارمیشن تھی، لیکن ابھی بھی وہ انفارمیشن پوری نہیں تھی۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی اُس فائل کو بند کرتا وہیں آفس کی کُرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُسکا پتہ مل گیا ہے خان صاحب، آپ کہیں تم ہم جا کر اُسے یہاں بُلا لائیں؟"

"نہیں، وہ نہیں آئے گا، ہم خود جائیں گے اُسکے پاس" بہرام خان اپنے سامنے کھڑے آدمی سے کہنے لگے جو اُن کے پاس یہ خبر لایا تھا۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے خان صاحب"

"کیا تمہیں یہ سب ٹھیک لگ رہا ہے؟ کیا تمہیں اُس سے اِتنے سال بعد ملنا چاہیئے" احمد شاہ جو وہیں بہرا ور خان کے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے فکر مندی سے اُنہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک غلطی بہت سال پہلے ہوئی تھی مجھ سے، مگر اب میں یہ دوسری غلطی ہر گز نہیں کر سکتا، میری زندگی کا وقت بہت کم رہ گیا ہے تم اچھے سے جانتے ہو، اور میں اپنی بچی کو کسی ایسے انسان کے ساتھ باندھ دینا چاہتا ہوں جو ساری زندگی اُسے ایسے ہی رکھے جیسے میں نے اپنی بچی کو پالا ہے، اور اُسکا علاوہ اِس دُنیا میں کوئی نہیں ہے ایسا جو میری بچی کو بِلکل ویسا ہی رکھے گا، کیونکہ میں اُس سے اُسکی محبت چھین کر لے آیا تھا، اُنکے بچپن میں مجھے اِس چیز نے ڈرا دیا تھا کے شاید یہ چیز ٹھیک نہیں ہے، مگر اب مجھے جب اُسکی آنکھیں یاد آتی ہیں تو، مجھے وہ بچہ یاد آجاتا ہے جو میری بچی کے لیے اپنے بچپن میں بھی تڑپ رہا تھا۔"

"ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو تم، کچھ نہیں ہو گا تمہیں تم بِلکل ٹھیک جاؤ گے، اور بہامین بیٹی کے لیے ہم سب ہیں تو" احمد شاہ نے بہرا ور خان کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں احمد، میں جو چاہتا ہوں مجھے وہ کرنے دو، بے شک وہ اب مجھے مطلبی کہے جو مرضی کہے، پر میں اپنی بچی کی آنے والی زندگی پر رِسک نہیں لے سکتا۔" وہ اپنی چھڑی پکڑ کر کھڑے ہوتے بولے۔

"جیسے تمہیں بہتر لگے، کیا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟" احمد شاہ نے بہرام خان سے پوچھا۔

"نہیں، تم یہاں اپنے کام سے آئے ہو، اور ویسے بھی مجھے اُس سے اکیلے میں مُلاقات کرنی ہے" انہوں نے جواب دیا، جس پر شاہ صاحب سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"لالا! ایازہ داجامواوسینہ وکےم، ورور؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(بھائی! یہ والا سوٹ اِستری کر دُوں؟)ماروخ حماد کا ایک سوٹ الماری سے نکالتے ہوئے کمرے سے باہر آ کر اُس سے پوچھنے لگی، تاکہ وہ صبح پہن کر جا سکے۔

"ھوسمہ دہ زویہ"

(ہاں کر دو بچے)وہ دیوار پر ایک کیل ٹھوکتے ہوئے مصروف انداز میں کہنے لگا۔

"صبح جلدی اُٹھا دینا مجھے بچے، ضروری کام ہے ایک"اُس نے پھر سے اُونچی آواز میں کہا تاکہ ماروخ کو کمرے میں آواز آ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ھوورورہ"

(جی ٹھیک ہے بھائی)حماد کی بات سُن کر وہ اُسے ہاں کہتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

یہی ہے جبر یہی ہے اختیام کا موسم

وہ گھر کے باغیچے میں کھڑی گھاس کو پانی دے رہی تھی جب اُسکی نظر اپنے باغیچے سے ندی کے اُس پار اورہان پر پڑی جو وہاں دوسری طرف اپنے گھر میں کچھ کر رہا تھا، جو دُور سے نظر نہیں آ رہا تھا۔ بہامین اُسے وہاں کھڑا دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے واپس چہرا جُھکائے اپنے ہاتھ میں پکڑے پائپ سے گھاس پر پانی ڈالتے ہوئے اپنے کام میں مشغول ہو گئی کے جب اچانک وہ رُکی، اُس نے چہرا اُٹھا کر دیکھا تو اورہان کا گھر بہامین کے باغیچے سے کچھ دائیں جانب تھا جس طرف گھر میں بہامین کا کمرا تھا اور اُسکے کمرے میں کھڑی ڈائریکٹ اورہان کے گھر کے سامنے تھی، فاصلے پر تھی لیکن سامنے تھی، اُس نے کچھ سوچتے ہوئے پائپ کو وہیں پھینکا اور پانی کا نکلا جا کر بند کیا، وہ اپنی چادر سے ٹھیک سے اپنے چہرے کو ڈھانپے گھر کا گیٹ کھولتی وہاں سے باہر نکل گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"ہاں ٹھیک سے پہنچ گیا تھا ماما میں، آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاں دو چار دِن میں کام ختم کر کے واپس بھی آ جاؤں گا میں" داؤد اپنے روم کی بالکونی میں کھڑا شائستہ بیگم سے بات کر رہا تھا، وہ ایک ریسٹ ہاؤس میں رُکا تھا، جو خاص اُسکے لیے کھولا یا گیا تھا۔

"جی ماما، میں سمجھ گیا ہُوں، اور ڈیڈ کو بھی بتا دیجیے گا، چلیں اب میں فون رکھ رہا ہوں" وہ بالکونی سے اندر آتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے پہنتے ہوئے فون کان سے لگائے بول رہا تھا، اور پھر اُس نے فون رکھ دیا۔ وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر آنے لگا تھا جب دروازے کھولنے پر سامنے ہی فاروق صاحب کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فاروق صاحب، کیا مجھے دو پَل سانس لینے کا ٹائم بھی نہیں ملنا چاہیئے، آپ کا کیا خیال ہے؟" وہ اُنہیں پوری طرح سے تیار کھڑا دیکھ کر بولا، جس وہ کھسیانی سی ہنسی ہنسنے لگے۔

"سر آپ بھی نہ" انہوں نے ہنستے ہوئے داؤد کو دیکھ کر بولا۔

'ہاہاہا، بہت فنی ہو گیا نہ؟ اب میں ناشتہ کر لوں" وہ اُنہیں طنزیہ لہجے میں بولا، جس پر وہ جی سر کہتے ہوئے اُسکے ساتھ نیچے آ گئے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ گھر کی باہر والی جگہ پر موجود کوئی کام کر رہا تھا، جب وہ گھر کے گیٹ کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی۔ وہ اُسکی موجودگی محسوس کر چکا تھا۔

"سنیں" بہامین کی آواز پر اُسکے کام کرتے ہاتھ تھمے، لیکن پھر وہ دوبارہ سے اپنا کام کرنے لگا۔

"کچھ پوچھنا تھا آپ سے" وہ گیٹ کے اُوپر سے دائیں جانب کھڑے اورہان کو دیکھ کر بول رہی تھی، جس کی بس پیٹھ نظر آ رہی تھی بہامین کو۔ اُسکے سوال کا کوئی جواب نہ آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کا گھر بلکل سامنے ہے ہمارے گھر کے، وہ.... کوئی ہے شاید، جو میری کھڑکی کے پاس کچھ سامان رکھ کر جاتا ہے، پچھلے 20,21 دِن سے ہو رہا ہے یہ، تو کیا آپ نے کبھی کسی کو دیکھا ہے ایسے؟ وہاں سے آتے جاتے یا وہاں میرے گھر کے آس پاس؟" وہ پوچھ رہی تھی جب اورہان نے کام روک کر اپنے چہرا تھوڑا سا موڑے اپنی نظر ہس ٹیڑھی کیے اُسے دیکھا، پر بہامین کو یہ بات محسوس نہ ہوئی۔

"مجھے کیا پتہ؟ تمہیں آیا ہے تم جانو!" وہ اپنی شرٹ اُتار کر سائڈ پر لٹکاتے ہوئے اپنے کتے کو کھانا ڈالنے لگا، وہ وہیں پر کھڑی گھر سے باہر اُسے کھانا ڈالتے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو سچ میں نہیں پتہ کے ہمارے گھر کے باہر وہ سامان کون رکھ کے گیا؟" وہ معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے اپنے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے سامنے موجود شخص سے بولی جس کا دھیان شاید ہی اُس کی بات کی طرف تھا۔

اُسکے دوبارہ سوال کرنے پر وہ چہرا موڑ کر اُسے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو کے اگر دوبارہ یہ سوال کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔اُس لڑکی کے چہرے پر مایوسی چھا گئی، شاید وہ جو جواب چاہتی تھی اُسے وہ جواب نہیں مِلا تھا۔

"کیا مجھے تھوڑا پانی ملے گا مجھے ہاتھ دھونے ہیں" کچھ دیر کے وقفے کے بعد وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی، اُسکے ہاتھوں پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔وہ جو وہیں کھڑا کُرسی پر کیل ٹھوک رہا تھا اُس کی بات سُن کر وہ رُک گیا، پھر ہتھوڑا وہیں رکھ کر بائیں جانب پڑا پانی سے بھرا ڈبہ اُٹھا کر اُسکے پاس لایا اور اِس سے پہلے وہ اُسکے ہاتھ دھلواتا ایک ہوا کے جھونکے سے بہامین کی چادر اُس کے چہرے سے ہٹ گئی اور وہ وہیں تھم گیا، ایسا تو نہیں تھا کے اُس نے آج سے پہلے اُس سے زیادہ خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں تھی پر پتہ نہیں کیوں وہ اپنی نظریں اُسکے چہرے سے ہٹا نہیں پایا، اُسکی آنکھیں جُھکی ہوئی تھی اور چہرے پر نظر آتے پریشانی کے آثار اُسے اور بھی حسین بنا رہے تھے۔

"سنیں" اُسکی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور ایک نظر اُسے دیکھ کر اپنی نظریں ہٹا گیا اور پانی سے بھرا ڈبہ وہیں اُسکے پیروں کے پاس رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"دھو کر چلی جاؤ اور دوبارا یہاں مت آنا" وہ چہرا موڑ کر سپاٹ لہجے میں بولا، اور دوبارہ سے جا کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا، وہ اُسکی پشت کو دیکھتے ہوئے وہیں باہر کھڑی ہو کر ڈبے میں سے پانی لے کر اپنے ہاتھ دھونے لگی۔ ہاتھ دھونے کے بعد وہ دروازے کے اُوپر سے جُھک کر وہ ڈبہ واپس رکھ کر وہاں سے جانے لگی تھی جب اُسکی نظریں اُسکے دائیں کندھے پر پڑی جہاں سے خون رس رہا تھا، اُس نے آنکھیں چھوٹی کیے غور سے دیکھا تو وہاں بہت گہرا زخم تھا جس میں سے اب خون نکل رہا تھا، شاید اُسکے کام کرنے کے درمیان وہ زخم کھل گیا ہو کیونکہ اُس زخم سے نکلتے خون میں ایک دھاگا لٹکتا ہوا نظر آ رہا تھا، شاید وہاں لگے سٹیچز کھل گئے تھے، پر شاید وہ یہ سب محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ کیا.... یہ دیکھیں آپ" وہ ایک دم پریشانی سے دروازے دھکیلتے ہوئے اندر آتے ہوئے بولی، اِس سے پہلے وہ اُسکے پاس آکر اپنی چادر اُسکے کندھے پر رکھتی وہ اُسے اندر آتا دیکھ کر فورن سے اپنا کام چھوڑتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک بار کہا نا تم نے لڑکی کے مجھے نہیں پتہ کچھ بھی، میں یہاں تمہارے گھر کے باہر یہ دیکھنے کے لیے نہیں بیٹھا کے کون آیا کون گیا سمجھی تم!" وہ ایک دم انتہائی غصّے سے دھاڑا، جس پر وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوئی۔ یہ کہتے ساتھ ہی وہ اُٹھ کر اپنے گھر کے باہر والے دروازے پر لگی کیل پر لٹکی شرٹ اُتار کر واپس سے اُسی زخم کے اُوپر پہن چکا تھا اور اُس زخم سے رستا ہوا خون اب اُسکی شرٹ پر بھی لگ گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ... اِتنا خون نکل رہا ہے آپ اُس پر کچھ" وہ اُسے ایسے ہی شرٹ پہنتا دیکھ کر بولی کیونکہ خون کافی زیادہ بہہ رہا تھا پر پتہ نہیں کیوں اُس آدمی کو کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھو لڑکی، اپنی حد میں رہو.....اور یہ بات میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، میرے سے زیادہ بات چیت تمہاری صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے، یہ میری تمہیں پہلی اور آخری وارننگ ہے!" وہ ایک دم سے اُسکی کلائی کو جکڑتے ہوئے اُسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اُس کے اِتنے قریب آکر بولا کہ اُسکے مُنہ سے آتی سیگرٹ کی مہک کو وہ محسوس کرتی اپنے گرِد لپٹی چادر کو زور سے دبوچتے ہوئے چہرے پر کر گئی۔

"چھ... چھوڑیں مجھے" اپنی کلائی پر اُسکے ہاتھ کی سخت گرفت محسوس کرتے ہوئے وہ بھرے ہوئے لہجے میں بولی، اُسکا لہجہ دیکھ کر وہ ایک دم سے اُس سے دُور ہوا، اور پانی کے ڈبے کو غصّے سے ٹھوکر مارتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

"چلی جاؤ یہاں سے" وہ انتہائی ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتے ہوئے بغیر اُسکو دیکھے اگلے ہی پل گھر کے اندر چلا گیا اور وہ وہاں کھڑی کھڑی آنکھوں میں نمی لیے بس اُسے جاتا دیکھنے لگی، وہ کیوں اِتنا سخت دِل تھا؟

Clubb of Quality Content

اُس نے ایک نظر اپنی سُرخ ہوئی کلائی کو دیکھ کر اُسے اپنی چادر اُسے ڈھک لیا اور اُس کے گھر کے بند دروازے کو دیکھتے اگلے ہی پل خود بھی وہاں سے چلی گئی۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

پانی کا خالی ڈبہ وہیں پر گرا پڑا رہ گیا، وہ کھڑکی سے کھڑا اُسے جاتا دیکھ رہا تھا اُسکی نظروں نے اُسکا دُور تک پیچھا کیا، اور جب تک وہ اپنے گھر کے اندر نہیں چلی گئی وہ وہیں کھڑا اُسے دیکھتا رہا۔ اُسکے جانے کے بعد وہ نفی میں سر ہلائے کھڑکی بند کر گیا اور اپنے چھوٹے سے گھر کی لائٹس بھی بُجھا گیا کیونکہ اب اُسکے کام کا وقت ہو رہا تھا وہ کام جس کے بارے میں یہاں کسی کو کوئی خبر تک نہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"اسلام علیکم! کیسے ہیں آپ؟" وہ ابھی ابھی گھر سے نکلا تھا جب اُسے سامنے حماد نظر آیا جو شاید اپنے کام کو جا رہا تھا۔

"ارے تم! کیا، کام پر جا رہے ہو؟" وہ وہاج کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ جس پر وہاج دوپل کو ہنسنے لگا پھر اُسے دیکھ کر بولا۔

"یہی سمجھ لیں بس" وہ اپنا سر کھجاتے ہوئے ہوئے جہاں وہاں دیکھ کر بولنے لگا۔

"اچھا اچھا! ویسے آج تم نے بِلکل امارارنگ کا کپڑا پہنا ہیں" وہ وہاج کی شلوار قمیض کی نظر ڈالے بولا، اُس نے بھی آج نیوی بِلو رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی، جو حماد نے بھی پہنی تھی۔

"ارے ہاں، میں نے تو دھیان ہی نہیں دیا" وہ ہنستے ہوئے حماد سے بولا تو وہ بھی مُسکرا دیا۔

"اچھا چلو اب اَم چلتا ہے، اَم کو ذرا لیٹ ہو رہا ہے کام سے" وہ وہاج کے کندھے ہر تھپتھپاتے ہوئے گھر سے نکل کر اپنے کام پر چلا گیا، جب پیچھے سے وہاج اُسے جاتا دیکھنے لگا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ سٹڈی ٹیبل پر اپنا پینٹنگ کا سامان اور پیپرز پھلائے بیٹھی تھی، جبکہ اُسکا دھیان اپنے ہاتھ میں موجود اُن خطوں پر تھا جو کافی دِنوں سے اُسے آرہے تھے، پتہ نہیں کیوں پر بہامین کو اُس خطوط سے کافی اپنا پن سا محسوس ہونے لگا تھا، جیسے وہ اُس کے کسی بہت قریب ترین شخص نے اُسے دیے ہوں، نا جانے کیوں بس اُسے ایک لگاؤ سا ہو رہا تھا، یا شاید محبت تھی، جو اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے اُن خطوط کو دیکھ رہی تھی اور یہی سوچ رہی تھی کے کاش کسی طرح اُسے پتہ لگ جائے کے وہ شخص کون ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"جرنلِسٹ ہوں میں، اور یہاں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ٹیرارِسٹ ہوں" وہ وہاج کے ساتھ ساتھ چلتا جا رہا تھا جب اُس نے وہاج سے کہا جس پر وہ ہنسنے لگا۔

"شکل تو تیری دہشت گرد والی ہی ہے" وہاج اپنی قمیض کے بازو فولڈ کیے مصروف انداز میں وقاص کو دیکھتے ہوئے بولا، جس پر اُس نے وہاج کو گھور کر دیکھا۔

"وقاص! وہ آدمی ہمارا پیچھا کر رہا ہے، تو الگ ہو جا مجھ سے" وہاج نے سامنے ایک دُکان میں لگے شیشے سے اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے وقاص سے کہا۔

"پر میں" وقاص نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کر" مگر وہاج نے اُسے چُپ کروا دیا، وقاص اُس سے فاصلہ بنا کے دائیں جانب ہو گیا۔

"شُکریہ اُستاد، راستہ بتانے کے لیے" وہاج نے اُونچی آواز میں وقاص کو ہاتھ ہلا کر کہا تاکہ اُسکے پیچھے آنے والے آدمی کو یہ نہ لگے وہ وہاج کے ساتھ ہے۔ وہ بازار والی سائڈ سے اب نیچے کی طرف آ رہا تھا، جس روڈ کے ایک طرف جنگل تھا اور دوسری طرف نیچے کر کے ایک اور روڈ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی اور اُسکے بعد نیچے کھائی تھی۔اُن دونوں جگہوں کے درمیان وہ روڈ تھی جس پر وہ چل رہا تھا۔

"اے رُکو" وہاج کو پیچھے سے آواز آنے پر بھی وہ آواز کو ان سُنا کرتے ہوئے چلتا جا رہا تھا۔وہ اپنے چلنے کی سپیڈ تیز کرنے لگا کیونکہ اُسکے پیچھے آنے والا آدمی اب تیز ہو گیا تھا، کہ اچانک اُس آدمی کا فون بجا،اُس نے وہاج سے نظریں ہٹائے اپنی جیب کی طرف دیکھتے ہوئے فون اُٹھایا ہی تھا کہ اُسکی نظر جیسے ہی روڈ پر پڑی وہ وہاں سے غائب تھا۔

"جی سر، سر میں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں" اُس آدمی نے فورن کال بند کر کے نظریں اِدھر اُدھر گھمائیں تو اُسے وہاج نیچلی سڑک سے تیزی سے جاتا ہوا نظر آیا۔وہ بھاگ کر نیچے اُترا اور اُسکے پیچھے پیچھے گیا، وہ اُسے آواز دیتا جا رہا تھا پر وہ سُن نہیں رہا تھا۔

"وہیں رُک جاؤ ورنہ تمہیں مارنے کا آرڈر مِلا ہوا ہے ہمیں میں گولی چلا دوں گا" وہ اپنے آگے چلتے وہاج کو آواز دے کر بول رہا تھا جو فون اپنے کان سے لگائے وہیں پر آگے آگے چل رہا تھا۔

"دیکھو میں بس تین تک گنوں گا بس، ایک..... دو..... تین..... ٹھا" وہ گولی سیدھی پیچھے سے اُسکے سینے سے ہوتی ہوئی سامنے دِل کے مقام کو چیرتی ہوئی باہر نکلی، اُس آدمی کا ہاتھ ہوا میں بلند تھا اور فضا میں ایک گولی کی گونج اُٹھی تھی، اُسکے ہاتھ سے فون چھوٹ کر زمین پر گرا گیا، اور اُسکے ہاتھ میں پکڑے شاپر بھی زمین بوس ہو گئے، جن کے گرنے پر اُس کے اندر موجود سامان زمین پر بکھر گیا، جو نِت نئے سوٹ تھے۔ وہ شاپر گرنے پر اُس آدمی کا دھیان اُس پر پڑا تو وہ دو پَل کو رُک گیا، وہاج کے ہاتھ میں تو کوئی شاپر نہیں تھا جب اُس نے اُوپر سے نیچے چھلانگ لگائی تھی۔ وہ اپنی گَن واپس پینٹ میں رکھتے ہوئے بھاگتے ہوئے اُس آدمی کے پاس آیا اور اُسکے قریب آکر زمین پر بیٹھا، اُس شخص کا خون سڑک کو بھگوتا جا رہا تھا، اُس پولیس والے نے ہاتھ اُس آدمی کی کمرے کے نیچے ڈال کر اُسے سیدھا کیا تو حیرانگی سے اُسکی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں، وہ وہاج نہیں تھا۔ تو کون تھا وہ؟ اُس پولیس والے کی حالت خراب ہونے لگ گئی، وہ کسی بے گناہ پر گولی چلا چُکا تھا۔ وہ ابھی اِنہیں سوچوں میں گُم تھا جب ساتھ زمین پر گرے فون میں سے مسلسل آواز آ رہی تھی، کوئی تھا جس سے وہ زُمین پر زخمی گرا انسان گولی لگنے سے پہلے بات کر رہا تھا۔ اُس پولیس والے نے فورن سے وہ فون کاٹ دیا اور اُس آدمی کو اپنی گود میں اُٹھایا، تاکہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اُسے ہسپتال لے جا سکے۔اُسکے خون کی بوندیں نیچے زمین پر گرتی جا رہی تھی،وہ آدمی کچھ بولنے کی کوشش کر رہا تھا اُس پولیس والے سے پر اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"میری ب..." وہ کانپتی ہوئی آواز سے بولنے لگا،پر اُس سے بولا نہیں گیا۔

میں آپ کو ہسپتال لے کر جا رہا ہوں فکر نا کریں" وہ پولیس والا مسلسل چلتے ہوئے ہانپتی کانپتی آواز میں اُس آدمی کو تسلی دے رہا تھا۔سامنے سے آتی ایک گاڑی کو اُس نے ہاتھ کے اِشارے سے روکا تو اُس نے شُکر ادا کیا کے وہ گاڑی رُک گئی،پولیس والے نے اُس گاڑی والے کو مدد کا مدد تو وہ فورن مان گیا،جس پر وہ آدمی کو گاڑی میں ڈال کے خود بھی ساتھ بیٹھ گیا،اور گاڑی والے جو جلدی سے جلدی نزدیکی ہسپتال لے جانے کا کہا کیونکہ اُس آدمی کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

رات کا سیاہ پردہ سارے گناہ سارے عیب ڈھانپ چکا تھا، ایسے میں وہ چلتے چلتے گھر کی طرف آ رہا تھا جب اُسکی نظر گھر کے باہر کھڑی ماروخ پر پڑا۔ جو رات کے 10 بجے گھر سے باہر کھڑی یہاں سے وہاں دائیں بائیں ٹہل رہی تھی۔ وہ گھر کے پاس آیا تو وہ گیٹ کھول کر اندر آیا، جس کو اندر آتا دیکھ کو وہ جو گیٹ کے قریب ہی کھڑی تھی گیٹ سے دُور ہو گئی۔

"بُرا نا مانیئے گا لیکن خیریت ہے؟ آپ اِتنی رات کو یہاں باہر کیا کر رہی ہیں؟" وہ ماروخ کو ایک نظر دیکھتا اپنی نظریں سائڈ پر کیے فون نکال کر اُس پر نظریں جمائے ماروخ سے سوال کرنے لگا۔ اُس وہاج کے گھر کے گیٹ سے اندر آنے پر اپنی چادر آدھی چہرے کے سامنے کر چکی تھی، حالانکہ وہاج نے اُسے پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی وہ... لالا ابھی تک نہیں آئے، روز 7 بجے تک آ جاتے ہیں، آج ام نے فون بھی کیا تو فون نہیں اُٹھایا، دوپہر میں بات ہو رہا تھا پر اچانک فون بند ہو گیا۔ اَم کو بہت ٹینشن ہو رہی ہے" وہ بمشکل اپنی رونا روکتے ہوئے وہاج کو کہنے لگی، کیونکہ پیچھلے تین گھنٹے سے پریشانی سے اُسکا بُرا حال ہو رہا تھا۔

"کیا مطلب آئے نہیں ہے؟ کچھ بتا کے گئے تھے کے آج دیر ہو جائے گی؟" وہاج پیشانی پر بل ڈالے اچانک سے فون سے نظریں اُٹھا مارُوخ سے بولا۔

"نہیں... وہی تو بات ہے.. اگر ایسا ہوتا تو لالا ضرور صبح بتا کر جاتے آم کو، لیکن اِنہوں نے ایسا کچھ نہیں بتایا" وہ اپنی آنکھ سے نکلتا ایک آنسوں چادر سے صاف کرتے ہوئے بولی، وہاج اُسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا لیکن وہ جان گیا تھا کے وہ رو رہی ہے، لیکن وہ اتنا حق نہیں رکھتا تھا کے اُسکے آنسوں پونچھ سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھیں آپ فکر نہ کریں، میں پتہ کرتا ہُوں آپ...." اِس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا اُنکے گیٹ کے باہر ایک 15,14 سال کا بچہ بھاگتے ہوئے آیا اور وہیں کھڑی مارُوخ کو پکارا۔

"مارُوخ باجی، وہ حماد لالا..." وہ گیٹ کے باہر کھڑا ہانپتے ہوئے بولنے لگا۔

"کیا؟ کیا.... ہوا لالا کو؟" مارُوخ اچانک سے گیٹ کھول کر باہر آئی۔

"وہ لالا کو گولی" اُس بچے بس اِتنا ہی بولا تھا کے مارُوخ کو لگا اُسکا سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔

"یا اللہ" اُسکی آنکھوں کے سامنے اچانک سے اندھیرا آ گیا، اور وہ ایک دَم سے زمین پر گرنے لگی جب وہاج نے اُسے کندھے سے تھام لیا۔

"مارُوخ سنبھالو خود کو، کچھ نہیں ہوا، وہ ٹھیک ہونگے، تم بتاؤ ہمیں کون سے ہسپتال میں ہیں وہ؟" وہ مارُوخ سے کہتے کہتے اُس بچے کی طرف پلٹا جو وہیں باہر کھڑا تھا، وہاج کے پوچھنے پر اُس نے ہسپتال کا نام بتایا جس پر وہاج نے مارُوخ کی طرف دیکھا، جس کا چہرے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ ہوش میں ہی نہیں تھی، وہ خالی خالی نظروں سے وہاج کو دیکھ رہی تھی جب اُس نے مارُوخ کے گالوں پر تھپتپاتے ہوئے اُسے ہوش دلایا، مگر وہ بیچاری اِسی صدمے سے باہر نہیں آ پا رہی تھی کے حماد کو گولی لگی ہے۔ وہاج نے اُسکی چادر ٹھیک کی اور اُسکے چہرے کو اچھے سے ڈھانپا، جس

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

کے بعد وہ گھر کا گیٹ کھولتے اُسکے بچے کے ساتھ ہی چلتے ہوئے ماروخ کو اپنے ساتھ لیے ہسپتال کی طرف چل پڑا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنے گھر کے پاس بنی ایک بیکری پر کھڑی اپنے لیے کچھ کھانے کا سامان خرید رہی تھی، کیونکہ اُسکا دِل چاہ رہا تھا کپکیسز کھانے کو تو وہ بجائے دادا جان کو کہنے کے وہ اُنہیں بتا کر بیکری تک آ کر خود اپنی پسند سے کچھ کپکیسز لینے لگی، جب وہ وہاں سے اندر آیا۔ بہامین کا دھیان کاؤنٹر پر کھڑے آدمی پر تھا جو اُسکا بِل بنا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسی ہو؟" وہ کاؤنٹر والے کو پیسے دے کر اپنے سامان کا شاپر اُٹھانے لگی جب اُسکے ساتھ کھڑے آدمی نے بہامین سے کہا۔ بہامین نے اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے کیا وہ اُس سے سوال کر رہا تھا؟

"جی؟"اُس نے سوالیہ انداز میں اپنے سامنے کھڑے اُس شخص سے سوال کیا۔جس پر وہ مُسکرا کر چہرا جُھکا گیا۔

"آپ کے علاوہ یہاں کوئی لڑکی موجود ہے"داؤد اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بہامین کو دیکھ کر بولا۔ہاں وہ انسپیکٹر داؤد رحمان ہی تھا۔

"ایکسکیوزمی"وہ یہ بول کر بیکری سے باہر نکل گئی جب وہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے آیا۔

"جواب نہیں دیا آپ نے کوئی"

"کون ہے آپ؟اور کس بات کا جواب؟"وہ اپنی چادر ٹھیک کرتی ہوئی گھر کے راستے پر چلتی جا رہی تھی جبکہ داؤد بھی اُسکے ساتھ ساتھ چلتا جا رہا تھا۔

"خطوط کا"اُس نے بس یہ کہا اور بہامین کے قدم وہیں پر رُک گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنے کمرے صوفے کے قریب کھڑا ایک ہاتھ میں جلتا ہوا سیگرٹ پکڑے کھڑا تھا، اور اُسکی نظریں ٹیبل پر پڑے سوٹ کیس پر تھی جو اُسے ڈھونڈ کے لانے کے لیے کہا گیا تھا۔ اور ہان ابھی اُس سوٹ کیس کے لاک کو دیکھ رہا تھا جس پر ڈیجیٹل لاک تھا اور ہان شاید اُس آدمی کو وہیں گولیوں سے نہ بُھونتا اگر اُس نے اور ہان کے ساتھ ذاتی طور پر پنگا نہ لیا ہوتا، کیونکہ یہ سوٹ کیس مائیکل کا نہیں بلکہ اور ہان کا تھا، جس میں موجود انفارمیشن صرف اور صرف اور ہان کے کام کی تھی، اگر وہ آدمی چُپ چاپ اور ہان کو یہ سوٹ کیس دے دیتا تو اُسکی جان بچ جاتی، مگر شاید وہ زندہ نہیں رہنا چاہتا تھا، اور ہان نے جیسے جیسے اپنی بندوق سے گولیاں اُس کے جسم کے آر پار کیں ویسے ویسے خون کے چھینٹے اُسکے چہرے پر آ کر پڑے تھے، لیکن وہ بغیر کسی اور چیز پر دھیان دیے وہاں سے وہ سوٹ کیس لے کر نکل آیا تھا، اور اب وہ اُسے کھولنے کے بارے میں سوچ رہا تھا، جب اُسکا فون بجا۔ اُس نے چونک کے بیڈ پر پڑے اپنے فون کو بجتے ہوئے دیکھا اور سیگرٹ کو وہیں ایش ٹرے میں بُجھا کر جا کر فون اُٹھایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہیلو" دوسری طرف سے کسی اورہان کو کچھ کہا جسے سُن کر اُسکے چہرے پر تناؤ آیا، وہ پیشانہ پر بل ڈالے فون کان سے لگائے دوسری طرف موجود آدمی کی بات بہت غور سے سُن رہا تھا۔

"میں آرہا ہوں" یہ کہہ کر اُس نے اگلے ہی پَل بند کر کے ٹیبل پر رکھ دیا اور بیڈ دوسری طرف پڑی اپنی شرٹ اُٹھا کر پہنی، جوتے وغیرہ پہن کے وہ جیپ کی چابی اُٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

ٹھنڈی ہوا کے جھونکا سا گزرا تھا جس سے داؤد کے بال زرا سے ہوا کے باعث بکھر کر اُسکے ماتھے پر آئے تھے، اُس نے اپنا دایاں ہاتھ بالوں میں پھیر کر واپس سے بال ٹھیک کیے یا شاید کوشش کی کیونکہ ہوایں اب تیز ہو رہی تھیں، ایسے جیسے برسات ہونے والی ہو۔

"ک... کون سے خط" بہامین اپنی نظریں چُراتے ہوئے یہ بول کر واپس سے پلٹ گئی۔

"آپ اچھے سے جانتی ہیں" وہ بہت اپنائیت بھرے لہجے میں بولتا اُسکے سامنے آیا۔

"میں نہیں جانتی کسی بھی قسم کے خطوں کے بارے میں، آپ شاید کسی اور کو ڈھونڈ رہے ہیں" اُس نے ایک بار پھر سے بات ٹالنے کی کوشش کی، شاید وہ گھبرا گئی تھی، وہ نہیں جانتی تھی کے اُسے خط بھیجنے والا شخص ایک دم اُسکے سامنے آجائے گا۔

"یہ مت کہیئے، آپ سے کوئی زبردستی نہیں کروں گا، یہ رکھ لیجیے، اگر آپ کو ٹھیک لگے تو، اِس نمبر پر کال کر لیجیے گا، باقی کی بات میں وہاں کر لوں گا، آپ جا سکتی ہیں" وہ ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا اُسکے سامنے کرتے ہوئے بولا، بہامین نے ایک نظر داؤد کو دیکھا، جس کا چہرے کچھ اور ہی کہہ رہا تھا اور آنکھیں کچھ اور ہی، اُس کے چہرے پر ایک نرم سی مُسکراہٹ تھی۔ بہامین نے کچھ پل اُس کاغذ کے ٹکڑے کو داؤد رحمان کے ہاتھ میں دیکھا اور پھر اُسے اپنے ہاتھ میں پکڑ کے وہاں سے پلٹ گئی، اور دوبارہ پلٹ کر اُس نے داؤر کو دیکھا بھی نہیں کے وہ وہاں کھڑا ہے کہ نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بہامین کے پلٹتے ہی داؤد کے چہرے پر موجود وہ نرم مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی اور کسی شاطر شطرنج کے کھلاڑی جیسی مسکراہٹ نے اُسکے چہرے پر احاطہ کر لیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اُس کی گاڑی ہسپتال کے سامنے آئی اور اُس نے ہینڈ بریک کھینچتے ہوئے گاڑی روکی۔اور ہان نے اپنی پسٹل قمیض کی اندرونی جیب میں رکھی اور اپنی چادر کو کندھوں پر پھلائے گاڑی سے نکلا، وہ اب اندر کی طرف جا رہا تھا، ابھی وہ اندر داخل ہی ہوا تھا جب سامنے سے آتے وہاج کو دیکھ کر وہ اُسکے پاس آیا اور بازو سے کھینچتے ہوئے ہسپتال سے باہر لایا، وہاج کے دھیان فون کی طرف تھا شاید وہ اور ہان کو ہی کال کرنے والا تھا۔

"بھائی آپ؟" اُس نے اور ہان کو وہاں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر پوچھا۔

"کیا ہوا تھا دوپہر میں؟" اور ہان کا لہجا انتہا سے زیادہ سخت تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دوپہر میں؟" وہ اورہان کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا، ایسا کیا ہوا تھا؟ جب اچانک اُسے دوپہر میں وہ سب یاد آیا، جب ایک پولیس والا اُسکے پیچھے کر رہا تھا اور وہ بھاگا تھا وہاں سے۔

"وہ اندر پڑا ہوا آدمی تمارے سر کی موت اپنے اُوپر لے گیا ہے" اورہان کا اِتنا کہنا تھا کے وہاج کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ تو یہ نہیں جانتا تک نہیں تھا۔ حماد اور وہاج کے کپڑوں کا رنگ ایک جیسا تھا آج جس کے باعث اُس پولیس والے نے سمجھا کے وہاج اُسکے سامنے سے بھاگ کر نیچے اُتر کر تیزی سے جا رہا تھا، حالانکہ وہ تو اُوپری سڑک سے ہی بنی ایک چھوٹی سی گلی سے نکل گیا تھا، وہاج تو جانتا بھی نہیں تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔

"سُنیے، آپ کو ڈاکٹر بُلا رہے ہیں، پیشنٹ کی حالت نازُک ہے" ایک نرس نے وہاں آکر وہاج کو پُکار کر کہا، جس پر اُس نے ایک نظر اُس نرس کو دیکھتے ہوئے اورہان کو دیکھا، اور اگلے ہی پَل اندر حماد کے رُوم کی طرف گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تجھے میں چھوڑوں گا نہیں داؤد" وہ غصّے سے وہاج کو اندر جاتے دیکھ کر خود سے بولا، وہ جانتا تھا یہ وہ داؤد رحمان کا کیا دھرا ہے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کیا بکواس ہے یہ؟ کسی پر بھی گولی چلانے کو کب کہا تھا میں نے؟ گھٹیا انسان جانور ہو کیا تم جو تمہیں اُس آدمی کا چہرا نظر نہیں آیا اور تم نے اُس پر گولی چلادی" وہ اپنے سامنے کھڑے اُسی پولیس افسر کا گریبان پکڑے بول رہا تھا جس نے بغیر سوچے سمجھے حماد پر گولی چلادی۔

"سر... مجھے، مجھے لگا کے وہ وہاج مخدوم ہے، اور وہ بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے آپ نے ہی تو کہا تھا...."

"شٹ آپ، جسٹ شٹ آپ، دفع ہو جاؤ یہاں سے، جب تک یہ معاملہ میں ٹھنڈا نا کرلوں، نکل جاؤں اِس جگہ سے اور واپس تب تک ڈیوٹی جوائن نہیں کرو گے تم جب تک میری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طرف سے تمہیں آرڈر نہ آجائے، نکل جاؤ یہاں سے" وہ پولیس سٹیشن آیا تو وہاں کوئی نہیں تھا، سب جا چکے تھے کیونکہ رات کافی ہو رہی تھی، ابھی وہ آفس سے نکل ہی رہا تھا جب وہ پولیس والا اُسکے سامنے آیا داؤد کو آج جو ہوا اُسے سب کچھ بتایا، جسے سننے کے بعد داؤد کا دماغ گھوم گیا، یہ تو شکر تھا کے پولیس سٹیشن میں کوئی تھا نہیں، ورنہ تو یہ بات اگر باہر نکل آتی تو بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو جاتا اُسکے لیے، وہ فلحال صرف اپنی امیج کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"شٹ مین" وہ ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارے اِدھر سے اُدھر چکر لگانے لگا۔ داؤد کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اُسکی وجہ سے کسی بے گناہ کی جان چلی جائے گی، وہ جانتا تھا وہ نہیں بچے گا، کیونکہ گولی سیدھا دِل میں لگی تھی۔ وہ اِسی ٹینشن میں وہیں کُرسی پر اُس سے ٹیک لگائے بیٹھ کر اپنی پیشانی دبانے لگا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ حماد کا ہاتھ پکڑے روتی جا رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوا۔ مشینوں میں جکڑا اُسکا کمزور جسم دیکھتے وہاج کے دِل کو کچھ ہوا، وہ وہاج کے حصّے کی تکلیف اپنے سر لیے وہاں درد میں لیٹا تھا۔ وہ حماد کو دیکھ رہا تھا جب اُس نے مارُوخ کو دیکھ کر اپنے دوسرے ہاتھ سے کانپتے اپنے چہرے پر موجود ماسک کو ہٹایا، جسے دیکھ کر وہاج فورن سے اُسکے قریب آیا، وہ شاید کچھ کہنا چاہ رہا تھا، مارُوخ نے اپنا روتا چہرا اُٹھا کر اُسے دیکھا جو حماد کے چہرے کے قریب اپنا کان کیے کھڑا تھا۔

"میری ب... بہن.... سے ش.... شادی کر لو" حماد کو اِتنا کہنا تھا کے مارُوخ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لالا" اُس نے حماد کو پکارا۔ جس پر حماد نے اُسکی طرف دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلایا، یہ اِشارہ تھا کے وہ کچھ نا کہے۔ وہ جانتا تھا وہ نہیں بچے گا، وہ جا رہا تھا، پر وہ اپنی بہن کو کسی اچھے انسان کو سونپ کر جانا چاہتا تھا، ورنہ اُسکی معصوم سی بہن کیا ہوتا، یہ سوچ بھی اُسے اُسکی موت سے پہلے مار رہی تھی۔

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا بھائی، میں نے ڈاکٹر سے بات...." وہاج ابھی اپنی بات پوری کرتا اِس سے پہلے وہ اپنی کانپتی آواز میں بول پڑا۔

"نہ"

(ن... نہیں) یہ بول کر اُس نے وہاج کے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ دبہ کر زور دیا، اپنی اُس ساری ہمت کے ساتھ جتنی ہمت اُس بیچارے میں رہی تھی۔ وہاج انکار کرنا چاہتا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کے کیسے وہ ساری زندگی اُس لڑکی سے یہ سچائی چھپا کر رکھے گا کے اُسکے بھائی کی موت وہاج کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ماروخ خاموش بیٹھی بس اپنی چادر کو گھور رہی تھی۔ کیونکہ اُسکے بھائی نے اُسے چپ کروا دیا تھا، اور اگلے آدھے گھنٹے میں وہ اُسی ہسپتال کے کمرے میں حماد کے بستر کے قریب اُسی جگہ پر بیٹھی تھی، پر اب اُسکی زندگی کا فیصلہ ہو گیا تھا، یہ کیا ہوا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی، وہاج نے حماد سے ہامی بھرنے کے بعد فورن باہر آکر اورہان کو سب بتایا تھا جو وہیں کھڑا اُسکا انتظار کر رہا تھا، وہ اندر نہیں جا سکتا تھا یہ اُسکی مجبوری تھی، اور حماد کے کہے گئے ایک ایک لفظ کو وہ محسوس کر سکتا تھا، کیونکہ ایک مرتے ہوئے آدمی کے الفاظ اورہان سے زیادہ

بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔اور ہان نے اگلے ہی پل وقاص کو فون کر کے مولوی صاحب کو اُسکے ساتھ وہاں بُلایا تھا،اور کچھ دیر بعد ہی وہ وہاج کے نام لکھ دی گئی تھی۔

ایک خاموشی تھی "بس خاموشی" کیسی خاموشی وہ نہیں جانتی تھی،اُسے اپنے اندر جان بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔وہ کب مارُوخ خان سے مارُوخ وہاج مخدوم بن گئی اُسے خبر تک نہیں ہوئی،وہاج نے گھر سے نکلتے ہوئے اُسکے آخری الفاظ سُنے تھے اور اب مارُوخ کی چیخیں سُنی تھیں جو پورے ہسپتال میں گونج رہی تھی،کیونکہ اُسکا بھائی اُسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا تھا،وہ بھائی جو کبھی اُسکی ایک آواز پر بھاگتا ہوا آتا تھا،اب اُسکی اِتنی پُکاروں پر بھی اُٹھ نہیں رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

آج اُسے وہ آخری خط موصول ہوئے بھی دو دِن گزر چکے تھے،مگر بہامین نے اِس چیز پر اِتنا غور نہیں کیا تھا،دو دِن پہلے بہامین کو جیسے ہی پتہ لگا تھا کے حماد کے ساتھ کیا ہوا وہ تو سمجھ ہی نہی پا رہی تھی کے یہ ہوا کیا ہے،اور اُوپر سے مارُوخ کی شادی وہ بھی ایک پوری طرح انجان شخص کے

ساتھ، دادا جان سے پتہ لگنے پر اُسے پتہ چلا کے وہ وہی ہے جسے حماد کے اُوپر کرائے پر گھر دیا ہوا تھا، ایک دِن پہلے تو دادا جان خود حیران پریشان تھے کے یہ سب ہوا کیسے ؟ لیکن پھر وہ بِلکل نارمل ہو گئے تھے اِس معاملے میں جیسے کے کچھ ہوا ہی نہ ہو، اور وہ اُس لڑکے کو کافی عرصے سے جانتے ہوں۔ بہامین جب مارُوخ سے ملنے گئی تھی تو مارُوخ نے اپنے مُنہ سے ایک الفاظ تک نہیں نکالا تھا، بہامین ویسے ہی اُسکا خیال رکھتی شام میں گھر واپس آگئی تھی، وہ گئی تھی تو اُسے پتہ لگا تھا کہ مارُوخ نے دو دِن سے کچھ نہیں کھایا، وہاج کو جیسے اُس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا تو وہ اُسے ٹھیک لگا تھا، کیونکہ وہ بار بار مارُوخ کو کچھ کھانے کا پوچھ رہا تھا پر وہ آگے سے اُسے کوئی جواب نہیں دے رہی تھی، بہامین سمجھ رہی تھی کے شاید وہ ابھی کسی سے بھی بات کرنے کی حالت میں نہیں ہے اِسی وجہ سے بغیر کچھ مزید کہے وہ مارُوخ کو زبردستی تھوڑا سا کھانا کھلا کر وہ چُپ چاپ گھر واپس آگئی، مارُوخ نے بھی دو دِن بعد اُسکے ہاتھ سے ہی کھانا کھایا تھا، ورنہ وہ کچھ نہیں کھا رہی تھی۔

وہ اِنہیں سب سوچوں میں گُم کھڑکی پر کھڑی تھی جب اُسکا دھیان کھڑکی کی اُس جگہ پر گیا جہاں روز روز اُسکے لیے ایک نیا خط پڑا ہوتا تھا، اُسکے دماغ میں ایک دم خیال آیا کے پچھلے دو دِنوں

سے ایسا کوئی خط نہیں آیا، وہ چہرا موڑ کر اپنے بند دراز کو دیکھنے لگی جس میں وہ خط پڑے تھے، وہ کھڑکی بند کرتے ہوئے بیڈ کے ساتھ والے دراز کے قریب آئی اور دراز کھولا، ہاتھ ڈال کے وہ خط نکالے، خط نکالتے وقت اُسکے چہرے پر ایک الگ سی مُسکان تھی۔ وہ ایک خط کھول کر اُسے دیکھنے لگی۔

"میری خواہش ہے کہ میں تمہاری زندگی کا وہ انسان بنوں اگر تمہیں کوئی بھی خوشی ملے تم آکر مجھے بتاؤ۔
تمہیں یقین ہو اِس دُنیا میں کوئی ایسا ہے جس کی سانسیں میرے ہونے سے ہیں، اگر دُنیا میرا ساتھ کبھی چھوڑ بھی دے تو وہ میرے ساتھ ہے، اور تمہیں یقین ہو کے یہ میری آواز تم ساری زندگی بھی سُن سکتی ہو، میں ساری دُنیا کو تمہارے قدموں میں لا کر رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، تمہارے ایک اِشارے کا منتظر یہ شخص۔

" "میں فقط اِتنا چاہتا ہوں ❤️

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ پڑھتے پڑھتے وہ اپنے تکیے میں مُنہ چھپا گئی، یہ جانے بغیر کے جس انسان کو وہ اپنے خیالوں میں بھی جگہ دے کر سوچ رہی ہے، اُسکا اصل حقدار کون ہے، اور اگر اُسے پتہ لگ گیا تو کیا ہو گا؟

❤ ❤❤❤❤❤

"تمہیں گھر جانا چاہیئے وہاج اِس وقت، اُس لڑکی کو تمہاری ضرورت ہے" اور ہان نے وہاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اُسے میری، اور میں کیوں جاؤ؟ میں نے ٹھیکا لیا ہوا ہے اُسکا، میں" وہ شاید ٹینشن میں بھول گیا تھا کے وہ کیا کیا بول رہا ہے۔

"بھولو مت کے تمہاری موت اُسکے بھائی نے اپنے سر لے لی، میرے سامنے رہا کرو وہاج، میں نے کسی کو اِتنی اجازت نہیں دی کے میرے سامنے اپنی زبان سے کسی بھی قسم کی بکواس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کرے، جو کام ہم نے کل کرنا تھا، ہم وہ تین دِن بعد کریں گے، سمجھ آگئی؟"اور ہان نے اُسکے گردَن سے پکڑ کر ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ساری بات سمجھائی، اُسکا اِس قسم کا لہجا سُن کر وہاج کی ڑیڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی، اِس لیے وہ بغیر کچھ بھی کہے ہاں میں سر ہلائے آرام سے گھر سے نکل گیا، تاکہ گھر مارُوخ کے پاس جاسکے، اور اُور ہان اُسے آنکھیں چھوٹی کیے جاتا دیکھنے لگا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ گھر کے اندر آیا تو لاؤنج سنسان پڑا تھا، وہاج نکاح کے بعد مارُوخ کو اپنے ساتھ ہی گھر کے اُوپری پورشن میں لے آیا تھا، ایک یہ وجہ بھی تھی کے وہ اُسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اور دوسری یہ کے اگر وہ اکیلی نیچے رہتی تو بار بار حماد کا خیال اُسکے ذہن میں آتا۔ وہ بائیک کی چابیاں سامنے سٹینڈ پر لٹکا کر لاؤنج کے درمیان پڑے ٹیبل کے پاس آیا تو اُس پر کھانا پڑا ہوا تھا، وہ سمجھ گیا کے یہ مارُوخ نے بنایا ہوگا، اُس نے ایک نظر کمرے کے بند دروازے کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلائے دوسرے کمرے کی طرف آگیا، آج دو دِن گزر گئے تھے، اور مارُوخ نے وہاج سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ کمرے سے کپڑے بدل کر باہر آیا تو وہ کچن میں کھڑی پانی کا جگ بھر رہی تھی، وہاج بغیر اُسے کچھ کہے جا کر لاؤنج والے صوفے پر بیٹھ گیا، وہ خود بھی اُس سے نظریں چُراتا پھر رہا تھا، کیونکہ وہ خود کو اُسکا گنہگار سمجھ رہا تھا، حالانکہ دیکھا جائے تو ایسا نہیں تھا، وہاج کی تو کوئی غلطی بھی نہیں تھی، مگر پھر بھی وہ خود کو ماروخ کا قصوروار سمجھ رہا تھا، جیسے اُس کی وجہ سے ماروخ کے بھائی کا سایہ اُسکے سر سے اُٹھ گیا۔

"آم کو یہاں سے جانا ہے" وہ صوفے پر بیٹھا اپنا فون چیک کرتے ہوئے باؤل سے سالن پلیٹ میں ڈال رہا تھا جب وہ وہاج کے پاس آ کر کھڑی ہوتے ہوئے بولی، جس پر وہاج نے چونک کر سر اُٹھا کر اُسے دیکھا۔ رونے کی وجہ سے آنکھوں کے نیچے پڑے ہوئے ہلکے، لال ناک، وہ سوں سوں کرتی اپنی چادر سر پر جمائے کھڑی وہاج کو دیکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں لے جاؤں گا" وہ ماروخ کو دیکھ کر بولا، کیونکہ وہ جانتا تھا کے ابھی وہ اِس کنڈیشن میں نہیں ہے کے انکار سُن سکے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آم کو ابھی جانا ہے" اُس نے ضدی لہجے میں کہا۔

"دیکھو، میرا کچھ کام ہے یہاں پر، مجھے بس تین دِن کی مُہلت دے دو، میرا تم سے وعدہ ہے میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا" وہاج نے اُسے تسلی دلوائی کے وہ اُسے یہاں سے لے جائے گا۔ماروخ کچھ دیر کھڑی اُسے دیکھتی رہی مگر پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلائے سامنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر گئی۔

"یااللہ" وہ آنکھیں میچھے اپنا سر صوفے پر ٹکائے آنکھیں بند کر گیا، زندگی ایسا موڑ لے گی اُس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"داداجان آپ نے دوائی لی تھی؟ یہ تو ختم ہو گئی ہے، آپ کو مجھے بتانا تو چاہیئے تھا نہ میں نے نئے پیکٹ منگوانے ہوتے ہیں" وہ دادا کے دراز کی صفائی کر رہی تھی جب اُس نے وہاں خالی دوائی کے پیکٹ دیکھے، جن کو دیکھ کر بہرام خان سے بولنے لگی، جو وہیں کُرسی پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے، جب بہامیں کی آواز پر اُسے عینک کے اُوپر سے دیکھنے لگے۔

"ہمیں یاد نہیں رہا بچے" انہوں نے مصروف انداز میں کہا، جس پر بہامین نے چہرا موڑ کر اُنہیں دیکھا جن کا دھیان ابھی بھی اخبار پر تھا۔ وہ ساری ڈسٹنگ کر کے کپڑے اُٹھاتی کمرے سے باہر جانے لگی جب دادا جان کی پُکار سُن کر رُک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا سُنو بیٹا" انہوں نے اپنی عینک اُتار کے سائڈ ٹیبل پر رکھی اور اخبار فولڈ کیا۔

"جی داداجان؟" وہ پلٹ کر داداجان کی طرف مڑتے ہوئے بولی۔

"ہمیں کسی زمین کے کام سے شہر جانا ہے، وہ کوئی

کاغذات ہیں اُنکے سِلسلے میں"

"تو میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں نہ" وہ فورن سے بولی، جس پر دادا جان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے۔

"ن... نہیں بیٹا، ہمیں وہاں دو تین دِن لگ جائیں گے، اور ویسے بھی ہم نے اپنے دوست کے گھر رُکنا ہے، آپ سے وہاں رہا نہیں جائے گا، آپ بس خیال سے گھر پر رہیں، ہم دو تین دِن میں انشاللہ واپس آ جائیں گے، کوئی ضروری کام وغیرہ ہو تو افضل خان سے کہہ دینا وہ کر دینگے، ہم نے کل ہی نکلنا ہے تو بس سوچا آپ کو بتا دیں" وہ بول رہے تھے اور بہا میں اُداسی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔

"پر دادا جان، میں یہاں اکیلی کیا کروں گی؟" وہ اُنکے پاس آ کر بولی۔

"بس تیں دِن کی بات ہے میری بچی، اگر ہم آپ کو لے جا سکتے تو ضرور لے جاتے، مگر سمجھیے نہ، آپ کا وہاں جانا اچھا نہیں لگتا ایسے" وہ جانتی تھی کے دادا جان کسی وجہ سے ہی اُسے ساتھ نہیں لے جا رہے ہونگے۔ جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

"پھر میں آپ کا تھوڑا بہت ضرورت کا سامان پیک کر دیتی ہوں" وہ اُن سے کہہ کے الماری سے بیگ لینے چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر نانا وہ کیوں نہیں آسکتی ہمارے ساتھ؟" حیا احمد شاہ کے ساتھ بیٹھی بول رہی تھی، وہ لوگ کل واپس جا رہے تھے، اور جب سے اُسے پتہ لگا تھا کے بہرام خان اپنے کسی کام سے اسلام آباد آ رہے ہیں لیکن بہا میں اُنکے ساتھ نہیں آ رہی تو وہ اُداس تھی، کے ایسا کیا کام ہے جس پر وہ بہا مین کو اپنے ساتھ نہیں لے جا رہے تھے۔

"حیا کیوں زِد کر رہی ہو نانا سے، یہ اُنکا فیصلہ تھوڑی ہے، اور ویسے بھی تم جانتی ہو اُسکی دوست کے ساتھ کیا ہوا ہے، اِس سب میں اگر وہ تمہارے ساتھ آجائے تو اُسے کیسا لگے گا؟" حیا کی ماں نے کچن سے آواز دے کر اُسے سمجھایا جس پر وہ خاموش ہو گئی، کیونکہ اُنکی بات تو ٹھیک تھی۔

"ہم اگلی بار آئیں گے بچے تو پکا بہامین کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ اسلام آباد گھوم لے، اور ویسے بھی آپکی یونیورسٹی شروع ہونے والی ہے دو دِن بعد سے، آپ کے پاس تو خود بھی وقت نہیں ہو گا نہ، آپ کے سالانہ امتحان بھی شروع ہونے والے ہیں بچے" اُسکے نانا جان احمد شاہ نے اُسے سمجھایا جس پر وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں نانا، پھر کبھی صیح، چلیں اب ہم یہاں سے جا ہی رہے ہیں تو میں باہر سے ہو کر آئی، ماما آصیفہ آئے تو اُسے بھیج دینا میں سامنے والے دریا کے قریب جا رہی ہوں" وہ اپنا سکارف لیتے ہوئے گھر کے دروازے سے باہر نکل گئی، اور جاتے جاتے اپنی ماما کو نوکرانی

کے گھر واپس آنے پر اپنے پیچھے بھیجنے کا کہہ کر گئی، کیونکہ اُسکی نوکرانی کسی کام سے بازار گئی ہوئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ گھر کا پچھلا لان ملازم سے صاف کروا کر اب وہاں کی کرسیاں ٹھیک کر وہی تھی جب بہامین کو لگا کے کوئی اُسکے پیچھے ہے، وہ اچانک مڑی کے اُسکا پیر پسلا اِس سے پہلے وہ سنبھلتا بہامین نے کُرسی کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔

"یہ کوئی طریقہ ہے کسی کے گھر میں آنے کا" وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی اپنے سامنے کھڑے انسپیکٹر داؤد کو دیکھتے ہوئے ڈر کر بولی۔

"میں گھر کے باہر ہوں" داؤد نے اپنے پیروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جس پر بہامین نے نظریں چھوٹی کیے اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا، بہامین جہاں کھڑی تھی وہ جگہ گیٹ کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قریب تھی جس کی دوسری طرف سڑک تھی، داؤد تو گھر کے باہر ہی کھڑا تھا لیکن اُسکے درمیان ایک گیٹ کا فاصلہ تھا، جو کے لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

"کیوں آئیں ہیں یہاں؟" وہ بہت روکھے روکھے لہجے میں بولی۔

"کسی چیز کا جواب لینے آیا ہوں" وہ بہامین کے چہرے پر لہراتی بالوں کی لٹوں کو دیکھ کر بولا۔

"میں کوئی جواب نہیں دینا چاہتی" اُس نے چہرا موڑ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو دینا پڑے گا" اُس نے بہامین سے کہا۔

"زبردستی ہے کیا" وہ پلٹی۔

"بِلکل" ایک لفظی جواب، وہ خاموش ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔

"دیکھو میں سیدھی سیدھی بات کروں گا، محبت کرتا ہوں میں تم سے، اور جانتا ہوں کے تم بھی کرتی ہو،

نا... نا! بِلکل نہیں انکار مت کرنا، تمہاری یہ آنکھیں میں بہت اچھے سے پڑھ چُکا ہوں، یہ حیرانگی، یہ آنکھوں کا بدلتا رنگ، تم زبان سے کچھ نا کہو لیکن میں جان گیا ہوں، پھر بھی تمہیں ایک آخری بار کہتا ہوں کے اگر تم مجھ سے پیار کرتی ہو کہہ دینا مجھ سے میں مان جاؤں گا" وہ بہامین کے پاس چلتا چلتا آرہا تھا یہ جانے بغیر کے دو آنکھیں اُسے کب سے کھڑی گھور رہی ہیں۔

وہ بہامین کے قریب آیا تو دو قدم پیچھے ہوئی، جو وہ کہہ رہا تھا بہامین کو سب سچ لگ رہا تھا، وہ اُسے اپنی باتوں کے سحر میں جکڑ رہا تھا اور وہ جکڑتی جا رہی تھی، شاید یہ چاہنے جانے کا احساس اُسکے لیے نیا نیا تھا، اور وہ اِس میں ڈوبتی جا رہی تھی، وہ کب بہامین کے سامنے سے چلا گیا اُسے خبر تک نہ ہوئی، وہ تو بس ویسے ہی کھڑی رہ گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"یہاں فون نا ہو تو کتنی بور جگہ ہے یہ" وہ پندرہ منٹ سے وہیں دریا کے قریب بیٹھی تھی، پر اب وہ گھر واپس جانے کا سوچ کر واپسی کے راستے پر چلتی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنا فون استعمال کر رہی تھی جب اچانک سے ایک بائیک سامنے سے آ گئی۔

"آہہہ، پاگل انسان، یہ کوئی طریقہ ہے" سامنے سے آتی ہوئی بائیک حیا کو نظر نہیں آئی تھی جو سیدھا آ کر اُسکے اندر لگی جس کی وجہ سے وہ وہیں سڑک پر گر گئی، اور بائیک واپس بھی جا کر سامنے پتھر پر لگا۔

"خود بیچ سڑک پر ڈولتے ہوئے چل رہی تھی اور بول دوسروں کو رہی ہو، خود کے پاس دماغ نہیں ہے، جاہل عورت" وہ اپنے بازو پر لگی چوٹ کو دیکھتے ہوئے غصّے سے بولا۔

"تو اِس کا مطلب یہ ہے کے تم جیسے لوگ آ کر کسی میں بھی بائیک مار دو گے؟" وہ زمین پر اپنا پاؤں پکڑ کر بیٹھی تھی، شاید اُسے چوٹ آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پہلے خود ٹھیک ہو جاؤ، پھر بعد میں دوسروں کو بولنا" وہ حیا پر ایک نظر ڈالے واپس سے اپنی بائیک اُٹھانے لگا، پر اچانک سے رُکا، اُس نے حیا کو کہیں دیکھا تھا۔ وقاص کی نظریں اُسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی، کہاں دیکھا تھا وقاص نے اُسے؟

"اور یہ... یہ کہاں جا رہے کو، میری مدد کرو مجھے اُٹھاؤ" حیا نے اُسے خود کو گھورتا پا کر کہا۔

"وجہ؟ ملازم ہوں تمہارا؟ اُٹھنا ہے خود اُٹھو بڑی آئی مجھے اُٹھاؤ" وہ حیا کے بُلانے پر اپنی سوچ سے باہر آتا دوبارہ سے اُسے جھاڑ چُکا تھا، وقاص کو اُس پر بہت شدید غصّہ آ رہا تھا، ایک تو وہ سڑک کے بِلکل بیچ و بیچ چل رہی تھی، اور جب وہ اپنی بائیک سے موڑ کاٹ کر روڈ پر آ رہا تھا تو وہ اچانک سے اُسکے سامنے آ گئی، جس پر اُنکا ایکسیڈینٹ ہو گیا، اور یہ لڑکی اپنی غلطی کے باوجود بھی اُسے کہہ رہی تھی کے ساری غلطی وقاص کی ہے۔

"ارے کہاں جا رہے ہو؟ میں مجھے اکیلے کیسے چھوڑ سکتے ہو تم" وہ وقاص کو اپنی بائیک سٹارٹ کرتا دیکھ کر بولی۔ جس پر وہ بغیر اُسے کوئی بھی جواب دیے اپنی بائیک پر بیٹھ کر اگلے ہی لمحے وہاں سے نکل گیا۔اور وہ اُسے بس جاتا دیکھنے لگی۔

"مر جاؤ تم" وہ زور سے چیختے ہوئے بولی جس کی آواز وقاص کو اچھے سے آئی تھی۔وہ حیا کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔وہ بیچاری خود ہمت کرتی سڑک سے اُٹھی اُسکے پاوں میں بہت بُری موچ آئی تھی،ابھی وہ چلنے ہی لگی تھی جب سامنے سے اُسے اپنے گھر کی ملازمہ آتی ہوئی نظر آئی۔حیا کو لگا جیسے ایک سکون سا اُسکے اندر آ گیا ہو۔ملازمہ نے اُسکے پاس آ کر حیا کو دیکھا جس پر اُس نے ملازمہ کو بتایا کے اُسے کیسے موچ آئی،وہ اُسکا سہارا لیے آرام آرام سے گھر کی طرف چلنے لگی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دِل میں وقاص کو کوسنے لگی۔

داداجان کو اسلام آباد گئے دو دِن گزر گئے تھے، وہ لاؤنج میں بیٹھی اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہی تھی جب اُسکے فون پر ایک کال آئی۔

"ہیلو؟" اُس نے مصروف سے انداز میں بغیر دیکھے فون اُٹھالیا۔

"کیسی ہو؟" دوسری طرف سے داؤد رحمان کی آواز سُن کر بہامین کے لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہاتھ رُکے۔

"آپ کو میرا نمبر اکہاں سے مِلا؟" وہ تھوڑی حیران ہوئی تھی، اُسکی کل ہی داؤد سے ملاقات ہوئی تھی جب وہ مارُوخ سے مِل کر گھر واپس آرہی تھی۔

"بس دیکھ لیں، کتنا کمال ہوں میں" وہ شوخی سی آواز میں بولا۔

"ہاں کمال" وہ آنکھیں چڑھائے خود سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ سے کل ملوں گا میں، آج ایک ضروری کام ہے مجھے" وہ بہامین سے انتہائی پیار محبت سے بات کر رہا تھا۔

"جی جیسا آپ کو بہتر لگے" وہ مُسکراتے ہوئے بولی۔ہاں وہ اُسے چاہنے لگی تھی۔

"چلیں میں فون رکھتا ہوں، اپنا خیال رکھیئے گا" یہ کہہ کر داؤد نے فون رکھ دیا، اور بہامین نے بھی فون بند کر کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا، اُس نے لیپ ٹاپ لر دیکھا جس کی سیکرین چمک رہی تھی، مگر بہامین نے ہاتھ مار کر اُسے بند کر دیا، اب اُسکا کام میں دِل نہیں لگنا تھا۔

"بیوقوف لڑکی" وہ ہنستے ہوئے سامنے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا جو فاروق صاحب ڈرائیو کر رہے تھے۔

❤ ❤❤❤❤❤

"سب انتظام ہو گئے ہیں؟" وہ وہاج اور وقاص کو دیکھتے ہوئے بولا جو جیپ میں اُسکے ساتھ بیٹھے تھے اور اب اُنکا راستہ فیکڑی کی طرف جا رہا تھا۔

"تم دونوں یہیں پر رہو گے، آگے جو کرنا ہے میں کروں گا" وہ اپنے ہاتھ پر کالے رنگ کے دستانے چڑھائے بولا، وہ دونوں ایک دوسری کو دیکھ کر اور ہان کو دیکھنے لگے، جو کالی شرٹ اور کالی پینٹ میں ملبوس تیار بیٹھا تھا، اور اب اپنے ساتھ لے جانے والا کچھ سامان اُٹھا رہا تھا۔

"مگر بھائی ہم؟" وہاج نے کہا۔

"جتنا کہا ہے اُتنا کرو وہاج، ایک اور لفظ نہیں" وہ اُسے خاموش کروا گیا۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جیپ سے باہر نکلا، شام کا وقت ہو گیا تھا، م اور سارے مزدور اب اپنے گھروں کا جا چکے تھے۔ وہ فیکڑی کی پچھلی طرف سے ہوتا ہوا فیکڑی میں اینٹر ہوا۔ جب وہاں سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دائیں جانب وہ مینیجر کے آفس میں داخل ہوا۔وہاں کوئی نہیں تھا،اور ہان نے جا کر وہاں پڑے لاکر کو ہتھوڑی مار کر کھولا جس میں پڑے سارے ڈاکیومنٹس وہ اپنے بیگ میں رکھنے لگا۔

"ہاں ہاں سر ہم آجائیں گے،اور ویسے بھی چھوٹے بابا کو پتہ تو ہے سب کچھ،ارے آپ ٹینشن مت لیں صبح تک سارا مال یہاں سے نکل جائے گا،آپ فکر ہی نا کریں،چھوٹے صاحب نے کہا ہے نا کے وہ سنبھال لیں گے سب،اور جب میں ہوں تو آپ کو ٹینشن کی کیا ضرورت ہے" باہر سے کسی آدمی کی آواز سُن کر اور ہان چونکا،وہ آدمی کس کے بارے میں بات کر آرہا تھا؟ابھی وہ یہ سوچتا کے وہ آدمی کمرے کے قریب آنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس میں فیکڑی بند کر کے جا رہا ہوں، صبح تین بجے آکر ہم لوگ یہاں سب کچھ کر لیں گے" وہ فون پر بات کرتے کرتے اچانک سے آفس میں داخل ہو گیا،وہاں کوئی نہیں تھا،اُس آدمی کا دھیان فون کال پر تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے سامنے لاکر کا ٹوٹا دروازہ بھی نہیں دیکھ سکا، جسے اور ہان نے بس ایسے ہی بند کر دیا تھا۔

"جی،اوکے پھر،خداحافظ" یہ کہہ کر وہ پلٹا جب وہ اُس آدمی کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیسے ہو جاوید؟" یہ کہہ کر ایک ڈنڈا تھا جو وہ جاوید کے سر پر مار چکا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آپ کو سمجھ نہیں آرہی کیا؟جب میں کہہ رہا ہوں کے سب کچھ ہو جائے گا تو کس بات کی ٹینشن ہے آپ کو؟دیکھیں میں بہت مشکل میں ہوں اِس وقت،مجھے یہ سب کرنے کے لیے وقت چاہیئے تھا لیکن آپ مجھ سے یہ سب بہت جلدی کروا رہے ہیں،اب صبر رکھیں،بھروسہ رکھیں سب ہو جائے گا" وہ شخص مسلسل اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چلتے ہوئے بات کر رہا تھا جب اُسے لگا کے دروازے کے باہر کوئی کھڑا ہے۔

"کون ہے وہاں؟" وہ اچانک سے فون پر ہاتھ رکھتے اُونچی آواز میں بولا اور دروازے کے پاس جائے دروازی کھول کے دیکھنے لگا۔کاریڈور میں کوئی بھی نہیں تھا۔

"نہیں کوئی نہیں تھا،اِس سب کو چھوڑیں اوراب میری بات غور سے سنے آپ نے یہ کرنا ہے کے....."اُس شخص کی آواز اب دھندلی ہو رہی تھی،اُس کمرے کے باہر ہم دیکھیں تو ایک آدمی کھڑا اُس شخص کی وڈیو بنا رہا تھا جو شاید آگے جا کر اُس آدمی کی تباہی کا سبب بننے والی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

اُس آدمی کی آنکھ کھلی تو وہ کسی اندھیری جگہ پر تھا،ابھی وہ ہوش میں آیا ہی تھا کے کسی نے اُسکے چہرے پر پانی کی بالٹی پھینکی جس سے وہ ہڑبڑا گیا۔

"ک...کون ہو؟"وہ ہکلاتے ہوئے بولا،جس پر وہاں کھڑے وقاص نے چہرا موڑ کر وہاج کو دیکھا،جیسے کہہ رہا ہو کتنا فلمی سین ہے،لیکن پھر اورہان کی آواز پر خاموش ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے سوال کا جواب ہی نہیں دیا تم نے؟" وہ اپنی بھاری آواز کے ساتھ جاوید کے سامنے پڑی کُرسی پر بیٹھ کر اطمینان سے اُس سے سوال کرنے لگا۔

"کون... سا... سوال؟ اور کون ہو تم، اور مجھے، مجھے یہاں کیوں بند کیا ہوا ہے" وہ کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا، اُسکے دھڑ ادھڑ اِتنے سوالات پر اورہان اپنے چہرا نیچھے کیے مُسکرایا۔

"آخری بار پوچھوں گا، کیسے ہو" اُس نے اپنے سامنے بیٹھے اُس انسان کو سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے پھر سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ہوتے کون...." وہ پھر اورہان کا سوال نظر انداز کیے بولنے لگا۔

"آہہہہ" اپنے سوال کو ایک بار پھر نظر انداز ہوتا دیکھ کر اورہان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا کٹر جاوید کے ہاتھوں کے بیچ و بیچ مار دیا۔

"ٹھی.. ٹھیک ہوں، چھوڑ دو مجھے" وہ باقائدہ رونے لگا تھا۔

"گُڈ" اورہان نے کہا۔

"توبہ، بھائی کا یہ روپ نہ ہی دیکھنے کو ملتا تو اچھا تھا" وقاص اپنی آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھ گیا، کیونکہ جاوید کے ہاتھوں سے نکلتا خون دیکھ کر اُسے چکر آنے لگے تھے۔

"ارے ایسے کیسے جانے دوں؟ اتنے سالوں بعد ملاقات ہوئی ہے، ایسے کیسے بھیج دوں" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے چاکو کی نوک کر صاف کرتے ہوئے بولا، جسے دیکھ کر جاوید کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"یہ... دُور کرو اِسکو مجھ سے" وہ ایک دم سے اپنی کُرسی پیچھے گھسیٹنے لگا جس سے اُسے باندھا ہوا تھا۔ اورہان اُسکے چہرے پر موجود ڈر کو محسوس کر کے مسکرانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ رات... کتنی حسین رات تھی وہ، جسے تم لوگوں نے، مل کر جہنم بنا دیا تھا" وہ کُرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہوا، اُسکے کھڑے ہونے پر جاوید کو ایسا لگا جیسے اُسکے سامنے موت کا فرِشتہ کھڑا ہو۔ وہ اورہان کو دیکھنے لگا، جاوید جاننا چاہتا تھا کے وہ کون ہے مگر اورہان اُسے کچھ نہیں بتا رہا تھا، جب اچانک اُسکے کھڑے ہونے پر جاوید کو لگا کے جیسے کسی بہت پُرانے گناہ کی سزا اُسے آج مِلنے والی ہے، اور اگلے ہی پل وہ جان گیا کے وہ کون ہے۔

"اِرشا....." اِس سے پہلے وہ اپنے بات پوری کرتا، اورہان نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا چاکو ایک ایک کر کے اُسکے آنکھوں میں مار دیا جس سے ایک خون کا فوارا نکل کر اورہان کے چہرے پر پڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"واٹ دا...." وہاج یہ بول کر آنکھیں پھاڑے اورہان کو دیکھنے لگا جو اپنے سامنے مرے پڑے جاوید کو دیکھ رہا تھا، اُس آدمی کو تڑپ کر مرتا دیکھ کر شاید اورہان کو سکون مِلا تھا۔

"ماما" وہ بچا کچن کے ٹیبل کے نیچھے چھپا اپنی ماں کو سیڑھیوں سے گرا دیکھ کو روتے ہوئے اُسے پُکارنے لگا، اُس کے ماں باپ نے کہا تھا کے کچھ بھی ہو جائے باہر نہیں نکلے گا، اور یہی وجہ تھی کے اُسکی ماں اُسکے سامنے دم توڑ گئی تھی اور وہ کچھ بھی نا کر سکا۔ اُسکی ماں اِس آدمی کے ہاتھوں اپنی عزت بچا کر بھاگی تھی لیکن قدرت نے اُسکی عزت تو بچالی مگر جان لے لی، پر شاید یہ سودا اُسکی ماں کو قبول رہا ہو گا۔

"بھائی" وہاج نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے بلایا۔ جس پر وہ ہوش میں آیا، اور اُس آدمی کی لاش کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہاں پر ایک آخری کام رہ گیا ہے میرا، وہ کر کے یہاں سے نکلانا ہے، یہ سب صاف کرو، اور تم دونوں بھی نکلو، اگلے پانچ منٹ میں مجھے تم دونوں اُوپر ملو" یہ کہتے ساتھ ہی وہ اپنی گَن لوڈ کیے پینٹ میں اڑیستے اُس فیکٹری کی بیس مینٹ سے باہر نکل گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ باہر آیا تو ایک آدمی نے اورہان پر حملہ کیا جس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے پکڑے وہ اگلے ہی پل توڑ چکا تھا، اب وہاں کوئی نہیں بچا تھا جس کی وجہ سے اُسے کوئی پرابلم ہوتی۔ وہ اندر والے کمرے میں گیا تو وہاں وہی آدمی لیٹا ہوا تھا جس کو اورہان نے بازار میں اُس دِن مارا تھا، وہ شاید نیند کے زیرِ اثر سو رہا تھا۔ اورہان چلتے چلتے اُسکے بستر کے قریب آیا۔

"چل تجھے سکون کی نیند سُلا دُوں" یہ بول کر اُس نے حِکمت کے سینے پر تین چار گولیاں چلا دیں، کیونکہ وہ بھولا نہیں تھا، جو اُس دِن اِس نے بازار میں کیا تھا، اور جس کے ساتھ کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمرے سے باہر نکل کر نیچے کارخانے کی جانب جاتا اِس سے پہلے وہاں کوئی آ گیا۔

"رُک جاؤ اورہان، ورنہ مجھے تم پر گولی چلانی پڑے گی" اپنے پیچھے سے داؤد رحمان کی آواز سُن کر وہ رُک گیا، پھر پلٹا۔

"یہ گولیوں کی دھمکیاں کسی اور کو دینا انسپیکٹر،ایسا نہ ہو کے الفاظ تم پر بھاری پڑ جائیں"
اور ہان وہیں پر کھڑا داؤد کو عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بھاری تو تمہارا کھیل تم پر پڑے گا اور ہان مخدوم،جب تمہاری محبت میری باہوں میں ہو گی "داؤد نے کمینگی سے کہا،وہ جانتا تھا اور ہان بہامین سے محبت کرتا ہے،اِسی وجہ سے اُس نے پچھلے ہفتے سے لے کر ابھ تک بہامین سے بار بار رابطے کر کے اُسے اپنی جھوٹی محبت کا شکار بنالیا تھا،اور بیچاری جو یہ سمجھ رہی تھی کے وہ خط داؤد اُسے لکھتا ہے،اصل میں وہ خط اور ہان کی طرف سے آتے تھے، لیکن اُس دِن حماد کی موت کے بعد اُسے لگا کے اگر وہ بہامین کو اپنے ساتھ لے بھی گیا تو اُسکے بعد بہامین کا کون ہو گا؟ یا اُسکی دربدر کی زندگی کے ساتھ بہامین کا کیا ہو گا،جس وجہ سے وہ بہت بُری کشمکش میں پڑا ہوا تھا،اور اِسی وجہ سے وہ جو روز اُسے خط بھیجتا تھا پچھلے تین دِن سے بھیج بھی نہیں پایا تھا۔

"حدود پار کرنا تمہاری گندی عادت ہے،اور کب کی ہے یہ بھی میں اچھے سے جانتا ہوں"
داؤد رحمان کی گندی زبان سے اپنی محبت کا ذکر سُن کر اور ہان کا خون کھول گیا۔

"اِتنا ہی ہے تو جا کر اُس سے پوچھ لینا، کے وہ کس سے محبت کرتی ہے، آخر جو اُسے خط بھیجے گا وہ اُسی سے پیار کرتی ہو گی نہ، اور میں تو اُسے خط بھیج بھیج کر تھک سا گیا ہوں" وہ مصنوعی انگڑائی لیے اور ہان سے بولا، جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔ پر پھر اچانک مسکرا پڑا۔ جسے دیکھتے ہوئے داؤد کے چہرے سے مسکان غائب ہو گئی۔

"تو اور تیرا باپ، ہمیشہ سے گھٹیا رہے تھے، پر تجھے معلوم ہے بات کیا ہے؟ اصل میں لوگوں کو تباہ کرنے والے کبھی خود بھی آباد نہیں رہتے" یہ کہتے ساتھ ہی اور ہان نے پیچھے پڑے کڑوڑوں کے سامان پر اپنے ہاتھ سے ماچس جلا کر پھینک دی، جو ایک دم سے جلنے لگ گیا۔

"یہ کیا کر دیا تو نے گالی* انسان" داؤد بھاگتے بھاگتے اُس مال کے قریب آیا اِس سے پہلے وہ آ کر اُسے بجھاتا اور ہان نے ایک لات مار کر اُسکے مُنہ سے خون نکال دیا، اور اُسکے دائیں آنکھ سے خون نکلنے لگا۔

"یہ میری محبت کو گندی نظروں سے دیکھنے کے لیے" وہ اُسکے چہرے پر ٹھڈے مارتا جا رہا تھا۔

"اور یہ، اپنے اُس غلیظ باپ کا ساتھ دینے کے لیے" اُس نے ایک اور لات اُسے ماری جس سے وہ پلٹ کر پھر سے گرا۔

"اور یہ اُس بے گناہ انسان کے جان کے لینے کے لیے" اورہان نے اپنے ہاتھ سے نکلتے خون پر ساتھ پڑا کپڑا اُٹھا کر پھاڑتے ہوئے کس کے اپنے ہاتھ پر باندھ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اورہان حماد کی بات کر رہا تھا، داؤد کو اُس دِن اِس بات کا بِلکل غم نہیں تھا کے ایک بے گناہ شخص مر گیا تھا، بلکہ اُسے یہ ٹینشن تھی کے کہیں اُسکے پروموشن میں یا اُسکے ملنے والے اگلے عہدے میں کوئی پرابلم نا آجائے، داؤد رحمان اورہان مخدوم کے سب سے بڑے دُشمن کا بیٹا تھا، وہ رحمان حدید کا بیٹا تھا، وہی رحمان حدید جس نے بچپن میں اورہان اور وہاج کے سر سے ماں باپ کا سایہ چھین لیا تھا، وہ آدمی جو دُنیا کے سامنے نظر آتا تھا وہ ویسا نہیں تھا، بلکہ شیطان تھا، اور

اُسکا بیٹا بھی اُس جیسا تھا۔ شروع میں اورہان کو یہ بات معلوم نہیں تھی مگر جب سے اُسے پتہ چلا تھا تو جان گیا تھا کے یہ ایک ایماندار افسر ہو ہی نہیں سکتا، آخر خون تو اُسی آدمی کا تھا نہ۔

"میں تیرے بھائی..." وہ اورہان کو دھمکی دینے لگا، کے شاید وہ ڈر کر داؤد کو چھوڑ دے، جو ڈرپوکوں کی طرح اورہان سے مار کھا رہا تھا۔ یہ تھی اُسکی اصلیت۔

"نہ نہ.... اورہان مخدوم کو دھمکی نہیں" یہ بول کر اورہان نے ایک زوردار ٹھڈا اُسکے سر پر مارا جس کے باعث داؤد کا ذہن ماؤف ہو گیا، وہ ایک دم چیخ کر اپنا سر پکڑے اورہان کو دھندلائی نظروں سے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا، جو اُسے ٹھیک طرح سے اب نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔

اور اگلے ہی لمحے وہ خود ہی وہیں بے ہوش ہو گیا۔ وہ داؤد رحمان پر ایک آخری نظر ڈالے اُسکے جسم کو ٹھوکر مارتا فیکٹری سے باہر نکل آیا، اور جیب سے ماچس نکال کر فیکٹری کو ایک نظر دیکھتے ہوئے وہ جلتی ہوئی ماچس فیکٹری میں پھینک دی، جس سے اگلے ہی پل فضا میں دھماکوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی گونج اُٹھنے لگی۔ وہ وہیں سے پلٹ گیا۔ وہ چلتا جا رہا تھا اور فیکٹری پیچھے دھماکوں سے پٹھتے جا رہی تھی، جبکہ وہ اپنا سیگرٹ جلائے اُس کا کش لیے ہوا میں دھواں چھوڑا فیکٹری سے دُور جانے لگا، دُور گاڑی میں بیٹھے وقاص اور وہاج نے اورہان کو باہر آتا دیکھا تو اُنہیں ایک دم سے سکون آیا، اُسے باہر آتا دیکھ کر اُنہوں نے جیپ کی ریس دی اور جیپ آگے بڑھا دی، کیونکہ یہ اورہان کا حکم تھا جو وہ اُنہیں بہت پہلے ہی دے چُکا تھا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"جی ہاں ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں، سوات کے قریب رحمان ٹیکسٹائل کی بہت بڑی فیکڑی میں آج آگ لگی ہے اور وہاں اندر موجود سارا مال جل کر راکھ بن چُکا ہے، آپ کو بتاتا ے چلیں کے یہاں کے مزدوروں سے پتہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کے سب مزدور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے جس سے اُن میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن یہاں کے پولیس سٹیشن والوں کا کہنا ہے کے اُنکے آفیسر داؤد رحمان کو یہاں سے کوئی انفارمیشن ملی تھی کے فیکڑی کو آگ لگائی جائے گی، وہ لوگ وہاں پہنچے تو پولیس سٹیشن کے پورے عملے کو انہوں نے باہر رہنے کے لیے کہا تھا جس پر وہ اکیلے اندر گئے تھے لیکن دوبارہ واپس باہر نہیں آئے، پولیس والوں سے دوسری اینویسٹیگیشن ٹیم تفتیش کرے گی کے انسپیکٹر داؤد نے ایسا کیوں کہا تھا کے وہ سارا عملہ باہر رہے، اور وہ اکیلے اندر گئے، کیا وہ کسی کی جان کو بے وجہ خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے؟ داؤد رحمان کی باڈی کچھ ہی دیر میں اُنکے گھر والوں کے حوالے کر دی جائے گی، آگے جاننے کے لیے دیکھتے رہی ہمارا نیوز چینل"

اُسے لگا کسی نے ساری جان اُسکے جسم سے نکال لی ہو، وہ کانپتے ہاتھوں سے رموٹ پکڑے بیٹھی تھی، آنسوں لڑیوں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتے جا رہے تھے وہ جانتی تھی کیوں لیکن خود سے کہہ نہیں پا رہی تھی، بہامین کو لگا کے کچھ بہت قیمتی اُس سے چھین لیا گیا ہو۔ یہ اُسکی زندگی اُسکے ساتھ کیسے کیسے کھیل کھیل رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

داؤد کا چہرا ٹی وی دیکھایا جارہا تھا، وہ وہیں پر دیکھ رہی تھی، وہ کیوں اُس آدمی سے محبت کرنے لگ گئی تھی، کاش وہ کبھی اُس سے ملی ہی نا ہوتی کاش وہ خط کبھی اُس نے پڑھے ہی نہ ہوتے۔ وہ اپنی سسکیاں دبائے ٹی وی کے رموٹ کو دیکھتی جارہی تھی جب باہر دروازے پر بیل ہوئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وقاص نے دروازہ کھولا تو باہر کوئی بوڑھے سے شخص کھڑے تھے۔

"جی؟" وہ دروازے پر کھڑا ہوئے بولا، وہ لوگ آج یہاں سے نکل رہے تھے۔ اور ہان اندر اپنے کمرے میں تھا۔

"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟" انہوں نے وقاص کو دیکھ کر پوچھا، جس پر وہ کچھ پل سوچ میں پڑ گیا مگر پھر انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس کے لیے دروازہ کھولا ہے تم نے" وہ اپنی جیکٹ پہنتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ اندر لاؤنج میں بیٹھے بہرام اور خان کو دیکھ کر وہ رُک گیا۔

"کیا کرنے آئیں ہیں آپ یہاں؟" وہ پہچان گیا تھا کے وہ کون ہیں۔

"کچھ مانگنے" انہوں نے بلا جھجک کہا، جس پر وہ تنظزیہ مسکراہٹ سے اُنہیں دیکھنے لگا۔

"تو آپ میرے سے کچھ مانگنے آئیں ہیں، اور آپ یہ توقع کرتے ہیں کے میں آپ کو آپکی مانگی گئی چیز آرام سے دے دوں گا؟ جیسے آپ نے مجھے دی تھی؟"

"آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟ وقاص نے اُنہیں اِتنے آرام سے بات کرتا دیکھ کر کہا۔

"باہر جاؤ وقاص، اور وہاج کو جا کر بتاؤ ہم نکل رہے ہیں یہاں سے" اور ہان نے اُسے جانے کا کہا۔ جس پر وہ اگلے ہی پل گھر سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہان کا تنتظ سُن کر بہروار خان کے چہرے پر مایوسی آئی، جسے اور ہان نے اچھے سے نوٹ کیا تھا۔

"بولیے کیا چاہیئے آپ کو؟" وہ بغیر کوئی اگلی بات کیے مدعے پر آیا تھا، جسے سُن کر بہروار خان نے چہرا اُٹھا کر اور ہان کو دیکھا، ایک نئی اُمید تھی جو اُنہیں مل گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ آپ کی وجہ سے وہاں گیا تھا، صرف اور صرف آپ کے کہنے پر، کوئی اِتنا سخت دِل کیسے ہو سکتا ہے رحمان وہ ہمارا بیٹا تھا مجھے میرا بیٹا واپس لا کر دیں رحمان میں کچھ نہیں جانتی" شائستہ بیگم تو داؤد کے بارے میں وہ خبر سُن کر پاگل ہو گئی تھیں، اُنہوں نے جیسے ہی یہ خبر سُنی تھی وہ یہ صدمہ برداشت ہی نہیں کر سکی تھیں، اور اِس وقت بھی وہ لوگ ہسپتال کے ایک کمرے میں تھے جہاں دو سے تین ڈاکٹرز کو اُنکی دیکھ بھال کے لیے رکھا گیا تھا۔ وہ رحمان صاحب پر چیخ چِل

رہی تھیں جب ایک نرس نے اُنکی ڈرپ میں نیند کا انجیکشن لگا دیا، جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ غنودگی میں چلی گئیں۔ رحمان صاحب اُنکے قریب ہی کھڑے تھے اور پھر شائستہ بیگم کے نیند میں جانے کے بعد وہ فورن کمرے سے باہر آئے۔

"کیا خبر ہے؟" وہ باہر آکر اپنے فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے بولے۔

"سوکانتو کو ہرگز پتہ نہیں لگنا چاہیئے کے میں کہاں ہوں، سمجھ میں آرہی ہے میری بات؟ میں کچھ دِنوں کے لیے ملک سے باہر جارہا ہوں ٹھیک ہے؟ تب تک تم یہاں پر سب کچھ سنبھال لینا، باقی سب میں آنے کے بعد بتاؤ گا" اُنکی آواز انتہا سے زیادہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی، وہ فیکٹری کے نام پر جو غیر قانونی افیم کا بزنس کر رہے تھے وہ اب بند ہو گیا تھا کیونکہ فیکٹری جل چکی تھی، اور جس مال کی ڈلیوری انہوں نے جاوید اور داؤد کو سونپی تھی وہ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ رحمان صاحب اُس مال کی قیمت ڈیلر سے لے چکے تھے، جو افغانستان سے سمگل ہو کر آئی تھی اور اب آگے وہ اُسے غیر قانونی طریقے سے انڈیا ڈیلیور کرنے والے تھے، مگر اُنکی ڈیل پوری ہونے سے پہلے ہی یہ سب ہو گیا اور سارا مال جل گیا، سوکا تو انڈیا کا بہت بڑا ڈرگ ڈیلر تھا، جس

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نے بہت بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ کام کیا تھا مگر اب رحمان صاحب کے ساتھ جب اُس نے ڈیل فائنل کی تھی تو رحمان صاحب نے اُسے کہا تھا کے وہ فکر نہ کرے اُسکا کام بہت اچھے سے ہو جائے گا، لیکن اب یہ ممکن نہیں تھا کیونکہ اِتنی تعداد کا مال ایک ساتھ جمع کرنے میں بہت وقت لگ جانا تھا اور رحمان صاحب کے پاس اِتنا وقت نہیں تھا اور سوکانتو تک جب یہ خبر پہنچتی تو وہ اُنہیں ڈھونڈنے میں بلکل وقت نا لگاتا اور مار ڈالتا، اِس لیے وہ سونکا نتو تک یہ خبر پہنچنے سے پہلے ہی کچھ وقت کے لیے پاکستان سے فرار ہو رہے تھے۔

"ناصر، ایک فلائٹ بُک کرواؤ میرے اور اپنی میڈم کے لیے، لیکن اِس بات کا خیال رکھنا کے کسی کو کان و کان خبر نہیں ہونی چاہیئے کے میں یہاں پر موجود نہیں ہوں، فلائٹس ایسے ناموں سے بُک کروانا جن سے کسی کو بھی شک نہ ہو، سوکانٹو کی نظریں چاروں طرف سے ہمارے اُوپر ہیں تم اچھے سے جانتے ہو"

"جی سر، میں جانتا ہوں اُسکی نظر چاروں طرف سے آپ کے اُوپر ہے، آپ فکر نا کریں، میں ابھی بندوبست کرتا ہوں، آپ آج رات ہی پاکستان سے باہر ہونگے بے فکر رہیں" ناصر رحمان

حدید کا سیکرٹری تھا، جو ہر کام میں اُنکے ساتھ ساتھ ہوتا تھا، وہ جوان تھا تب سے اُنکے ساتھ کام کرتا تھا اور اب تو اُسکی بھی اب عمر ہو گئی تھی وہ پچاس سالا آدمی کافی عرصے سے اُنکے ساتھ تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تم نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا بیٹا" اور ہان صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا جب بہرام خان اُسکے اچانک اُٹھ کر جانے پر پریشانی سے بولے۔

"اگر وہ مانتی ہے تو مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے، لیکن میری ایک شرط ہے" وہ بہرام خان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا؟" انہوں نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ ہماری زندگی میں دوبارہ انٹرفیر کبھی نہیں کریں گے" بہراور خان نے اورہان کو دیکھا، یہ وہی بچہ تھا جو بچپن میں اُن سے بار بار کہہ رہا تھا کے اُسے اورہان سے دور مت لے کر جائیں، اُسے اپنی پوتی سے دُور مت کریں، لیکن تب بہراور خان نے اُس بچے کی ایک نہیں سنی تھی، اور آج قدرت کے ہاتھوں وہ اُسی بچے کے سامنے جواب ایک بھرپور مرد بن چُکا تھا اُسکے سامنے کھڑے اُسی چیز کی مانگ کر رہے تھے جس پر انہوں نے کافی سال پہلے انکار کیا تھا۔

"جیسا تم کہو" انہوں نے ہامی بھر لی تو اورہان نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔

"میں کل صبح یہاں سے نکلنے والا ہوں، جو کرنا ہے آج رات میں ہی کرنا ہو گا آپ کو، ورنہ میں کسی کا انتظار کرنے کے لیے رُکنے نہیں والا" یہ کہہ کر وہ اندر والے کمرے میں چلا گیا، اور بہراور خان اُسکے کمرے کے بند دروازے کو دیکھنے لگے، جو وہ بند کر گیا تھا۔

"پیکنگ کر لی ہے تم نے؟" وہ کمرے میں آیا تو بیڈ پر پڑے بیگ کو دیکھتے ہوئے بولا، وہ دو دِن سے باہر لاؤنج میں سو رہا تھا۔

"آم کو طلاق بھی دیں گے آپ" مارُوخ نے اُسے کمرے میں آتا دیکھ کر فورن سے کہا۔

"کیا کہا؟" وہ تو حیرانگی سے مارُوخ کو دیکھنے لگا جو شاید ہوش میں نہیں تھی۔

"وہی جو آپ نے سُنا" وہ بے نیازی سے اپنے ہاتھ کے ناخنوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دماغ سیٹ ہے تمہارا؟ کھیل سمجھا ہوا ہے اِس چیز کو، جب تمہارے بھائی کا دِل کیا تم سے جوڑ دیا مجھے اور جب تمہارا دِل کیا خود کو الگ کر لیا مجھ سے، دیکھو لڑکی، میں تمہارے ساتھ بہت نرمی سے پیش آ رہا ہوں تو مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو تو اچھا رہے گا تمہارے لیے، ورنہ شوہر تو میں ہوں ہی تمہارا، مجھے زبردستی کرنے میں بھی وقت نہیں لگے گا تمہارے ساتھ

سمجھی؟" وہ اچانک سے مارُوخ کے قریب آئے اُسکی کلائی پکڑ کر بیڈ سے کھڑا کرتا اپنے سامنے کر گیا، جس پر وہ اُسکے سینے سے آ لگی۔

"دُور.... ہوں" وہ گھبراتے ہوئے وہاج کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرنے لگی۔

"اگر نہ ہوا تو؟ ہم؟" وہ مارُوخ کے چہرے کے مزید قریب آتا بولا۔ اُسکے

"پیچھے ہو جائیں پلیز" وہ رندھی ہوئی آواز میں وہاج سے بولی، وہ جانتی تھی وہ بے بس ہے، اِس سے پہلے وہ روتی وہاج نے اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"آئندہ میں تمہاری زبان سے علیحدگی کی بات نہ سُنو، تمہارے بھائی سے وعدہ کیا ہے میں نے، تم شاید بھول گئی ہو گی مگر میں نہیں بھولا، اور نہ بھولوں گا، باہر کھانا لا کر رکھا ہے ڈال کر دو مجھے، بھوک لگی ہے اور آ کر خود بھی کھاؤ، دوسری بار آ کر نہیں کہوں گا بلکہ تم جانتی ہو کے کیا کروں گا، فورن سے پہلے باہر آؤ" وہ مارُوخ کو سختی سے بولتا واشروم میں چلا گیا جبکہ وہ واشروم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے دروازے کو گھورنے لگی،اِن دو دِنوں میں وہاج نے آج پہلے بار اُس سے سختی سے بات کی تھی، یہ بھی شاید مارُوخ کی وجہ سے ہوا تھا، جو بات اُس نے بولی تھی وہ ٹھیک بھی تو نہیں تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنی سٹڈی ٹیبل پر گم سُم سی بیٹھی اُن خطوں کو گھور رہی تھی جب دروازے پر ہلکی سی دستک نے اُسے سر اُٹھانے پر مجبور کیا۔ بہامین نے جلدی جلدی وہ خط ٹیبل کا دراز کھول کر اُس میں رکھے اور دراز بند کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آجائیں دادا جان" وہ آرام سے بولی، کیونکہ دادا جان جب بھی اُسکے کمرے میں آتے تھے دروازہ ناک کر کے آتے تھے۔

"کیا کر رہی تھی میری بیٹی؟" وہ اپنی چھڑی ہاتھ میں پکڑے اندر آئے، وہ اندر آئے تو بہامین کُرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ نہیں بس، تھوڑا سا کام تھا، وہی کر رہی تھی" وہ بیڈ پر بکھرا اپنا سامان اُٹھا کر صوفے پر رکھتی دادا جان کے بیٹھنے کی جگہ ٹھیک کرنے لگی۔ اُس نے انہیں اپنے لہجے سے بِلکل محسوس نہیں ہونے دیا کے اُسکے اندر کی کیسی جنگ چل رہی ہے۔

"واہ! میری بیٹی تو بہت کمال پینٹنگ کرتی ہے" وہ بیڈ پر بیٹھ کر بہامین کی پینٹنگز دیکھتے ہوئے بولے جو کمرے میں ہی یہاں وہاں سیٹ کی ہوئی تھیں۔

"اِتنی بھی خاص نہیں ہیں اب دادا جان، خیر یہ چھوڑیں، آپ مجھے بُلا لیتے" وہ دادا جان کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے تکیے کے سائڈ سے کشن اُٹھا کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"کچھ بات کرنی تھی میں نے اپنی بیٹی سے" وہ تمہید باندھنے لگے۔ بہامین نے اُنہیں دیکھا، پتہ نہیں کیوں وہ اُسے پریشان لگے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا دادا جان، آپ ٹھیک ہیں نہ؟" اُسکا پہلا سوال ہی یہی تھا، "کے کیا آپ ٹھیک ہیں دادا جان"۔ وہ پریشانی سے آگے ہوتی اُنکے کندھے سے سر ٹکا گئی۔

"ارے ہاں میری بچی ہم بِلکل ٹھیک ہیں، کچھ پوچھنا تھا بس مجھے" وہ بہامین کو دیکھ نہیں رہے تھے۔

"جی، پوچھیں نہ" اُس نے کہا۔

"اگر آپ کی زندگی کا کوئی فیصلہ کرتے ہیں، تو کیا میری بیٹی کو وہ قبول ہو گا؟" انہوں نے بہامین جو سوالیہ نظروں سے دیکھا جو اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"مجھے آپ کا ہر فیصلہ قبول ہو گا دادا جان" اُس نے مُسکراتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا، کیونکہ اُس نے جس چیز کے بارے میں سوچا تھا کے وہ دادا جان سے مانگے گی اب اُس کا وجود ہی نہیں رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چاہے وہ آپ کی شادی کا ہی فیصلہ کیوں نا ہو؟" بہرام خان نے کہا، جس پر بہامین کے چہرے کی ہنسی کچھ ماند پڑی، وہ اُنہیں دیکھتے ہوئے ایک نظر اپنی ٹیبل کے اُس بند دراز کو دیکھنے لگی، وہ اپنے دِل میں کسی اور کی محبت بسائے کیا کسی سے بھی شادی کر لے گی؟ یہ سوچ سوچتے ہوئے اُس نے پھر واپس سے اپنی نظر دادا جان جی طرف کر لی۔

"ہر فیصلہ مطلب ہر فیصلہ دادا جان، بے شک وہ شادی ہی کیوں نہ ہو، آپ جس سے کہیں گے جب کہیں گے میں شادی کر لوں گی، آپ کو تنگ نہیں کروں گی" وہ اُنکی گود میں سر رکھے لیٹ گئی، شاید اپنے آنسوں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی، کیونکہ اُس نے ایک اَن دیکھے انجانے انسان سے محبت کر لی تھی، جس کا اب اختتام ہو رہا تھا، یا کہیں تو بہامین کے مطابق اختتام ہو گیا تھا۔ اور جس شخص کو وہ سوچ بیٹھی تھی وہ جب اب رہا ہی نہیں تھا تو وہ دادا جان کو کیا کہہ کر انکار کرتی؟ وہ کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی انہیں کیا جواب دیتی؟ اُس نے خود کو بہت سے سوالوں کا شکار بنانا نے سے بچا لیا، وہ بھی صرف اپنے ایک اقرار پر۔

"پھر تیار ہو جایئے گا، رات میں آپ کا نکاح ہے" داداجان نے اُسکے سر پر بَم پھوڑا، وہ انہیں حیرانگی بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ... کیا کہہ رہے ہیں آپ داداجان، میں نے کہا ہے آپ جہاں کہیں گے میں شادی لرکوں گی لیکن یہ سب اِتنا جلدی کیوں، کیا مطلب ہے اِس سب کا"

"اپنے داداپر بھروسہ رکھو بچے، خدارا ہم سے مزید سوال مت کرو، ہم جواب نہیں دے پائیں گے آپ کو" یہ کہہ کر وہ اُسکا گال تھپتپاتے ہوئے بڑی مشکل سے بہامین کے کمرے سے نکل گئے، وہ بھی اُسے وہیں حیران پریشان کھڑا چھوڑ کر۔ اگر انہوں نے بہامین کو بتادیا ہوتا کے ڈاکٹر نے بہرام خان کو بس ایک مہینے کی مہلت دی ہے تو وہ کبھی شادی نا کرتی، بلکہ یہی کہتی کے وہ اُنکا علاج کروائے گی، مگر علاج اب ممکن نہیں تھا، شاید اللہ کو یہی منظور تھا، وہ اسلام آباد بھی ایک آخری اُمید سے گئے تھے اُنکے بچنے کے کوئی چانسس ہوں، لیکن ڈاکٹر کے صاف صاف بتانے پر وہ خود کو مضبوط کرتے واپس آگئے اور اب وہ اپنے آخری پَلوں میں صرف بہامین کو کسی

ایسے ہاتھوں میں سونپنا چاہتے تھے جو اُسے اُن سے بھی زیادہ پیار کرے، اور یہ کام اورہان مخدوم سے بہتر اور کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"پتا لگواؤ کے یہ کہاں ہے جارج؟ میری کال بھی نہیں اُٹھا رہا سالا، اگر تو اُسے وہ سوٹ کیس مل گیا ہے اور اُس نے میرے تک اُس سوٹ کیس کو نہیں پہنچایا تو بہت بُرا ہو گا، جلدی کرو اور اُسکا پتہ لگواؤ" مائیکل پریشانی سے آفس میں یہاں سے وہاں گھومتے ہوئے اپنے بیٹے سے بولا، جو اگلے ہی لمحے اپنے بندوں کے حکم دیتے ہوئے اورہان کا پتہ لگوانے کا کہہ چُکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر وہ سوٹ کیس لے کر بھاگ گیا ہوا" جارج نے ہلکی سی آواز میں مائیکل سے کہا، جس پر اُس نے چہرا موڑتے جارج کی گردن پکڑ لی۔

"بھول کر بھی یہ بکواس دوبارہ مت کرنا، ورنہ جان سے مار ڈالوں گا، تو جانتا بھی ہے اُس میں کس کس آدمی کی انفارمیشن ہے؟ اور اگر وہ باہر آگئی تو وہ مجھے تو ماریں گے ہی ماریں گے، مگر چھوڑیں گے تجھے بھی نہیں، کیونکہ بیٹا تو تُو میرا ہی ہے نا" وہ جارج کو گھورتے ہوئے اپنی پھٹی ہوئی آواز میں بول رہا تھا، جسے سنتے ہوئے جارج ہاں میں سر ہلاتا جا رہا تھا۔

"وہ کہیں نہیں جائے گا، میں جانتا ہُوں، جا اب پتہ کر کے وہ کہاں ہے؟" وہ چلتے ہوئے واپس آکر اپنی کُرسی پر بیٹھ گیا اور جارج آفس سے باہر چلا گیا۔ تاکہ کام وقت پر پورا ہو سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

اُس نے دادا جان سے کوئی دوسرا سوال نا کیا، انہوں نے بہامین کو اُسکی ماں کا ایک لال ڈپٹہ دیا تھا جو اُنہیں بہامین کی دادی کی طرف سے مِلا تھا۔ وہ جانتے تھے بہامین کے اندر کتنے سوالات چل رہے ہونگے مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کے اُسے اِن سب سوالوں کے جواب آہستہ آہستہ مل جائیں گے۔

وہ چپ چاپ گُم سُم سی بیٹھی تھی، بہامین نے بلکل خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کر دیے جو دادا جان نے اُسکے سامنے لا کر رکھا تھا، مولوی صاحب اُس سے جہاں جہاں کہا وہ سائن کرتی گئی جیسے کوئی روبوٹ ہوتا ہے، جِسے ہم کچھ کہیں اور وہ کرتا جائے۔ اُس نے نکاح نامے پر نام تک نہیں پڑا تھا کے وہ کون شخص ہے جو اُسکی زندگی کا مالک بن چُکا ہے۔ دو دِن پہلے جو مارُوخ کے ساتھ ہوا بہامین کو لگا جیسے بِلکل ویسا آج اُسکے ساتھ ہوا ہے، مگر پھر اُس نے یہ خیال اپنے دماغ سے جھٹکا کے وہ ایسی بُری باتیں نہیں سوچ سکتی، مارُوخ سے اُسکا بھائی چھن گیا تھا، لیکن اُسکے پاس سب کچھ تھا، تو کیا ہوا جو اُسکی محبت اُسے نصیب نا ہوئی، وہ ہمیشہ اُس محبت کو اپنے دِل کے ایک کونے میں زندہ رکھے گی۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کے اُسکی قسمت بھی کچھ الگ نہیں تھی، اور وہ اپنے آنے والے رشتے کے ساتھ کیسی ہونے والی تھی اُسے کوئی اندازہ نہیں تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی اسکی آگے آنے والی زندگی کیسی ہونے والی ہے پر وہ اتنا ضرور جانتی تھی کے کسی دوسرے انسان کے خیال کے ساتھ وہ کسی الگ انسان کے نکاح میں دے دی گئی تھی،

بہامین کے لیے یہ سب بہت مشکل ہونے والا تھا، وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کے وہ یہ رشتہ قائم رکھ سکے گی کے نہیں، لیکن اُس سے جتنا ہوا وہ کرے گی، کیونکہ یہ اُسکے دادا جان کا فیصلہ تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سوری دادا جان، میں نے آپ کی ساری باتیں مانی ہیں، اب آپ کی باری ہے کے بس کر دیں، مجھے نہیں جانا کہیں بھی، آپ تو مجھے گھر سے نکالنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں، میں نے کر لیا ہے نہ نکاح اب اور کیا؟ اور کیا کروں میں؟ مجھے میرے ہی گھر سے نکال کر کسی ایرے غیرے کے ساتھ بھیج رہے ہیں آپ؟" بہامین کا غصّہ تھا کے کم نہیں ہو رہا تھا، کیونکہ نکاح کے دو گھنٹے بعد ہی دادا جان نے اُسے کہہ دیا تھا کے اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ رخصت کی جا رہی ہے۔

"اور دادا جان یہ زندگی ہے میری، کوئی فلم نہیں جو فاسٹ فارورڈ کرتے جا رہے ہیں آپ، اور کیوں؟ کیوں چھوڑ کے جاؤں میں آپ کو یہاں؟ کوئی خاص وجہ دیں مجھے میں چلی جاؤ گی" وہ

غصّے سے صوفے پر بیٹھی اپنے آنسوں بہاتی بولتی جا رہی تھی، ایک غم کم مِلا تھا اُسے جو دادا جان اب اُسے خود سے دُور کر رہے تھے۔

"کیونکہ بچے...." وہ کہتے کہتے چُپ ہو گئے، وہ نہیں چاہتے تھے بہامین اُنکے ساتھ رہے، وہ چاہتے تھے کے وہ اُن سے کچھ دیر اب دُور رہے، تاکہ اُنکے جانے کے بعد اُسے اِتنا دُکھ نہ ہو مگر وہ بھول گئے تھے کے وہ بچپن سے اُنکی گود میں بڑی ہوئی تھی، وہ کیسے بھول سکتی تھی اُنہیں، اُسے کیسے دُکھ نہ ہوتا؟

"ٹھیک ہے مت بتائیں، میں آپ کی بات سے انکار نہیں کروں گی" اُسکے مان جانے پر دادا جان کے چہرے پر سکون آیا، پر اگلے ہی پل وہ سکون غائب ہو گیا۔

"لیکن میری ایک شرط ہے، آپ بھی چلیں گے میرے ساتھ، میں اکیلے نہیں جاؤں گی، اگر آپ چاہتے ہیں کے میں اپنے شوہر کے ساتھ جاؤں تو آپ بھی میرے ساتھ آئیں گے" وہ اب ضد پر اڑ گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ کیا کہہ رہی ہو بچے، یہ کیسے ممکن ہے؟ سب بچیاں شادی کے بعد اپنے اپنے گھروں کو جاتی ہے آپ کیوں ضد کر رہی ہو اپنے اِس بوڑھے دادا سے" انہوں نے بہامین کو سمجھانا چاہا۔

"تو کیا یہ میرا گھر نہیں ہے؟ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" وہ دُکھی ہوئی تھی۔

"ہم نے ایسا نہیں کہا بچے، پر ہماری بات مان لو، آپ نے کبھی بھی ہم سے بحث نہیں کی ہے، تو آج بھی مت کرو" وہ تھکان کے باعث وہیں صوفے پر بیٹھ گئے، اُنکے جسم اب تھک رہا تھا، اور وہ ہلکا ہلکا کانپ رہے تھے، جو بہامین نے اچھے سے دیکھا تھا، وہ فورن سے چل کر اُنکے پاس آئی اور بولی۔

"تو پھر میرا جانا بھی ممکن نہیں ہے، جیسا آپ کو ٹھیک لگے" یہ کہہ کر وہ اپنے سر سے ڈپٹہ اُتارنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"رُک جاؤ بچے" انہوں نے فورن بہامین کو روکا، وہ نہیں چاہتے تھے کے اورہان کو اِس بات کی خبر ہو کے بہامین جانے سے انکار کر رہی ہے۔

"ہم چلیں گے آپ کے ساتھ" انہوں نے ہامی بھر لی، یہی سوچتے ہوئے کے وہ دو دِن میں واپس آجائیں گے۔ دادا جان لاؤنج سے باہر چلے گئے تاکہ باہر جا کر وہ اورہان سے بات کر سکیں جو باہر ہی گاڑی لیے کھڑا تھا، اب بس اُس نے نکلنا تھا، وہاج اور وقاص تو ماروخ کو لے کر کب کے سوات سے نکل چکے تھے۔ بہامین تو بس بہرام خان کو باہر جاتا دیکھ رہی تھی کے اُنہیں کتنی جلدی تھی بہامین کو خود سے دُور کرنے کی، ہاں شاید وہ اب بہامین کی پرورش کر کے تھک گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ جیپ سے ٹیک لگائے کھڑا بہرام خان کو دیکھ رہا تھا جنہوں نے ابھی ابھی آکر اورہان کو اندر جو بھی بہامین نے کہا تھا سب بتایا۔

"نہیں" وہ اُن سے صاف انکار کر چکا تھا، جس پر وہ بس اورہان کو دیکھنے لگے، کتنا بدل گیا تھا وہ۔اورہان جو کر رہا تھا وہ اچھے سے جانتے تھے، پر اُنہیں اِتنا سکون تھا کے بے شک وہ اُنکے ساتھ اچھا نہ ہو مگر وہ بہامین کے ساتھ کیسا ہوتا وہ اچھے سے جانتے تھے۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں انہوں نے بہامین کو فاخر کی ماں سے کہہ کر اورہان کی گاڑی میں بیٹھا دیا،اور اُسکے بیٹھنے کے بعد انہوں نے بہامین سے کچھ کہا۔

"ہم ایک ہفتے بعد آپ سے ملنے آئیں گے میری بیٹی" انہوں نے بہامین کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا، تو وہ جو گاڑی میں چہرا جھکائے بیٹھی تھی، حیرانگی سے سر اُٹھا کر دادا جان کو دیکھی نفی میں سر ہلا گئی، یہ وہ کیا کہہ رہے تھے؟ ابھی تو وہ مان گئے تھے۔

"دادا...." وہ اچانک سے اُنکا بازو پکڑتے گاڑی سے اُترنے لگی، وہ ڈر رہی تھی۔

"ششش، ابھی نہیں بچے، ہم نے آپ سے کہا ہے نہ ہم آئیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے میری بیٹی ہے، ابھی بس چُپ" انہوں نے بہامین کو اپنے ساتھ لگایا اور پیار کیا، اُنکے آنکھوں سے ایک آنسوں نکل کر بہامین کے بالوں میں جذب ہو گیا۔ اور ہان اُنہیں اُکتاہٹ سے دیکھتا جیپ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اور جیپ سٹارٹ کر دی، جیپ سٹارٹ ہونے پر بہامین نے اُنہیں ایک دم سے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب دیکھا، مگر وہ اُسکا چہرا نہ دیکھ پائی، کیونکہ وہ چہرا دوسری طرف کیے اپنا سیگرٹ جلا رہا تھا۔

"خیال رکھنا اپنا بیٹا، اور اُسکا بھی" دادا جان کے کہے گئے الفاظ اُسکے کانوں میں پڑے تو وہ سوالیہ نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگی، پر وہ بغیر کوئی جواب دیے جیپ کا دروازہ بند کر گئے اور دروازے سے پیچھے ہو گئے، اِس سے پہلے بہامین مزید کچھ کہتی اور ہان نے سٹارٹ جیپ کو ریس دے دی جس سے وہ آگے بڑھ گئی، بہامین جیپ کے سائڈ والے شیشے سے پیچھے کھڑے دادا جان کو دیکھ رہی تھی، اور اُس نے بہت اچھے سے دیکھا تھا کے وہ اپنے کندھے پر لٹکائے کپڑے سے اپنا چہرا صاف کر رہے ہیں، اُسکے دادا جان رو رہے تھے۔ بہامین مسلسل باہر والے شیشے سے پیچھے کو دیکھ رہی تھی، اور وہ تب تک دیکھتی رہی جب تک جیپ نے مڑ کر اپنا راستہ نہیں بدل لیا،

وہ وہیں اپنا سر ٹکائے آنکھیں بند کر گئی، آنسوں تھے کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، جانے یہ کس چیز کے آنسوں تھے، اپنی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہوتی محبت کے یا اپنے دادا جان سے الگ ہونے کے، یا شاید دونوں کے۔ اُسے تو اِس بات تک کا دھیان نہیں رہا کے وہ جس آدمی سے نکاح کر کے آئی ہے، بہامین نے اُسکا چہرا تک نہیں دیکھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آپ یہاں سو رہے ہیں؟" وہ لوگ گھر آ گئے تھے، وہاج نے فلیٹ میں آ کر سارا سامان رکھ کے ماروخ کو کہا تھا کے وہ سامنے والے کمرے میں جا کر آرام کر لے، ماروخ ابھی اندر گئی ہی تھی جب پیچھے سے وہ بھی اندر آ گیا۔

"کیا مطلب؟" وہ دروازہ بند کر کے پلٹا تو ماروخ اپنا بیڈ پر پڑا اڈپٹہ دوبارہ سے کندھوں پر ڈال رہی تھی، وہاج کی پیشانی پر بل پڑے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور یہ کیا تم نے طریقہ پکڑا ہوا ہے؟ میں سامنے آتا ہوں تو خود کو اِس ڈھائی غظ کے ڈپٹے میں لپیٹ لیتی ہو" وہ مارُوخ کے قریب آیا۔

"ددٗ سہ ٗ ي لپارہ ھم توبہ دہ"
(توبہ ہے اِس آدمی کی بھی) وہ وہاج کو ایک نظر دیکھ کر مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑائی۔

"کیا کہا؟" وہاج کو اُسکی بات کی سمجھ ہی نہیں آئی، وہ کہاں جانتا تھا پشتو، جو اُسے سمجھ آتی۔

"کچھ... کچھ بھی تو نہیں کہا ام نے، اور یہ امارا ڈپٹہ ہے اَمارا جیسے دِل چاہے گا ہم لے گا، آپ کو کیا" وہ وہاج سے تھوڑا دُور ہوئی، مگر وہ پھر اُسکے قریب ہو گیا، اُنکے بیچ کا فاصلہ ختم ہونے کو آیا تھا، مارُوخ دُور ہوتی بِلکل بیڈ کے ساتھ لگ گئی تھی۔

"مگر امارے سامنے نہیں لے گا، سمجھی؟" وہاج نے اُسکی نقل کرتے اُسکے لہجے میں بولا تو مارُوخ نے نظریں اُٹھا کر اُسے گھورا، بھورے رنگ کی شلوار قمیض میں وہ ماتھے پر بکھرے بال

اور آنکھوں میں تھکاوٹ کے ساتھ ماروخ کو الگ سا لگا،اُسے دیکھ کر ماروخ کے دِل نے ایک بیٹ مِس کی، مگر وہ اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔

"ہٹو پیچھے یہاں سے" وہ اُسے بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے وہاج کے ہٹا کر جانے لگی، جب اُسکے خود کو ڈپٹہ جو آدھا زمین پر تھا، ماروخ کا پاؤں اُس میں اڑا، اور اِس سے پہلے وہ گرتی وہاج نے اُسے کمر سے پکڑ کے گرنے سے بچا لیا۔

"کہا تھا نا، اِسکی جان چھوڑ دو" وہ اُسکے چہرے پر آئے بالوں کو ماروخ کے کانوں کے پیچھے اڑیستے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا۔

"یہ آپ" وہ وہاج سے گھبرا گئی تھی، اُسے کیا ہو گیا تھا؟

"کیا میں؟" وہ اُسے اپنے حصار میں اُسے طرح ساتھ لیے پاؤں سے پاؤں مِلائے چلتے ہوئے بیڈ کے قریب لے آیا اور اُسے بیڈ پر لیٹایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے یہاں نہیں" وہ اپنا ہاتھ اُسکی پکڑ سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی، اُسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں صاف بتا رہی تھی کے وہ اُس سے کتنا گھبرا رہی ہے۔

"شششش، آواز نہیں، کس بات کا ڈر ہے تمہیں؟ کوئی غیر تو ہوں نہیں میں" وہ مدہوش لہجے میں ماروخ کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا تو اُسے لگا جیسے اُسکا پورا بدن تپ رہا ہو، وہ کانپنے لگی تھی، وہ وہاج کو خود سے دُور کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اور قریب آتا جا رہا تھا، وہ بولنا چاہ رہی تھی مگر بول نہیں پا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنی حسین ہو تم، ایسے جیسے تمہیں میرے لیے ہی بنایا گیا ہو" وہ اُسکی گردن میں مُنہ چھپائے بول رہا تھا تو وہاج کے لبوں کا لمس ماروخ کو اپنی گردن پر اچھے سے محسوس ہو رہا تھا، اُسکی آواز حلق میں کہیں اٹک سی گئی۔

"جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو لگا تھا جیسے آسمان سے کوئی حُور اُتر کر میرے سامنے آگئی ہو" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کے وہاج اُسکی تعریفیں کیوں کر رہا ہے۔

"مجھے چھوڑ دیں، پلیز" ایک آنسوں تھا جو اُسکی آنکھ سے نکل کر وہاج کے چہرے پر لگا تھا، لیکن وہ آج اُسے الگ کرنے کے لیے بِلکل بھی راضی نہیں تھا شاید۔ وہاج نے اُسکے گلے میں آدھے نظر آتے ڈوپٹے کو الگ کر کے بیڈ کی دوسری طرف پھینکا۔

"یہ آئندہ ہمارے بیچ مت آئے" وہ اُسے مدہوشی میں بھی وارننگ دے رہا تھا۔ جس پر مارُوخ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بس اپنی بے بسی پر بے آواز رو رہی تھی، وہ وہاج کو خود سے دُور بھی نہیں کر پا رہی تھی، اور اُسے انکار بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ وہاج نے سائڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کے بٹن پر ہاتھ مار کر لیمپ بُجھا دیا تو کمرے میں موجود وہ تھوڑا سی روشنی بھی اندھیرا میں بدل گئی، وہ اُسکے چہرے کو اپنے قریب کرتا اُسکے گالوں کو چوم کر اندھیرے میں مارُوخ کے چہرے کو دیکھنے لگا، جس پر آنسوں کے نشان تھے، پہلے اُس نے سوچا کے وہ اُس سے دُور ہو جائے شاید وہ یہ سب نا چاہتی ہو، مگر وہاج اب اُسے مزید اُسکی زندگی کے دھکوں میں گھرا نہیں رہنے

دے سکتا تھا، وہ چاہتا تھا کے اب وہ اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچے اور وہ یہی کرنے والا تھا۔اُس نے ماروخ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اُسے اپنے سینے سے لگا اپنے قریب کر گیا، وہ کانپ رہی تھی جو وہاج کو اچھے سے پتہ لگ رہا تھا۔وہ بھی شاید بھول گئی تھی کے کچھ دیر پہلے تک وہ یہ سب نہیں چاہتی تھی مگر اب وہ اپنے شوہر کی باہوں میں آتی سب کچھ بھول گئی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اُسکی آنکھ کُھلی تو گاڑی کسی جگہ پر رُکی ہوئی تھی، وہ ایک دم گھبرا کر اُٹھ گئی، اُسکا ڈپٹہ سر سے سرک کر بہامین کے کندھوں پر آگیا تھا، گاڑی سنسان جگہ پر رُکی ہوئی تھی، آس پاس اندھیرا ہی اندھیرا تھا بہامین کے گلے میں گِلٹی اُبھر کر مدد م ہوئی، وہ کہاں چلا گیا تھا؟ کیا اُسے چھوڑ کے تو نہیں؟ وہ آنکھیں پھیلائے یہاں وہاں دیکھنے لگی جب اُسکی نظر سامنے سڑک کے دائیں جانب ایک ڈھابے پر پڑی، وہاں ایک چھوٹا سا بلب جل رہا تھا، بہامین نے سوچا کے گاڑی سے اُتر کر اُس ڈھابے والے سے جا کر پوچھے کہ کیا اُس نے اِس گاڑی سے کسی آدمی کو اُترتے دیکھا ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بہامین نے ہاتھ پیچھے کر کے اپنی چادر اُٹھائی جو پیچھلی سیٹ پر رکھی ہوئی تھی، چادر اُٹھا کر اُسے اچھی طرح لپیٹتے ہوئے وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی جب ایک دم سے وہ شیشے کے قریب آ گیا۔

"آہہہ، یااللہ" بہامین کا ڈر سے بُرا حال ہو گیا وہ ایک دم جھٹکا کھا کے دوبارہ سیٹ سے لگی، اورہان کے اچانک سے سامنے آنے سے وہ ڈر گئی تھی۔

"چیخنا بند کرو لڑکی" وہ فورن سے شیشے کے اندر سے اُسکے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر سختی سے بولا۔ وہ تو بس آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے کھڑے اورہان کو دیکھ رہی تھی کے وہ یہاں پر کیسے آ گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ؟" اورہان نے جب اُسکے مُنہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہ حیران پریشان سے اُسے اپنے سامنے کھڑا دیکھنے لگی، کہ وہ یہاں پر کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ بہامین کے شیشے سے دُور ہوا تو وہ ہوش میں آئی اور اُس سے کچھ کہنے ہی والی تھی جب وہ وہاں سے ہٹ گیا۔

"سنیئے، کیا آپ کو" بہامین نے شیشے سے نکل کر اُونچی آواز میں اورہان کو آواز دے کر اپنے شوہر کا پوچھنا چاہا، کے شاید اُس نے کسی کو یہاں دیکھا ہو، مگر جیپ کی دوسری طرف سے آکر جب وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو بہامین کی زبان کو تو جیسے زنگ لگ گیا، وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اورہان کو اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ رہی تھی، تو کیا وہ اُسکا شوہر تھا؟ لیکن کیسے؟ یہ کیا چل رہا تھا وہ کچھ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ کچھ تو تھا جو وہ نہیں جانتی تھی مگر کیا؟

"باہر آجاؤ صدمے سے، ابھی تو بہت سے صدمے باقی ہے لگنا، تیار کر لو خود کو" وہ بولا تو بہامین نے جھٹکے سے چہرا موڑ کر اُسے دیکھا، کالی لیدر جیکٹ پہنے، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے نیلی شرٹ اور جینز میں وہ بہامین کو بلکل الگ لگا، جیسا وہ سوات میں تھا وہ ویسا لگ ہی نہیں رہا تھا، کون تھا وہ؟

"ک... کون ہیں آپ؟" وہ بمشکل اپنی زبان سے یہ الفاظ نکال پائی۔ اورہان نے اُسکے سوال پر ایک نظر بہامین کو دیکھا جو اپنی آنکھوں میں نا جانے کتنے سوال لیے اُس سے یہ پوچھ رہی تھی۔ اورہان نے بہامین کو دیکھ کر آئیبرو اُچکائی پھر اپنی نظریں دوبارہ سامنے سڑک پر کر دی۔

"جلد جان جاؤ گی "بس اُس نے یہ کہا،اُسکے بعد وہ اپنے سوچوں میں گُم ہو گئی،ہزاروں سوال تھے جو اُسکے ذہن میں چل رہے تھے،اُسکا ذہن اِتنا عجیب ہو رہا تھا کے وہ اور ہان سے ٹھیک سے سوال تک نہیں کر پائی تھی،وہ پوچھتی بھی کیا؟نہ اُسکے دماغ میں کوئی سوال آرہا تھا نہ جواب،اور نہ یہ کے وہ پوچھے کیا اُس سے؟

❤❤❤❤❤❤

"وہ سالا کہاں غائب ہو گیا ہے اِس بات کو پتہ جلد از جلد لگ جانا چاہیئے، سمجھے تم ورنہ تم سب کی کھال اُدھیڑ کر پھینک دُوں گا میں،میرا پیسا کھا کر کام بیچ میں چھوڑ کر چلا گیا،زندہ تو وہ بچے گا نہیں ایک بار ہاتھ لگ جائے "سوکا نٹوا اپنے دبئی والے آفس میں بیٹھا یہ سب بول رہا تھا۔وہ غصّے سے لال پیلا ہو رہا تھا کیونکہ مال ڈلیور ہونے کی ڈیٹ کل شام کی تھی اور رحمان حدید نے ابھی تک اُسے مال کی ڈیلیوری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا،اور اب اُس نے اپنے بندوں کو کہا تھا کے رحمان حدید کا پتہ لگوائیں کے وہ کہاں ہے،تاکہ وہ اُس سے حساب کتاب کر سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

یہی ہے جبر یہی ہے

اختتام کا موسم

جیپ ایک عالیشان گھر کے باہر آکر رُکی، اور ہان نے سامنے والے شیشے سے اپنے سامنے اُس گھر کو دیکھا، جہاں اُسکی زندگی کے بہت حسین پل گزرے تھے، مگر اُن سے زیادہ وہ بھیانک یاد جو وہ کبھی بھول نہیں سکتا۔

"صاحب نے کہا تھا کے بڑے صاحب آئیں تو اُنکا اچھے سے استقبال کرنا ہے ہمیں" ایک ملازم لان سے چلتے ہوئے آکر گیٹ کے اندر بیٹھے سیکیورٹی گارڈ سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر بڑے صاحب تو ابھی کچھ دیر پہلے ہی نکل گئے ہیں گھر سے، کیا بول رہے ہو تم؟"
سیکیورٹی گارڈ نے اُس ملازم کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔

"بڑے صاحب آرہے ہیں" اُس بوڑھے سے ملازم نے سیکیورٹی گارڈ کو آنکھوں سے دروازے کی اِشارہ کر کے بس یہ کہا، جس پر سیکیورٹی گارڈ نے چہرا موڑ کر دیکھا تو باہر ایک گاڑی آکر کھڑی ہو گئی، ملازم کے دوبارہ بولنے پر وہ فورن کُرسی سے اُٹھا اور جا کر گیٹ کھولا، گیٹ کھولتے ہی وہ کالی جیپ تیزی سے اندر آکر گیراج میں رُک گئی۔ اُس سیکیورٹی گارڈ اور ملازم کی نظر جیپ کے بند دروازے پر تھی جب جیپ کا دروازہ ایک دم سے کھلا، اُس نے ایک قدم باہر رکھا، اور جیپ سے باہر نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاں کھڑے اُس ملازم کو لگا کے بیس سال پہلے کا منظر اُسکی آنکھوں کے سامنے آگیا ہو، اُسکے صاحب اِس گھر کے اصل مالک اِرشاد مخدوم اُسکے سامنے کھڑے ہوں۔ اُس ملازم کی آنکھوں میں آنسوں تھے، کتنا حیران ہوا تھا جب اُسے بتایا گیا تھا کے اِس گھر کا اصل مالک آج لوٹ کر آرہا ہے۔ اور ہان نے اپنی نظریں اُس ملازم پر ڈالی تو وہ پہچان گیا کے وہ کون ہے، جب وہ چھوٹا تھا وہ

تب سے یہاں تھے، تب وہ جوان تھے اب وہ اپنے بوڑھے وجود کے ساتھ کھڑے تھے، پر آج بھی اُنکی آنکھوں میں اُتنی ہی عزت اور محبت تھی اپنے صاحب کے بچوں کے لیے، وہ اُن ملازم کو دیکھ کر ہلکی سا مُسکرایا۔

"نواز چچا، گاڑی سے سامان نکلوادیں گے ؟" اُسے اُنکا نام بھی یاد تھا، اور ہان نے اُنہیں نام لے کر پُکارا تو وہ اپنی آنسوں بھری آنکھوں سے ہنس پڑے، اور ہاں میں سر ہلایا، پھر فورن سے جیپ کی ڈگی کھول کر سامان نکالنے لگے۔

اور ہان جیپ کی دوسری طرف گیا اور بہامین کی طرف کا دروازہ کھولا، وہ سو رہی تھی۔ پہلے تو اُس نے سوچا کے وہ اُسے اُٹھادے، مگر اُسکے چہرے پر نظر آتا سکون دیکھ کر وہ اپنا اِرادہ تُرک کرتا اُسکی کمر کے گرد اپنا ہاتھ ڈالتا ایک ہی جھٹکے میں اپنی گود میں اُٹھا چُکا تھا۔ اُسے احتیات سے اپنی باہوں میں اُٹھائے وہ جیپ کا دروازے پیر مار کر بند کرتا اُن ملازموں کے سامنے سے ہوتے ہوئے اندر جانے لگا مگر پھر رُک کر پلٹا، وہ دونوں اُسے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے، اُنہیں کیا پتہ تھا کے وہ لڑکی کون ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میم صاحب ہے آپ کی، چچا کمرا سیٹ کروادیا ہے آپ نے جو کہا گیا تھا؟"

"جی... سب کچھ سیٹ کروا چکا ہوں اور ہان بابا، آپ کہو تو کھانا لگاؤں آپ کے لیے یا آپ آرآم کروگے "انہوں نے اور ہان سے پوچھا۔

"نہیں کھانا نہیں، میں آرام کروں گا" یہ بول کر وہ گھر کے اندر چلا گیا۔ وہ چلتا جارہا تھا، اُس نے اِدھر اُدھر چہرا موڑ کر نہیں دیکھا، کیونکہ فلحال وہ اپنا دماغ عجیب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اُس عالیشان بنگلے کے لاونج سے ہوتا سیڑھیوں سے چڑھتا اُوپر آگیا، اور سیڑھیوں کے بِلکل سامنے بنے کمرے کی طرف بڑھا، کمرے کا دروازہ پہلے سے کھلا تھا، وہ آرام سے اندر داخل ہوا تھا بہت سے منظر اور ہان کی آنکھوں میں لہرائے۔ وہ بہامین کو بیڈ پر احتیات سے لیٹائے اُسکی کمر کے نیچھے سے اپنا ہاتھ نکال کر اُسکی چادر کو ہٹا کر بیڈ سائڈ پر رکھنے لگا تاکہ اُسے سونے میں کوئی پرابلم مت ہو۔ وہ نیند میں کسمسائی تو اُسکی سانسوں کی مدھم سی آواز اور ہان کو اپنے کانوں میں محسوس ہوئی۔ وہ اُسکے چہرے کے بِلکل قریب تھا، اور ہان کو اُسکا ایک ایک نقش حفظ تھا، یہ کوئی عام

لڑکی نہیں بلکہ اُسکی جان کا سب سے قیمتی حصّہ تھی۔اور ہان اُس سے دُور ہو گیا۔اپنی جیکٹ اُتار کر صوفے پر پھینکی اور شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کرتا وہ کھڑکی کے پردے ٹھیک کرنے لگا جب اُسکے فون پر کال آئی،اور ہان نے اپنی جیکٹ کی جیب سے فون نکالا اور کمرے کا دروازہ کھولتے باہر نکل گیا اور دروازہ بند کر دیا۔کمرے کے سامنے بنی بڑی سی ریلنگ پر کھڑا ہو کر وہ کان سے فون لگائے دوسری طرف سے موجود انسان کی بات سُن رہا تھا۔

"سارے ضروری ڈاکیومنٹس مجھے کل صبح تک مل جانے چاہیئے ناصر صاحب" وہ پینٹ کی جیب میں ایک ہاتھ ڈالے دوسرے سے فون کان پر لگائے بول رہا تھا،ہاں کال پر دوسری طرف ناصر صاحب تھے،رحمان حدید کے برسوں پُرانے مینیجر،لیکن اُس سے بھی پہلے ارشاد مخدوم کے دوست،کوئی نہیں جانتا تھا کے جب ارشاد مخدوم کو قتل کیا گیا تھا تو اُنکے کوئی دوست دوسرے ملک بھی تھے،سب کو یہی لگا تھا کہ جو جو اُنکی فوتگی پر آیا تھا بس وہی اُنکے جاننے والے تھے۔اُنہیں باہر بیٹھے ہی پتہ لگ گیا تھا کے یہ سب کس کا کیا دھرا ہو سکتا ہے اور اِتنے سالوں پہلے وہ واپس بھی بس اِسی لیے آئے تھے کے کبھی نہ کبھی تو وہ موقع ملے گا جب وہ اپنے دوست کی موت کا بدلا لیں گے،اور اب وہ موقع آ گیا تھا،اِتنے سال رحمان صاحب کی وفاداری کر کے اُن

پر اپنا بھروسہ پکا کر کے وہ ویسے ہی اُنہیں دھچکا دینا چاہتے تھے جیسے انہوں نے اپنے مددگارِ ارشاد مخدوم کے ساتھ کیا تھا اُنکا بھروسہ توڑ کر۔

وہ اور ہان سے بہت سی ضروری باتیں کر رہے تھے، اور وہ سُن رہا تھا، اُسکی نظریں نیچے لاؤنج پر تھیں جس کی سیٹینگ پوری طرح سے بدل دی گئی، جیسے وہ بیس سال پہلے ہوا کرتا تھا وہ ویسا نہیں تھا اب، مگر اب وہ واپس آ گیا تھا، اور جانتا تھا کے کیا کیا ٹھیک کرنا ہے۔ اُس لاؤنج پر نظریں جمائے وہ بہت سی سوچوں میں گم تھا۔ کچھ دیر بعد اُس نے فون بند کر دیا، فون واپس جیب میں ڈالتے ہوئے وہ ریلنگ سے دائیں جانب بڑھا جہاں سے آگے تین اور کمرے بنے ہوئے تھے، وہ آخری والے کمرے کے قریب جا کر رُک گیا، اُس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور اُسے گھما دیا، دروازہ کھل گیا۔ وہ کمرا ویسا ہی سنسان پڑا تھا، اُسکی صفائی ہوئے بھی عرصہ ہو گیا تھا لگتا، اور ہان اندر آ گیا۔ اُس نے کوئی بتی نہیں جلائی، قدم قدم چلتا آگے آتا گیا۔ صوفوں پر چادریں پڑی تھیں۔ فضا میں گرد کی دبیز تہہ تھی۔ وہ اندھیرے میں وہیں کھڑا رہا۔ یونہی گردن موڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا، کبھی یہاں اُسکے ماں باپ کی ہنسی گونجتی تھی۔

"بڑا ہو گیا ہے اب میرا بیٹا، میرے بعد سب اِسی نے تو سنبھالنا ہے" یہیں اِس کمرے میں کھڑے اُنہوں نے اُس سے کہا تھا۔ جسے سُن کر وہ خفا ہو گیا تھا۔ اور پھر وہ آخری بار تھا جب اُس نے اپنے باپ کو آخری سانسیں لیتے اِسی کمرے میں دیکھا تھا۔ وہ ڈرا سہما تھا بچا بھاگتے ہوئے نیچے اپنی ماں کو ڈھونڈنے جانے لگا تھا جب اُسکے باپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہا تھا جو بھی ہو جائے وہ خود کو چُھپا کر رکھے گا، اور یہی تمہاری ماں بھی چاہتی ہے، اُس رات اپنے باپ کو کھونے کے بعد وہ بھاگتے ہوئے گھر کے اُسی نچلے لاؤنج میں گیا تا کہ وہ اپنی ماں کو دیکھ سکے، مگر وہ نہیں ملی، وہ گھر کے اُوپری پورشن سے آتی گولیوں کی آواز سے ڈر کر کچن کے ٹیبل کے نیچے چُھپ گیا تھا جب اُس نے دیکھا کے اُسکی ماں اُسکی آنکھوں کے سامنے مر گئی پر وہ کچھ بھی نہ کر سکا، کیونکہ اُسے ماں کی طرف سے اِشارہ کیا گیا تھا کے وہ باہر نہیں آئے گا، شاید وہ جانتی تھی کے ابھی اُنکا بچا اِتنا طاقتور نہیں ہے کہ اِس درندوں کا سامنا کر سکے۔ وہیں کچن کی ٹیبل کے نیچے چھپا اپنی سسکیاں دباتے دباتے جب بے ہوش ہو گیا اُس بچے کو خود بھی نہ پتہ چلا۔ وہ تکلیف دہ یادیں تھیں۔ اور ہان نے سر جھٹکا۔ جیسے بہت کچھ ذہن سے بھی جھٹکا ہو۔ اور پھر تیزی سے باہر نکل آیا۔ دروازہ زور سے بند کر دیا۔ لاک کلک ہو کر خود بخود بند گیا۔ اور اب وہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا دُور جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

نشتر چبھے ہوئے تھے،

رگ و جان کے آس پاس

صبح جب سورج کی روشنی بادلوں کے کناروں کو سُرخ اور جامنی رنگ میں دبکا رہی تھی۔تو شہر کے کاروباری علاقے میں اِس نے سیاہ پینٹ پر بھورے رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی۔وہ ناصر صاحب کے ساتھ سائٹ پر کھڑا تھا، جس کا کام بیس سال پہلے بند کروا دیا گیا تھا اور وہاں سب کچھ ویسے کا ویسے پڑا تھا، جہاں سے آدھا کام رُکا تھا۔

"اِس جگہ کا کام آج سے شروع ہو جانا چاہیئے" وہ اپنی آنکھوں پر کالے رنگ کا چشما لگائے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں نئی مشینیں آ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی، یہاں کا کام آج سے شروع ہو جائے گا، اور آپ ایک بار یہ پیپرز دیکھیں ذرا" ناصر صاحب نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو اورہان کے سامنے کرتے ہوئے کہا جس پر اُس نے اپنا چہرا اُنکی طرف کیا اور اُس فائل پر نظریں جمائیں۔

وہ جائیداد کے اوریجینل پیپیرز تھے۔ اُسکی اپنی جائیداد کے اصلی پیپرز جن پر پر رحمان حدید نے قبضہ کیا تھا، مگر اب وہ سب کچھ اُلٹ کرنے والا تھا۔ ناصر صاحب نے اورہان کو دیکھا جو اُن پیپرز کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ ناصر صاحب کو کل کا وہ منظر یاد آیا جب انہوں نے رحمان حدید سے اِن اصلی پیپرز پر اُنکے پورے ہوش و حواس میں سائن کروائے تھے، اور یہی اورہان نے اُن سے کرنے کو کہا تھا، کیونکہ کل رحمان حدید کی حالت ایسی نہیں تھی کے وہ اِس پیپرز کو اچھے سے پڑھتا، ناصر صاحب پر اُنکا بھروسہ اِتنا پکا ہو چُکا تھا کے انہوں نے بغیر سوچے سمجھے اُن پیپرز پر سائن کر دیے۔

اورہان نے آئیبرو اُچکا کر ناصر صاحب کو دیکھا، جیسے کہہ رہا ہو شاباش، ناصر صاحب ہنس پڑے، رحمان حدید جانتا بھی نہیں تھا کے اُسکے ساتھ ہونے کیا والا ہے۔ وقت اب بدل گیا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

اُسکی آنکھ کھڑکی سے آتی سورج کی شعاوں سے کُھلی جو اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھی، مارُوخ نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے ایک زوردار انگڑائی لی اور آنکھیں کھول کر چھت کو گھورنے لگی۔ کچھ دیر تو اُسے پروسیس کرنے میں لگا کے وہ کہاں ہے، وہ انجان نظروں سے اُس کمرے میں دیکھ رہی تھی جہاں وہ تھی، شاید اُسکے ذہن سے نکل گیا تھا کے وہ کل رات یہاں آگئی تھی۔ آہستہ آہستہ اُسکا ذہن بیدار ہونے لگا جب وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی، کل رات کے سارے منظر اُسکی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے۔ مارُوخ نے چہرا موڑ کر اپنے دائیں جانب پر وہاج کی سائڈ پر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا، کہاں گیا وہ؟ وہ اپنی قمیض کو کندھے سے ٹھیک کرتے ہوئے بیڈ سے اُٹھی، بیڈ کے نیچے اُتری۔ اُسکا ڈوپٹہ اور چادر بیڈ پر ہی پڑی تھی جب وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔ لاؤنج خاموش پڑا تھا۔ مارُوخ اپنے کُھلے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑیستے ہوئے آرام آرام سے چلتے ہوئے کچن تک آئی تو وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ لیکن کچن شیلف پر ایک ٹرے کو پڑا دیکھ کر لگ رہا تھا کے اُس میں کچھ رکھا ہوا ہے، کیونکہ اُسے مزید ایک ٹرے سے ڈھکا ہوا تھا۔

مارُوخ نے وہ ٹرے اُوپر سے ہٹائی تو اُس نے دیکھا کے کافی اچھا سا ناشتہ بنا بنایا پڑا ہوا ہے اور اُسکے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی پرچی بھی پڑی ہے جس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ مارُوخ نے ہاتھ بڑھا کر وہ پرچی اُٹھائی، پڑھنے پر پتہ لگا کے یہ سب وہاج کر کے گیا ہے، اُسے کوئی ضروری کام تھا جس کی وجہ سے وہ صبح صبح ہی چلا گیا تھا، اور اُس پر مزید لکھا تھا کے وہ اُٹھے تو آرام سے ناشتہ کر لے۔

مارُوخ وہ پرچی اپنے ہاتھ میں فولڈ کر کے پکڑتی وہ ٹرے اُٹھا کر کچن سے باہر لے آئی، اور باہر لا کر اُس نے وہ لاؤنج والے ٹیبل پر رکھی اور خود صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی، لیکن اب ناشتے کرتے ہوئے ایک خوبصورت مُسکان اُسکے چہرے پر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

وہ اُس بِلڈنگ کے باہر کھڑا تھا، جہاں سے اُسکی بہت سی یادیں جُڑی تھیں، وہ گاڑی سے اُتر اور اپنے کوٹ کا بٹن بند کیا۔ ایک گارڈ نے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔ دھات کا کنٹینر آفس کی دائیں جانب رکھا گیا تھا شاید آفس میں کوئی کام ہو رہا تھا، وہ داخلی دروازے سے اندر کی جانب بڑھا تو گارڈز چونکے، لیکن کچھ پُرانے گارڈز جو یہاں تھے وہ پہچان گئے تھے کے وہ کون ہے، دو گارڈز

اُسکے پیچھے پیچھے چلتے جا رہے تھے، وہ سامنے آفس کے باہر لگے بورڈ کو ایک نظر دیکھ کر اندر داخل ہو گیا، ناصر صاحب اور ہان کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔

"آپ سب کو آگاہ کیا جاتا ہے کے یہ کمپنی بیچ دی گئی ہے، اور آج سے یہاں کے مالک آپ کے نئے باس اور ہان مخدوم ہیں، جنہیں رحمان حدید نے خود یہ کمپنی بیچ دی ہے، آپ سب کو یہ بتائی جا چکا تھا میں جانتا ہوں مگر یہ سب دوبارہ سے باور کروا دیا گیا ہے" ناصر صاحب بول رہے تھے اور وہ جو اندر آفس میں موجود تھا اُسے ناصر صاحب کی آواز اچھے سے آ رہی تھی۔

" کمپنی اُسکے اصل مالک کے پاس آ چکی ہے" یہ آخری بات تھی جو انہوں نے باہر کھڑے ہر ایمپلوئی سے کہی تھی، کچھ کے چہرے پر حیرانگی تھی تو کچھ کے چہروں پر سوالات، مگر جلد ہی وہ سوالات اُنکے چہروں سے غائب ہو گئے تھے۔

"میں نہیں جانتا یہاں پر پہلے کس طرح کا ماحول تھا، مگر اب... مجھے اِس کمپنی کے کاموں میں زرا سی بھی کوتاہی نہیں چاہیئے کسی کی بھی طرف سے" اور ہان باہر آ کر ناصر صاحب کے

ساتھ کھڑا ہوتا بولا، پچھلے پانچ سالوں سے کمپنی کس طرح سے نقصان میں جا رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا، رحماں حدید نے سب لے تو لیا تھا، مگر اُسے یہ سب سنبھالنا نہیں آیا تھا، آخر ایک ڈرگ سپلائر کمپنی کا مالک کیسے بن سکتا تھا؟ اُس نے کمپنی سے زیادہ اپنے سائڈ کے دھندے پر زیادہ دھیان دیا، کمپنی تو بس ایک بہانا تھی اُسکے کالے کارناموں پر پردا ڈالنے کی۔ وہ اپنی بات کہہ کر اندر جا چکا تھا۔ اور ہان سامنے اُسکے والدِ ارشاد مخدون کی وہ کُرسی تھی جس پر وہ اُسے بیٹھے نظر آتے تھے، اور بچپن میں وہ بھی اکثر آ کر یہاں بیٹھا کرتا تھا، وہ ٹیبل کے دوسری جانب گیا اور کُرسی کو کھینچ کر اُس پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔

"اِن سب کو اِنکے کام اچھی طرح سے سمجھا دیجیے گا ناصر صاحب، اور بتا دیجیے گا کے اب اِس کمپنی میں کام کرنے کے کچھ طریقے اور قائدے ہونگے، جو اُن قائدوں کو فالو کرے گا وہی اِس کمپنی میں کام کرے گا، اور جو نہیں کرے گا، اُسے یہاں سے باہر نکالنے میں مجھے ذرا بھی وقت نہیں لگے گا، غلطیوں کی گنجائش اب ختم ہو چکی ہے" یہ بول کر اُسنے ٹیبل پر پڑے سیگرٹ کی شیشی میں سے ایک سیگرٹ نکالا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے لائٹر سے اُسے جلایا۔ اور ہان کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنے سے پہلے یہ آفس پوری طرح سے سیٹ کر دیا گیا تھا،اور ٹیبل پر بھی اُسکے پسندیدہ برینڈ کی سیگرٹ رکھی گئی تھی۔

"جی سر"ناصر صاحب کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کتنے خوش ہیں۔یہ بول کر وہ جانے لگے جب اورہان کی بات پر رُکے۔

"باہر لگا وہ دو کوڑی کا بورڈ ابھی کے ابھی اُترنا چاہیئے،اور آئندہ اِس طرح کی غلطی نہ ہو،آپ سے بھی"وہ باہر لگے رحمان حدید کے نام کا بورڈ اُتارنے کا کہہ چُکا تھا،جو ناصر صاحب شاید جلدی جلدی میں اُتروانا بھول گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوری بیٹا،اب سے ہر بات کا خیال رکھا جائے گا"انہوں نے فورن سے معافی مانگی،اور باہر کی طرف نکل گئے۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ لان میں بنے جھولے پر بیٹھی تھی اور گاس نا جانے گھاس کو دیکھتے ہوئے کیا سوچ رہی تھی، صبح جب وہ اُٹھی تو نہ بہامین کو کمرے میں کوئی نظر آیا نہ ہی جب وہ نیچے آئی تب کوئی نظر آیا، ہاں دو تین نوکر ضرور تھے گھر میں جو اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے، مگر بہامین کو نیچے آتا دیکھ کر اُس سے ناشتے کا پوچھا تھا انہوں نے جس پر اُس نے شائستگی سے انکار کر کے خود اپنا ناشتہ بنایا تھا، اُسے اِس سب کی عادت نہیں تھی۔

"بی بی جی!" وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی جب ایک ملازمہ نے بہامین کے پاس آ کر اُسے پُکارا۔ اُس نے چونک کر سر اُٹھایا، اور اُنگلی سے اپنی طرف اِشارہ کیا۔ جیسے پوچھ رہی ہو کے کیا مجھے بُلایا ہے؟

"جی، بی بی جی، آپ سے ہی کہہ رہی ہوں" وہ ملازمہ کھسیانی سے ہنسی ہنستے ہوئے اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں جی"؟ بہامین نے نرم لہجے میں اُس ملازمہ سے کہا۔

"وہ، آج کھانے میں کیا بنانا ہے؟" ملازمہ نے بہامین سے پوچھا۔

"مطلب؟" وہ پیشانی پر بل ڈالے ملازمہ کو دیکھ کر بولی، بھالا وہ کیا بتاتی کے کیا بنانا ہے۔

"جی وہ... کھانے کے لیے کیا بنانا ہے، بتا دیں آپ تو میں پھر کچن میں جا کر کھانا بنوالوں گی" ملازمہ نے اُس سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پہلے کون بتاتا تھا؟" بہامین نے پتہ نہیں یہ سوال کیوں کیا تھا۔

"وہ جی..." ملازمہ ایک دم بولتے بولتے چُپ ہو گئی، اُن سب کو سختی سے سمجھایا گیا تھا کے بہامین کے سامنے رحمان حدید کی فیلمی کا ذکر بِلکل نہ کیا جائے۔

"کیا؟" بہامین نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہ بس صاحب جو کہ دیتے تھے کبھی بنا لیتے تھے ہم، ورنہ تو جو ہم ملازم خود سے بنا دیں وہ آرام سے چُپ چاپ کھا لیتے ہیں" یہاں بہامین کو لگا کے وہ اورہان کے بارے میں بات کر رہی ہے، ٹھیک بھی تھا، یہ سب کچھ اُسی کا تو تھا، جو بہت سال پہلے دھوکے سے چھین کیا گیا تھا۔ ملازموں کو سمجھایا گیا تھا کے بہامین کے کسی بھی سوال کو وہ اورہان سے جوڑ کر بتائیں گے جس سے بہامین کو کچھ بھی عجیب نہ لگے اِس گھر میں۔

"آپ ایسا کریں بریانی بنا لیں" وہ ملازمہ کو بولی تو ملازمہ جی ٹھیک ہے کہتے ہوئے واپس اندر کی طرف جانے لگی۔

"یار کیں، میں بھی آتی ہوں آپ کے ساتھ" وہ اپنی سوچوں میں پاگل ہو رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ پوری طرح پاگل ہو جائے اِس لیے بہامین نے سوچا کے کیوں نہ وہ اُس ملازمہ

کے ساتھ کچن میں کھانا بنوانے میں مدد کروادے، شاید کچھ دیر کے لیے اُسکا دھیان بھٹک جائے گا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"شکر ہے پیپر ختم ہوئے، ویسے یہ اچھی بات ہے لاسٹ سمیسٹر میں آکر صرف تین سبجیکٹس رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے پیپرز کا ڈر بھی نہیں رہتا بندے کو" حیا اپنی دوست کے ساتھ یونیورسٹی کی کوریڈور میں چلتے ہوئے بول رہی تھی، جبکہ اُسکی دوست اُسکی باتیں سُن رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حیا دیکھ کر" حیا جس کا دھیان اپنے فون میں تھا وہ چلتے چلتے سامنے سے آتے کسی شخص کے ساتھ ٹکرا گئی پر اس سے پہلے وہ گرتی اُس شخص نے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے وہ سب کے سامنے زمین پر گرنے سے بچ گئی۔

"کون ہے پاگل "اُس نے ایک دم سے اپنا بازو مسلتے ہوئے سامنے دیکھا تو وقاص کھڑا تھا، وہ اِسی یونیورسٹی سے پاس آؤٹ تھا اور آج یہاں کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا۔

"تم "اُن دونوں کے مُنہ سے بروقت ایک ساتھ یہ لفظ نکلا۔

"بہت ہی کوئی خراب حرکت ہے بھئی، غلطی کر کے دوسروں پر الزام دینا کوئی اِس میڈم سے سیکھے "وہ ایک بار پھر حیا کو بولا، کیونکہ اِس بار بھی اُسکی غلطی تھی جو وہ بے دھیانی میں چلتے ہوئے سامنے سے آ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوبس کرو بس... ایک منٹ ایک منٹ، یہ بار بار آ کر مجھ سے ٹکرانا، اتفاق تو ہو نہیں سکتا، کہیں تم میرا پیچھا...." وہ ایک دم سے اپنی دوست سے اپنا بازو چھڑا کر آگے ہوئی۔

"شکل دیکھی ہے اپنی، نیلی بندری، بڑی آئی پیچھا تو نہیں کر رہے" وقاص نے اُسے نیلے رنگ کے سوٹ میں دیکھ کر بولا اُسکا تو کا تو پارہ ہی چڑھ گیا، وہ کیسے الزام لگا سکتی تھی کے وہ اُسکا پیچھا کر رہا ہے، وہ اِس ٹائپ کا لگتا تھا کیا۔ حیا کی دوست تو اُن دونوں کو لڑتا دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں تو میں" وہ فورن سے آگے ہوئی کے اپنا جواب دے سکے۔

"کیا ہیں کیا؟ وقاص نے اُسے بگڑتے دیکھ کر کہا۔

"اچھا بس بس... بہت ہو گیا، سوری بھائی، اور یہ تم یہ دیکھو آنٹی کی کال آ رہی ہے ہمیں گھر جانا ہے، میں بھی لیٹ ہو رہی ہوں، چلو میرے ساتھ اب" اُسکی دوست اچانک سے اُن دونوں کے بیچ میں آ کر لڑائی ختم کروا گئی، کیونکہ اب وہاں لوگ جمع ہو رہے تھے۔ وہ حیا کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئی جو بار بار چہرا موڑ کر وقاص کو گھوریاں کروا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں کیا ضرورت تھی اُس لوفر کو سوری کہنے کی؟" وہ اپنی دوست کے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے بولی۔

"سب دیکھ رہے تھے تم دونوں کو لڑتے ہوئے، تجھے تو کوئی احساس ہے نہیں، پتہ نہیں میں نہ ہوتی تو تم تو پوری یونیورسٹی سے لڑتی رہتی" وہ اپنا سر پیٹتی ہوئی بولی۔

"اچھا اچھا بس بس، گھر چل اب" حیا نے بات ختم کی، کیونکہ وہ جانتی تھی انعم بات تو بلکل ٹھیک کر رہی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اُسکی گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تو گاڑی اندر آنے کے بعد پیچھے سے بڑا گیٹ بند کر دیا گیا۔ ڈرائیور نے گاڑی روکی اور باہر آیا اِس سے پہلے وہ اور ہان کی سائڈ کا دروازہ کھولتا وہ خود ہی دروازہ

کھول کر باہر آ گیا۔اُسکی صبح پہنی ہوئی شرٹ پر اب ہلکی ہلکی سلوٹیں آ گئی تھیں، جِن کے بازو کہینوں تک اُوپر کیے ہوئے تھے اور کوٹ کو دائیں بازو پر لٹکایا ہوا تھا۔

"کل سے آپ فلحال مت آیئے گا، میں اپنی گاڑی خود ڈرائیو کروں گا" وہ ڈرائیور کو کہتے اندر کی جانب چل پڑا، پیچھے سیکیورٹی گارڑ اور ڈرائیور نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

وہ اندر آیا تو لاؤنج سنسان پڑا تھا، پورے گھر میں کھانے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی، اور ہان کو لگا جیسے بچپن کی ایک یاد اُسکی آنکھوں کے سامنے آ گئی ہو، اُسکی ماما کے پکائے ہوئے کھانے کی خوشبو پورے گھر میں ہوتی تھی۔ وہ اپنی سوچوں سے باہر آتے ہوئے سیڑہیوں کی طرف گیا اور وہاں سے اُوپر آ گیا۔اور ہان کمرے میں آیا تو وہاں خاموشی تھی، وہ کہاں گئی؟ اُس نے اپنا کوٹ وہیں بیڈ پر پھینکا اور صوفے پر بیٹھ کر اپنے جوتے اُتارنے لگا، جب باتھ روم کا دروازہ کلِک کر کے کُھلنے کی آواز آئی، اور ہان کے ہاتھ دو پَل کو رُکے مگر وہ واپس اپنے کام میں لگ گیا۔ وہ ٹاول سے اپنے چہرا صاف کرتے ہوئے باہر آئی، بہامین نے جیسے ہی ٹاول اپنے چہرے سے ہٹایا وہ اُسے سامنے صوفے پر بیٹھا نظر آیا۔

"آپ" اُسکے مُنہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیوں؟ تم کسی اور کا انتظار کر رہی تھی" وہ اپنی شرٹ کے اُوپری بٹن کھول کر بہامین کے سامنے کھڑا ہوا، اُسکا لہجا بہامین کو طنز سے بھرا ہو لگا۔

"جی؟ نہیں..." اُس سے بولا ہی نہ گیا۔

"کچھ کھایا تم نے؟" وہ ڈریسنگ کے پاس جاتا اپنی شرٹ کے بٹنز کھولنے لگا، جسے اِس طرح کرتے دیکھ کر بہامین کی آنکھیں حیرانگی سے کھل گئی اور وہ پلٹ کر بیڈ کے قریب چلی گئی۔

"کچھ پوچھا ہے تم سے" اور ہان نے ایک بار پھر سختی سے کہا تو وہ ڈر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی... کھالیا ہے" وہ اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑیستے ہوئے بولی کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔اور ہان کی طرف اب اُسکی پیٹھ تھی۔

"جھوٹے لوگوں سے سخت نفرت ہے مجھے" وہ جان گیا تھا کے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"نہیں میں" اُس نے کچھ کہنا چاہا۔

"نیچھے جا کر کھانا لگواؤ، بھوک لگی ہے مجھے،اور ہاں، میرے ساتھ ڈرامے مت کرنا تمہارے لاڈ اُٹھوانے کا سوچنا بھی مت" وہ بہت عجیب سے لہجے میں بولا کے بہامین اُسکو چہرا موڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔ بہامین نے اُسے کیا کہا تھا جو وہ اِس طرح سے بات کر رہا تھا اُس سے، اور ہان کیا کوئی بھی نہیں جانتا تھا کے اُسکے دِل میں کوئی ہے، لیکن اگر یہ بات اور ہان کو معلوم ہوتی تو وہ سمجھتی اُسکا رویہ لیکن اُسے تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا پھر وہ ایسے کیوں کر رہا تھا؟ لیکن اُسے کچھ نہیں پتہ تھا یہ صرف بہامین کو لگتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے کپڑے لیے سامنے ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا، جس پر وہ کانپ گئی۔ بہامین کو شدت سے دادا جان کی یاد آئی، انہوں نے کیوں شادی کر دی اُسکی وہ بھی اِس عجیب سے شخص سے، کاش جسے وہ چاہتی تھی وہ زندہ ہوتا، وہ اپنی آنکھوں میں آنسوں لیے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں دیکھنے لگی، آنسوں کے قطرے ایک ایک کر کے اُسکے ہاتھ پر گرنے لگے، ہزاروں سوال اُسکے ذہن میں تھے لیکن اِتنی ہمت نہیں تھی کے وہ اِس شخص سے کوئی بھی سوال کرتی۔ وہ اپنی آنکھیں زور سے میچ گئی۔

❤❤❤❤❤❤

وہ کھانا لگوا کر دوبارہ اُوپر جانے لگی جب ڈائینگ روم کے دروازے سے وہ اندر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں؟" وہ اپنے ہاتھ میں فون پکڑے اُس پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اندر آیا تھا جب وہ وہاں سے باہر جا رہی تھی۔

"جی... وہ مجھے بھوک نہیں ہے" وہ اور ہان سے نظریں نہیں مِلا پا رہی تھی۔

"کھانا کھاؤ آکر چُپ چاپ، ورنہ میں بہت آرام سے کھلا سکتا ہوں، سو ڈونٹ چیلنج می بے بی گرل" وہ بہامین کے کان کی لو کو اپنے ہاتھ سے چھوتے ہوئے وارننگ کے لہجے میں بولا، اُسکے چھونے پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی، جس دیکھتے اورہان کی پیشانی پر بَل آئے، اُس نے بہامین کو کمر سے پکڑ کر ایک دم اپنی طرف کھینچا جس کے باعث وہ سیدھا اُسکے سینے سے آ لگی۔

"آئندہ یہ غلطی نہیں ہونی چاہیئے" وہ اُسکے بالوں کی کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے ہلکی سی پھوک اُسکے چہرے پر مارتے ہوئے بولا۔ بہامین اُسکی پناہ میں کھڑی ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی، اُس نے اُسی طرح ہاں میں سر ہلا کر اورہان کی بات کا جواب دیا، کیونکہ بولا تو اُس سے جا نہیں رہا تھا۔ وہ اُسے اپنے ساتھ لیتے ہوئے، ڈائینگ ٹیبل پر لے آیا اور کُرسی کھینچ کر اُسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی ساتھ والی کُرسی پر بیٹھایا۔

"کھانا شروع کرو" اُس کے ایک بار کہنے پر وہ فورن سے باؤل میں سے چاول نکال کر پلیٹ میں ڈالنے لگی، اِسی ڈر سے کے کہیں وہ دوبارہ سے شروع نہ ہو جائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کچن میں کھڑی اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب اُس نے پیچھے سے آ کر مارُوخ کے پیٹ پر اپنی گرفت بناتے ہوئے اپنی ٹھوڑی مارُوخ کے کندھے پر رکھ دی۔

"کیا بن رہا ہے؟" اُس نے مارُوخ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے سوال کیا۔ مارُوخ کے لگے میں گلٹی اُبھر کر مدم ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چ... چائے" وہ ساس پین پر نظریں جمائے کپکپے لہجے میں بولی، ساس پین میں چائے کو اُبالا آ رہا تھا۔

"چ... چائے؟ چائے تو سُنا تھا یہ چ.. چائے کیا ہوتی ہے" وہاج نے کندھے سے چہرا اُٹھا کے اُسکے چہرے کو دائیں جانب سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"آم کو... نہیں پتہ آپ... پلیز پیچھے ہوں" اُس نے وہاج کے ہاتھوں کی گرفت کھولنے کی کوشش کی۔

"نہیں ہوں گا، کیا کر لو گی" وہ مصنوعی غصّے سے بولا۔

"آم...؟ کچھ بھی تو نہیں، پلیز ہٹ جاؤ آپ، چائے باہر گر جائے گا" وہ گھبراتے ہوئے بولی، تاکہ وہ یہاں سے جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے لیے بھی بنا دو، ویسے ایک بات کہوں، پہلے جو ہوا اُس سے زیادہ تو آپ ابھی گھبرا رہی ہیں محترمہ" وہ اپنی ہنسی دبائے بولا، جس پر مُاروخ کے گال لال گلابی ہو گئے، جو وہاج نے اچھے سے دیکھا۔ وہ گھبراتے ہوئے شیلف ہو پکڑ گئی۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں، آرام سے بنالو" وہ اُسکی کنپٹی پر چومتے ہوئے کچن سے باہر چلا گیا، اُس کے جانے کے بعد ماروخ نے چہرا موڑ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا، وہ کمرے میں چلا گیا تھا، اُس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے چائے کا چھلا بند کر کے چائے کپوں میں ڈالنے لگی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"یہ فون رکھو اپنے پاس" اورہان نے کھانا کھاتے ہوئے بہامین کو ایک نظر دیکھ کر کہا۔

"پر مجھے" وہ انکار کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چاہیئے! تمہیں یہ چاہیئے، کیونکہ میں نے کہہ دیا ہے" اورہان نے بات ہی ختم کر دی۔ جس پر بہامین نے خاموشی اختیار کر لی، اُسکی سُنی ہی کہاں جا رہی تھی۔ اُسکا فون ویسے بھی سوات میں رہ گیا تھا، اُس دِن سب کچھ جس قدر جلدی میں ہوا تھا اُسے اپنا ہوش نہیں تھا تو فون کا کیسے ہوتا، اِس لیے بہامین نے چُپ کر کے وہ فون رکھ لیا۔

وہ چوری چوری اورہان کو دیکھنے لگی، جو گرے رنگ کی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس تھا، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور اُسکے کھسرتی بائسیپز بہت وجیہہ لگ رہے تھے۔

"کھانا کھالو، باقی بعد میں دیکھ لینا" وہ چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے بہامین کو بغیر دیکھے اُسکے ہونٹوں کے قریب لگے چاول کے دانے کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے بولا، جس پر وہ سٹپٹا گئی، اور نظریں نیچے پلیٹ پر کر گئی، اُسے بہت عجیب لگ رہا تھا اب، وہ تو کھانا کھا رہا تھا اُسے کیسے پتہ چلا وہ اُسے دیکھ رہی ہے۔ اورہان اُسکی حالت اچھے سے سمجھ رہا تھا اِس لیے مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے اُٹھ کر اپنا فون ڈائینگ ٹیبل سے اُٹھائے وہاں سے باہر کی طرف چلا گیا۔ وہ ویسے بھی کھانا مکمل کر چکا تھا، اور جانتا تھا کے اگر وہ یہیں بیٹھا رہا تو بہامین سے کھانا نہیں کھایا جائے اِس لیے وہ باہر چلا گیا تاکہ وہ آرام سے کھانا کھالے۔ وہ باہر گیا تو بہامین نے چہرا اُٹھا کر دیکھا، وہ چلا گیا تھا، مگر وہ پھر بھی کھانا نہیں کھا رہی تھی کیونکہ اُسکا دِل ہی نہیں کر رہا تھا، وہ ایسے ہی پلیٹ میں چمچ ہلانے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤ ❤❤❤❤❤

"وہاں سب کیسا ہے ناصر؟سب کچھ ٹھیک تو جا رہا ہے نہ؟"رحمان مخدوم نے ناصر صاحب سے پوچھا جو آفس میں ہی تھے جب انہیں رحمان مخدوم کی کال آئی۔

"سب کنٹرول میں ہے سر،آپ فکر ہی نا کریں،آپ کو تو بہت اچھا سرپرائز بھی ملے گا،ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے"ناصر صاحب نے کہا۔

"چلو اچھا ہے،تم نہ ہوتے ناصر تو کیا ہوتا"انہوں نے ناصر صاحب کو فون پر کہا تو ناصر صاحب ہنس کر چہرا جھکا گئے،وہ بیوقوف کس بات پر شکر کر رہا تھا اُسے اندازہ بھی نہیں تھا۔

"سوکانٹو والا معاملہ بھی دیکھ لینا کچھ دِنوں تک،میری یہاں پر کچھ لوگوں سے بات ہو رہی ہے اگر وہ مجھے سوکانٹو سے پروٹیکٹ کریں گے تو میں اُنہیں مُنہ مانگی قیمت دوں گا،پر فلحال الرٹ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رہنا تم بھی" انہوں نے ناصر صاحب کو کہا، جس پر انہوں نے جی سر کہہ کے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

"جتنا بیوقوف میں اِسے سمجھتا تھا یہ تو اُس سے بھی زیادہ نکلا اورہان بیٹا" انہوں نے اورہان کی طرف دیکھ کر کہا، جو اپنے گھر میں بنے آفس روم میں بیٹھا تھا۔

" کبھی کبھی مجھے بابا پر حیرت ہوتی ہے کے وہ اِس جیسے آدمی کے ہاتھوں دھوکا کیسے کھا گئے" اُس نے جزبات سے عاری لہجے میں کہا۔

"اُنکی غلطی نہیں تھی اورہان، اور دِل کے بہت اچھا تھا اور یہی سمجھتا تھا کے سب ویسے ہیں" انہوں نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جانتا ہوں! خیر آپ کو جو کام کہا ہے وہ جلد از جلد ہو جانا چاہیئے، اُس آدمی کی بربادی کے ساتھ ساتھ میں بدنامی بھی پوری چاہتا ہوں، یہاں سے سب کلیئر ہوتے ہی وہ کام ہو جانا چاہیئے" اُس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

"کام وقت پر ہو گا" ناصر صاحب نے اورہان سے کہا، وہ دونوں اب آفس روم سے باہر آ گئے تھے، اور نیچے کی طرف جا رہے تھے۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمرے میں آئی تو فون کے ڈبے کو کھولنے لگی، ڈبہ کھولنے کے بعد بہامین صوفے پر بیٹھ کر فون آن کر کے چیک کرنے لگی، اُس میں دو نمبر پہلے سے ڈال دیے گئے تھے۔ ایک اورہان کا اور دوسرا دادا جان کا، دادا جان کا نمبر دیکھ کر بہامین کے چہرے پر خوشی آئی، اُس نے فورن سے اُنکے نام پر کلِک کر کے کال ملائی، وہ بات کرنا چاہتی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کام کیسا جا رہا ہے تمہارا؟" اور ہان سٹڈی روم کی بالکونی میں کھڑا تھا۔

"ٹھیک جا رہا ہے بھائی، بٹ وہ کہہ رہے ہیں کے شاید مجھے اپنی باہر والی کمپنی میں بھیج دیں، آفر کریں گے تو انکار کر دوں گا" وہاج نے اور ہان کو بتایا، اُس نے سوات آنے سے پہلے جو انٹرویو دیا تھا وہ اُس میں پاس ہو گیا تھا، اور وہ کسی انٹرنیشنل کمپنی میں دیا گیا تھا جن کی ایک برانچ یہاں پر تھی، پر وہاج کا کام اور اُسکے کام کرنے کا طریقہ دیکھ کر اب کمپنی والے شاید یہ کہہ رہے تھے کے اُسے باہر بھیج دیا جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم، گُڈ، اور کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی تھی؟" وہ داؤد کہ موت کے بعد اچھے سے جانتا تھا کے کوئی اب اُسے تنگ نہیں کرے گا پر پھر بھی وہ وہاج اور اُسکے گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

"نہیں! اور اگر کیا بھی تو میں دیکھ لوں گا" وہاج نے اور ہان سے کہا جس پر وہ محض سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا، اور اُس سے کچھ اور باتیں کرنے لگا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے دادا جان؟" بہامین نے اُنہیں کال کی تو پہلے تو بہرام خان نے کال نہیں اُٹھائی، مگر دوسری بار کرنے پر وہاں اُنکے ساتھ جو ملازم ہوتے تھے انہوں نے کال اُٹھائی اور بتایا کے وہ ذرا باتھروم میں ہیں، بہامین نے انتظار کیا انکا اور اب وہ کال پر آ گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں میری بچی بِلکل ٹھیک ہوں میں..." وہ یہ بول کر ایک دم کھانسنے لگ گئے۔

"کیا ہوا ہے دادا جان؟ سچ سچ بتائیں آپ اپنی دوائیاں لے رہے ہیں نہ؟" بہامین نے پریشانی سے اُن سے سوال کیا، جس پر وہ سٹپٹا گئے، اور سامنے کھڑے بہادر خان کو دیکھنے لگے۔

"ہاں بچے میں لے رہا ہوں، سب کچھ ٹھیک ہے بس ہلکی سی کھانسی ہو گئی تھی" انہوں نے جواب دیا۔

"آپ نے کہا تھا آپ آجائیں گے کچھ دِنوں میں" بہامین کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"ابھی آپ کو گئے دو دِن تو ہوئے ہیں بچے، ہم آجائیں گے، ہمیں بس کچھ کام ہے یہاں" انہوں نے بہامین سے بہانا کیا، کیونکہ اورہان نے انہیں یہاں آنے سے انکار کر دیا ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا جو درد اُسے مِلا اُس کا تھوڑا سا بہر اورخان کو بھی محسوس ہو، کیونکہ بچپن میں انہوں نے اُسکو بہامین سے الگ کر کے جو دُکھ دیا تھا وہ اُسے اچھی طرح یاد تھا۔

"وعدہ آپ آئیں گے نہ؟" بہامین نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے اُن سے سوال کیا، وہ نہیں چاہتی تھی کے دادا جان کو پتہ چلے کے وہ رو رہی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں میری بچی وعدہ" انہوں نے بھی نا جانے کیسے اپنے آنسوں بہامین سے چھپائے تھے، اور کچھ ہی دیر میں انہوں نے فون رکھ دیا یہ بول کر کے وہ کسی ضروری کام سے زمینوں پر جارہے ہیں، حالانکہ اُنکی طبیعت ایسی نہیں تھی کے وہ کہیں جا سکتے۔

وہ بند فون کی سیکرین کو کتنی دیر دیکھتی رہی، پھر فون کو سائڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ کے پاس پڑی اپنی جوتی پہنتے ہوئے باہر آئی، ابھی بہامین نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا، جب اُس نے ڈر کر چیخ ماردی۔

اورہان جو سٹڈی روم سے نکل کر آرہا تھا بہامین کی چیخ سُن کر کمرے کی طرف پڑھنے لگا، لیکن ریلنگ کی دوسری طرف سے اُسے نظر آگیا کے وہ کیوں چیخی ہے۔

"ٹائگر کم آن، کم ئیر، راشد اسے باہر لے کر جاؤ" وہ ٹائیگر کو سوات سے یہاں بہت پہلے بھیج چُکا تھا ناصر صاحب کی مدد سے، اور انہوں نے رحمان صاحب کو یہ بول کر اُسے گھر میں رکھوادیا تھا کے یہ کتا ہم رکھوالی کے لیے رکھ رہے ہیں۔ اورہان کی ایک آواز پر ملازم بھاگتے ہوئے وہاں

آیا،اور ٹائیگر کو پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا،وہ اور ہان کے جوتوں کے ساتھ لپٹ کر پیار کر رہا تھا،اور ہان نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا،وہ وہاں سے چلا گیا تو اُسکی نظر دروازے کے ساتھ چِپک کر کھڑی ہوئی بہامین پر پڑی،وہ آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ اپنے گرد باندھے ڈر سے کانپ رہی تھی،وہ ٹائیگر کے ایک دم سامنے آنے پر ڈر گئی تھی۔اور ہان آہستہ سے چلتے ہوئے اُسکے قریب ہوا۔

"بہادر تو بہت بنتی...."ابھی اُس نے بہامین کی کلائی پکڑی ہی تھی کے وہ ڈر سے اُچھلی،اور اُسکا ڈوپٹہ جو آدھا زمین پر تھا بہامین کا پاؤں اُس میں پھنسا اور وہ گرنے لگتی اِس سے پہلے اور ہان نے اُسے پکڑ لیا۔

"میری بیوی ہو کر اِتنی ڈرپوک؟"اور ہان کی آواز پر اُس نے اپنی بند آنکھیں پٹ سے کھولیں،وہ اُسکی باہوں میں تھی۔اور ہان نے اُسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر اپنے آئیبرو اُچکائے، جیسے بول رہا ہو کے کیا ہوا؟ بہامین نے فورن سے نفی میں سر ہلایا۔

Clubb of Quality Content

"پہلی مُلاقات میں چلتی اِس زبان جو تالا کیسے لگ گیا؟" اُسکی سانسوں کی تپش بہامین کو اپنے چہرے ہر محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اُسے دیکھتا جا رہا تھا جب بہامین نے اُسکی طرف دیکھا اور نظریں جھکا کر آنکھیں میچ لیں، اُسے وہ لمحہ یاد آیا جب پہلے بھی ایک بار ایسا ہوا تھا۔

اورہان نے آہستے سے اُسکی کمر پر اپنی پکڑ سخت کی اور، جس سے بہامین کے مُنہ سے سسکی نکلی، اُسے درد ہوئی تھی۔

"اگر چاہتی ہو کے مزید درد نہ ملے، تو اپنا دماغ درست کر لو، ورنہ بعد میں خود پچھتاؤ گی" وہ اُسکے کان کے قریب ہو کر بولا اور اُسکی کان کے لو کو اپنے لبوں سے مِس کیا، جس پر بہامین نے اُسکی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا کرے۔

اورہان نے اُسکے گرد اپنے گرفت جیسے ہی ہلکی کی وہ فورن سے اُسکی پکڑ سے نکل کر ساتھ ہی کمرے میں گھس گئی اور دروازہ بند کر لیا، اورہان تو اُسکی تیزی دیکھ کر حیران رہ گیا، پر سر جھٹکتے ہوئے اپنے فون کی جانب متوجہ ہوا جہاں اُسے کال آ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کھانا لگوا کر دوبارہ اُوپر جانے لگی جب ڈائینگ روم کے دروازے سے وہ اندر آیا۔

"کہاں؟" وہ اپنے ہاتھ میں فون پکڑے اُس پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اندر آیا تھا جب وہ وہاں سے باہر جا رہی تھی۔

"جی... وہ مجھے بھوک نہیں ہے" وہ اورہان سے نظریں نہیں مِلا پا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کھانا کھاؤ آکر چُپ چاپ، ورنہ میں بہت آرام سے کھلا سکتا ہوں، سو ڈونٹ چیلنج می بے بی گرل" وہ بہامین کے کان کی لو کو اپنے ہاتھ سے چھوتے ہوئے وارننگ کے لہجے میں بولا، اُسکے چھونے پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی، جس دیکھتے اورہان کی پیشانی پر بَل آئے، اُس نے بہامین کو کمر سے پکڑ کر ایک دم اپنی طرف کھینچا جس کے باعث وہ سیدھا اُسکے سینے سے آ لگی۔

"آئندہ یہ غلطی نہیں ہونی چاہیئے" وہ اُسکے بالوں کی کے کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے ہلکی سی پھوک اُسکے چہرے پر مارتے ہوئے بولا۔ بہامین اُسکی پناہ میں کھڑی ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی، اُس نے اُسی طرح ہاں میں سر ہلا کر اور ہان کی بات کا جواب دیا، کیونکہ بولا تو اُس سے جا نہیں رہا تھا۔ وہ اُسے اپنے ساتھ لیتے ہوئے، ڈائینگ ٹیبل پر لے آیا اور کُرسی کھینچ کر اُسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی ساتھ والی کُرسی پر بیٹھایا۔

"کھانا شروع کرو" اُس کے ایک بار کہنے پر وہ فورن سے باؤل میں سے چاول نکال کر پلیٹ میں ڈالنے لگی، اِسی ڈر سے کے کہیں وہ دوبارہ سے شروع نہ ہو جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کچن میں کھڑی اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب اُس نے پیچھے سے آکر مارُوخ کے پیٹ پر اپنی گرفت بناتے ہوئے اپنی ٹھوڑی مارُوخ کے کندھے پر رکھ دی۔

"کیا بن رہا ہے؟" اُس نے ماروخ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے سوال کیا۔ماروخ کے لگے میں گلٹی اُبھر کر مدم ہوئی۔

"چ...چائے" وہ ساس پین پر نظریں جمائے کپکپے لہجے میں بولی، ساس پین میں چائے کو اُبالا آرہا تھا۔

"چ...چائے؟ چائے تو سُنا تھا یہ چ..چائے کیا ہوتی ہے" وہاج نے کندھے سے چہرا اُٹھا کے اُسکے چہرے کر دائیں جانب سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"اَم کو...نہیں پتہ آپ...پلیز پیچھے ہوں" اُس نے وہاج کے ہاتھوں کی گرفت کھولنے کی کوشش کی۔

"نہیں ہوں گا، کیا کر لو گی" وہ مصنوعی غصّے سے بولا۔

Clubb of Quality Content

"آم...؟کچھ بھی تو نہیں، پلیز ہٹ جاؤ آپ، چائے باہر گر جائے گا" وہ گھبراتے ہوئے بولی، تاکہ وہ یہاں سے جائے۔

"میرے لیے بھی بنادو، ویسے ایک بات کہوں، پہلے جو ہوا اُس سے زیادہ تو آپ ابھی گھبرا رہی ہیں محترمہ" وہ اپنی ہنسی دبائے بولا، جس پر مارُوخ کے گال لال گلابی ہو گئے، جو وہاج نے اچھے سے دیکھا۔وہ گھبراتے ہوئے شیلف ہو پکڑ گئی۔

"اچھا اچھا جارہا ہوں، آرام سے بنالو" وہ اُسکی کنپٹی پر چومتے ہوئے کچن سے باہر چلا گیا، اُس کے جانے کے بعد مارُوخ نے چہرا موڑ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا، وہ کمرے میں چلا گیا تھا، اُس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے چائے کا چھلا بند کر کے چائے کپوں میں ڈالنے لگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ فون رکھو اپنے پاس" اور ہان نے کھانا کھاتے ہوئے بہامین کو ایک نظر دیکھ کر کہا۔

"پر مجھے" وہ انکار کرنے لگی۔

"چاہیئے! تمہیں یہ چاہیئے، کیونکہ میں نے کہہ دیا ہے" اور ہان نے بات ہی ختم کر دی۔ جس پر بہامین نے خاموشی اختیار کر لی، اُسکی سُنی ہی کہاں جا رہی تھی۔ اُسکا فون ویسے بھی سوات میں رہ گیا تھا، اُس دِن سب کچھ جس قدر جلدی میں ہوا تھا اُسے اپنا ہوش نہیں تھا تو فون کا کیسے ہوتا، اِس لیے بہامین نے چُپ کر کے وہ فون رکھ لیا۔

وہ چوری چوری اور ہان کو دیکھنے لگی، جو گرے رنگ کی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس تھا، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور اُسکے کھسرتی بائسیپز بہت وجیہہ لگ رہے تھے۔

"کھانا کھالو، باقی بعد میں دیکھ لینا" وہ چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے بہامین کو بغیر دیکھے اُسکے ہونٹوں کے قریب لگے چاول کے دانے کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے بولا، جس پر وہ سٹپٹا گئی، اور نظریں نیچے پلیٹ پر کر گئی، اُسے بہت عجیب لگ رہا تھا اب، وہ تو کھانا کھا رہا تھا اُسے

کیسے پتہ چلا وہ اُسے دیکھ رہی ہے۔اور ہان اُسکی حالت اچھے سے سمجھ رہا تھا اِس لیے مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے اُٹھ کر اپنا فون ڈائینگ ٹیبل سے اُٹھائے وہاں سے باہر کی طرف چلا گیا۔وہ ویسے بھی کھانا مکمل کر چکا تھا،اور جانتا تھا کے اگر وہ یہیں بیٹھا رہا تو بہامین سے کھانا نہیں کھایا جائے اِس لیے وہ باہر چلا گیا تاکہ وہ آرام سے کھانا کھالے۔وہ باہر گیا تو بہامین نے چہرا اُٹھا کر دیکھا،وہ چلا گیا تھا، مگر وہ پھر بھی کھانا نہیں کھا رہی تھی کیونکہ اُسکا دِل ہی نہیں کر رہا تھا،وہ ایسے ہی پلیٹ میں چمچ ہلانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہاں سب کیسا ہے ناصر؟سب کچھ ٹھیک تو جا رہا ہے نہ؟"رحمان مخدوم نے ناصر صاحب سے پوچھا جو آفس میں ہی تھے جب انہیں رحمان مخدوم کی کال آئی۔

"سب کنٹرول میں ہے سر،آپ فکر ہی نا کریں،آپ کو تو بہت اچھا سرپرائز بھی ملے گا،ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے"ناصر صاحب نے کہا۔

"چلو اچھا ہے، تم نہ ہوتے ناصر تو کیا ہوتا" انہوں نے ناصر صاحب کو فون پر کہا تو ناصر صاحب ہنس کر چہرا جھکا گئے، وہ بیوقوف کس بات پر شکر کر رہا تھا اُسے اندازہ بھی نہیں تھا۔

"سوکانٹو والا معاملہ بھی دیکھ لینا کچھ دِنوں تک، میری یہاں پر کچھ لوگوں سے بات ہو رہی ہے اگر وہ مجھے سوکانٹو سے پروٹیکٹ کریں گے تو میں اُنہیں مُنہ مانگی قیمت دوں گا، پر فلحال الرٹ رہنا تم بھی" انہوں نے ناصر صاحب کو کہا، جس پر انہوں نے جی سر کہہ کے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جتنا بیوقوف میں اِسے سمجھتا تھا یہ تو اُس سے بھی زیادہ نکلا اورہان بیٹا" انہوں نے اورہان کی طرف دیکھ کر کہا، جو اپنے گھر میں بنے آفس روم میں بیٹھا تھا۔

"کبھی کبھی مجھے بابا پر حیرت ہوتی ہے کے وہ اِس جیسے آدمی کے ہاتھوں دھوکا کیسے کھا گئے" اُس نے جزبات سے عاری لہجے میں کہا۔

"اُنکی غلطی نہیں تھی اور ہان، اور دِل کے بہت اچھا تھا اور یہی سمجھتا تھا کے سب ویسے ہیں" انہوں نے کہا۔

"جانتا ہوں! خیر آپ کو جو کام کہا ہے وہ جلد از جلد ہو جانا چاہیئے، اُس آدمی کی بربادی کے ساتھ ساتھ میں بدنامی بھی پوری چاہتا ہوں، یہاں سے سب کلیئر ہوتے ہی وہ کام ہو جانا چاہیئے" اُس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

"کام وقت پر ہو گا" ناصر صاحب نے اور ہان سے کہا، وہ دونوں اب آفس روم سے باہر آ گئے تھے، اور نیچے کی طرف جا رہے تھے۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمرے میں آئی تو فون کے ڈبے کو کھولنے لگی، ڈبہ کھولنے کے بعد بہامین صوفے پر بیٹھ کر فون آن کر کے چیک کرنے لگی، اُس میں دو نمبر پہلے سے ڈال دیے گئے تھے۔ایک اورہان کا اور دوسرا دادا جان کا، دادا جان کا نمبر دیکھ کر بہامین کے چہرے پر خوشی آئی، اُس نے فورن سے اُنکے نام پر کلِک کر کے کال ملائی، وہ بات کرنا چاہتی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کام کیسا جا رہا ہے تمہارا؟" اورہان سٹڈی روم کی بالکونی میں کھڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک جا رہا ہے بھائی، بٹ وہ کہہ رہے ہیں کے شاید مجھے اپنی باہر والی کمپنی میں بھیج دیں، آفر کریں گے تو انکار کر دوں گا" وہاج نے اورہان کو بتایا، اُس نے سوات آنے سے پہلے جو انٹرویو دیا تھا وہ اُس میں پاس ہو گیا تھا، اور وہ کسی انٹرنیشنل کمپنی میں دیا گیا تھا جن کی ایک برانچ یہاں پر تھی، پر وہاج کا کام اور اُسکے کام کرنے کا طریقہ دیکھ کر اب کمپنی والے شاید یہ کہہ رہے تھے کے اُسے باہر بھیج دیا جائے۔

"ہم، گُڈ، اور کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی تھی؟" وہ داؤد کہ موت کے بعد اچھے سے جانتا تھا کے کوئی اب اُسے تنگ نہیں کرے گا پر پھر بھی وہ وہاج اور اُسکے گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

"نہیں! اور اگر کیا بھی تو میں دیکھ لوں گا" وہاج نے اور ہان سے کہا جس پر وہ محض سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا، اور اُس سے کچھ اور باتیں کرنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے دادا جان؟" بہامین نے اُنہیں کال کی تو پہلے تو بہر اور خان نے کال نہیں اُٹھائی، مگر دوسری بار کرنے پر وہاں اُنکے ساتھ جو ملازم ہوتے تھے انہوں نے کال اُٹھائی اور بتایا کے وہ ذرا باتھروم میں ہیں، بہامین نے انتظار کیا انکا اور اب وہ کال پر آ گئے تھے۔

"ہاں میری بچی بِلکل ٹھیک ہوں میں..." وہ یہ بول کر ایک دم کھانسنے لگ گئے۔

"کیا ہوا ہے دادا جان؟ سچ سچ بتائیں آپ اپنی دوائیاں لے رہے ہیں نہ؟" بہامین نے پریشانی سے اُن سے سوال کیا، جس پر وہ سٹپٹا گئے، اور سامنے کھڑے بہادر خان کو دیکھنے لگے۔

"ہاں بچے میں لے رہا ہوں، سب کچھ ٹھیک ہے بس ہلکی سی کھانسی ہو گئی تھی" انہوں نے جواب دیا۔

"آپ نے کہا تھا آپ آجائیں گے کچھ دِنوں میں" بہامین کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی آپ کو گئے دو دِن تو ہوئے ہیں بچے، ہم آجائیں گے، ہمیں بس کچھ کام ہے یہاں" انہوں نے بہامین سے بہانا کیا، کیونکہ اورہان نے انہیں یہاں آنے سے انکار کر دیا ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا جو درد اُسے مِلا اُس کا تھوڑا سا بہر اور خان کو بھی محسوس ہو، کیونکہ بچپن میں انہوں نے اُسکو بہامین سے الگ کر کے جو دُکھ دیا تھا وہ اُسے اچھی طرح یاد تھا۔

"وعدہ آپ آئیں گے نہ؟" بہامین نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے اُن سے سوال کیا، وہ نہیں چاہتی تھی کے دادا جان کو پتہ چلے کے وہ رو رہی ہے۔

"ہاں میری بچی وعدہ" انہوں نے بھی نا جانے کیسے اپنے آنسوں بہامین سے چھپائے تھے، اور کچھ ہی دیر میں انہوں نے فون رکھ دیا یہ بول کر کے وہ کسی ضروری کام سے زمینوں پر جا رہے ہیں، حالانکہ اُنکی طبیعت ایسی نہیں تھی کے وہ کہیں جا سکتے۔

وہ بند فون کی سیکرین کو کتنی دیر دیکھتی رہی، پھر فون کو سائڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ کے پاس پڑی اپنی جوتی پہنتے ہوئے باہر آئی، ابھی بہامین نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا، جب اُس نے ڈر کر چیخ ماردی۔

اور ہان جو سٹڈی روم سے نکل کر آ رہا تھا بہامین کی چیخ سُن کر کمرے کی طرف پڑھنے لگا، لیکن ریلنگ کی دوسری طرف سے اُسے نظر آ گیا کے وہ کیوں چیخی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹائگر کم آن، کم ئیر، راشد اسے باہر لے کر جاؤ" وہ ٹائیگر کو سوات سے یہاں بہت پہلے بھیج چکا تھا ناصر صاحب کی مدد سے، اور انہوں نے رحمان صاحب کو یہ بول کر اُسے گھر میں رکھوا دیا تھا کے یہ کتا ہم رکھوالی کے لیے رکھ رہے ہیں۔ اور ہان کی ایک آواز پر ملازم بھاگتے ہوئے وہاں آیا، اور ٹائیگر کو پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا، وہ اور ہان کے جوتوں کے ساتھ لپٹ کر پیار کر رہا تھا، اور ہان نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا، وہ وہاں سے چلا گیا تو اُسکی نظر دروازے کے ساتھ چِپک کر کھڑی ہوئی بہامین پر پڑی، وہ آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ اپنے گرد باندھے ڈر سے کانپ رہی تھی، وہ ٹائیگر کے ایک دم سامنے آنے پر ڈر گئی تھی۔ اور ہان آہستہ سے چلتے ہوئے اُسکے قریب ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بہادر تو بہت بنتی...." ابھی اُس نے بہامین کی کلائی پکڑی ہی تھی کے وہ ڈر سے اُچھلی، اور اُسکا ڈوپٹہ جو آدھا زمین پر تھا بہامین کا پاؤں اُس میں پھنسا اور وہ گرنے لگی اِس سے پہلے اور ہان نے اُسے پکڑ لیا۔

"میری بیوی ہو کر اِتنی ڈرپوک؟" اورہان کی آواز پر اُس نے اپنی بند آنکھیں پٹ سے کھولیں، وہ اُسکی باہوں میں تھی۔ اورہان نے اُسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر اپنے آئیبرو اُچکائے، جیسے بول رہا ہو کے کیا ہوا؟ بہامین نے فورن سے نفی میں سر ہلایا۔

"پہلی مُلاقات میں چلتی اِس زبان جو تالا کیسے لگ گیا؟" اُسکی سانسوں کی تپش بہامین کو اپنے چہرے ہر محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اُسے دیکھتا جا رہا تھا جب بہامین نے اُسکی طرف دیکھا اور نظریں جھکا کر آنکھیں میچ لیں، اُسے وہ لمحہ یاد آیا جب پہلے بھی ایک بار ایسا ہوا تھا۔

اورہان نے آہستے سے اُسکی کمر پر اپنی پکڑ سخت کی اور، جس سے بہامین کے مُنہ سے سسکی نکلی، اُسے درد ہوئی تھی۔

"اگر چاہتی ہو کے مزید درد نہ ملے، تو اپنا دماغ درست کر لو، ورنہ بعد میں خود پچھتاؤ گی" وہ اُسکے کان کے قریب ہو کر بولا اور اُسکی کان کے لو کو اپنے لبوں سے مِس کیا، جس پر بہامین نے اُسکی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا کرے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہان نے اُسکے گرد اپنے گرفت جیسے ہی ہلکی کی وہ فورن سے اُسکی پکڑ سے نکل کر ساتھ ہی کمرے میں گھس گئی اور دروازہ بند کر لیا، اور ہان تو اُسکی تیزی دیکھ کر حیران رہ گیا، پر سر جھٹکتے ہوئے اپنے فون کی جانب متوجہ ہوا جہاں اُسے کال آ رہی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم گھوم پھر کے کوچا
قاتل سے آئیں ہیں.....

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہاں اپنی چیزیں ٹھیک کر رہی تھی، اُس نے اپنے بال لمبے بھورے بالوں کو پونی میں قید کر رکھا تھا، بہامین ابھی چیزیں سیٹ کر ہی رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ بہامین کو محسوس ہی نہ ہوا کے وہ کمرے میں آیا ہے کیونکہ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔ وہ سائڈ سے ہی واش روم میں چلا گیا، اور وہ اپنے کام میں لگی رہی، شاید اُسکا

دھیان کہیں اور تھا۔کچھ دیر بعد وہ واشروم سے بغیر شرٹ کے نکلا، تو اُسے ابھی بھی ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا دیکھ کر اور ہان کی پیشانی پر بل آئے، اپنی موجودگی کو نظرانداز دیکھ کر اُسے بِلکل اچھا نہیں لگا تھا۔وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹاول وہیں بیڈ پر پھینکتے ہوئے اُسکی طرف بڑھا۔

"سُن ہو گئی ہو کیا؟ کس چیز کا سوگ منایا جا رہا ہے؟" اُس نے بہامین کا بازو پکڑ کر کھینچا تو وہ پوری کی پوری اُس میں سما گئی، وہ اپنے دونوں ہاتھ اُس کے کسرتی سینے پر رکھے آنکھوں میں خوف لیے اُسے دیکھنے لگی، وہ کیوں غصّہ کر رہا تھا؟ بہامین کو علم بھی نہیں تھا۔

"جواب دو مجھے ڈیم اِٹ، اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے، مر گیا ہوں میں؟ بیوہ ہو گئی ہو؟" وہ اِس حور کو اپنے باہوں میں جکڑے سختی سے استفسار کر رہا تھا۔

"سنو لڑکی میرا مُنہ مت کھلوانا، ورنہ اچھا نہیں ہو گا، میں نہیں چاہتا میں اپنے غصّے کی زد میں آ کر تمہیں کچھ ایسا کہہ دوں کے اُسکے لیے مجھے بھی ساری عُمر بُرا لگتا رہے، سمجھ آئی" وہ پتہ نہیں کیا کہہ رہا تھا بہامین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی، پھر بھی وہ اور ہان کی ساری بات سُن کر محض

کانپتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی، جیسے اُسے سب سمجھ آ گیا ہو۔ وہ ہاں میں سر ہلا کر اُس سے دُور ہونے لگی لیکن یہ اِتنا آسان نہ تھا۔

"چ.. چھوڑ..." وہ اُسے چھوڑنے کا بولنے لگی۔

"خاموش" اُسکے یہ بولنے پر اورہان نے اُسے اُونچی آواز اور سخت لہجے سے ٹوکا جس پر وہ چھوٹے بچوں کی طرح فورن چُپ کر گئی۔ وہ خاموش کھڑی تھی، اورہان کی نظریں اُسکے بالوں کی طرف گئی، جنہیں بہامین نے پونی میں قید کر کے باندھا ہوا تھا، وہ لمبے گھنے بھوری بال، اُسکا ایک ہاتھ بہامین کی کلائی پر تھا اور دوسرا ہاتھ اب اُسکے بالوں کی طرف جا رہا تھا۔ بالوں پر ہاتھ لاتے ہی اُسنے آرام سے بہامین کے بالوں کو پونی کی قید سے آزاد کیا، جو آزاد ہونے کے بعد اُسکے کندھے پر آ کر گرے اور کمر پر لہرا گئے۔

"آپ یہ...." وہ اپنے پلکیں جھپکائے اور آنسوں روکے اُس سے کچھ کہنے لگی تھی، جب اورہان نے اچانک سے اُس کا رُخ آئینے کی طرف کیا اور گہری نظروں سے اُسے دیکھنے لگا، بہامین

نے اپنی نظریں اُٹھا کر آئینے میں دیکھا تو وہ اُسکا جائزہ لے رہا تھا۔دِل تیزی سے ڈھڑکنے لگا،پشت اُسکے سینے سے لگی تھی۔اور ہان کا ہاتھ اُسکے بالوں سے ہوتے ہوئے ڈوپٹے پر آرکا،جس کو اُس نے اپنے کندھے پر پنز سے سیٹ کیا ہوا تھا۔

"میں... کرلونگی" وہ نظریں نیچھے کیے آہستہ سے بولی۔

"کیوں؟ میں نہیں کر سکتا کیا" اُس نے ناگواری سے کہا،تو بہامین نے تھوک نگلا اور خاموشی سے کھڑی ہوگئی۔دوسری پِن نکلی اور ڈوپٹہ قدموں میں گر گیا۔وہ بہامین کے بالوں میں لگی پنز اُتار رہا تھا جس سے اُس نے اپنے گھنے بال سمیٹے ہوئے تھے،ساری پنز اتارنے کے بعد بہامین کو اُسکے لبوں کا لمس اپنے کندھے پر محسوس ہوا تو وہ فورن کھسک کر ڈریسنگ سے جا لگی۔

"آپ جان بھوج کر مجھے تنگ کر رہے ہیں" وہ اپنے آنسوں روکتی نم لہجے میں بولی،تو وہ جو اُس جادو گرنی کے سحر میں گم ہوتا جا رہا تھا،اُسکے دُور ہونے پر ناگوار نظروں سے اُسے دیکھا۔

"اچھا تو میں تنگ کر رہا ہوں تمہیں، چلو تنگ نہیں کرتا، تم کہو تو کچھ اور کر دیتا ہوں" اُس نے دانت پیستے ہوئے اُسے پھر سے قریب کیا تو اُسکی پلکیں لرز اُٹھیں۔

"لیکن... میں ایسا کچھ نہیں چاہتی" وہ ہمت جمع کرتی نا جانے کیسے بول گئی تھی یہ بات، جو سامنے والے کے غصّے کو ہوا دے گئی۔

"تم ہوتی کون ہو مجھے یہ بتانے والی، کے تم کیا چاہتی ہو اور کیا نہیں، اور آئندہ اگر میں نے تمہارے مُنہ سے یہ بات دوبارہ سُنی تو تمہارا مُنہ بند کروانے کے بہت سے طریقے ہیں میرے پاس، میں اُن مردوں میں سے ہرگز نہیں ہوں جو بیوی کی بیوقوفیوں میں آکر اپنا حق چھوڑ دیتے ہیں" اُس کے انتہائی غصّے سے کی گئی تنبیہ پر بہامین کی ہچکیاں بند گئی۔

"چُپ بِلکل، آواز نہیں" اِس کی تیز آواز پر اپنے آپ کو اورہان سے چھڑواتی اور رونے لگی، اورہان کا ضبط جواب دے چُکا تھا۔ وہ اُسے اُونچا کر کے قریب کرتا اُس کی سسکیوں کو قید کر چُکا

تھا۔وہ اُسکی اِس حرکت پر خود کو بے بسی سے چھڑوانے لگی،وہ جب پیچھے نا ہوا تو اُسکی پشت پر اپنے ناخن گھاڑ دیے جس سے وہ ایک دم پیچھے ہوا۔

"جنگلی بلی" وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتا اُسے دوبارہ سے اپنے قریب کھینچ گیا جو وہی کھڑی اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی۔

"اچھا چُپ،اِدھر دیکھو،چُپ میرا بچا،بس بس" وہ اُسکا سر اپنے سینے سے لگائے پیار سے سہلانے لگا تو بہامین بھی سب کچھ بھولے اُسکے سینے سے لگی ہچکیاں لے کر رونے لگی۔

"بس کر دو اب،میں تمہیں صرف چند دِن کی مہلت دے رہا ہوں،مگر جس دن بھی میں یہ فاصلے مٹانے پر آیا نہ تمہیں بے بس کر دوں گا" وہ بول رہا تھا،لیکن وہ اُسے سُن ہی نہیں رہی تھی بلکہ اورہان کے سینے سے لگی رونے میں مصروف تھی۔وہ ایسے ہی اُسے بیڈ پر لایا اور اُسکی سائڈ پر لیٹا دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سو جاؤ اب، ورنہ میرا موڈ بدل گیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا" اُس کا اِتنا ہی کہا، اور بہامین جو اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی فورن آنکھیں بند کر کے کمبل مُنہ تک تان گئی، اور وہ صرف اُسکی پُرتی دیکھتا رہ گیا، پھر سر جھٹک کر سائڈ ٹیبل سے اپنا سیگرٹ کا پیکٹ اور لائٹر اُٹھا کر بالکونی کی طرف چلا گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"آپ کے لالا ہیں وہ؟ سچ میں؟" ماروخ وہاج کے بازو سے سر اُٹھا کر حیرانگی سے بولی، وہاج نے اُسے گھور کر دوبارہ سے اُسکا سر اپنے بازو پر رکھا، جس پر وہ پھر سے ویسے ہی لیٹ گئی۔

"کبھی لگا تو نہیں، آپ دونوں کا تو چہرا بھی نہیں ملتا" وہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اُسکے سر کو سہلا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اُنکا سگا بھائی نہیں ہوں" وہاج کے جواب پر ماروخ نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا، پھر ہاں میں سر ہلا گئی۔ کچھ دیر بعد وہاج نے اُسے سب کچھ بتا دیا، کے کیسے وہ اورہان کے ساتھ ہی بڑا ہوا تھا، وہ بہت چھوٹا تھا جب ارشاد مخدوم اور عائشہ بیگم اُسے تب گھر لائے تھے جب اُسے دُنیا میں آئے محض تین مہینے ہوئے رتھے، ارشاد مخدوم ایک یتیم خانہ بھی چلاتے تھے، جہاں وہ ہر مہینے بہت سی ڈونیشن بھیجا کرتے تھے، اور پھر اِسی طرح اُن کا اور عائشہ بیگم کا اُس اور فتاح میں جانا ہوا، جہاں اُنہیں معلوم ہوا تھا کے یہاں ایک نیا بچا آیا ہے، جس کے ماں باپ مر گئے تھے اور اُسکے چچا اُسے یہیں پر چھوڑ کر چلے گئے تھے، کیونکہ وہ اُس بچے کو نہیں پال سکتے تھے، اور اِس طرح سے وہ ارشاد مخدوم میں اُن کا بیٹا بن کے آ گیا، کیونکہ وہ اُسے اپنے ساتھ لے آئے تھے۔

Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اُسکی آنکھ باہر سے آتے ہوئے شور سے کُھلی، کافی دیر تک سمجھ نہ سکی کہاں ہے اور کیا ٹائم ہو رہا ہے مگر خود کو کسی بوجھ تلے محسوس کیا، اور پھر جب پوری طرح بیدار ہوئی تو ہوش اڑ گئے۔ کیونکہ وہ اُس دِیو کی باہوں میں قید سو رہی تھی، شرم سے چہرہ تپنے لگا تھا اورہان کا ہاتھ خود پر سے

ہٹانا چاہا مگر شاید وہ گہری نیند میں تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی شرم سے فوت ہو جائے گی اسے سمجھ نہ آیا کیا کرے۔

"یا اللہ ان کی آنکھ نہ کھولے" وہ ہلکے سے دعا مانگتی اس کے بازو خود پر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی اگر اسکی آنکھ کھل جاتی تو اسے اپنی خیریت نظر نہیں آ رہی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے اتنے شور اور تمہاری اس قربت میں میں سو سکتا ہوں" اپنی نیم وا آنکھوں سے دیکھتا اس سمیت کروٹ بدل گیا وہ یکدم حوس باختہ سی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھے۔۔۔دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں کوئی دروازے پر ہے" تھوک نگلتے معصومیت سے کہا تو اور ہان نے ایک نظر دروازے کو اور پھر اسکے معصوم مکھڑے کو دیکھا۔

"اتنا رحم دل تو میں بلکل نہیں ہوں یہ میری آنکھ کھلوانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا" اس پر جھکنے لگا تو بہامین نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"میں نے نہیں اٹھایا آپکو" بہت عاجزی سے بولی تو اورہان کو اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر ہنسی آئی باہر سے آتی آواز اب بند ہو چکی تھی۔

"آنکھ تو کھل گئی نا میری" دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھوں کو قابو کرتا اس پر ہاوی ہو چکا تھا ہوش تب آیا جب وہ زار و قطار رونے لگی سر اٹھ کر حیرت سے اسے دیکھا۔

"اگر تم اپنی خیر چاہتی ہو تو ان آنسوؤں کو ایک سیکنڈ میں صاف کر لو" اسے تنبیہ کرتے دانت پیس کر بولا اوپر والے نے بھی کسی بیوقوف سے اسے محبت کروادی تھی۔

"میں۔۔۔ میرے ہاتھ تو چھوڑیں" روتے ہوئے جھنجھلا کر کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیے۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"آپ۔۔۔آپ نے کہا تھا آپ مجھے کچھ ٹائم دیں گے پھر آپ کیوں" وہ شرم سے سرخ پڑتی یکدم چُپ ہو گئی۔

"کیا مطلب اب میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی تمہیں ٹائم دونگا؟" گہری نظروں سے اسے دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جاؤ اب ورنہ پھر جانے نہیں دونگا" اس پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کروٹ بدل کر لیٹ گیا وہ بھی تیر کی تیزی
سے واشروم کی طرف بڑھ گئی دوپٹہ لینا بیکار تھا کیونکہ وہ آدھے سے زیادہ اس دیو کے نیچے تھا۔وہ کچھ دیر بعد لیمن کلر کی قمیض اور سفید ٹراؤزر پہنے بالوں پر تولیہ لپیٹے واشروم سے نکلی تو اور ہان ایک نظر اسے دیکھ گہری نظروں سے دیکھا اور بیڈ سے اُٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر واپس مڑا اور بہامین کو کلائی سے پکڑ کے اپنے قریب کھینچا۔

"دماغ جتنا جلدی درست کر لو گی اُتنا بہتر رہے گا، ورنہ میں کروانے پر آیا تو اگلا پچھلا سب بھول جاؤ گی، یاد رہے گا تو بس وہ لمحہ جب تم میرے قریب ہو گی" وہ ایک دم اُسے دیوار سے لگائے دونوں ہاتھ بہامین کے اِرد گرد رکھ کر بولا، اور ہان کی سانسیں بہامین کو اپنے گردن کے قریب محسوس ہو رہی تھی، وہ فورن سے ہاں میں سر ہلا گئی، کیونکہ ابھی وہ چاہتی تھی کے وہ اُس سے دُور ہو جائے، اور ایسا ہی ہوا اگلے ہی پَل وہ واشروم میں جا کر بند ہو گیا تو بہامین نے اپنی رُکی ہوئی سانس بحال کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کل سے یہ کام اِس وقت پر نہیں ہونا چاہیئے، یہ کام دوپہر میں ہو جانا چاہیئے نا کے صبح صبح، یہ سب کرنا ہوتا ہے تو بی بی کے اُٹھنے کے بعد کیا کریں" وہ اپنی کال سنتے سنتے نیچے لان کی پچھلی سائڈ پر آ گیا تھا جہاں اور ہان نے دیکھا کے ایک ملازم وہاں گھاس کاٹنے کی مشین واپس اُسکی جگہ پر رکھ رہا ہے، اور ہان کو سمجھ آ گئی کے بہامین اور اُسکی نیند اِسی کے شور کی وجہ سے کھلی تھی۔ وہ ملازم اور ہان کی بات سُن کر اُسے جی سر کہتا وہاں سے چلا گیا۔ وہ وہیں کھڑا اپنے فون پر کچھ ٹائپ

کر رہا تھا جب اُسے اندر سے بہامین کے چیخنے کی آواز آئی۔ وہ چونکا۔ اور پھر فورن سے اندر کی جانب بڑھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟" وہ اندر آیا تو وہ لاؤنج کی سڑھیوں سے چیختے ہوئے اُسکی طرف بھاگ کر آئی۔

"اور ہان دیکھیں یہ..." وہ بھاگ کر ایک دم سے اور ہان کی گود میں چڑھ گئی جب اُس نے اچانک سے بہامین کو خود کی گود مین چڑھتا دیکھ کر سنبھالا۔

"کیا ہوا ہے" وہ لاؤنج کے بیچ کھڑا اُسے اپنے گود مضبوطی سے لیے کھڑا بولا، اُس کا سوال وہاں کھڑی دو ملازمہ سے تھا جو سر جھکائے کھڑی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کتا! یہ پھر... سے اندر" بہامین نے خود ایک سے جواب دے کر اورہان کے گرد اپنے ہاتھ زور سے باندھ کر اُسکے سینے میں مُنہ چھپالیا۔

"میری جان، یہ کچھ نہیں کہتا میرا بچا کیوں ڈر رہی ہو" وہ اُسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا جب وہ نفی میں سر ہلائے پوری طرح اُسے سینے میں گھس گئی، بہامین کو کتوں سے ڈر لگتا تھا کیونکہ بچپن میں اُسے ایک کتے نے کٹا تھا تب سے وہ ڈر اُسے ذہن میں بیٹھ گیا تھا۔

"اِسے باہر لے کر جاؤ، کہا تھا نہ یہ اندر نہ آئے" اُسکی غصّے بھری آواز سُن کر بہامین بھی ڈر گئی جو اُس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی، اورہان کے سختی سے کہنے پر ایک ملازم بھاگتا ہوا اندر آیا اور ٹائیگر کو وہاں سے کھینچتا ہوا باہر لے گیا، اور وہ ملازمہ بھی ہلکا سا مسکراتی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں۔

"کیا اِتنا ڈر تمہیں مجھ سے لگتا ہے؟" وہ جو اورہان کے سینے میں چُھپی ہوئی تھی اُسکے سوال پر ایک دم سے چونکی اور سینے سے سر نکال کر نظریں اُٹھائے اُسے دیکھنے لگی، اور اب اُسے احساس ہوا کے وہ کہاں پر ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چ... چھوڑیں" وہ اُسے سینے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتی خود کو اُسے گود سے اُتارنے کی کوشش کرنے لگی لیکن یہ ناممکن تھا۔

"جان بچانے کا معاوضہ" اور ہان نے اُسکا چہرا اپنی نظروں میں لیے کہا۔

"جی؟" بہامین نے حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھ کر کہا۔

"سنائی نہیں دیا؟" اُسکے سوال پر بہامین نے اپنا سر نفی میں ہلایا، لیکن پھر اور ہان کے چہرے پر آنے والے ایکسپریشنز دیکھ کر وہ فورن سے ہاں میں سر ہلا گئی۔

"کیا؟ کا چاہیے آپ کو" وہ اٹک اٹک کر بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چاہیئے تو بہت کچھ، وہ اُسکے چہرے دیکھتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا، تو بہامین نے اُسے غور سے دیکھا جہاں اورہان کی نظریں تھیں، وہ فورن سے اُسکا چہرا اپنے ہاتھ سے دائیں جانب موڑ گئی، اُسکے گال تپ رہے تھے۔

"پیار کرو مجھے!" حکم دیا گیا۔

"جی؟" بہامین کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔

"جی کیا؟ جو کہا ہے کرو، ورنہ ٹائیگر کو اندر بلانے میں مجھے تھوڑا سا بھی وقت نہیں لگے گا" وہ سیدھا سیدھا دھمکا رہا تھا۔

"میں... کیسے؟" اُس سے حیرانگی کے باعث بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں بتاؤں ؟اُوکے "یہ بول کر وہ اُسکے مزید قریب ہوا جھکنے لگا جب اچانک سے بہامین نے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں یہاں کیسے...؟"اُس نے ٹالنا چاہا۔

"میرا گھر ہے، جہاں دِل کرے گا جو مرضی کروں گا میں، جلدی کرو ٹائم نہیں ہے میرے پاس جانا بھی ہے میں نے "اُس نے بہامین کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو جائیں" وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑائی۔

"کیا کہا؟"اورہان نے اُسے گھور کے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کرتی ہوں نہ" وہ بوکھلا کر بولی تو اورہان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی جو وہ بہت آسانی سے چھپا گیا اور اپنا چہرا اُسکے سامنے کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ! آنکھیں تو... بند..." اُس سے بولا ہی نہی جا رہا تھا۔

"بہت زیادہ فرمائشیں نہیں کر رہی تم؟" وہ اُسے گھورتا ہوا بول کر اپنی آنکھیں بند کر دیا، لیکن اپنی پکڑ اُسکی کمر پر اور مضبوط کر لی۔ وہ بمشکل اورہان کے قریب ہوتے اُسکے چہرے کر دیکھنے لگی، اُس نے کہاں سوچا تھا کے جب وہ پہلی بار اِس انسان سے ملی تھی وہ آج اُسکا مجازی خدا بن کر اُسکے سامنے کھڑا ہو گا۔

"سو گئی ہو کیا؟" اورہان کی سخت آواز پر وہ ہوش میں آئی، اور وہ اُسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا، بہامین کے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس اورہان کو اپنے گالوں پر محسوس ہوا تو اُسے لگا کے ایک ٹھنڈک سی اُسکے سارے جسم میں سما گئی ہو ایک سکون ہو جو برسوں بعد اُسکے جسم کا حصہ بنا ہو۔ بہامین نے بمشکل خود میں ہمت جمع کی اور اُسکے چہرے کے قریب دائیں گال پر اپنے لب رکھنے لگی، وہ شرم سے اپنی آنکھیں بند کیے اُسکے قریب ہو رہی تھی جب اورہان نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

وہ اُسے دیکھنے لگا جو پوری طرح سے اُسکے ساتھ لگ کر کھڑی تھی کیونکہ اورہان نے اُسے بہت سختی سے اپنے حصار میں پکڑ رکھا تھا، اور یہی وجہ سے کے بہامین اِس بات پر راضی ہوئی تھی کے تاکہ بعد میں وہ اُسے چھوڑ دے، وہ آہستہ آہستہ اُسکے دائیں گال کی جانب بڑھ رہی تھی اور اورہان کو معلوم تھا کے وہ یہی کرے گی، اور جب وہ پوری طرح سے اُسکے دائیں گال کی جانب بڑھ گئی اورہان نے اپنا چہرا کچھ اِس طرح سے آگے کیا کے بہامین اُسکے قریب ہونے لگی تھی، پر اچانک وہ آنکھیں کھول گئی، وہ ہلکا سا اورہان کے چہرے سے لب مِس کر گئی۔

"کتنے بڑے جھوٹے ہیں آپ چھوڑیں مجھے گندے کہیں کے" وہ اُسکی پکڑ میں سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

بہامین کے آنکھیں کھولتے ہی اُس نے دیکھا کے وہ پہلے سے ہی اپنی آنکھیں کھولے کھڑا اُسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا، وہ شرم سے سُرخ ہو گئی، یہ کیا ہوا تھا اُس سے؟

بہامین کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے جو اورہان نے اچھے سے دیکھا۔

"چُپ! کس بات کا رونا ہے یہ؟ کیا ہوا ہے ایسا؟" اورہان نے اپنے ہاتھ سے اُسکی گردن سے بالوں کو ہٹایا، تو اورہان کے ہاتھوں کا کھردرا لمس بہامین کے اچھے سے محسوس ہوا۔

وہ کانپتے ہوئے اُسکے کندھوں سے شرٹ کو جکڑ کر نفی میں سر ہلانے لگی، وہ نہیں چاہتی تھی کے اُسکے سامنے کھڑا شخص یہ سوچے کے وہ کتنی بے باک ہے۔ وہ جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے جس پر اورہان نے ایک لمحے کی دیر لگائے بغیر وہ بہامین کے چہرے کو اپنے لبوں سے چُھو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس اب، چُپ ورنہ اچھا نہیں ہو گا" اورہان یہ کہتے ساتھ ہی اُسے ویسے ہی اپنی گود میں اُٹھائے سیڑھیوں سے اُوپر لیتا آیا اور سامنے کمرے کے دروازے کو ٹھوکر مار کر کھولا اور اندر آتے ساتھ ہی دوبارہ پاؤں مار کر پیچھے سے بند کر دیا۔ بہامین تھی کے مسلسل اُسے خود سے دُور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ نہیں ہٹ رہا تھا، اُسکے آنسوں اورہان کے گالوں کو بھی بھیگا چکے تھے، پر وہ تو کسی تو ہی دنیا میں گم تھا۔ وہ بہامین کو لیے ایک دم صوفے پر گرا اور اُسکے دونوں

ہاتھ جو اورہان کو دُور کرنے میں لگے ہوئے تھے اُنہیں اپنی گرفت میں لے گیا، لیکن پھر بہامین کے رونے پر وہ اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا۔ اُسکے دُور ہوتے ہی وہ بُری طرح سے کھانستے ہوئے اُسے شکوہ بھری نظروں سے دیکھنے لگی بہامین کو سمجھ نہ آیا کے یہ سب ہوا کیا تھا؟

"جنگلی تو نہیں ہے آپ، ہٹیں یہاں سے" وہ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اُسے گھور کر بولی۔

"آئندہ اگر کوئی کام کہوں میں تو اُسے ٹھیک سے کرنا، ورنہ یہ تو بس ٹریلر تھا میری جان، ایسی فلم دیکھاؤں گا کے سوچ ہے آپ کی" وہ بہامین کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، بولتے بولتے تو اُسکے دائیں گال پر اپنی بڑھی کوئی شیو کو سہلا رہا تھا جس سے بہامین گہری گہری سانسیں لیتی اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی، اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اُسے کیا ہو رہا تھا؟ وہ پہلے سے ہی بہت سے سوالوں کے جواب لینا چاہتی تھی لیکن اب یہ ایک نیا سوال تھا جو اُن سوالوں میں مل گیا تھا۔ اورہان کے لبوں کا لمس اُسے اپنے پورے چہرے پر محسوس ہو رہا تھا، وہ اُسکی گردن میں مُنہ چھپائے ہوا تھا جب بیڈ سائڈ ٹیبل پر پڑا بہامین کا فون بجا، جس پر وہ چونک کر آنکھیں کھول گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور..اور ہان! میرا فون بج...رہا ہے" اُس نے بمشکل سے اور ہان کو کہا جو اپنی ہی دُنیا میں کھویا ہوا تھا۔ بہامین کی آواز پر اپنا چہرا اُٹھائے اُسے دیکھنے لگا، وہ نظری نیچی کیے ہوئے تھی۔ فون ایک بار پھر سے بجا تو وہ ہوش میں آیا، اور سائڈ پر ہوا تو وہ فورن سے صوفے سے اُٹھتی اپنے بال سمیٹتی جا کر فون اُٹھا گئی، اور وہ وہیں صوفے پر بیٹھا اپنے بازو سر کے پیچھے ٹکائے اُسکے سراپے پر نظریں جمائے ہوئے تھا جب اچانک سے بہامین کے چہرے کا رنگ اُڑنے پر اور ہان کو کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا۔

"کب؟" بہامین کے مُنہ سے یہ لفظ سن کر وہ الرٹ ہوا، وہ فورن سے صوفے پر سے اُٹھ کر کھڑا ہوتے اُسکے پاس گیا، اُسکی اور ہان کی نظر بہامین کے چہرے پر پڑی تو وہ آنسوں سے تر تھا، وہ صدمے سے بیٹھی اور ہان کو دیکھنے لگی، اور وہ سمجھ گیا، اُس نے فون بہامین کے ہاتھ سے لیا اور خود بات کرنے لگا جب دوسری طرف سے ملنے والی خبر نے اُسے بھی پریشان کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بال کٹوانے کا اِرادہ ہے بھی آپ کا کے نہیں، اَم کو تو جنگلی لگنے لگ گئے ہو آپ" وہ وہاج کے ناشتہ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کُرسی کھینچ کر اُسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"جو آپ کہیں جانم، جیسا کہیں گی ویسا ہو جائے گا" وہ مصروف انداز میں اپنے موبائل پر کچھ چیک کرتے ہوئے بولا۔

"کس سے بات کر رہے ہو؟" مارُوخ کی اُردو اب کافی بہتر ہوتی جا رہی تھی، کیونکہ وہاج روز اُسے سِکھا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ خاص نہیں، خیر میں نکلتا ہوں اب! اور ہاں اگر رات لیٹ ہو گیا تو کھانا کھا لینا، کوئی آئے بھی تو دروازہ مت کھولنا، کچھ کرنا پڑے گا مجھے" آخری بات اُس نے مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑائی۔

"ہ؟"ماروخ اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

(کیا؟)

"کچھ بھی تو نہیں، آرام کرنا، بور ہوئی تو کال کر لینا مجھے ٹھیک ہے!"وہ ٹیبل سے اُٹھتے ہوئے اُسکی پیشانی چوم کر اپنی جیکٹ پہننے لگا، وہ اُسے دیکھ رہی تھی۔

"اللہ حافظ!"یہ بول کر وہ فون پر ایک نمبر ڈائل کرتے ہوئے دروازے کے پاس آیا اور وہاں سے باہر جانے لگا جب اُس نے ماروخ کو اشارے سے ایک بار اور کہہ دیا تھا کے دروازہ لاک کر لے اندر سے، وہ سمجھ گئی اور ہاں میں سر ہلائے وہاج کے گھر سے نکلتے ہی دروازہ لاک کر لیا۔

"داھم عجیبہ دہ!"

(عجیب ہیں یہ بھی!)وہ کندھے اُچکاتے ہوئے ٹیبل پر سے ناشتے کے برتن اُٹھا کر کچن میں چلی گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنی ٹیبل پر بیٹھا تھا جب اُسکے ٹیبل کے ساتھ آکر کوئی کھڑا ہو گیا، وقاص نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو اُسکے بڑا بھائی تھے۔

"کوئی کام تھا بھائی؟" وہ جو اپنے لیپ ٹاپ کوئی وڈیوز ریویو کر رہا تھا اُن پر سے نظر ہٹا کر اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں یار وہ بابا نے کہا تھا کے آج کچھ نئے امپلائز کے انٹرویو ہیں تو اُن سب کو ڈیل کرنا ہے، انہیں کچھ کام آگیا تو وہ چلے گئے ہیں، مجھے تیری بھابی کی کالز پر کالز آرہی ہیں، میں دیکھ لیتا لیکن اب یہ کام تجھے کرنا ہو گا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر ابراہیم بھائی میں کیسے کروں گا انٹرویو، مجھے اپنے بڑے کام ہیں، ابھی رپورٹنگ کے لیے بھی جانا ہے مجھے نیچے ٹیم تیار کھڑی ہے، عجیب ہے یار مطلب اپنے ہی باپ کے آفس میں گدھوں کی طرح کام لے رہے ہو آپ سب مجھ سے" وہ تو ناراض ہی ہو گیا، وقاص کے والد صاحب کا اپنا نیوز چینل تھا جہاں پر وقاص اپنی پڑھائی ختم کرنے کے بعد سے جاب کر رہا تھا مگر انہوں نے اُسے صرف معمولی سی جاب دی تھی جیسے کے کوئی انٹرن شپ ہوتی ہے، اُسکے والد کا کہنا تھا کے پہلے وہ اچھے سے کام سیکھ لے گا اُسکے بعد اُسے چینل کے معاملات میں ڈالا جائے گا۔

"بیٹے آہستہ آہستہ ہر کام کو سیکھنا پڑے گا آپ کو، ہر چیز کا پتہ ہونا چاہیئے کے کونسی چیز کیسے کرنی ہے، کسی کو ہائر کرتے وقت کیا دیکھنا ہے امپلائی میں، چل شاباش اُٹھ اور انٹرویو روم میں بیٹھ میں جاتے ہوئے حارث کو رسیپشن پر کہہ دوں گا کے ایک ایک کر کے سب کینڈیڈیٹس کو اندر بھیجتا جائے" ابراہیم اپنی بات پوری کر کے اُسے ٹھیک سے سمجھاتے ہوئے وہاں سے لفٹ کی طرف چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مصیبت ہے یار" وقاص نے غصّے سے اپنی سامنے پڑی ہوئی فائل کو ٹیبل پر پیچھے کھسکایا جس کی وجہ سے اُسکا لیپ ٹاپ گرتے گرتے بچا۔ جسے اُس نے فورن سے آگے ہو کے گرنے سے بچالیا، اور لمبی سانس لیتا ہوا اپنی کُرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا تاکہ نیچھے جا سکے۔

❤ ❤❤❤❤❤

"رحیم چاچا نیکہ چرتہ دہ؟"
(دادا جان کہاں ہے رحیم چچا؟) وہ اورہان کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہوئی تھی جب اُسکی نظر سامنے ریسیپشن پر بات کرتے ہوئے رحیم خان پر پڑی جو اُسکے دادا جان کے ساتھ ہوتے تھے۔

"وہ کمرے میں ہے بہامین بچے، تم فکر مت کرو وہ ٹھیک ہیں" انہوں نے بہامین کو تسلی دینی چاہیے جو مسلسل وہاں کھڑی آنسوں بہا رہی تھی۔ انہوں نے پیچھے کھڑے اورہان کو دیکھا جو بہرام خان کے ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"روم نمبر 108 میں ہیں وہ، ڈاکٹر کہہ رہے ہیں ہے آج کی رات انہیں انڈر ابزرویشن رکھنا پڑے گا، صبح گھر لے جا سکتے ہیں" اورہان ڈاکٹر سے بات کر کے بہامین اور رحیم چچا کے پاس آ کر انہیں بتانے لگا۔

"داداجان کو ہم گھر لے جائیں گے نہ اورہان، بتائیں لے کر جائیں گے نہ" وہ بول رہا تھا جب بہامین نے اچانک سے چہرا موڑ کر اپنے پیچھے کھڑے اورہان کو دیکھا اور اُسکے قریب ہوتے ہوئے فورن سے اُسکے بازو کو تھام کر روتے ہوئے بولنے لگی۔ اُسکی آنکھوں سے نکلتا ہر آنسوں اورہان کو اپنے دِل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا، وہ اُسے اپنے حصار میں لیتا سامنے پڑے صوفے پر بیٹھا کر اُسکی چادر ٹھیک کرنے لگا۔

"لے کر جائیں گے، پہلے یہ آنسوں صاف کرو، کچھ نہیں ہو رہا انہیں، چُپ اب" وہ اُسے پیار سے چُپ کرواتے ہوئے بولا، جبکہ رحیم صاحب وہاں انہیں وہیں پر چھوڑے سے چلے گئے تھے، اورہان نے انہیں دوائیوں کی پرچی دی تھی تاکہ وہ جا کر لے آئیں۔ وہ ہچکیاں لیتے ہوئے

اور ہان کے سینے سے لگی رو رہی تھی، اور وہ اُسکے سر کو سہلا رہا تھا، جانتا تھا وہ بہر اور خان کی طبیعت کا سُن کر گھبرا گئی تھی، اور ہان نے چہرا ہلکا سا جھکا کر دیکھا تو وہ اپنے رونے میں مگن اُسکی شرٹ سے اپنا ناک صاف کر چکی تھی جس کی خبر شاید بہامین کو بھی نہیں ہوئی، اور ہان کی پیشانی پر بل آئے، مگر اگلے ہی لمحے وہ بَل غائب ہو گئے جب بہامین نے اُسکے گِرد اپنا حصار بنایا، وہ ایک دم رُک سا گیا، ایک سکون تھا جو اُسے اپنے اندر اُترتا محسوس ہوا تھا، پھر وہ سب کچھ اپنے دماغ سے نکال کر بہامین کے اپنے ساتھ لگا کر ریلیکس محسوس کروانے لگا، تاکہ وہ رونے سے چُپ ہو جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

اُس نے انٹرویو روم میں قدم رکھا جب اُسے اپنے سامنے آفس کی کُرسی پر بیٹھے شخص کی آواز آئی جو کُرسی کو دوسری جانب موڑے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، اُس کے لہجے سے لگ رہا تھا کے وہ کسی بات پر غصّہ ہے، حیا کو لگا کے اُس کے ہاتھ میں آتی آتی یہ جاب آج چلی جائے گی، کیونکہ سامنے بیٹھے انٹرویو کرنے والے آدمی کے مزاج کچھ عجیب ہی لگ رہے تھے۔ اُسے جاب

کرنے کی ضرورت تو نہیں تھی لیکن اُسے ایک شوق تھا کے وہ زندگی میں ایک بار تو جاب کر کے دیکھے، آخر اِتنی پڑھائی کا کچھ تو فائدہ ہو۔

وہ چہرا جھکائے زمین پر نظریں جمائے کھڑی اپنے ہی خیالوں میں گُم تھی جب اُسے کسی کی آواز آئی۔

"ہیلو میڈم! کیا سی ای او بننے کے خواب دیکھنے شروع کر دیے ہیں؟" وقاص کی آواز اُسکے کانوں میں پڑی تو حیا نے ایک دم سے چہرا اُٹھایا، وہ سامنے ہی بیٹھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تُم! تُم یہاں کیا کر رہے ہو" وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے بیٹھے اُس کارٹون کو دیکھ رہی تھی جو ہر بار اُسکا دماغ خراب کرتا تھا۔

"آپ! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سر!" یہ بولتے ساتھ ہی وقاص نے ٹیبل پر پڑی اُسکی فائل اُٹھا کر دیکھی جو کچھ دیر پہلے ہی سٹاف کا ایک آدمی رکھ کے گیا تھا۔ حیا وہیں سامنے کھڑی اُسے گھورنے لگی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سر؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی حالانکہ اُسے وقاص سے بہت زیادہ چِڑ چڑھ رہی تھی۔

"ہاں! ہاؤ نائس ڈیٹ ساؤنڈز، ویری گُڈ!" وہ ساتھ ساتھ حیا کی فائل پڑھ رہا تھا، اور وہ اب چُپ چاپ کھڑی تھی، جب وقاص نے ہی اُسے کچھ نہیں کہا تھا، تو وہ کیوں اُسکے سامنے عجیب برتاؤ کرتی۔

"کوئی تجربہ تو ہے نہیں آپ کے پاس، اور آپ ہیں بھی فریش گریجوایٹ" اُس نے حیا کی فائل واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے ہاتھ سے اُسکی طرف کھسکائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلیں شکریہ!" وہ وقاص کی بات سُن کر اپنا غصّہ قابو کرنے کی کوشش کرتی اپنی فائل اُٹھاتے ہوئے پلٹ کر وہاں سے جانے لگی، اُسے یہی لگ رہا تھا کے وہ اُسے جان کے تنگ کر رہا ہے۔

"لیکن پھر بھی میں یہ جاب آپ کو دے رہا ہوں!" حیا وہاں سے جا رہی تھی جب جاتے جاتے اُسکے قدم رُکے، اور وہ پلٹی۔

"سچ میں" اُسے سچ میں یقین نہیں آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا آپ کے ساتھ مذاق کب سے ہو گیا؟" وہ اپنی گلاسیز ٹھیک کیے حیا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کل سے جوائنگ دے دیجیے گا،اور سیلیری وغیرہ کے بارے میں آپ کو باہر سے سب انفارمیشن مل جائے گی" وہ اُس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے اُسے جانتا ہی نہ ہو، ویسے ٹھیک ہی تھا وہ کہاں جانتا تھا اُسے؟ اُن دونوں کو تو ایک دوسرے کا نام تک معلوم نہیں تھا۔

"تھینکیو سر!" حیا نے اپنے ڈوپٹے کو کندھے پر ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور اُسے تھینکیو کہتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگی، ہلکے بھورے رنگ کا کُرتا سا تھ سفید ٹراؤزر اور سفید ہی بلاک ہیلز پہنے وہ بالوں کو کھلا چھوڑ کر پیچھے چھوٹا سا کیچر لگائے پیاری لگ رہی تھی، وہ باہر جانے کو پلٹی تو وقاص نے اپنی نظریں ٹیبل سے اُٹھا کر اُسے جاتا دیکھا۔ آفس کے باہر سے جاتی وہ اُسے اچھے سے شیشے کی دیوار سے باہر نظر آ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوٹ!" یہ لفظ تھا جو اُسکی زبان سے نکلا تھا حیا کو وہاں سے جاتا دیکھ کر۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کہاں تھے تُم اور ہان؟ کتنا نہیں ڈھونڈا تجھ کو میں نے، آخر سمجھتا کیا ہے تو خود کو ہاں؟ تجھے میں نے بنایا ہے بھول مت کے تو کیا تھا؟" مائیکل فون میں سے چِلایا۔

"اور یہ بات مجھے یاد کروانے والے کا میں کیا حشر کرتا ہوں یہ تجھے بھی یاد ہو گا مائیکل، تُو مجھے کیوں ڈھونڈ رہا تھا میں اچھے سے جانتا ہوں، وہ سوٹ کیس تیرے پاس آج شام تک پہنچ جائے گا"

"میں جانتا ہوں تُو نے اُسے کھولا تو نہیں ہو گا" مائیکل نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"افسوس کے اِتنے سالوں کے بعد بھی تُو مجھے اچھے سے جان نہیں پایا!" اور ہان نے اُس سے کہا اور ایک نظر اپنے دائیں جانب وہیں پر کچھ فاصلے پر کھڑی بہامین کو دیکھا جو بہر اور خان کے ہسپتال کے کمرے کے دروازے پر بنے شیشے سے اندر دیکھ رہی تھی، ڈاکٹرز نے کہا تھا کے ابھی کوئی اندر نہ جائے، انہیں آرام کرنے دیا جائے یہی بہتر ہے۔

"تُو غصّہ کیوں کر رہا ہے اور ہاں تجھے پتہ ہے میں...." فون بند ہو گیا۔ دوسری طرف مائیکل اپنے ہاتھ میں پکڑے اُس بند فون کو دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے اُسے میری بات اچھی نہیں لگی"

"چھوڑ دیں اِس بات کو، فلحل وہ سوٹ کیس زیادہ ضروری ہے ہمارے لیے، میں آج شام اپنے بندوں کے ساتھ جا کر وہ سوٹ کیس لے آؤں گا" جارج اپنے باپ کے آفس میں بیٹھا اُسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جو جارج کی بات سُنتے ہوئے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک بار وہ سوٹ کیس مل جائے تو اچھا ہو جائے گا ہمارے لیے بھی، اور اُنکے لیے بھی" مائیکل اپنے ہاتھ میں پکڑے فون سے اب کسی اور کو کال مِلانے لگا تھا جو شاید اُسکے بہت خاص تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"افسوس کے تُو سچ میں مجھے جان نہیں پایا!" وہ فون کو اپنی جیب میں رکھتے ہوئے بولا، اور اپنی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے چلتے چلتے بہامین کے قریب چلا آیا۔ وہ ڈارک براؤن شرٹ اور کالی پینٹ میں کافی اچھا لگ رہا تھا، اُسکی شرٹ کے اُوپری بٹن کُھلے ہوئے تھے، جو اُسکی عادت تھی۔

"کیوں کھڑی ہو یہاں؟" اور ہان اُسکے بِلکل پیچھے آکر کھڑا ہوا۔

"اللہ میرے" وہ ڈر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے دادا جان کو کھڑی دیکھ رہی تھی، پتہ نہیں اُسکا دھیان کہاں تھا جو اُسے پتہ ہی نہ چلا کے اور ہان کب اُسکے اِتنے قریب آکر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک دم گھبرا کر پلٹی۔

"تمہارے یہاں کھڑے رہنے سے انہوں نے جلدی ٹھیک نہیں ہو جانا، آؤ میرے ساتھ یہاں بیٹھو، کچھ کھانے کو لاتا ہوں تمہارے لیے" وہ بہامین کا ہاتھ اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اُسے سامنے صوفے پر بیٹھا گیا۔

"مجھے کچھ نہیں..." وہ کھانے سے انکار کرنے لگی۔

"جتنا کہا ہے اُتنا کرو، فضول کے ایکسکیوز نہیں چاہیئے مجھے، بلکہ نیچے چلو میرے ساتھ، وہیں کھلا کر لاتا ہوں تمہیں ویسے تو کھاؤ گی نہیں" وہ اُسکا ہاتھ پکڑے اُسے اُٹھا گیا جب اچانک سے بہامین کا پاؤں مڑا اور وہ ایک دم سے اورہان کے سینے پر ہاتھ رکھے خود کو گرنے سے بچا گئی، اورہان کا ہاتھ اُسکی کمر پر تھا اور اُس نے بہامین کو بہت مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

"آہہ! میرا پاؤں" بہامین کا پاؤں مڑ گیا تھا جس کی وجہ سے اب اُسے درد ہو رہی تھی، وہ درد سے کراہتی ہوئی واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کس نے کہا تھا یہ جوتا پہن کر آؤ یہاں پر؟ فیشن شو چل رہا ہے یہاں؟" اورہان ایک دم غصّے سے بولا جس پر وہ ڈر کر کانپنے لگی۔ وہ اب نیچے بیٹھا اُسکے پاؤں پکڑ کر اُس میں سے جوتا اُتار رہا تھا۔

"میں.... یہی جوتا گھر میں پہنتی ہوں!" وہ گھر کے ہی جوتے میں یہاں آگئی تھی، پر ہاں اُسکے جوتے کی تھوڑی سی چورس ہیل تھی۔

"آپ.. چھوڑ دیں میں اُتار لوں گی" اُس نے اورہان کو روکنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شٹ اپ!" وہ اپنے لب بھینچتے ہوئے بمشکل اپنا غصّہ کنٹرول کر رہا تھا۔

"پاگل لڑکی" وہ غصّے سے مُنہ میں بڑبڑایا تو بہامین نے اُسے گھورتے ہوئے چہرا جُھکا لیا، وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔

"نہ کریں مجھے درد، آہہ!" یہ بولتے بولتے وہ ایک دم چیخ پڑی جب اورہان نے اُسکا پاؤں پکڑ کر ایک جھٹکے میں موڑا۔

"یہ کیا کر دیا آپ نے، بہت بُرے ہیں آپ، چلے جائیں یہاں سے؟ وہ ایک دم زور زور سے روتی اورہان کو جو اُسکے گھٹنوں کے پاس بیٹھا تھا اُسے پیچھے کرنے لگی۔

"ہٹیں یہاں سے، آپ نے جان بوجھ کے کیا تاکہ.... مجھے.... مجھے درد ہو، میں سب جانتی ہوں آپ نے مجھ سے شادی بھی اِسی لیے" وہ اُسکے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس چُپ اب آواز نہ نکلے!" اورہان کی اُونچی آواز سُن بہامین کے اگلے الفاظ مُنہ میں ہی رِہ گئے۔ وہ زمین سے اُٹھا اور بہامین کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ کر اُسکی کلائی پکڑتے ہوئے ایک دم اُسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ صوفے سے اُٹھ کر اگلے ہی پل اُسکی گود میں آ گئی۔

"یہ آپ!" وہ ایک دم گھبرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی، اُس فلور پر فلحال کوئی نہیں تھا۔

"شششش! خاموش ایک دَم، ہمم! تو کیا کہہ رہی تھی تم؟ میں نے تم سے شادی تمہیں درد دینے کے لیے کی ہے؟" وہ بہامین کے کندھے پر اپنے ناک رکھ کر سہلانے لگا۔

"میں... وہ" اُس نے کچھ بولنا چاہا۔

"کیا؟" وہ آنکھیں بند کیے بولا اور اُسکے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم... ہسپتال میں" بہامین نے اُسے روکنا چاہا، وہ بہک رہا تھا۔

"جس فریب کے راستے پر تمہیں چلایا جانے والا تھا، تم جانتی بھی نہیں ہو! اور پھر شاید تُم خود کو کبھی معاف بھی نہ کر پاتی، وہ ہوتا تمہارا اصل درد، درد کیا ہوتا ہے تمہیں اندازہ تک نہیں ہے اِس بات کا سمجھی!" وہ بہامین کے بالوں کو اپنے گرفت میں لیے اُسکا چہرے اپنے قریب کر

گیا، وہ اپنے خوف زدہ آنکھوں سے اورہان کو دیکھنے لگی، جس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والی نرمی اب موجود نہیں تھی۔

"آئندہ سوچ سمجھ کر کہنا جو کہنا، ورنہ درد کیا ہوتا ہے یہ میں تمہیں بتاؤں گا" وہ بہامین نے دائیں گال کے قریب ہوتا اپنے دانت وہاں گاڑ گیا، جس پر وہ سسکی لیے آنکھیں میچ گئی، اور اُسکا ہاتھ بے اختیار اورہان کی شرٹ کے کُھلے گریبان کی طرف چلا گیا، وہ اُسکی شرٹ کو جکڑے ہوئے اُسکے دانتوں کے دباؤ کو برداشت کرنے لگی، جب کچھ لمحے بعد اورہان نے اُسے اِس دباؤ سے آزاد کر دیا، دانتوں کے نشان اُسکے دائیں گال پر اچھے سے واضع ہو رہے تھے۔ وہ اپنے آنسوں روکے اُسکی گود میں چہرا چھپائے بیٹھی ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی، اورہان کی نظریں بہامین کے ہاتھ کی طرف گئی جو اُسکی شرٹ کو جکڑے ہوئی تھی۔

"ہم ہسپتال میں ہیں بیگم!" اُس نے بہامین کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی نما آواز میں کہا جس پر وہ پٹ سے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھنے لگی، پھر جب اُس نے اورہان کی نظروں کے

تعاقب میں دیکھا تو بہامین کا دِل کیا کے وہ شرم سے زمین میں دھنس جائے، وہ فورن اپنا ہاتھ ہٹا کر چہرا موڑ گئی۔

"گھر چلو، بتاتا ہوں تمہیں اچھے سے، فلحال کچھ تمہیں کچھ کھلانا پڑے گا، تاکہ مجھے برداشت کرنے کی طاقت آئے تم میں" وہ بہامین کو ایک اپنی گود سے باہوں میں اُٹھا کر لفٹ کی طرف بڑھا۔

"یہ... کیا کر رہے ہیں، میں چل لوں گی پلیز!" وہ اُسکی گود سے اُترنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جانتا ہوں چل سکتی ہو، پر فلحال میرا دِل کر رہا ہے تمہیں ایسے لے کر جانے کو" وہ بے نیازی سے کہتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا، کیونکہ لفٹ کو آنے میں ابھی وقت تھا۔ بہامین نے اُسے راستے میں بہت بار کہا کے وہ اُسے گود سے اُتار دے وہ چل لے گی پر نہیں وہ اور ہان مخدون ہی کیا جو کسی کی بات سُن لے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سب ٹھیک جا رہا ہے؟" اُس نے سوال کیا۔

"جی، فلحال تو سب ٹھیک ہے، پر آگے کا کچھ پتہ نہیں، کیا ہو گا جب اُسے سب کچھ پتہ چلے گا؟" وہاج نے اورہان کے دیکھتے ہوئے کہا، جو باہر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کے کھڑا ہاتھ سیگرٹ سلگائے ہوئے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ تم اچھے سے جانتے ہو کے کیسے سنبھالنا ہے" اُسکا جواب سُن کر وہاج نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا، اورہان ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"کینیڈا کے لیے کب نکل رہے ہو؟" اورہان اپنی جیب میں سے سیگرٹ نکال کر جلاتے ہوئے بولا۔

"فلحال میں نے اِس بات کے لیے ہامی نہیں بھری، جب دِل مانے گا تب بتادوں گا" اُس نے بے نیازی سے بولا اور اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرنے لگا، اور ہان نے چہرا موڑ کر اُسے دیکھا۔ وہ وہاج سے کہنا چاہتا تھا کے وہ چلا جائے،
لیکن اُس نے نہیں کہا، وہ نہیں چاہتا تھا کے وہاج یہ سمجھے کے اور ہان اُس پر بس حکم چلاتا ہے۔

"انکل کی طبیعت کیسی ہے؟" اُس نے اور ہان سے پوچھا، جو سامنے ہسپتال کے اندر بنے گراؤنڈ میں سامنے بیٹھی بہامین پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔ وہاج کے سوال پر نظریں گھمائے اُسے دیکھ کر چہرا موڑ گیا، وہاج سمجھ گیا کے اُس نے کیا کہا ہے۔

"گھر جاؤ، اور ہاں تمہارے ساتھ تین گارڈز بھیج رہا ہوں میں، گھر کے باہر بھی کھڑے رہا کریں گے وہ اور ایک تمہارے ساتھ رہے گا اور مجھے کوئی بہانا نہیں سننا" وہ سیگرٹ کو زمین پر پھینکتے ہوئے اُس کو جوتے سے مسلتے ہوئے بولا۔

"پر بھائی!..." اُس نے اور ہان کو انکار کرنا چاہا۔

"کہہ دیا نہ بس! کہہ دیا" یہ بول کر وہ ایک نظر وہاج کو دیکھتے ہسپتال کے گیٹ سے اندر کی طرف چلا گیا، اور وہاج اُسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا، اُس نے وہاج کو یہاں بُلایا تھا کیونکہ اُس نے وہاج سے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔

"بھائی آپ سے ملنا چاہتے ہیں، بہتر ہے کے آپ دو دِن تک آکر اُن سے مل لیجیئے تو اچھا رہے گا" وہ اب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا، اور فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ رات گہری ہوتی جا رہی تھی اور چاروں طرف ٹھنڈی ہواؤں کا شور سا تھا، اُس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اگلے ہی لمحے وہاں سے نکل گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اُسی بینچ پر بیٹھی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے اورہان اُسے بیٹھا کر گیا تھا، وہ اپنا دھیان لگانے کے لیے فون استعمال کر رہی تھی جب اچانک سے فون میں ایک ویڈیو اُسکے سامنے آئی، وہ کسی طرح کے خطوط کی ویڈیو تھی جن میں کیسے لکھتے ہیں بتایا جا رہا تھا۔ بہامین کو لگا جیسے وہ اپنی ایک مہینے پہلے والی زندگی میں دوبارہ لوٹ گئی ہو، وہ خطوط جنہیں وہ پھاڑ کے جلا کر آئی تھی اُسکے دماغ میں ایک دم وہ سب خط کسی تصویر کی طرح چلنے لگے، اور انہیں خطوط کے ساتھ وہ شخص بھی جس نے وہ سب خط بہامین کو دیے تھے، جسے کچھ ہی دِنوں میں وہ اپنے دِل کے قریب محسوس کرنے لگی تھی، اُسکے ہاتھ کپکپانے لگے، وہ اُسے نہیں یاد کرنا چاہتی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کے اُسکے شوہر کو اِس بات کا علم ہو اور وہ اُسکے خیالوں میں کسی اور کو دیکھ کے بہامین کی زندگی جہنم بنا دے، وہ اورہان سے ڈرتی تھی، وہ اُسے بُرا نہیں لگتا تھا لیکن وہ ڈرتی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کے اُسکے گزرے ہوئے کل کی پرچھائی بھی اُسکے آج پر پڑے۔

"کسے یاد کیا جا رہا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنے بِلکل قریب سے اورہان کی آواز سُن کر وہ گھبرا کر اُچھل پڑی، جو بڑے آرام سے آ کر ناجانے کب اُسکے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گیا تھا، بہامین نے فورن اپنا فون پلٹ کر گود میں رکھ کے اُسے چادر سے چھپا لیا، یہ جانے بغیر کے وہ سب دیکھ چُکا تھا۔

"کسی... کو نہیں، بس دادا جان کی طبیعت کا سوچ کے پریشان.... تھی" اُس نے اپنی طرف سے بات گھما دی، اُسکے بات گھمانے پر اورہان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی جسے وہ بہت آسانی سے چھپا گیا۔

"یہاں پر، میرے علاوہ اگر کسی کا خیال تک بھی آیا نہ، تو قسم سے بیوی تم جانتی نہیں ہو کے میں کیا کروں گا، یاد کے نہ وہ جنگل والی رات، کیا کہا تھا میں نے؟" وہ بہامین کے بے حد قریب ہوئے اُسکی کنپٹی پر اُنگلی رکھ کر ہوئے بولا، جب بہامین کو اُسکے الفاظ یاد آئے۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

("تمہیں اندازہ نہیں ہے کے میں تمہارے ساتھ کیا کیا کر سکتا ہوں...ایک سیکنڈ نہیں لگے گا مجھے تمہیں ٹھکانے لگانے میں، تو بہتر ہے کہ حد میں رہو اپنی....سُنا تم نے لڑکی؟") یہ وہ الفاظ تھے جو اورہان نے اُس سے کہے تھے۔

"آخری بات بھول جاؤ بیوی، میرے ساتھ آپ حدود پار کر سکتی ہیں، جب میں ہی خیال نہیں کروں گا تو تمہیں بھی کوئی ضرورت نہیں اُوکے؟" وہ بہامین کے چہرے سے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا اور وہ بس چُپ چاپ اُسے سُن رہی تھی۔اورہان کی بات سُن کر اُس نے ہاں میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاباش! گُڈ گرل، یہ سینڈوچ ختم کرو فورن سے پہلے" بہامین کے آدھا کھائے ہوئے سینڈوچ کو اُٹھا کر ایک بائٹ خود لیتا وہ باقی کا سینڈوچ اُسے پکڑا گیا جو وہ بغیر کچھ کہے آرام سے پکڑ کر کھانے لگی، اُسکا دھیان شاید اب کہیں اور ہی تھا۔

"تو آپ اب اَم کو چھوڑ کر کینیڈا جاؤ گے ؟" وہ اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا آفس کا کوئی کام کر رہا تھا جب وہ دروازہ کھول کر اندر آئی۔ وہاج نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو وہ کمر پر دونوں طرف ہاتھ رکھے دروازے پر کھڑی اُسے گھور رہی تھی، وہاج کو وہ اِس وقت بہت پیاری لگی۔

"کیوں؟ نہیں جا سکتا کیا؟" ماروخ کے چہرے پر نظر آتا غصّہ دیکھ کر وہاج کا دِل کیا کے وہ اُسے تنگ کرے، حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں تھا کے وہ کینیڈا جاتا اور ماروخ کو ساتھ لے کر مت جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ سچ میں اَم کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا جائے گا؟" وہ ایک دم دروازے سے اندر آ کر بولی، اُسکے چہرے سے پتہ لگ رہا تھا کہ اُسے یہ بات بِلکل اچھی نہیں لگی۔

"نہیں، تم اور ہان بھائی کے گھر رہ لینا، ویسے بھی شادی کے بعد سے تم اپنی دوست سے بھی نہیں ملی نہ، تو اب رہ لینا اُسکے ساتھ" وہاج نے اُسے کل ہی بتایا تھا کے بہامین کا نکاح اور ہان سے

ہو گیا ہے جس کے بعد مارُوخ کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا، یہ سب کب ہوا، اُسے تو اِس بات کا علم تک نہیں تھا، اور اُسکے ہوچھنے پر وہاج نے بھی بس اُسے اِتنا کہہ دیا کے یہ بہامین کے دادا کا فیصلہ تھا اِس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتا، حالانکہ وہ سب جانتا تھا۔

وہاج کی بات سُن کر وہ کچھ دیر تو اُسے دیکھتی رہی، لیکن جب وہاج نے آگے سے مزید کچھ نا کہا تو وہ سمجھ گئی وہ شاید یہی چاہتا ہے۔

"نہیں، اَم کو کہیں نہیں جانا، لالا نے اماری شادی آپ سے اِس لیے کیا تھا کے آپ اما را خیال رکھو گے، مگر اب اگر آپ تھک گیا ہو تو کوئی بات نہیں، اَم اپنا خیال خود رکھ سکتا ہے، کسی کی ضرورت نہیں اَم کو"

آخری بات وہ نم اور آہستہ آواز میں بول کر اپنے آنسوں روکتی ہوئی سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جاناں! اِدھر آؤ" وہ ایک دم کُرسی سے اُٹھ کر اُسکی کلائی پکڑ کر اپنے قریب کھینچ گیا جس سے وہ ایک دم اُسکی گود میں آ بیٹھی۔

"چھوڑو اَم کو، ویسے بھی تو چھوڑ کر جانے والا ہو آپ" وہ وہاج کے ہاتھ سے اپنی کلائی نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"تو وہ تو بعد میں جانا ہے نہ میں نے، تم ابھی کہاں جا رہی ہو" وہ اُسے روتا ہوا دیکھ چُکا تھا تبھی فورن سے اُسے اپنے قریب کر گیا، لیکن ماروخ کو پریشان کرنے سے ابھی بھی نہیں رُکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھیں، اَم کو چھوڑ دیں، ورنہ!..." وہ اپنے اپ کو بہت کنٹرول کر کے بولی، کے کہیں وہ وہاج سے بدتمیزی نہ کر دے۔

"ورنہ کیا؟" وہاج ماروخ کے چہرے کے قریب آ کر بولا۔

"ورنہ یہ کے آپ جیسے آدمی اپنے شوق اَم جیسی بے چاری لڑکیوں سے پورے کر کے باہر جا کے نئ گوری عورتیں ڈھونڈ کر اُن سے شادیاں کر لیتے ہو۔ سُن لیا؟ خوش اب؟ چھوڑیں اَم کو" وہ یہ سب بول کر پھر سے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانے لگی، پر وہاج تو ابھی تک اُسکے بولے گئے الفاظوں کو سوچ رہا تھا کے کیا وہ اُسے ایسا سمجھتی ہے؟

"اچھا! تو تم میرے بارے میں یہ سب سوچتی ہو، کے میں اِس قسم کا انسان ہوں، گُڈ ویری گُڈ" وہ تو تَپ ہی گیا تھا، بھلا ایسا کیا کر دیا تھا اُس نے جو وہ وہاج کے بارے میں یہ سب سوچتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی ہاں، یہی سوچتی ہوں، اور کچھ؟ جب آپ کو اَمارا کوئی پروا نہیں تو اَم کیوں کرے؟" وہ بولتی جا رہی رہی تھی جب وہاج نے ایک دم اُسکے ہونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیا۔

"چُپ! میری بیوی کے میرے بارے میں اِتنے خوبصورت خیالات ہیں مجھے آج پتہ لگا، اور مجھے بھی تو پتہ لگے، کے اِس ایک مہینے میں ایسی کونسی عورتوں سے رابطے رکھے ہیں میں نے جو

مجھ پر ایسے الزام لگائے جا رہے ہیں، تمہیں تو میں بتاتا ہوں صبر کرو" وہ ایک دم مارُوخ کو گود سے ہی اپنی باہوں میں اُٹھا کر سٹڈی روم سے باہر نکلا اور ساتھ والے اُنکے کمرے میں آ کر دروازہ بند کرتے ہوئے اُسے بیڈ پر بٹھا، اور اگلے ہی پَل خود بھی اُس پر حاوی ہو گیا۔

"ہاں اب بتاؤ! کیا کہہ رہی تھی، بڑی زبان چل رہی تھی نہ، دو میرے سوالوں کے جواب اب" وہ مارُوخ کے دونوں ہاتھ بیڈ سے اُوپر کی طرف لگائے اُنہیں اپنی گرفت میں لے گیا، اور وہ آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی کے یہ یہ پچھلے دو منٹ میں اُسکے ساتھ ہوا کیا تھا۔

"دیکھیں، امارے ساتھ فری نہ ہوں، جہاں جا رہے رہے نہ، وہیں کی عورتوں سے ہونا اب" وہ اپنی ناک بُھلا کر بولتی اپنا چہرا پھیر گئی، جسے دیکھ کر وہاج کی پیشانی پر بل آئے۔

"اِدھر دیکھو!" اُس نے مارُوخ کو اپنی طرف دیکھنے کا کہا مگر وہ وہاج کی بات سُن کر اَن سُنا کر گئی۔

"مارُوخ!"بس وہاج کااِس کہنا تھا کے مارُوخ نے فورن تھامے چہرااُسکی طرف کر کے وہاج کو خفگی بھری نظروں سے دیکھا۔وہ اُس سے ڈرتی تھی پر دیکھاتی نہیں تھی کے وہاج سے تھوڑا بہت ڈرتی بھی ہے۔

"کہیں نہیں جارہامیں،تم تمہیں چھوڑ کر کہیں جا بھی نہیں سکتا،ایک نا ممکن سی بات ہے یہ، اور دوسری بات یہ کے آفس کی طرف سے آفر ملی ہے ابھی مجھے،سوچا تھاتم سے مشوارہ کر کے سب کروں گا،مگر آپ تو بیگم ہمارے بارے میں ناجانے کیا کیا سوچتی ہیں،ہم؟"وہ بولتے بولتے مارُوخ کی گردن میں مُنہ دے گیا،جس پر مارُوخ کو جھرجھری سی محسوس ہوئی۔وہاج کی وضاحت دینے کے بعد وہ خاموش ہو گئی کہتی بھی تو کیا؟اِتنا تو بول گئی تھی۔

"ابھی اِتنی زبان چل رہی تھی،اوراب؟"وہ اُسکی گردن سے مُنہ نکالے گھمبیر لہجے میں بولا،تومارُوخ نے چہرا جھکالیا۔

"سوری"وہ منمناتے ہوئے وہاج کے سینے میں چہرا چھپانے لگیم

"ششش، چُپ، کچھ نہیں ہوتا، اور آئندہ یہ سوری وری مت کہنا مجھے، ہاں البتہ آپ کے پاس اور بہت سے طریقے ہیں اپنے شوہر کو منانانے کے" وہ اُسکے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے اُسکے کان کی لو پر ہلکا سا کاٹ گیا۔ وہاج کی بات سُن وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی نفی میں سر ہلائے وہاج کا چہرا دائیں جانب موڑ گئی، جو مسلسل اُسے شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بہت تیز ہو گئی ہو تم" یہ کہتے ساتھ ہی وہ مارُوخ کو اپنی آغوش میں لے کر جا بجا اُسکے چہرے کو چومنے لگا، اور وہ وہاج کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑ گئی، اُسکے ہاتھ خود بخود وہاج کی گردن کے گرد لپٹ گئے، اور آنکھیں موند گئی اور اب اُنکی گہری سانسوں کی آواز پورے کمرے کو مہکا رہی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"مجھے لگ رہا ہے سر کے کے رحمان کو شک ہو رہا ہے، کچھ دیر پہلے مجھے اُنکی کال آئی تھی، کافی عجیب طرح سے باتیں پوچھ رہا تھا کے وہاں سب ٹھیک ہے کہ نہیں" ناصر صاحب اور ہان کے ساتھ ہسپتال کے کاریڈوڑ میں چلتے ہوئے اُسے سب کچھ بتا رہے تھے۔ وہ لوگ بہر اور خان کے کمرے کی طرف جا رہے تھے، بہامین بھی وہیں موجود تھی۔

"واپسی کا کچھ کہا اُس نے؟" اُس نے کچھ سوچتے ہوئے ناصر صاحب سے پوچھا۔

"نہیں، فلحال وہ واپس نہیں آنے والے، کیونکہ کل ہی سوکانٹو کے آدمیوں نے اُس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی، وہ الگ بات ہے کے آپ نے ہمیں کہا تھا کے یہ خبر سوکانٹو تک پہنچا دیں کے رحمان صاحب کہاں چھپے ہیں، اور اُسکے حلمہ کرنے سے پہلے ہی میں نے رحمان کو آگاہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ حملے سے پہلے ہی اپنے آدمیوں کی مدد سے کسی اور جگہ پر چلے گئے تھے" ناصر صاحب نے کہا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"اِس چیز سے اُسکا بھروسہ آپ پر اور بھی پختہ ہو گیا ہو گا، بس کچھ دِن اُسے اِسی وہم میں رکھنا ہے کے یہاں سب کچھ کنٹرول ہے، اور وہ بھی رحمان کے کنٹرول میں، اُسے ایسا پریٹینڈ کرواؤ کے یہاں سب کچھ بہت اچھے سے سنبھالا جا رہا ہے، اور ہاں یہ بھی کے اُسکی کمپنی بہت اچھے سے نوٹ چھاپ رہی ہے، نوٹ، پیسہ اُسکی کمزوری ہے، دبہ کے رکھو اُسے" وہ ناصر صاحب سے بول رہا تھا اور پھر وہ اُوپری منزل کی طرف بڑھ گئے۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈاکٹر نے کہا ہے آپ بہت جلدی ٹھیک ہو جائیں گے، کچھ نہیں ہو گا آپ کو" وہ بہرا ور خان صاحب کا ہاتھ پکڑے اُنکے بیڈ کے سائڈ پڑی کُرسی پر بیٹھی تھی، اور بہرا ور خان آنکھیں بند کیے لیٹے ہوئے تھے۔

"داداجان، آپ رُکیں میں ڈاکٹر کو بُلا کر لاتی ہوں" انہوں نے جیسے ہی آنکھیں کھولی بہامین اُنہیں آنکھیں کھولتی دیکھ کر فورن سے کُرسی سے اُٹھ کر باہر ڈاکٹر کو بُلانے جانے لگی، جب دادا جان نے اُسکے ہاتھ پر گرفت ہلکی سی مضبوط کی، شاید وہ اُسے روکنا چاہ رہے تھے، کچھ کہنا چاہ رہے تھے، انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر لگا ماسک اُتارنے کی کوشش کی۔

"کیا کر رہے ہیں داداجان، آرام کریں، میں یہیں پر ہوں باتیں بعد میں بھی ہو جائیں گی، ڈاکٹر نے کہا ہے آپ نے زیادہ بولنا یا ہلنا جھلنا نہیں ہے" اُس نے بہراور خان صاحب کا ماسک دوبارہ سے ٹھیک کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"جی، ہاں جی میں آجاؤں گا کل، اور آکے مل لوں گا اُن سے، پر سر میرا نام تو نہیں آئے گا نہ اِس سب میں، میں پھنسنا نہیں چاہتا" وہ آدمی فون کے دوسری طرف موجود شخص سے بات کر رہا تھا۔

"جی جی، شکریہ، جی کل وقت پر پہنچ جاؤں گا" یہ بول کر اُس آدمی نے فون بند کر دیا تھا۔

وہ بالکونی میں کھڑا اپنے ہاتھ میں اُس بند فون کو پکڑے کھڑا تھا، جب اُس نے چہرا موڑ کر بالکونی کے شیشے والے دروازے سے اندر دیکھا۔ جب اُسکی نظر اپنی حسین پری پر پڑی، جو آرام سے نرم بستر پر اُسکی شرٹ میں ملبوس لیٹی سو رہی تھی، اُسکے چہرے پر دُنیا جہاں کا سکون نظر آرہا تھا۔ اُسے دیکھ کر وہاج کے چہرے پر مسکان آئی، وہ سر جھٹکتا ہوا بالکونی کا دروازہ کھول کر اندر آگیا، اور دروازہ اچھی طرح بند کر دیا۔ بیڈ کے قریب آکر وہ کنفرٹر ٹھیک کرتا خود بھی مارُوخ کے قریب لیٹ گیا اور اُسے کھینچ کر اپنے قریب کر دیا، اُسکا سر اب وہاج کے سینے پر تھا اور اُسکے گھنے بال وہاج کے سینے پر بکھرے ہوئے تھے، وہ اُسکے سر میں پیار سے ہاتھ پھیرتا، خود بھی آنکھیں موند گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناجانے کتنی ہی دیر گزر گئی، وہ بس اپنے دادا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، بہامین جو وہیں بیڈ پر سر رکھے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی، جب تھوڑی دیر بعد اُسکی آنکھ کھلی، اُس نے چہرا اُٹھا کر دیکھا تو بہرام خان سو رہے تھے، نرس اُنہیں تھوڑی دیر پہلے ہی انجیکشن لگا کر گئی تھی، جس وجہ سے اب وہ نیند میں تھے۔ بہامین انکھیں چھوٹی کیے اُنکے چہرے کو بہت غور سے دیکھنے لگی، ناجانے وہ کیا سوچ رہی تھی، پر پھر سر جھٹکتے ہوئے اُس نے اپنی چادر ٹھیک کی اور کمرے کے دائیں جانب بنے واشروم کی طرف آگئی، عشاہ کو ہوئے کچھ گھنٹے گزر چکے تھے اور اُسے نماز پڑھنی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

پورے ہسپتال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، ہر فلور پر کمرے موجود تھے جن میں سے کچھ کی لائٹس جل رہی تھی اور کچھ کی نہیں، اِکادُکا نرس یا کمپاؤنڈر بھی نظر آجاتے تھے۔

کوئی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے لفٹ سے باہر آیا تو سامنے ریسیپشن پر ریسیپشنسٹ بیٹھی تھی، جسے دیکھ کر وہ نفوس رُک گیا، ماتھے پر پسینے کی بوندیں واضح تھیں۔

وہ آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے لگا، غور کرنے پر پتہ چلا کے وہ ریسیپشنسٹ کانوں میں ہینڈ فری لگائے کسی سے کال پر بات کر رہی تھی، اور اُسکا دھیان وہیں تھا، چہرے پر کچھ سکون آیا، ٹرالی گھسیٹتے ہوئے وہ ریسیپشن کے سامنے سے گزرا اور کاریڈور کے بلکل سامنے والے روم کی طرف بڑھنے لگا، ٹالی گھسیٹنے کی آواز پوری فلور پر آرہی تھی، جیسے کچھ گھسیٹا جارہا ہو، وہ چلتا جارہا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی، وہ وضو کر کے باہر آئی اور سامنے صوفے پر پڑا جائے نماز اُٹھا کر زمین پر بچھایا اور اپنی چادر سے گیلا چہرا سکھتے ہوئے وہی چادر کھول کر چہرے گرد لپیٹ لی، بہامین کو ہلکی ہلکی کپکپی محسوس ہو رہی تھی، کیونکہ وہ وضو کر کے آئی تھی اور اے سی کی کولینگ کی وجہ سے اُسے ٹھنڈ لگ رہی تھی، اُس نے چادر اچھے سے لپیٹ کر نماز شروع کر دی۔ ابھی اُس نے پہلی رکعت بھی ختم نہیں کی تھی جب کمرے کا دروازہ کُھلنے کی آواز آئی۔ کوئی اندر آیا ٹرالی گھسیٹنے کی آواز آئی۔ بہامین جو نماز پڑھ رہی تھی اُسے لگا کے شاید کوئی نرس آئی ہو گی، کیونکہ تھوڑی دیر پہلے جب نرس بہر اور خان کو انجیکشن لگا کر گئی تھی تب اُس نے بہامین سے کہا تھا کے میں کچھ گھنٹے بعد آ کر اِنکی ڈرپ چینج کروں گی جب یہ والی ڈرپ ختم ہو جائے گی۔ بہامین کے ذہن میں یہیں تھا اور وہ اپنے نماز میں مصروف تھی۔

بہر اور خان جو نیند میں تھے اپنے قریب کسی کو محسوس کر کے اُنہوں نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اُنکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، وہ شخص اپنے ہاتھ میں پکڑا انجیکشن اُونچا کر کے بہر اور خان کو دیکھ کر اپنی آئیبرو ہلاتے ہوئے انہیں انجیکشن دیکھانے لگا، جیسے انہیں جان کر تکلیف دینا چاہ رہا ہو، انہوں نے بہامین کی طرف چہرا موڑ کر اپنا

ماسک چہرے سے ہٹانا چاہا تو اُس شخص نے انکے ہاتھ کو پکڑ کر اُس پر گرفت سخت کر لی اور انجیکشن کو اُنکے بازو میں لگا دیا، اور دوسرا انجیکشن اُنکی باقی بچی ہوئی ڈرپ میں لگا دیا، وہ اپنی پوری جان لگا کر اپنا ہاتھ اُس شخص کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگے پر اُس بیمار انسان میں شاید اِتنی جان نہیں تھی، وہ تڑپ کر اپنا سر تکیے پر یہاں وہاں مارنے لگے، لیکن اُس شخص کو رحم نہ آیا، وہ اپنا ماسک چہرے سے ہٹا کر ایک آخری بار بہرام اور خان کو اپنا چہرا دِکھا کے اپنے دائیں ہاتھ سے اُنہیں بائے بائے کہتے ہوئے خاموشی سے ٹرالی کھینچ کر وہاں سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور دروازہ خاموشی سے بند کر دیا، اُس آدمی کے جاتے ساتھ ہی بہامین نے سلام پھیرا اور دُعا کر کے وہ زمین سے جائے نماز اُٹھا کر کھڑی ہوئی، اُس نے ایک نظر بہرام اور خان کی طرف دیکھا تو وہ چہرا دوسری جانب کیے لیٹے ہوئے تھے، بہامین کو لگا کے وہ سو رہے ہیں۔ وہ اپنی چادر چہرے کے گرد سے ہٹا کر سامنے ٹیبل کر قریب جا کے پانی کا جگ اُٹھا کر اُس میں سے پانی گلاس میں ڈالنے لگی، اُسکا اچانک دِل گھبرانے لگ گیا تھا، تھوڑی دیر پہلے ٹھنڈ لگ رہی تھی مگر اب اچانک سے اُسکا دِل عجیب ہونے لگا وہ پانی گلاس میں ڈال رہی تھی جب جگ کو پکڑا پانی ڈالتا ہوا اُسکا ہاتھ تھم گیا، وہ رُکی، اُسے لگا کے شاید کچھ ہلچل ہوئی ہے۔

اور اگلے ہی پل اچانک سے پلٹی، پانی کا جگ تھا کے اُسکے ہاتھ سے چھوٹا اور سیدھا بہامین کے پیروں میں گرا، شیشے کے ٹوٹنے کی آواز پورے کمرے میں گونجی اور کانچ کے ٹکڑے کمرے کے فرش پر پھیل کر دُور دُور تک گئے، اور اگلی آواز اُسکی چیخوں کی تھی جو پورے ہسپتال میں گونجی تھیں۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کچھ دیر پہلے ہی اُوپر سے نیچے آیا تھا، اور ہان نے کمرے کے باہر دروازے سے بہامین کو بہراور خان کے بیڈ پر سر رکھے سویا دیکھا تھا، وہ جانتا تھا وہ تھک گئی ہو گی تبھی اُسے جگانے کے بجائے وہ واپس نیچے آ گیا تھا، صبح ویسے بھی بہراور خان کو ڈسچارج کر دیا جانا تھا اور ہان کو کچھ کام تھا جس کے باعث وہ وہاں سے نیچے آ گیا تھا۔

وہ نیچے ناصر صاحب کے ساتھ کھڑا کچھ پیپرز دیکھ رہا تھا جو وہ اور ہان کو دیکھانے لائے تھے، وہ اپنے کام میں مصروف تھے جب بہامین کی چیخوں کی آواز سُن کر اور ہان نے جھٹکے سے چہرا اُٹھا

کر اُوپری فلور کی طرف دیکھا، وہ پیپرز والی فائل ویسے ہی ناصر صاحب کے ہاتھ میں تھمائے اُوپر کی طرف بھاگا، ناصر صاحب بھی فورن اورہان کے پیچھے بھاگے، کیونکہ بہامین کی چیخوں کی آواز نے انہیں بھی پریشان کر دیا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ لفٹ کے پاس گیا تھا مگر لفٹ مصروف ہونے کی وجہ سے وہ دو چار سیڑھیاں اکٹھے پھلانگتے ہوئے اُوپر کی طرف بھاگتا جا رہا تھا، اور بھاگتے بھاگتے آخر کار وہ اُس فلور پر پہنچ گیا، کمرے کے باہر نرس اور کمپاؤنڈر کھڑے تھے، اندر سے بہامین کے رونے کی آوازیں سُن کر اورہان کو بہت کچھ سمجھ آ رہا تھا، وہ چلتے چلتے سب کو ہٹاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو ڈاکٹر بہرام خان صاحب کے چہرے پر کپڑا ڈال رہے تھے۔

"چھوڑو! میں کہتی ہوں چھوڑو، ہٹو یہاں سے، میرے دادا جان ٹھیک ہیں، دیکھیں مجھے بُلا رہے ہیں، اِنہیں دوائی دو وہ ٹھیک ہو جائیں گے، ابھی ابھی انہوں نے مجھ سے بات کرنے کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کوشش کی تھی، میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے "اورہان نے چہرا موڑ کر دیکھا تو وہ نرسوں نے بہامین کو بمشکل سنبھالا ہوا تھا کیونکہ وہ مسلسل خود کو چھڑاوانے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ فورن سے اُسکے قریب گیا اور نرسوں کو ہٹا کر اُسے اپنی گرفت میں لیا۔

"اورہان...دیکھیں نہ، یہ لوگ کیا کر رہے ہیں، میں سچ کہہ رہی ہوں دادا جان نے ابھی مجھ سے بات کی تھی، آپ سمجھ کیوں نہیں رہے "وہ اورہان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔

"میں سب سمجھ رہا ہوں، اِدھر آؤ میرے ساتھ آؤ" یہ کہتے ساتھ ہی اُس نے بہامین کو ایک دم اپنی گود میں اُٹھا لیا کیونکہ وہ کمرے سے باہر چل کر نہیں جا رہی تھی۔

"نہیں! مجھے نہیں آنا، مجھے دادا جان کو اُٹھائیں، وہ ٹھیک ہیں سمجھیں میری بات "وہ مسلسل عجیب طرح برتاؤ کر رہی تھی، اورہان جانتا تھا کے اُسے صدمہ لگا ہے لیکن ایسا کیا ہوا تھا جس سے وہ بار بار کہہ رہی تھی کے وہ ٹھیک تھے۔وہ فورن بہامین کے دائیں جانب دوسرے روم میں لایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ایک ڈاکٹر اور ہان کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئی، انہوں نے نرس سے انجیکشن بنانے کا کہا تو نرس سے انجیکشن تیار کر کے ڈاکٹر کو پکڑایا۔

"ہاں وہ ٹھیک ہیں، اِدھر دیکھو میری جان میری طرف دیکھو، بس میرا بچہ، میرے دِل کا قرار بس شششش" وہ بہامین کے چہرے کے قریب آئے اُسکے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑیستے ہوئے اُسے پُر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"آپ سُن رہے ہیں نہ میری بات، میں سچ کہہ رہی ہوں وہ بہت تکلیف میں.... میں.... تھے...." وہ یہ کہتے کہتے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی، ڈاکٹر نے بہامین کو انجیکشن لگا کر اور ہان کو دیکھا جس کی نظریں بہامین کے چہرے پر تھیں۔

"انہیں نیند کا انجیکشن لگا دیا ہے ہم نے، انہیں اب صبح تک ہوش آئے گی" انہوں نے اور ہان سے کہا، جسے سن کر وہ صرف سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا تو ڈاکٹر اور نرس روم سے باہر چلی گئیں۔ وہ اُس پری پیکر کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا، جس نے آج اپنا آخری خون کا رشتہ

بھی کھو دیا تھا وہ بھی بغیر کسی وجہ کے، بیس سال پہلے بھی وہ بغیر کسی دُشمنی کے اپنے ماں باپ کے سائے سے مرحوم ہو گئی تھی اور آج بھی وہی ہوا تھا۔اور ہان بہامین چادر ٹھیک کر کے اُسکی پیشانی پر چوم کر روم سے باہر آ گیا،اُسکے چہرے پر ایک الگ ہی وحشت نظر آ رہی تھی،ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب کسی کو بخشنے والا نہیں تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لگاؤ اِسے" وہ اپنے ٹیبل پر پڑی پین ڈرائیو کو وہاج کی طرف اُچھال کر بولا اور اُسے پین ڈرائیو لیپ ٹال کے ساتھ کنیکٹ کرنے کا کہنے لگا،وہاج نے وہ پین ڈرائیو پکڑ کر لیپ ٹاپ پر لگانے لگا۔

"اُس نے کچھ کھایا تھا"؟ وہاج اپنے کام میں مگن تھا جب اُسے اور ہان کی آواز آئی،وہ چہرا موڑ کر اور ہان کو دیکھنے لگا۔

"مارُوخ نے بتایا تھا کے دوپہر میں تھوڑا سا کھانا کھایا تھا بھابھی نے "اُس نے اورہان کو جواب دیا تو وہ بدلے میں سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر اپنی کُرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر گیا، وہ تھک چُکا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ بیڈ پر بیٹھی بہامین کے بیمار چہرے کو دیکھ رہی تھی، وہ کتنی کمزور لگ رہی تھی مارُوخ کو، کل رات جب اُسے نیند کا انجیکشن دیا گیا تھا تو وہ صبح بہرام خان کی تدفین کے وقت اُٹھی تھی، وہ بھی بہامین کی آنکھ اچانک کھل گئی تھی تبھی اورہان اُسے اپنے ساتھ لے گیا تھا تاکہ وہ یہ شکایت نا کرے کے اورہان نے اُسے اُسکے دادا کا چہرا آخری بار دیکھنے نہیں دیا، اپنے دادا جان کے جنازے کے وقت وہ بِلکل خاموش تھی، وہ روئی تک نہیں تھی جو بات اورہان کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، اُس نے صبح صبح ہی وہاج کو کال کر کے بتایا تھا جس کے بعد وہ مارُوخ کو لے کر فورن اورہان کے گھر پہنچا تھا، اور پھر بہامین مارُوخ کو دیکھتے ہی اِتنی بُری طرح سے روئی تھی کے حد

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہیں، جو اورہان سے دیکھا نہیں گیا تھا، تدفین کے بعد ماروخ نے ہی بمشکل بہامین کو زبردستی کچھ کھلایا تھا کیونکہ وہ کل شام سے بھوکی تھی، اور اب اُسے تھوڑا سا دودھ رس کھلا کر وہ دوائی دے کر سُلا چکی تھی، تاکہ وہ نیند میں رہے اور کچھ بھی عجیب نہ سوچے۔ وہ بہامین کے سر کو ہلکا ہلکا دبائے خود بھی سوچنے لگی کے جب اُسکا بھائی گیا تھا تب ماروخ کا بھی یہی حال تھا، اور تب بہامین نے اُسکا بہت خیال رکھا تھا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ تو....؟؟؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے، ہاؤازِدِس پاسیبل؟" وہاج کا تو حیرانگی سے بُرا حال تھا، البتہ اورہان کے چہرے پر ایسے ایکسپریشنز تھے جیسے وہ سب کچھ پہلے سے جانتا تھا۔

"آپ جانتے تھے؟" اورہان کے کچھ بھی نہ بولنے پر وہاج نے اُسکی طرف چہرے کر کے بولا۔ جس پر اُس نے وہاج کی طرف دیکھا اور آنکھوں سے "ہاں" میں جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شک تھا،اور اب یقین ہے "اُس نے وہاج سے کہا جس پر وہاج نے سر جھٹکا۔

"آپ نے خود اُسے "وہاج نے کچھ کہنا چاہا۔

"جانتا ہوں میں، مگر مجھ سے ایک غلطی جس کا مجھے پچھتاوا رہے گا، خیر وہ آدمی اُسے ملنے کا کہہ دو "یہ بول کر اور ہان اپنی کُرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"وہ الریڈی کہہ دیا تھا میں نے "وہاج نے اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گُڈ، آج رات یہیں پر رُک جاؤ تم بھی، رات کافی ہو گئی ہے "وہ یہ بول کر وہاج کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے سٹڈی روم سے باہر چلا گیا تو وہاج بھی لیپ ٹاپ بند کر کے پین ڈرائیو نکال کر جیب میں رکھتے ہوئے باہر آ گیا۔

وہ کمرے سے باہر آیا تو اُنکا ایک آدمی اپنے ہاتھ میں سوٹ کیس لیے کھڑا تھا، شاید وہ جارج کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

"یہ کب آیا؟" اُس نے اپنی نظریں یہاں وہاں کرتے ہوئے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا۔

"ابھی کچھ دیر پہلے اُسکا آدمی دے کر گیا تھا، آپ اندر مائیکل سر کے ساتھ تھے تو میں نے ڈسٹرب نہیں کیا" وہ اورہان کے آدمی کی بات کر رہا تھا جو کچھ دیر پہلے اُسے باہر یہ سوٹ کیس دے کر گیا تھا۔

"ہم.... ٹھیک ہے، تم جاؤ، یہ میں صبح ڈیڈ کو دے دُوں گا" اُس نے اپنے آدمی کو جانے کا کہا تو وہ جارج کی بات سنتا وہاں سے چلا گیا، جارج اپنے ہاتھ میں پکڑے اُس کالے سوٹ کیس کو دیکھنے لگا جو اُسکا باپ کافی دِنوں سے اورہان سے اُسکے حوالے کرنے کا کہہ رہا تھا، وہ سوٹ کیس کو

اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے وہاں سے کاریڈور کی دوسری طرف چل پڑا، جہاں اُسکا کمرا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے یہ سوٹ کیس کسی کے بھی ہاتھ لگے، کیونکہ یہ سوٹ کیس اُسکے باپ کے لیے بہت ضروری تھا، وہ اپنے باپ کی نیند نہیں خراب کرنا چاہتا تھا اِس لیے اُسے اِس سوٹ کیس کے بارے میں صبح بتانے کے اِرادہ کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف چل پڑا، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کے یہ کر کے وہ خود کے ساتھ کتنی بڑی غلطی کرنے والا ہے۔

❤❤❤❤❤❤

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا خود کو شیشے میں دیکھ رہا تھا، ماتھے پر بکھرے بال اور چہرے پر بہت سے زخم، یہ سب اُسکے اپنے کارناموں کے نتیجے تھے۔ اُس نے شیشے سے اپنے پیچھے بیڈ پر نظریں ڈالی تو وہ خاموشی سے بستر پر لیٹی سو رہی تھی، شاید دوائی کا اثر تھا کے وہ اُٹھی نہیں تھی، ماروخ تھوڑی دیر پہلے ہی اورہان کے آنے پر کمرے سے چلی گئی تھی، وہاج اُسے لے گیا تھا۔ وہ شیشے سے نظر آتے اُسکے عکس کو دیکھتا جا رہا تھا، پھر اُس نے سر جھٹکا اور اپنی نظریں ہٹا لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنی شرٹ کے بٹن ایک ایک کر کے کھولنے لگا، سارے بٹن کھولنے کے بعد اُس نے اپنے پیٹ کے پاس والے زخم کو دیکھا جو اب کافی بہتر لگ رہا تھا، اُس نے اپنے پیٹ کے گرد سے پٹی کھولی اور شرٹ پوری طرح سے اُتار کر سامنے ٹیبل پر پڑے اے سی کے رموٹ سے اے سی تیز کر دیا، وہ آج اپنے زخم کو کھول کر سونا چاہتا تھا، اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ زخم پر ہلکی سی دوائی لگا کر بیڈ کے قریب آ گیا، وہ بیڈ سائڈ ٹیبل میں سے ایک پیکٹ نکال کر اپنی پانی کی بوتل میں اُسے ڈالا اور بوتل کو اچھے سے ہلایا، پیکٹ کا پاؤڈر جب اچھے سے پانی میں حل ہو گیا تو وہ بوتل کو اپنے مُنہ سے لگائے دو چار بڑے بڑے گھونٹ لے گیا، وہ یہ دوائی اِس لیے لیتا تھا تاکہ اُسکے گہرے زخموں میں ہوتی درد اُسے محسوس نہ ہو، آدھی بوتل ختم کرنے کے بعد وہ باقی کی بوتل پر ڈھکن لگا کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ وہ بہامین کے بلکل قریب لیٹا ہوا تھا، اُسکی سانسوں کی تپش اورہان کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی، اُس نے اگلے ہی پل بہامین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے قریب کر لیا، اور اُسکا ہاتھ اُٹھا کر اپنی گرفت میں لیتے ہوئے وہ ہاتھ اپنے پیٹ پر ہوئے زخم پر رکھ دیا، بہامین نیند میں ہل کر اپنا دوسرا ہاتھ اور اپنا سر اُسکے سینے پر رکھ گئی، اورہان نے اپنی داڑھی اُسکے چہرے کے ساتھ مِس کی تو وہ کسمسائی، شاید داڑھی کی چبھن اُسے اپنی نیند میں اچھی نہیں لگی تھی، وہ اُسکے چہرے پر نظر آنے والے ایکسپریشنز اچھے سے دیکھ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے معاف کر دو، ای ایم سوری" وہ اُسکے ہونٹوں کے بہت قریب آ کر اُسکے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے بولا، اور پھر اُسکی ٹھوڑی اور ناک پر اپنے لب رکھ کر پیچھے ہوا، وہ اُسکی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا، البتہ وہ ابھی بھی اورہان کی گرفت میں تھی۔ کچھ ہی دیر میں نیند اُس پر بھی مہربان ہو گئی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"تم نے وقت پر ہمیں آگاہ کر دیا ناصر، اِسی وجہ سے میں تمہیں بہت قابل سمجھتا ہوں، ایسے ہی نہیں مجھے تم پر بہت زیادہ بھروسہ ہے" وہ ہوٹل روم میں بیٹھے ناصر صاحب سے فون پر بات کر رہے تھے، شائستہ بیگم وہیں سامنے بیڈ ہر بیٹھی انہیں دیکھ رہیں تھیں۔

"ہاں، میں جانتا ہوں، بس دو تین ہفتے مزید سوکانٹو کو کیسے سنبھالنا کے مجھے سمجھ آ گیا ہے، بس کچھ وقت تم وہاں سب سنبھال لو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ فکر ہی مت کریں رحمان صاحب، یہاں پر سب کچھ انڈر کنٹرول ہے، اِتنا کنٹرول میں ہے کے آپ بھی حیران رہ جائیں گے جب دیکھیں گے "ناصر صاحب اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ کر اُنہیں مسکراتے ہوئے لہجے میں بولے۔

"ہاہاہا....مجھے تم سے یہی اُمید تھی ناصر، خیر کل تک یہاں گھر کا انتظام ہو جانا چاہیئے، میں زیادہ دیر اِس ہوٹل روم میں نہیں رُک سکتا" رحمان صاحب نے کہا۔

"جی سر ہو جائے گا" ناصر صاحب نے جواب دیا تو رحمان صاحب دوسری طرف سے فون رکھ گئے۔

"ایسے کنٹرول کی تم نے اُمید تک نہیں رکھی ہو گی رحمان، اپنا کیا ہر کیسی کے سامنے آتا ہے" وہ اپنے سامنے ٹیبل پر پڑی اِرشاد مخدوم اور اپنی تصویر کو دیکھ کر اُداسی سے مُسکرا دیے، کاش وہ

کچھ سالوں کے لیے باہر نہ گئے ہوتے تو آج اورہان کے والد اور ناصر صاحب کے بچپن کے دوست اِرشاد مخدوم اُنکے ساتھ ہوتے۔وہ اُس تصویر کو ٹیبل پر اُلٹا کر رکھ چکے تھے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

کھڑکی سے آتی سورج کی کِرنیں اُسکے چہرے پر پڑی جس سے اُسکی نیند میں خلل پڑا،وہ چہرے کے آگے ہاتھ رکھتی روشنی کو روکنے کی کوشش کرنے لگی،جب اِسی دوران اُسکی نیند کھل گئی،بہامین نے آنکھیں کھولیں اور دو پل تو اُسے سمجھنے میں لگے کے وہ کہاں ہے،اُسے یاد ہی نہیں تھا کے وہ کب سوئی تھی۔ابھی وہ مزید کچھ سوچتی خود کو ایک مضبوط حصار میں قید محسوس کر کے وہ اچانک سے پوری آنکھیں کھولے اپنے اِرد گرد وہ مضبوط ہاتھ دیکھنے لگی جنہوں نے اُسے جکڑا ہوا تھا۔وہ آنکھیں بند کیے خاموشی سے سویا ہوا تھا لیکن بہامین کو اپنے حصار میں اچھے سے لیے سو رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"چھ، چھوڑیں مجھے!" وہ انتہائی کمزور سی آواز میں بولی۔ وہ اُسکے ہاتھ اپنے بازوں کے گرد سے ہٹانے لگی، اُسکے بال ہلنے کی وجہ سے کندھوں پر آ گئے تھے۔

"اپنے لیے آواز اُٹھا ہی لی ہے تو تھوڑی مضبوط اُٹھا لیتی" اورہان کی گھمبیر نیند بھری آواز سُن کر وہ دوپل کو رُکی پر پھر دوبارہ اُسکے ہاتھ ہٹانے لگ گئی۔

"بہا...." وہ کچھ بولنے لگا تھا۔

"میں نے کہا چھوڑیں مجھے" وہ ایک دم سے خود کو جھٹکا دے کر اورہان سے ایسے دور ہوئی جیسے کوئی بندہ کرنٹ لگنے سے کسی چیز سے دُور ہوتا ہے۔ اورہان حیرانگی سے اُسکے رویے کو دیکھنے لگا، جو کہیں سے بھی اُسے اُسکے ساتھ رہنے والی بہامین نہیں لگی تھی۔

"کیا طریقہ ہے یہ؟" وہ ایک دم سے اپنے اُوپر سے کمفرٹر ہٹا کر بولا اور بہامین کو بازو پکڑ کر اُسے اپنے قریب کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں؟ سوال جواب تو مجھے آپ سے کرنے چاہیئے، کیونکہ جو انسان میرے سوالوں کے جواب دے سکتا تھا وہ تو چلے گئے، اب بچے ہیں آپ، جو میرے ہر سوال کا جواب مجھے سچ میں دیں گے"

"وقت آنے پر تمہیں سب کچھ پتہ چل جائے گا، مزید بکواس نہ سنو میں، فریش ہو کر آؤ اور نیچے جا کر ناشتہ کرو" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرے بات کو ختم کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں کروں گی میں ناشتہ سُنا آپ نے" وہ چیختی ہوئی بیڈ سے اُٹھ کر اور ہان سے دُور کھڑی ہو گئی۔

"آواز نیچی" وہ اِتنی زور سے ڈھاڑا کے بہامین کو لگا اُسکے کان کے پردے پھٹ جائیں گے، وہ کانپ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا کہا میں نے؟ کیا کہا؟" وہ بہامین کے قریب آئے اُسے دھکا دے کر دیوار سے لگائے دونوں ہاتھ اُسکے گرد رکھ کر وارننگ والے انداز میں بولا۔

"آواز آہستہ" بہامین کی چیختی آواز اب بہت مدہم ہو گئی تھی، وہ آنکھوں میں آنسو لیے اورہان کو سہمی سہمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اُسکے کانپتے ہوئے لب اور ڈر سے بھری نم آنکھیں اورہان کو کمزور کر رہی تھی، وہ نہیں چاہتا تھا کے بہامین کے ہر چیز پتہ چلے، لیکن وہ باز نہیں آ رہی تھی اور اُسکا صبر آزما رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیچھے چلو" وہ بہت نرمی سے بہامین کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

"سچ جاننے کے بعد، کیوں کی مجھ سے شادی آپ نے" لیکن وہ اورہان کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی پھر سے بولی، ہاں وہ اُسکا ہاتھ ہٹا نہیں سکی تھی۔

"کوئی سچ نہیں ہے چلو نیچھے" وہ پھر اُسکی بات کو سائڈ پر کر گیا۔

"کیوں؟ کیونکہ آپ کے گھر والوں نے ہی میرے ماں باپ کو مارا ہے ہاں؟ ہمت نہیں ہو رہی سچ بتانے کی؟ ڈر رہے ہیں کے مجھے سچ پتہ کیسے چل گیا؟ آپ کے ماں باپ کی وجہ سے ہوا تھا نا یہ سب؟؟" اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا بول رہی تھی، وہ بس وہیں باتیں بول رہی تھی جو اُسکا چھوٹا سا دماغ سوچ سوچ کر اُسکے اندر ڈالتا جا رہا تھا، بہرام اور خان نے اُس رات بہامین سے کچھ کہا تھا پر وہ بات ادھوری رہ گئی تھی جس کے باعث وہ نا جانے اب کیا کیا سوچ کر کچھ بھی بولتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جسٹ شٹ آپ، ورنہ میں تمہین جان سے مار دوں گا" وہ اُسکے بالوں کو اپنی گرفت میں کیے بہامین کا چہرا خود کے چہرے کے اِتنے قریب لے آیا کے اُسکے کب اور ہان کے لبوں سے ٹکرائے۔

"سچ جاننا ہے نہ تمہیں؟ میں تمہیں سچ بتاتا ہوں، سچ یہ ہے کے تم ایک ایسے شخص سے پیار کرنے لگی تھی جس کا باپ تمہارے ماں باپ کا قاتل تھا، اور اِس سے بڑا سچ یہ ہے کے وہ شخص یہ بات اچھے سے جانتا تھا اور تمہیں استعمال کرنے والا تھا، وہ بھی میرے خلاف، پر اور ہان مخدوم اپنے خلاف استعمال ہونے والی چیز کو یا تو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتا ہے، یا خود کے پاس قید کر لیتا ہے، اور تمہارے ساتھ بھی میں نے یہی کیا، یہ تھی وجہ تم سے شادی کی، ورنہ تم جیسے لڑکی کو میں کبھی مُنہ بھی نا لگاؤ، جو اپنے ہی ماں باپ کے قاتل کے بیٹے سے محبت کرنے چلی تھی" وہ بولتا جا رہا تھا اور بہامین پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسکا چہرا تکتی جا رہی تھی، آنسوں تھے کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، وہ کیسے یہ غلطی کر سکتی تھی، اُس نے داؤد سے محبت نہیں کی تھی یہ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ بہامین کو اپنے خیالوں میں اُلجھانے میں کامیاب ہو گیا تھا، مگر اب نہیں وہ اپنے والدین کے قاتل کے بیٹے کا خیال کبھی مر کر بھی اپنے ذہن میں نہیں لانے والی تھی، پر یہ بات غلط تھی کے وہ اُسکے بارے میں سوچتی تھی، جب سے وہ اور ہان سے شادی کر کے آئی تھی اُس نے آج تک اُس نے اپنے خیال میں اُس آدمی کو سوچا تک نہیں تھا۔ پر اب وہ خود کو قصوروار سمجھ رہی تھی۔ اور ہان اُسے چھوڑ کر کمرے سے کب کا چلا گیا تھا، وہ وہیں الماری کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی، اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کے وہ

کیسے ایسا کر سکتی تھی؟ کیسے اپنے ماں باپ کے مجرم کے لیے اپنے دِل میں جگہ دینے کا سوچ سکتی تھی۔ وہ روتی رہی، بہامین کی سسکیاں ہورے کمرے میں گونج رہی تھی مگر اب وہاں اُسے چُپ کروانے والا کوئی نہیں تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ ساری فائلز ہیں سر، جن جن کے ریکارڈز مجھے داؤد صاحب نے ختم کرنے کو کہا تھا، اور یہ سارے وہ کیسز ہیں جن میں انہوں نے بھاری بھر قم رِشوت لی تھی" وہ اپنے آفس روم کے ساتھ والے کمرے میں موجود تھا، وہ آدمی سامنے صوفے پر بیٹھا اور ہان سے بول رہا تھا، جبکہ اُسکی نظریں ٹیبل پر تھیں، جہاں وہ فائلز پڑی ہوئی تھیں۔

"تم جانتے ہو نا فاروق مجھ سے جھوٹ تمہیں بھی مہنگا پڑ سکتا ہے" یہ کہتے ساتھ ہی اُس نے سامنے پڑی ٹرے میں سے سیگرٹ اُٹھا کر اپنے لبوں میں دبایا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے لائٹر سے اُسے جلایا۔

"سر یہ لگاتار آپ کا پانچواں سیگرٹ ہے بس ہو جائے اب" ناصر صاحب جو وہیں اورہان کے صوفے کے ساتھ کھڑے اُسی کو دیکھ رہے تھے ایک دم بول پڑے، کیونکہ وہ ابھی تک ایک کے بعد ایک سیگرٹ پھونکتا جا رہا تھا، وہ بھی کسی چین سموکر کی طرح۔

اُنکی بات پر اورہان نے چہرے دائیں جانب کیے ایک نظر ناصر صاحب کو دیکھا، پر پھر دوبارہ نظریں ہٹا کر سامنے فاروق کو دیکھنے لگا، ہاں یہ وہی فاروق تھا جو داؤد کے ساتھ کام کر رہا تھا۔

"جا سکتے ہو تم" اورہان نے فاروق سے کہا تو وہ فورن صوفے سے اُٹھ گیا اور آرام سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"نظر رکھیں اِس پر، کچھ بھی اُلٹا سیدھا کرے تو آپ جانتے ہیں کے کیا کرنا ہے" اورہان نے کہا تو ناصر صاحب نے اُسکی بات سنتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے کہیں جانا ہے" وہ صوفے سے اُٹھا، گرے شرٹ اور آف وائٹ پینٹ کے ساتھ شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ اور بال جیل سے سیٹ کیے کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔اُس نے اپنے کوٹ کو دائیں ہاتھ کے بازو پر ڈالا،اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"میں بھی چلتا ہوں اور ہاں" ناصر صاحب فورن اُسکے پیچھے جانے لگے۔

"نہیں، آپ یہاں پر ہی رہیں،اور ہاں گھر میں سیکیورٹی بڑھا دیں، میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا" یہ بول کر وہ دروازے سے باہر نکل گیا، جاتے جاتے وہ ایک اور سیگرٹ جلا چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"کیسا کام چل رہا ہے مِس حیا؟" حیا کو یہاں کام کرتے ہوئے دو ہفتے ہو گے تھے اور اب تک اُسکا وقاص سے کسی بھی بات پر کوئی جھگڑا نہیں ہوا تھا، مطلب جیسا وہ سوچ رہی تھی کے وہ شاید

یہاں جاب نہیں کر سکے گی ویسا نہیں ہوا تھا، بلکہ اُسکا ماحول تو کافی اچھا تھا، سوائے ایک آدمی کو جو حیا کو بہت عجیب لگتا تھا، وہ اُسکے ٹیبل کے سامنے ہی بیٹھتا تھا حیا کا ٹیبل اُسکے ٹیبل کے سامنے مگر کچھ فاصلے پر تھا، وہ زور حیا کو بیٹھا گھورتا رہتا تھا، مگر وہ اگنور کر دیتی تھی، وہ یہاں پر کوئی بھی پرابلم نہیں بنانا چاہتی تھی۔اور ابھی بھی وہی آدمی کھڑا حیا سے سوال کر رہا تھا۔

"کیوں؟آپ سے مطلب" وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے بولی، حیا نے اُسکی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔

"نہیں، میں نے تو بس اِس لیے پوچھا کے شاید آپ تھک گئی ہوں، اور اپنے عثمان سر کو خدمت کا موقع دے دیں" وہ حیا کی ٹیبل پر مزید جھکتے ہوئے عجیب سے لہجے میں بولا۔

"نو تھینکیو سر عثمان! مجھے آپ سے کوئی خدمت نہیں چاہیئے آپ جا سکتے ہیں" وہ "سر عثمان" لفظ پر زور ڈالتے ہوئے اُس گھور کر دیکھ کے بولی۔ کوئی تھا جو اُن دونوں کو آپس میں بات کرتا دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"عثمان، تمہیں سر آفس میں بلا رہے ہیں، کوئی کام ہے شاید" وہ ابھی مزید کچھ بولتا کے پیچھے سے ایک امپلائے نے آکر اُسے کہا۔

"ابے یار، اچھا آرہا ہوں میں، اچھا چلتا ہوں میں، یاد کیجیے گا مجھے" وہ حیا کو اُوپر سے نیچے تک سکین کرتے ہوئے عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے گیا۔

"گھٹیا آدمی!" حیا اُسے جاتا دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے بولی، اُسکے چہرے پر شدید غصہ تھا، پھر وہ اپنا دھیان لگانے کے لیے اپنے کام میں مصروف ہو گئی، اور سامنے پڑی فائل کو پڑھتے ہوئے لیپ ٹاپ پر نظر آتے آرٹیکل کے ساتھ میچ کرنے لگی۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے بُلایا سر؟" وہ آفس میں داخل ہوا تھا وقاص کھڑکی کے پاس کھڑا اپنے ہاتھ میں کوئی چیز پکڑے کھڑا تھا۔اُسکی انٹرن شپ ہفتہ پہلے ہی ختم ہوئی تھی اور اب اُسے اپنا خود کا آفس مل چُکا تھا۔

"ہاں،اندر آجاؤ" وہ پلٹا تو عثمان دروازے پر کھڑا اندر آنے کی اجازت لے رہا تھا،وقاص نے اجازت دے دی۔

"دروازہ بند کر دو یار" وقاض نے اُسے دروازہ آدھا ہی بند کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُو،سوری سر" وہ دوبارہ سے گیا اور دروازہ بند کر کے آیا۔

"آؤ بیٹھو!" اُسکے کہنے پر عثمان چلتے ہوئے آیا اور کُرسی کھینچ کر بیٹھ گیا،وقاص ابھی بھی کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ پڑھو!" اُس نے ایک فائل عثمان کے سامنے ٹیبل پر پھینکتے ہوئے کہا، جس پر اُس نے وقاص کو دیکھا، جو اپنے شرٹ کے بازوں کے بٹن کھول کر اُنہیں فولڈ کر رہا تھا۔ اُس نے وہ فائل پکڑی اور پڑھنا شروع کر دی۔

"یہ تو میں نے بنا کے دی تھی سر، کل ہی تو دی تھی آپ کو" وہ ہنستے ہوئے فائل کو بند کر کے بولا۔

"کس نے کہا فائل بند کرنے کو؟" وقاص بھی ہنس کر بولا۔ اُسکے بولنے پر عثمان نے فورن سے فائل دوبارہ کھول دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جانتے ہو نا میں صرف سچی خبروں کے ساتھ ڈیل کرتا ہوں"

"ج....جی!" وہ تھوک نگلتے ہوئے فائل پر نظریں کر کے بولا۔

"تو جھوٹ کیوں لکھا؟ہمم" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی لمبی سی بیلٹ کو اپنے ہاتھ کے گرد لپیٹتے ہوئے بولا۔

"نہیں سر وہ" عثمان اُسکے ہاتھ میں وہ بیلٹ دیکھ کر گھبرایا، پر پھر ریلیکس ہو گیا کے وہ اُس بیلٹ سے اُسے تھوڑی کچھ کرے گا۔

"فلرٹ کرنا چھوڑیں گے سر تبھی تو کام کریں گے، کیوں؟" وقاص نے ہنس کر اُسکے کندھے پر تھپکی دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں سر وہ تو بس" وہ ہچکچایا۔

"ارے کوئی بات نہیں، یہی تو عمر ہے یار، اب نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ؟" وقاص نے وہ بیلٹ اپنے ہاتھ کے گرد سے اُتار کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔

"ہاہاہا! سر کہہ بِلکل ٹھیک کہہ رہے.... آہہہ سر، آہہہ" عثمان وقاص کو نارمل بات کرتے دیکھ کر اور پھیل کر بیٹھ گیا اور ہنستے ہوئے بولنے لگا، مگر ابھی اُسکی بات پوری نہیں ہوئی تگی کے پورے آفس میں اُسکی چیخیں گھونجنے لگی۔

"آہہہ، سر چھوڑ دیں، سر پلیز بیلٹ بہت زور سے لگ رہی ہے اللہ کا واسطہ ہے" وہ ایک دم کُرسی سے اُچھل کر کھڑا ہوا اور اپنی کمر مسلنے لگا، کیونکہ وقاص لگاتار وہ بیلٹ اُسکی کمر پر مارتا جا رہا تھا، وہ زمین پر گرتا پڑتا اِدھر اُدھر اور وقاص کے پیروں میں یہاں وہاں ہو رہا تھا۔

"لوگوں کی بہن بیٹیوں کو چھیڑنے سے فرصت ملے تمہیں تب کام پر دھیان دو گے نا، بہن بیٹیوں کو چھیڑے گا، تم جیسے گھٹیا لوگوں کی وجہ سے لڑکیاں ایک نامل جاب کرنے سے بھی ڈرتی ہیں، سالے تجھے تو میں نہیں چھوڑوں گا آج" وہ لگاتار اُسکے پیچھے چلتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑی بیلٹ کو گھما گھما کر اُسکی کمر پر مار رہا تھا اور عثمان وقاص سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا، وقاص نے دروازہ پر ڈیجیٹل لاک لگا کے اُسے کال کر دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"آئندہ اگر، تو نے حیا یا کسی بھی لڑکی کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا، تو قسم ہے مجھے ابھی تو آفس کے اندر مارا ہے بعد میں سارے آفس کے سامنے اِتنا ماروں گا اِتنا ماروں گا کے اپنا نام تک بھول جائے گا، اُٹھ، میں نے کہا اُٹھ چل کھڑا ہو!" وقاص کے ایک بار کہنے پر وہ ڈر سے کانپتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگا، اُسکے ایک بار اُٹھنے کا کہنے پر وہ ڈر سے پیچھے کو کھسکا پر پھر اوقاص کے دوبارہ سے چیخ کر کہنے پر وہ فورن سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں، کروں گا س... سر معاف کر دیں" وہ کانپتے ہوئے اپنے بازو اور کمر سہلانے لگا جہاں ابھی بھی درد ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چل بیٹا شاباش، وہ فائل اُٹھا اور دوبارہ سے بنا کر لا کر دو، اور اِس بار اگر کسی بھی قسم کا جھوٹ ہوا اِس نیوز میں تو نوکری سے بھی نکال دوں گا، آدھے گھنٹے میں یہ فائل میرے ٹیبل پر ہونی چاہیئے" وہ عثمان کی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اُسکے کندھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے بولا، عثمان تو مُنہ کھولے اُسے دیکھ رہا تھا کے وہ چیز کیا ہے؟

"شکل سیدھی کر اپنی" وقاص کے کہنے پر عثمان نے اہنا کھلا ہوا مُنہ بند کیا، اور فورن سے فائل اُٹھا کر کسی بوتل کے جِن کی طرح وہاں سے غائب ہوا۔ وہ باہر نکلا اور وقاص غصے سے وہ بیلٹ وہیں زمین پر پھینکتے ہوئے اپنے بازو ہلا کر دیکھنے لگا، اُسے مارتے مارتے وقاص کے اپنے ہاتھ درد شروع ہو گئے تھے۔ وہ اپنے ٹیبل کے دراز کو کھول کر اُس میں سے ایک پیکٹ نکال کر کُرسی پر بیٹھا، وہ ببل گم کا پیکٹ تھا، پیکٹ میں سے ایک چوئینگم نکال کر مُنہ میں ڈالتے ہوئے وہ آنکھیں بند کرتا کُرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسکی گاڑی ایک گھر کے سامنے رُکی جب ایک آدمی آ کر اُسکی گاڑی کا دروازہ کھول چُکا تھا۔

"کیسے ہو حامد؟" وہ گاڑی سے باہر قدم رکھ کر نکلا اور اپنے کوٹ کا بٹن بند کیا۔

"ٹھیک ہوں صاحب، آپ کیسے ہیں" اُس شخص نے جواب دے کر اورہان سے اُسکا حال پوچھا جس پر اورہان نے اُسے دیکھ کر سر ہلایا، جیسے کہہ رہا ہو کے وہ ٹھیک ہے۔

"جو کام دیا تھا وہ ہو گیا؟" وہ اب گھر کے اندر کی طرف جا رہے تھے۔

"جی صاحب آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا" اُس نے اورہان سے کہا۔

"گُڈ" اورہان نے اُس کا جواب سُن کر کہا اور اُسے اِشارے سے جانے کا کہا جس پر وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا اور اورہان لان سے ہوتے ہوئے گھر کے اندر آ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"تو کیا اَم سچ میں کینیڈا جا رہے ہیں؟" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹِکٹس کو دیکھ رہی تھی جو ابھی ابھی وہاج نے لا کر اُسے دی تھیں۔

"جی میری جان، ہم جا رہے ہیں" وہاج اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے بولا۔ وہ وہیں بیڈ پر اُسکے پاس بیٹھی تھی۔

"پر...پر یہاں تو سب اکیلے ہو جائیں گے" وہ خوش تھی پر اُداس بھی۔ اُس نے وہاج کی عینک کو سائڈ سے ٹھیک کرتے ہوئے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"سب سے کیا مطلب ہے میری جان کا؟" وہاج نے اُسکا ہاتھ اپنے بالوں سے نکال کر چوما۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امارا مطلب بہامین سے ہے، دادا جان کی وفات ہوئے ابھی تین دِن ہی ہوئے ہیں، وہ کتنی اُداس ہے" اُس نے کہا۔

"بھابی کی فکر تم مت کرو، بھائی ہیں اُنکا خیال رکھنے کو یہاں پر، اور ظاہر ہے اُنکی بیوی ہیں وہ اُن سے زیادہ خیال کون رکھ سکتا ہے بھابی کا؟" اُس نے ماروخ کی طرف دیکھ کر کہا، لیکن ماروخ

کا دھیان کہیں اور ہی تھا۔ وہاج نے ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنے قریب کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا۔

"اچھا تو پھر ایسے کرتے ہیں کہ میں چلا جاتا ہوں، تم یہاں سب کے ساتھ رہ لو، پھر جب دِل کرے تب آ جانا" وہ اپنا چہرا بلکل سنجیدہ کیے اُسے دیکھ کر بولا، ماروخ کو اپنے ڈوپٹے کو پکڑے گول گول گھماتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی وہاج کے کہنے پر فورن سے چہرا موڑ کر اُسے دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ آپ ہم کو اکیلے چھوڑ کر جاؤ گے" وہ ایک دم وہاج سے دُور ہوئی۔

"ماروخ فورن سے پہلے اِدھر آؤ، کتنی بار کہا ہے یہ حرکت مت کیا کرو" وہاج نے تھوڑے غصے سے کہا تو وہ آہستہ سے کھسک کے وہاج کے قریب ہو گئی، مگر ماتھے پر بِل ڈالے ابھی بھی اُسے گھور رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا یار گھور کیوں رہی ہو؟ میں تو بس تمہاری پریشانی دور کر رہا تھا کے اگر تم ابھی ساتھ نہیں آنا چاہتی تو..." وہ بول ہی رہا تھا مارُوخ بول پڑی۔

"ہاں... ٹھیک ہے آپ اکیلے ہی جائیں، ام کو بھی آپ کے ساتھ جانے کا کوئی شوق نہیں ہے" وہ اب اُسکے پاس سے ہٹ کر بیڈ پر اپنی سائڈ ہو تی لیٹ گئی تھی، وہ ناراض ہو چکی تھی وہاج سے۔

"ابے، یار مذاق کر رہا تھا میری جان یار، کیا ہو گیا ہے.... ایسے تو نہ کر" وہ مارُوخ کا چہرے اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھی کے ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی۔ وہاج نے لیپ ٹاپ اپنے سامنے سے ہٹا کر سائڈ ٹیبل پر رکھا اور ساتھ ہی اپنی عینک اُتار کر وہاں رکھی، اور پھر فورن مارُوخ کے قریب ہوا، جو چہرا دوسری طرف کیے اور کمر وہاج کی طرف کیے آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔

"یہ پیاری سی ناک کس کی ہیں؟" وہ پیچھے سے ہاتھ لا کر مارُوخ کی ناک چھیڑتے ہوئے بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہٹیں پیچھے" وہ آگے کو کھسکی۔

"میں تو نہیں ہٹوں گا، اِدھر تو دیکھے میرا بچا یار" وہ ماڑوخ کو اپنی طرف چہرا کرنے پر بول رہا تھا مگر وہ نہیں کر رہی تھی۔ جب اچانک وہ تھوڑا سا اور آگے کو کھسکی لیکن اِس بار آگے سے بیڈ ختم ہو گیا تھا۔

آہہہ! وہاج اَم گر جائے گا" وہ اچانک سے چہرا موڑے وہاج کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اُسکا سہارا لے گئی، اب منظر کچھ ایسا تھا کے وہ آدھی بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھی لیکن وہاج کا ہاتھ اُسکی کمر کے نیچے تھا جس کی وجہ سے اُس نے ماڑوخ کو گرنے سے بچا لیا تھا۔

"ارے ماڑا اَم تم کو گرنے نہیں دے سکتا امارے جان کا ٹوٹا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاہاہاہا، یہ آپ کیسے بول رہے ہو" وہ وہاج کی شرٹ کو کس کر پکڑے بیڈ کے اُوپر آ گئی اور بِلکل اُسکے سینے پر آ کر گری، ماروخ پوری کی پوری اُسکے اُوپر تھی اور وہاج اُسے دیکھ رہا تھا۔

"کیوں ایسے نہیں بولتے؟" وہ ماروخ کے چہرے پر آئی لٹوں کو اُنگلی سے ہٹائے کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے بولا۔

"آپ کا موڈ بدل رہا تھا" وہ نظریں نیچھے کیے وہاج کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے بولا، ماروخ کے چہرے پر مسکان تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ پوچھا تمہارے قریب ہونے پر کب نہیں بدلتا؟" اُس نے اچانک ماروخ کو جھٹکے سے اپنے نیچھے کیا اور خود اُوپر آ گیا۔

"ہر بار یہ کرنا ضروری ہوتا ہے؟" وہ ناک پھلائے وہاج کو بولی، جو ماروخ کے چہرے کے قریب اپنا چہرا لائے اُسکی خوشبو میں گم تھا۔

"بلکل ضروری ہوتا ہے"

"پرام" اُس نے کچھ بولنا چاہا مگر وہاج نے اُسکے الفاظ چھین لیے۔

"ششش چپ اب، بہت ناراضگی دیکھالی، اب میں تمہاری ساری ناراضگی اُتاروں گا، بچو میرے سے" وہ ماروخ کے چہرے سے اپنا چہرا اُٹھا کر بولا، ماروخ کی بولتی اب بند تھی۔

"بے شرم" وہ بس اتنا کہہ سکی۔

"صرف تمہارا بے شرم" اور پھر وہ ایک دوسرے میں گُم ہو گئے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے سارا کمرا اُلٹا کر رکھ دیا تھا لیکن اُسے کچھ نہیں مِلا۔ وہ جان چکی تھی کے وہ یہ سب ایسے تو نہیں کہہ کر جا سکتا ایسا کیا تھا اورہان کے پاس جس وجہ سے اُس نے بہامین کو کہا کے تم اپنے ماں باپ کے قاتل کے بیٹے سے محبت کرنے لگی تھی، وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ ایسی نہیں تھی، اِس طرح کی غلطی اُس سے کیسے ہو گئی؟ یہ سب باتیں کہتے ہوئے اورہان کی آنکھوں میں نظر آنے والی آگ اور افسوس کو دیکھ کر بہامین کا سر اب سوچ سوچ کر پھٹ رہا تھا، ساری الماری خالی کرنے کے بعد بھی جب اُسے کچھ نہیں مِلا تو وہ اپنا ڈپٹہ بیڈ سے اُٹھا کر لیتے ہوئے کمرے سے نکلی اور اپنا چہرا صاف کیا، آنسوں کے نشان اُسکے پورے چہرے پر نظر آ رہے تھے، وہ فورن سے چلتے ہوئے اورہان کے سٹڈی روم کی طرف گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"ڈاکٹر کچھ دیر پہلے ہی چیک کر کے گیا تھا سر، میں نے میڈیسن بھی دے دی تھی انہیں" وہ کمرے کے باہر کھڑا اندر بیڈ پر لیٹے نفوس کی طرف نظریں جمائے کھڑا تھا، جبکہ وہاں کی ملازمہ اورہان کو سب بتا رہی تھی۔

"کچھ یاد آیا اِنہیں؟" اُسکی نظریں ابھی بھی وہیں تھیں

"نہیں سر، بس وہی نام نکلتا رہتا ہے انکی زبان سے، اور تو کچھ یاد نہیں آیا" ملازمہ نے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم... ٹھیک ہے، کسی چیز کی ضرورت پڑے تو مجھے کال کر دیجیے گا، اِنکا خیال رکھنا" یہ بول کر وہ کمرے کے دروازے کو بند کر کے وہاں سے ہٹ گیا، جبکہ اندر لیٹے اُس نفوس نے دوسری طرف کروٹ لیے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

"آپ کو مجھے بھی ساتھ لے کر جانا چاہیے تھا، ویسے تو آپ مجھے ملنے نہیں دیتے، اب خود گئے ہیں تو مجھے نہیں لے کر گئے" وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کانوں میں ائیر پوڈز لگائے اورہان سے بات کر رہا تھا۔

"جب ٹھیک وقت آئے گا تب ملوادوں گا، انکی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں رہتی، میں نہیں چاہتا کے ہم دونوں کو سامنے دیکھ کے اُنکے سوال دوبارہ سے شروع ہو جائیں، کیونکہ وہ واحد انسان ہے میری زندگی میں جنکے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا میرے پاس" اورہان دوسری طرف گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر بھائی! ایک منٹ ایک منٹ، یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟" وہاج جو سگنل کھلنے کے انتظار میں شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا اچانک اُسکی نظر ایک شخص پر پڑی۔

"کون؟" وہاج کی بات سُن کر دوسری طرف اورہان چونکا۔

"کون ہو سکتا ہے بھائی؟ میں اِسکے پیچھے جاتا ہوں" وہاج نے فورن گاڑی موڑنی چاہی۔

"کوشش بھی مت کرنا وہاج! میں تمہیں وارن کر رہا ہوں، مجھے لوکیشن بتاؤ میں آگے خود دیکھ لوں گا" اور ہان نے اُسے فورن منع کر دیا۔

"لیکن میہ اُسکے پیچھے جاؤں گا تو پتہ لگے گا نہ کے وہ کہاں جا رہا ہے؟" وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولا، اور گاڑی ایک رکشے کے پیچھے لگا دی جس میں ابھی ابھی وہ آدمی بیٹھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُسکی ضرورت نہیں ہے تُم واپس آ جاؤ" اور ہان نے گاڑی گھر کے راستے سے موڑتے ہوئے فورن سے دوسری سڑک پر ڈالی۔

"ہیلو؟ بھائی؟ لگتا ہے سگنل چلے گئے!" وہ سر جھٹکتے ہوئے ائیر پوڈز کان سے نکال کر سامنے رکھتا آرام سے اُس رکشے کا پیچھا کرنے لگا۔

"وٹ دا ہیل! کیا بکواس ہے اب یہ؟" اور ہان نے فون بند کیا اور فورن سے لوکیشن والی ایپ کھولی جس میں اُس نے اپنے سب لوگوں کی لوکیشن فیڈ کی ہوئی تھی، وہ سامنے دیکھے ہوئے وہاج کی لوکیشن پر کلک کر کے سیٹ کی اور گاڑی اُسی راستے پر ڈال دی جہاں جہاں اُسکی گاڑی جا رہی تھی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"امارا فون کیوں نہیں اُٹھا رہے اب؟" مارُوخ نے وہاج کی واٹس ایپ چیٹ کھول کر اُس پر وائس نوٹ کیا، پر کچھ دیر بعد بھی کوئی جواب نہ آیا۔ وہ صبح سے نکلا ہوا تھا مگر دِن میں دو بار تو کال ضرور کرتا تھا مارُوخ کو، پر آج اُس نے ایک بار بھی نہیں کی اور اب اُسکی کال بھی نہیں اُٹھا رہا تھا۔ وہ لاؤنج مین چکر کاٹتی بار بار فون چیک کر رہی تھی، اُسے صبح سے اپنی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مگر اب وہاج کی پریشانی کی وجہ سے اُسکا دِل اور زیادہ خراب ہو رہا تھا۔ مارُوخ نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاونج سے باہر نظر ڈالی تو شام ہونے کو آئی تھی، وہ اپنا ڈوپٹہ شانوں سے اُتار کر صوفے پر رکھتی وہیں بیٹھ گئی اور فون پر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کوئی فرق تو پڑتا نہیں ہے اِن لوگوں پر، ہم دو بار جا کر نیوز دے چکے ہیں، کہ کھانے والی چیزوں میں ایکسپائیر چیزیں استعمال کرنا بند کر دو، پر وہ ہیں کے مانتے ہی نہیں ہیں!" وہ وقاص کے آفس میں موجود تھی اور اُسے آج کی ساری کاسٹ کی گئی نیوز کی رپورٹس دے رہی تھی۔

"پر تم لوگ وہاں جا کر بار بار اُنکی پول کھولو گے تو ہی لوگوں کو پتہ چلے گا نہ، اور کتنی دفعہ کیا؟ گِن کر دو بار گئے ہو تم لوگ، اب کی بار زیادہ بڑی ٹیم کے ساتھ جانا، اور میں بھی ساتھ چلوں گا، اور پھر دیکھنا کے رپورٹنگ کیسے کرتے ہیں، دیکھتا ہوں کیسے نہیں رُکتا وہ آدمی اپنی حرکتوں سے" وہ بول رہا تھا اور حیا پر اُسے دیکھتی جا رہی تھی، کچھ دِنوں سے اُسے کیا ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی، پہلے اُسے وقاص جتنا بُرا لگتا تھا اب ویسا نہیں تھا، وہ نہیں جانتی تھی کچھ تھا جو بدل رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مس حیا؟" وقاص نے اُسے خود کو تکتے پا کر بولا۔

"ج....جی سر" وہ اُسکے بُلانے پر ایک دم ہوش میں آتی اپنی نظریں یہاں وہاں کر کے اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑیسنے لگی۔

"آپ کا دھیان کہیں اور ہے آج کل شاید" وہ حیا کی طرف سے چہرا موڑ کر کھڑا ہو کر بولا، اُسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی، جو حیا کو تو بلکل نظر نہیں آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں تو... میں تو آپ کی بات سن رہی تھی، آپ... آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، ہمیں وہاں دوبارہ جا کر اُس آدمی کو ایکسپوز کرنا چاہیئے" وہ فٹافٹ سب کچھ ایک ہی باری میں بول گئی۔

"ہم.... خیرت تو ہے، جو کبھی میری باتوں سے اتفاق تو کیا میری بات سننا پسند نہیں کرتی تھی، آج فورن سے میری بات مان گئی" وہ حیا کے پاس ٹیبل کی دوسری طرف سے چلتے ہوئے آکر بولا۔

"وہ... ایسا تو نہیں ہے، ظاہر ہے کام ہے میرا آپ کی بات ماننا" وہ اپنا لہجا ٹھیک کرتے ہوئے سامنے پڑی فائل کھول کر دیکھتے ہوئے بولی۔ اُسکی بات سن کر وقاص نے آنکھیں گھمائی۔

"اُلٹی پکڑی ہوئی ہے" وہ اُسکے کان کے قریب جھک کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ج... جی؟" وہ نظریں اُٹھائے وقاص کو حیرت سے دیکھ کر بولی۔

"فائل! فائل اُلٹی پکڑی ہوئی ہے" یہ کہہ کر وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے پلٹ کر کر سامنے بک شیلف کر پاس چلا گیا، اور اِس سے پہلے حیا کوئی جواب دیتی وقاص کے فون پر کال آئی۔ اُس

دونوں کا دھیان اُسکے فون پر گیا جو حیا کے سامنے ہی ٹیبل پر پڑا تھا، وہ ٹیبل کے پاس آ کر اپنا فون اُٹھا چکا تھا۔

"ہیلو؟" اُس نے فون کان سے لگا کر ایک نظر حیا کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"بھابھی؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟ کیا ہوا ہے آپ کو؟" وہ پریشانی سے بولا۔

"وہاج کہاں ہے؟ اُسے کال نہیں کی آپ نے؟" حیا نے اِشارے سے وقاص سے پوچھا کے کیا ہوا ہے، لیکن وہ جلدی جلدی ٹیبل سے اپنا والٹ اور گاڑی کی چابیاں اُٹھانے لگا۔

"اچھا... اچھا آپ فکر نہ کریں میں کال کرتا ہوں اُسے، اور آپ تیار رہیں میں آتا ہوں ڈاکٹر کے چلتے ہیں، اِسے تو میں بعد میں پوچھوں گا" وہ فورن سے فون بند کر کے جیب میں رکھ چکا تھا۔

"چلو میرے ساتھ" وہ اُسے اُٹھنے کا اِشارہ کر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیں؟لیکن کہاں" وہ ایک دم کُرسی سے کھڑی ہوئی۔

"بھابی ہیں انہیں ہسپتال لے کر جانا ہے، تم چلو میرے ساتھ کسی لڑکی کا ساتھ ہونا ضروری ہے، مجھے تو نہیں پتہ اب کیا ہوا ہے انہیں، چلو بس" حیا نے اُسکی بات سُنی تو فورن سے ہاں کہتی اُسے ساتھ چل پڑی۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا کے اچانک اُسے لگا اُسکی گاڑی کے پیچھے کوئی اور گاڑی آئی ہے، وہاج نے پیچھے والے شیشے سے ایک نظر دیکھا، پر پھر نظریں سامنے رکشے پر کر دی، ابھی وہ گاڑی چلا ہی رہا تھا کے اچانک اُس گاڑی والے نے پیچھے سے وہاج کی گاڑی کو ٹھوکر ماری۔

"اِسکی تو! کمینہ سالا!" گاڑی والے کو دو چار گالیاں دے کر وہ واپس آرام سے اپنی ڈرائیونگ کرنے لگا، اُس نے فون اُٹھا کر دیکھا تاکہ وہ ماروخ کو کال کر سکے اُس نے صبح سے کام کی وجہ سے اُسے کال نہیں کی تھی، کیونکہ اُسے وقت ہی نہیں مل سکا تھا، اُس نے فون اُٹھا کر دیکھا تو کچھ دیر پہلے جو تھوڑے بہت سگنل آرہے تھے اب تو اُنکا نشان تک نہیں آرہا تھا، وہاج کے دماغ میں دوپل کو ٹھٹکا، جب ایک دوسری گاڑی اُسکے دائیں جانب سے آکر بلکل اُسکی گاڑی کے ساتھ ساتھ چلنے لگی، اُس نے نظریں گھما کر دیکھا تو ایہ گاڑی پیچھے تھی اور ایک دائیں جانب، وہ سمجھ گیا کے اُسے ٹریپ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ابھی وہ کچھ سوچتا کے پیچھلی گاڑی نے ایک دم اچانک زور سے ایک بار پھر اُسکی گاڑی کو ٹکر ماری، اب کی بار ٹھوکر اِتنی تیز تھی کے وہاج کا سر سیدھا سٹیرنگ پر جا کر لگا، اور اُسکی آنکھوں کے آگے اچانک اندھیرا آگیا، اُس نے اپنا سر دائیں بائیں ہلایا اور ماتھے پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو خون اُسکی انگلیوں پر لگ گیا۔

"اب نہیں چھوڑوں گا" وہ جھکا اور سیٹ کے نیچھے سے گن نکال کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور لوڈ کی، جب دائیں جانب والی گاڑی نے اچانک سے اُسکی گاڑی کو ہٹ کیا اور وہ بیلنس نہ رکھ سکا، جس کے نتیجے میں سامنے آنے والے سپیڈ بریکر سے وہاج کی گاڑی بُری طرح اُچھلی۔ وہ

اپنا سر سنبھلاتے ہوئے شیشا کھول چکا تھا،اور پھر اپنا ہاتھ باہر نکال کر اُس نے اپنے دائیں جانب والی گاڑی کی ٹائیر پر شوٹ کیا، جس سے وہ گاڑی اچانک سے کلا بازیاں کھاتے ہوئے فٹ پاتھ کے دوسری طرف جا گری، وہاج کے دھیان دائیں جانب تھا جب سامنے سے آتی ہوئی بڑی گاڑی اُسے دکھائی نہیں دی، گاڑی کی روشنی جیسے ہی وہاج کی آنکھوں پر پڑی اُس نے ہاتھ فورن آنکھوں کے آگے کیا اور سٹیرنگ سے ہٹا لیا۔

"شٹ" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا، کے سامنے سے آتی بڑی گاڑی اُسکی گاڑی کے اِتنے نزدیک آ گئی اِس سے پہلے وہ گاڑی کو کٹ مار کر موڑتا بائیں جانے سے آتی گاڑی اُن دونوں گاڑیوں کے بیچ آئی اور وہاج کی گاڑی سیدھا جا کر سامنے درخت سے ٹکرائی۔

وہ بڑی گاڑی وہاج کی گاڑی کے اُوپر سے پلٹے کھاتے ہوئے ہوا میں اُڑ کر اِس سے پہلے زمین پر گرتی، دو سیکنڈ نہیں لگے تھے کے وہ گاڑی ہوا میں ہی پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی، ایک آگ کا سما تھا جو اچانک سے چاروں طرف پھیل گیا تھا۔

"جب تک میں زندہ ہوں، میرے سے جڑے کسی رشتے تک نہیں پہنچ سکتا کوئی" وہ گاڑی سے اُترا تو اُسکے کوٹ کے بازو سے خون نکل کر زمین پر گر رہا تھا، وہ اپنا کوٹ اُتار کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے وہاج کی گاڑی کی طرف گیا، تو وہ گاڑی سے ہانپتے ہوئے باہر نکل رہا تھا، گاڑی کا دروازہ کھول کر اِس سے پہلے وہ باہر گرتا اورہان نے اُسے فورن جا کر پکڑ لیا۔

"منع کیا تھا نہ"

"مجھے تو سنائی ہی نہیں دیا تھا، فون جو بند ہو گیا تھا" وہ اورہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُٹھا اور اپنے ہونٹ سے نکلتا خون اپنی شرٹ کے آستین سے صاف کیا۔

"بکواس بند کرو اپنی، چلو اب ورنہ یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا،"

"چھوڑ کر جانا ہوتا تو یہاں کیوں آتے" وہ اپنی ناک سے نکلتا ہوا خون دیکھ کر بولا، اور گاڑی کی سیٹ پر بیٹھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تیرا علاج کرتا ہوں میں بیغیرت انسان" وہ اُسے گاڑی کے اندر بیٹھا کر دوسری سائڈ پر آیا، اورہان نے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے انہیں اُوپر کی طرف کیا، اُسکی نظر روڈ پر تھی جہاں سے کچھ دیر پہلے وہ گاڑیاں اور رکشہ گزرا تھا، اُس نے روڈ پر نظر آتے ٹائرز کے نشانوں کو ایک نظر دیکھا، اور پھر گاڑی میں بیٹھ گیا، اُسکا دائیاں ہاتھ بری طرح زخمی تھا، وہ پینٹ کی جیب میں سے رومال نکال کر اپنے دائیں بازو پر زور سے باندھ کر گاڑی میں بیٹھا تھا، تاکہ گاڑی سپیڈ سے چلاتے ہوئے اُسے بلکل درد محسوس نہ ہو۔ وہ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کو ہسپتال والی روڈ پر ڈال چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ کال بند کر کے باہر آیا تو سامنے سے اورہان اپنے سیکرٹری کے ساتھ آ رہا تھا۔

"اورہان بھائی... آپ یہاں؟ کیا ہوا خیریت؟ یہ بازو پر کیا ہوا ہے؟" اُس نے اورہان کے شرٹ کا بازو اُوپر فولڈ ہوئے دیکھا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"ہاں وہ... کچھ نہیں بس ایسے ہی ہلکی سی چوٹ تھی" اورہان نے اپنے سیکرٹری کو کچھ کہا جو وہیں انکے ساتھ کھڑا تھا۔

"ہلکی سی؟ اچھی خاصی گہری چوٹ ہے یہ" وقاص نے کہا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اورہان نے فون پر نمبر ڈائل کر کے کان سے فون لگاتے ہوئے وقاص کو دیکھ کر پوچھا۔

"وہ میں، میں یہاں" وقاص کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے بتائے۔

"میں میں کیا لگا یا ہوا ہے بولو اب" فون پر رنگنگ ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مارُوخ بھابی کو لے کر آیا ہوں"

"کیا؟ کیا ہوا ٹھیک ہے وہ؟" اورہان کو تھوڑی حیرت ہوئی تو اُس نے پوچھا، جس پر وقاص نے اُسے سب کچھ بتایا، جس پر اورہان نے بھی سارا معاملہ بتایا۔

"بھابی اُسکی وجہ سے پریشان تھیں، ٹھیک ہی پریشان تھیں وہ، کیسا ہے ٹھیک ہے وہ اب؟" وقاص نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ٹھیک ہے پٹی وغیرہ ہوئی ہے فلحال اندر روم میں ہی ہے" اورہان نے فون کان سے ہٹا لیا، دوسری طرف سے کوئی فون نہیں اُٹھا رہا تھا۔

"مارُوخ بچے کو کیا ہوا ہے؟ بتایا کچھ ڈاکٹر نے؟" وہ دونوں اب وہاج کے کمرے کے باہر کھڑے تھے۔

"جی ٹھیک ہے، ٹیسٹ کیے ہیں کچھ دیر میں رپورٹس آجائیں گی" ابھی وہ دروازہ کھول کر اندر جاتے کے ایک دم سے روم کا دروازہ کھلا۔

"کہاں ہے وہ؟" وہ باہر آ کے وقاص کو دیکھتے ہوئے بولا، اورہان نے وہاج کو دیکھ کو وقاص کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا، جو کچھ کہنے والا تھا۔

"نچلے فلور پر روم ہے وہاں پر ہے" وقاص نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا، جس کے بازو، کندھے اور سر پر پٹی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لے کر چلو مجھے" وہاج نے اُس سے کہا تو وقاص نے چہرا موڑ کر اورہان کو دیکھا جو وہاج کو دیکھ رہا تھا، وقاو کے دیکھنے پر اُس نے آنکھوں سے اشارہ کیا کے جیسا وہ کہہ رہا ہے کرو۔ جس پر اورہان کی بات سمجھتے ہوئے وہ سامنے کھڑی نرس سے وہیل چیئر لانے کا کہنے لگا، تھوڑی دیر میں وہیل چیئر آگئی تو وہ وہاج کو اُس پر بیٹھا کر سامنے لفٹ کی طرف لے گیا، اورہان انہیں جاتا دیکھنے

لگا، جیسے ہی وہ لفٹ کے اندر گئے اور دروازہ بند ہوا، وہ بھی پلٹ کر سڑھیوں سے نیچھے کی طرف جانے لگا، اُسے اب گھر پہنچھنا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ سارا کمرا بکھیر چکی تھی، کمرے میں ہر طرف فائلز اور کاغذ ہی کاغذ بکھرے ہوئے تھے، بہامین اُس وقت سے کچھ ایسا ڈھونڈ رہی تھی جس سے اُسے کچھ اہم نہ سہی لیکن کچھ تو ایسا پتہ لگ سکے جس سے اُسکی زندگی آسان ہو جائے، کیونکہ اس وقت وہ اپنے آپ کو ایک گھٹن میں بیٹھی محسوس کر رہی تھی، کیونکہ اُسکے علم میں کچھ بھی نہیں تھا، بہامین سے جو کہا گیا تھا وہ چُپ چاپ کرتی آئی تھی، پر آج وہ جاننا چاہتی تھی کے کیسے اُسکے دادا جو اُسے جان سے زیادہ پیار کرتے تھے کسی بھی انجان شخص کے حوالے کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُسے چھوڑ کر چلے گئے، کیوں انہیں اورہان جیسے شخص پر اتنا بھروسہ تھا؟ وہ ابھی کچھ ڈھونڈ ہی تھی جب اچانک ایک فائل ٹیبل پر سے نیچھے گری، اور اُس میں سے بہت سے کاغذات بکھر کے نیچھے گر گئے، بہامین نے پلٹ کے دیکھا اور پھر گھٹنوں کے بل اُس فائل کے قریب جا کر وہ فائل اُٹھائی، اُس نے وہ کاغذات پلٹ

کر دیکھے تو وہ کوئی اہم پیپرز نہیں لگ رہے تھے بلکہ کوئی خط لگ رہے تھے، وہ بال کانوں کے پیچھے اڑیس کر غور سے اُن خطوں کو پڑھنے لگی، جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی ویسے ویسے اُسکی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی، ایک نہیں دو نہیں بہت سے خط تھے، اُس نے اُسی فائل کو دھیان سے دیکھا تو اُسے جھٹکا لگا، وہاں ایک بڑا رائٹنگ پیڈ پڑا تھا، جس کے اندر موجود خوبصورت کاغظات کو وہ اچھے سے پہچان گئی تھی۔

"کب تک صاف ہو گا یہ کباڑا؟" بہامین جس کا دھیان ابھی وہیں پر تھا، اورہان کی آواز پر اچانک سے سر اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں؟ اتنے سال یہ کباڑا سنبھال کر رکھا ہوا تھا، تب صاف کروا دیتے، اچھا اچھا میں سمجھ گئی کیوں یہ کباڑا صاف نہیں کروایا، اگر یہ کباڑا صاف ہو جاتا تو آپ مجھے کیسے ڈھونڈتے کیوں ٹھیک کہا نہ میں نے؟" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے خطوں کو اورہان کے سامنے کرتے ہوئے تنظیہ لہجے میں بولی، وہ آرام سے کھڑا اپنے شرٹ کے اُوپری بٹن کھولتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا، شاید وہ جانتا تھا کے بہامین یہ سب کرے گی۔

"بہت اچھے، کتنی عقلمند بیوی ملی ہے مجھے، شاباش بیگم" وہ یہ بولتے ہوئے خطوں کو دیکھنے لگا، مطلب اُس نے سب پڑھ لیا تھا۔ وہ یہ بول کر بہامین کے قریب آ کر اُسکے چہرے پر ہاتھ لگانے لگا جب وہ ایک دم سے اُس سے پیچھے ہوئی۔

"دُور.... دُور سے بات کریں" وہ ایک دم پیچھے ہو کر بولی۔

"بس بہت ہوا، آپ مجھے اب سب کچھ بتائیں گے"

"ورنہ؟" اُس نے بہامین کو چیلنجینگ انداز میں دیکھا۔

"ورنہ میں.... میں یہ کھالوں گی" اور ہان کے سوال پر وہ اُسے گھورتی ہوئی نظریں اِدھر اُدھر گھمانے لگی، اور جیسے ہی اُسکی نظر سامنے بُک شیلف میں پڑی کتاب پر پڑی ایک ڈبی پر گئی جو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھنے سے دوائی کی ڈبی لگ رہی تھی، بہامین نے وہ ہاتھ میں پکڑ کر اورہان کو دیکھاتے ہوئے فورن سے کہا۔

"کھالو" اُسکے پُر سکون لہجے کو دیکھ کو وہ حیرانگی سے اورہان کو دیکھنے لگی، کیا وہ یہ کہہ رہا تھا کے وہ یہ دوائی کھا کے مر جائے؟

"کھالوں؟؟" وہ آخری بار اپنی طرف سے پوچھنے لگی، اُسکا لہجا کانپا۔

"مِنٹ چیونگم کھانے سے بِلکل نہیں مرو گی تُم بے فکر رہو" اُس نے کہا۔

"کیا؟؟" اورہان کی بات سُن کر اُس نے فورن سے وہ ہاتھ میں پکڑی ڈبی پلٹ کر دیکھی اور اُسے کھول کر اندر موجود چیز کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی میں ڈالا، وہ سچ میں چیونگم تھی، وہ غصّے بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھنے لگی جو پُر سکون اُسکے سامنے ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑا تھا، البتہ اُسکا چہرا بِلکل سنجیدہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا بکواس ہے یہ "اُس نے وہ ساری چیونگم اورہان کی طرف پھینکی جو سیدھا جا کر اُسکے سینے سے لگتی زمین پر گر گئی، اُسکا چہرا بے تاثر تھا، ایک دم سپاٹ۔

"اورہاں ورنہ.... ورنہ میں سمجھ جاؤں گی کے آپ نے صرف اپنی انّا میں مجھ سے شادی کی تھی، صرف اِس وجہ سے مجھ سے شادی کی تھی کیونکہ میرے دادا مجھے یہاں سے دور لے گئے تھے، وہ جانتے تھے کے آپ مجھے پسند کرتے ہیں لیکن پھر بھی وہ مجھے آپ سے دُور لے گئے، اور یہ خط، یہ خط دادا جان ہی آپ کو بھیجتے تھے نہ؟ وہ آپ سے معافی مانگتے تھے کے انہوں نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا؟ اور اپنی پوتی کو لے گئے؟ اسی بات کا بدلہ نکالنے کے لیے آپ نے سوات میں مجھے وہ خط بھیجے چھپ کر تاکہ میں اُس انسان کی باتوں میں آ کر کچھ بھی کر جاؤں، کیونکہ اُس شخص سے مجھے پیار ہو گیا تھا؟ بے شک وہ آپ ہی کیوں نا ہو؟" وہ سمجھ رہی تھی کے اورہان نے جیلسی میں بہامین سے شادی کی، کیونکہ اُسکے دادا نے اورہان کا بچپن خراب کر دیا اُسے یہیں پر اکیلا چھوڑ کر۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم صرف مجھ سے پیار کرو گی سمجھی؟" زیادہ بکواس کی تو جان لے لوں گا" وہ اچانک سے بہامین کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کر گیا، اُسکی سخت انگلیاں بہامین کو اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔

"اور کیا بھوسا بھرا ہوا ہے تمہارے دماغ میں؟ یہ سوچ بھی کیسے لیا تم نے کے میں تم سے جلتا تھا؟ اگر تمہارے ماں باپ گئے تھے تو میرے بھی گئے تھے، اسکا مطلب یہ نہیں تھا کے اگر تمہیں اچھا بچپن ملا اس بات سے میں جلتا، کیسے سوچ لیا تم نے جاناں؟ تم محبت ہو میری، سوات آنا میرے اپنے بدلے کا حصّہ تھا، اور تمہارے دادا جان سے معافی مانگنا بھی کے میں انکے کسی خط کا جواب نہیں دے سکا تھا، مجھے ناراضگی تھی ان سے، کے کیوں وہ تمہیں مجھ سے دور لے کر گئے تھے، کیوں انہوں نے مجھے تم سے الگ کر دیا تھا، پر شاید وقت کے ساتھ ساتھ انہیں بھی اس بات کا احساس ہو گیا تھا کے اُنکے بعد صرف میں ہی ہوں جو تمہارا خیال رکھ سکتا ہے، مزے کی بات دیکھو ابھی بھی انہوں نے اپنی پوتی کا ہی سوچا، پر ایک بات تھی کے جس چیز میں انکی پوتی کی حفاظت تھی اُسی چیز میں اور ہان مخدوم کی چاہت تھی"

"شادی تو تمہاری میرے سے ہی ہونی تھی، لیکن جب میں نے دیکھا کے وہ تو خود اپنی جان سے پیاری پوتی کو میرے حوالے کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں تب میں نے سوچا کہ کیوں نہ اُنکی پوتی کے ساتھ تھوڑی سی عشق معاشوقی کی جائے، لیکن میں ہر گز نہیں جانتا تھا کے وہ حرام..زادہ میرے محبت بھرے خطوں کو اپنے نام سے تمہیں بتائے گا،اور کمال کی بات تو دیکھو کے مہارانی صاحبہ مان بھی گئی تھیں، بس پھر کیا ہونا تھا، تم پر نظر ڈالنے والے کی جان نالیتا تو کیا کرتا؟"

"آپ نے مارا تھا اُسے؟" وہ اورہان کی باتیں چپ چاپ سنتے سنتے ایک دم سے حیرانگی سے اُسے دیکھ کر بولی، جس پر اورہان نے آئیبرو اُچکائی۔

"کیوں؟ یاد آرہا ہے؟؟ اُس نے بہامین کو تنظریہ طریقے سے کہا۔

"بکواس نہ کریں میرے ساتھ،اور دور رہیں مجھ سے، سب کچھ بتا بھی تو سکتے تھے نہ آپ مجھے؟ سیدھے سیدھے آکر شادی کا کہہ دیتے" بہامین نے غصّے سے اُسے دیکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سیدھے سیدھے کی لگتی، میں وہاں شادی کرنے نہیں آیا تھا، جس کام سے آیا تھا وہ فیکٹری تباہ کر کے آیا ہوں" اور ہان نے بہامین کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھایا۔ وہ اب صوفے پر بیٹھا تھا۔

"وہ فیکٹری بھی آپ نے تباہ کی تھی؟؟" ایک کے بعد ایک شاک تھا جو یہ بندہ اُسے دے رہا تھا۔

"میرے باپ کی فیکٹری تھی کر دی تباہ" اور ہان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن وہ" وہ کچھ کہنے لگی۔

"ڈر گز کی سپلائی کا اڈا بن چکی تھی وہ فیکٹری، جو میرے باپ نے اِتنے چاہ سے بنائی تھی، سب کچھ ختم کر دیا تھا انہوں نے، اب بس آخری وار کرنا باقی ہے" وہ سامنے بنی پینٹنگ کو دیوار پر لگا دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کوئی مسئلہ ہو گا اِس سے ؟" اورہان نے بہامین کو دیکھ کر کہا، جو گہری نظروں سے اورہان کو دیکھ رہی تھی، آج پہلی بار اُس نے اورہان کو اتنا بولتے ہوئے دیکھا تھا، ایک سکون تھا اُسکے چہرے پر جیسے کوئی برسوں پرانی دل کے قریب خراب چیز ٹھیک ہونے والی ہو۔

اُس رات رحمان صاحب ارشاد مخدوم کے گھر آئے تھے، ہاتھ میں بیمار بچا اور اور اپنی روتی ہوئی بیوی کے ساتھ، رحمان آغا ارشاد مخدوم کی فیکٹری میں کام کرنے والا ایک مزدور تھا، ارشاد مخدوم نے اُس مزدور کو اُس رات پناہ دے کے بہت بڑی غلطی کر دی تھی، وہ تو بس اچھائی کر رہے تھے لیکن انہیں نہیں پتہ تھا کے انہوں نے سانپ کو دودھ پلایا تھا، اُس دن کے بعد سے آہستہ آہستہ رحمان آغا ارشاد مخدوم کے قریبی بننے لگے، اُس آدمی نے ارشاد مخدوم کا بھروسہ جیتا، انہیں بزنس میں ترقیاں دلوائیں، جس سے ارشاد مخدوم کو لگا کے وہ رحمان آغا انکا خیر خواہ ہے، اور یہی بات انکے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی، انہوں نے آہستہ آہستہ کر کے تھوڑی تھوڑی چیزیں اپنے نام کروانا شروع کر دیں، اور سب سے بڑا جیکپوٹ انکا تب لگا جب ارشاد مخدوم اورہان وہاج اور عائشہ بیگم کے ساتھ بزانس ڈیل کے لیے ملک سے باہر گئے تھے، اور

جب کچھ دنوں بعد انکی واپسی ہوئی تو انہوں نے بہامین کے والدین جو ارشاد مخدوم کے دوست تھے انہیں دعوت پر بلوایا، انکی بہت بڑی ڈیل فائنل ہوئی تھی اور وہ سب چاہتے تھے کے اِسی خوشی کے ساتھ وہ اورہان اور بہامین کا نکاح کروادیں، جو اُن دوستوں نے بہت پہلے سے سوچا ہوا تھا لیکن اِس سے پہلے کے وہ لوگ کچھ کرتے رحمان آغا نے انکے گھر پر حملہ کروادیا، ارشاد مخدوم کو جب یہ پتہ چلا تو وہ یہ صدمہ ہی برداشت نہیں کر پائے، لیکن پھر بھی انہوں نے سب کی جان بچانے کی کوشش کی، وہ جتنا کر سکتے تھے انہوں نے کیا، اور آج اگر بہامین اور اورہان زندہ تھے اور صرف انہیں کی وجہ سے، کیونکہ انہوں نے اپنے جسم پر لاتعداد گولیاں کھانے کے بعد بھی اُن تینوں بچوں کو بچایا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری طرف سے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، نہ میں ایسی عورتوں میں سے ہوں جو آپ کو کہے کے جنہوں نے ہمارے ماں باپ کو مارا انہیں چھوڑ دیں، ایک ایک کا حساب لیں گے آپ، میں آپ کے ساتھ ہوں، بس مجھ سے وعدہ کریں" بہامین کی آنکھوں میں اُداسی کے ساتھ ساتھ ایک آگ بھی تھی، جو اورہان اچھے سے دیکھ سکتا تھا۔ اورہان نے بہامین کا سر اپنے سینے پر رکھا اور اُسکے بال سہلانے لگا، وہ جانتا تھا کے اس وقت وہ اپنے ماں باپ کو بہت یاد کر رہی تھی۔

بہامین نے اپنے بازوں کا حصار اورہان کے گرد زور سے باندھا، جسے محسوس کر کے وہ بہامین کو گود میں اُٹھا گیا، بہامین نے اُسکے سینے پر سر چھپایا، اورہان سارے بھکرے ہوئے کمرے پر ایک نظر ڈالتا بہامین کے چھپے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے مسکرایا، اُسکی جاسوس بیوی نے سب کچھ نکال لیا تھا، حالانکہ یہ سب اورہان نے ہی سامنے سامنے رکھا تھا، تاکہ بہامین کو سب کچھ معلوم ہو جائے، وہ اُسے گود میں لیتے ہوئے سٹڈی روم سے باہر نکل گیا۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جاناں میری طرف تو دیکھو یار" وہاج کب سے اُسکے سہلانے بیڈ پر بیٹھا بول رہا تھا لیکن وہ تھی کے وہاج کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کر رہی تھی۔

"کیوں دیکھو؟ آپ آئے تھے مجھے دیکھنے؟ اَم مر بھی جاتا تو آپ کو کیا پتہ لگتا... وہ تو وقاص لالا کا نمبر تھا امارے پاس اِس وجہ سے ہسپتال تک پہنچ گیا اَم، اچھا ہوتا نمبر ملتا ہی نہیں اَم کو فون

میں تاکہ ساری زندگی پھر پچھتاوا رہتا آپ کو" وہ بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی، ماروخ کے آنسوں اُسکے گالوں پر لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے، اور وہاج تھا کے اُنہیں اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے بار بار نہ میں سر ہلا رہا تھا۔

"اچھا بس، اب مزید کوئی فضول بات نہیں، معاف کر دو آخری بار، میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر، مگر یہ مت سمجھو کے میں تمہیں بھول گیا، میں نے کالز کی تھیں، پر نیٹورک نہ ہونے کی وجہ سے میری کالز گئی ہی نہیں، اور پھر..." وہ بول رہا تھا جب ماروخ بول پڑی۔

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو امارا کیا ہوتا وہاج سوچا آپ نے؟ نہیں سوچا! آپ تو بس چل پڑا اپنے آپ کو اکیلے مشکل میں ڈالنے کے لیے، اَم کو پورا یقین ہے کے اورہان لالا نے آپ کو ضرور منع کیا ہو گا مگر آپ نہیں رُکا، اچھا ہوتا آپ کو سزا ملتا، اور اِس طرح سے ملتا کے ام کو کچھ ہو جا..." ابھی وہ اپنی بات پوری کرتی کے وہاج بول پڑا۔

"بکواس بند اب ماروخ ورنہ بہت بُرا پیش آؤں گا میں، آواز نا نکلے اب مُنہ سے" وہ اِتنی سختی سے بولا کے ماروخ آنکھوں میں آنسوں لیے اُسے دیکھنے لگی، پھر دیکھتے دیکھتے چہرا دوسری طرف کر گئی، اُسکے پھر سے ناراض ہونے پر وہاج نے آنکھی میچی، وہ کیوں غصّہ کر گیا؟ پر وہ بھی کیا کرتا وہ بار بار ایسی باتیں بول کر اُسے عجیب محسوس کروا رہی تھی۔ اُسکی حالت کا خیال کرتے وہاج نے سر جھٹکا، کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر انہیں بتا کر گئے تھے کے ماروخ ایکسپیکٹ کر رہی ہے، اور وہاں یہاں اپنے ٹوٹے کندھے اور بازو کے ساتھ ناچا تھا، جو ماروخ نے اچھے سے دیکھا تھا، لیکن پھر وہ اُس سے ناراض ہو گئی تھی، اور اُسکی ناراضگی کی بہت بڑی وجہ وہاج کے جسم پر لگی چوٹیں بھی تھیں، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے وہ وہاج کو اِس حالت میں دیکھے گی، اُسکا دِل کانپ گیا تھا یہ سوچ کر کے خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک دم سے اُسکے قریب ہوتا اُسکے گالوں پر چوم گیا۔

"دیکھو، کتنا معصوم شوہر ہے تمہارا، ٹوٹے جسم کے ساتھ آدھے بیڈ پر بیٹھا کے معافیاں مانگ رہا ہے، کر دو نہ معاف" وہاج کے یہ کہنے پر ماروخ تھوڑا سا اور آگے کو کھسکی تاکہ وہ اُسکے ساتھ آرام سے لیٹ جائے، جس کا بھرپور فائدہ وہاج صاحب نے اُٹھایا تھا۔

"میرا بے بی، میری گلاب جامن" وہاج نے کہا۔

"آم کا لا ہے کیا؟ آم گلاب جامن کہاں سے لگتا ہے آپ کو" وہاج کے گلاب جامن کہنے پر وہ ایک دم اُسے غصّے سے دیکھ کر بولی، جس پر وہاج نے اُسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا، عجیب پاگل بیوی مل گئی تھی اُسے۔

"ارے یار مجھے گلاب جامن پسند ہے تبھی کہا، اب اِدھر آؤ مجھے میرے گلاب جامن کو کھانا ہے تھوڑا سا، اب آواز نہ آئے، خبردار جو مجھے ڈسٹرب کیا" یہ کہتے ساتھ ہی وہ اُسکی گردن میں جھک گیا۔

Clubb of Quality Content

"کیا... کر رہے ہیں ہسپتال میں ہیں ہم" وہ بوکھلا کر وہاج کو پیچھے کرنے لگی مگر وہ اُسکے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے چُکا تھا۔

"ہمم!... جا رہے ہیں بس گھر، چُپ کر و تب تک" یہ بول کر وہ ایک بار پھر اُسکی خُشبو میں کھو گیا، اور اِس بار ماڑوخ نے بھی اُسے نہیں روکا، جانتی تھی پھر سے بولی تو جان کے اور تنگ کرے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پیارے لگتے ہیں نہ بھائی بھابی آپس میں ماشااللہ" وہ لوگ تھوڑی دیر پہلے ہی وہاج اور ماڑوخ کو گھر ڈراپ کر کے نکلے تھے، اور اب وقاص حیا کو اُسکے گھر ڈراپ کر رہا تھا جب وہ گاڑی میں بیٹھی بولی۔

"ہاں جیسے ہم دونوں" وقاص نے سامنے سے یوٹرن لیتے ہوئے نارمل سے انداز میں کہا۔

"جی؟" حیا اچانک سے اپنا سر فون کی سکرین سے ہٹا کر وقاص کو دیکھتے ہوئے بولی، شاید اُسے کوئی وہم ہوا ہو گا، کیونکہ وہ جب سے اُسکے ساتھ کام کر رہی تھی وقاص نے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہی کی تھی اُس سے، بات کی بھی تھی تو بس کام سے متعلق۔

"دیکھو حیا مجھے گھما پھرا کر بات کرنی نہیں آتی، نہ میں ٹائم پاس کرنے والا ہوں کسی بھی چیز کو لے کر" گاڑی حیا کے گھر کے باہر رُک چکی تھی۔

"ظاہر ہے مجھے تم اچھی لگتی ہو" وہ بول رہا تھا جب حیا بول پڑی۔

"ظاہر ہے سے کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ اُسے گھور کر بولی.

"یار مطلب ظاہر ہے اچھی لگتی ہو تبھی تو بات کرنے والا ہوں آگے والی، سُن لو پہلے پھر اپنی یہ زبان چلا لینا" وقاص نے نفی میں سر ہلائے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"توتی؟"اُس نے پیشانی پر بل ڈالے اُلجھن سے پوچھا۔

"زبان، بچے زبان"وقاص نے جواب دیا۔جس پر حیا نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اچھی تو مجھے تم شروع سے ہی لگی تھی، ہاں تھوڑی لڑاکی تھی، پر اب تو وہ بھی نہیں ہو، اور اگر ہو بھی تو میں دیکھ لوں گا، تو سیدھی سیدھی بات یہ ہے کے ویل سیٹلڈ ہوں، ٹھیک ٹھاک کھاتا کماتا بھی ہوں، آپ کے سارے خرچے آرام سے اُٹھا لوں گا انشاللہ، تو بات اتنی سی ہے کے مِس حیا میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں، تو کیا آپ مِس سے میری مسز بنیں گی؟"وقاص نے بہت اطمینان سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا، جو وقاص کو ہی دیکھ رہی تھی، حیا کے چہرے پر ہلکی سے مسکان تھی، جو وقاص نے بھی نوٹ کی تھی۔اُسکے مسلسل چُپ رہنے پر وقاص نے آئیبرو اُچکا کر اُسے سے پوچھا جیسے کہہ رہا ہو کچھ تو بولو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، لیکن اُسکے لیے آپ کو پراپر طریقے سے میرے گھر والوں سے بات کرنی ہو گی، وہ بھی اپنے گھر والوں سمیت، انکی ہاں ہوئی تو میری تو ہاں ہے ہی، چلتی ہوں، کل ملاقات ہو گی، اور ہاں.... بچی نہیں ہوں میں، بڑے آئے" یہ بول کر وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اُتر گئی، پیچھے وہ گاڑی میں بیٹھا قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

"پیار سے کہا تھا" وہ تھوڑی اُونچی آواز میں بولا، تاکہ شیشے سے باہر اُسے آواز چلی جائے، وقاص کی آواز سُن کر حیا نے پلٹ کر اُسے دیکھا، اور اُسے زبان چڑھا کر فورن سے گھر کے اندر چلی گئی، اور وہ اُسکی یہ حرکت دیکھ کر ہنستے ہوئے سر جھٹک کر گاڑی سٹارٹ کر گیا، اور اگلے ہی لمحے گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر ہواؤں سے بات کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"ہمت تو اُس میں بہت ہے بھائی، لیکن اِتنی نہیں کے وہ بغیر کسی کی مدد کے دادا جان کے کمرے تک آ گیا، کوئی تو چیز ہے جو ہم نظر انداز کر رہے ہیں" وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے تھے جبکہ

مارُوخ اور بہامین اُوپر تھیں، اور ہان نے بہت کہہ کر وہاج کو یہاں بلوایا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے اُن دونوں کو اب کوئی بھی نقصان پہنچا پائے، ویسے بھی بہامین نے کہا تھا کے مارُوخ کا اِن دِنوں میں اکیلے رہنا ٹھیک ہے بھی نہیں، وہاج سارا دِن گھر نہیں ہوتا آفس کے کام سے، حالانکہ اُس نے مارُوخ کی وجہ سے کچھ چھٹیاں لیں تھیں، مگر کب تک وہ چھٹی کر سکتا تھا؟ کوئی تو چاہیئے تھا اُسکی دیکھ بھال کے لیے، تبھی بہامین نے اور ہان سے کہا تھا کے وہ وہاج کو کہے کے مارُوخ کے ساتھ یہاں شفٹ ہو جائے، ویسے بھی گھر اور ہان اور وہاج دونوں کا تو ہے، اِس وجہ سے اب وہ یہاں آ گئے تھے۔

"ہم" نہیں وہاج! اور ہان مخدوم کبھی کوئی چیز نظر انداز نہیں کرتا، بس ایک بار وہ چیز کنفرم ہو جائے" اور ہان اپنے سامنے پڑی کچھ فائلز پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"ارے واہ! آج تو دونوں بھائی ساتھ بیٹھے ہیں" وہ دونوں ابھی آپس میں بات کر ہی رہے تھے جب لاؤنج کے سامنے والے دروازے سے ناصر صاحب اندر آتے ہوئے نظر آئے اور انہوں نے اُن دونوں کو وہاں بیٹھا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ بھی آیئے، بیٹھیں نہ انکل" وہاج اُن سے مل کر مسکراتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا کہنے لگا، جبکہ اورہان انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کال آئی تھی آپ کو رحمان آغا کی، کیا کہہ کر ٹالا آپ نے اُسے؟" اورہان نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا، جس پر انہوں نے سیریس ہو کر اورہان کو دیکھا۔

"ہاں بیٹا، ٹال تو دیا تھا میں نے اُسے پر پتہ نہیں کب تک ٹال سکتا ہوں...؟ وہ آدمی کیسا ہے تم جانتے تو ہو، مجھے تو سمجھ نہیں آتا کے کس طرح اُسکے سوالوں کا جواب دوں، خیر چھوڑو تم اِن باتوں کو، اور ٹینشن مت لو میں سنبھال لوں گا اُسے، میں یہاں بس یہ اِس فائل پر سائن کروانے آیا تھا تم سے، یہ نئ فیکٹری کے لیے کچھ رولز سیٹ کروائے ہیں کروائے ہیں اُسکے لیے سب امپلائز کہہ رہے تھے کے تمہاری اپروول مل جائے تو اچھا رہے گا" انہوں نے پریشانی سے کہتے ہوئے وہ فائل اورہان کے سامنے کی، جس کو پکڑتے ہوئے اورہان نے سمجھے والے انداز میں سر ہلا کر سائن کر کے انہیں پکڑا دی.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ بہت کچھ کر رہے ہیں ہمارے لیے انکل"

"ایسا مت کہو بیٹا، اِرشاد میرا دوست کم بھائی زیادہ تھا، اور تم لوگ میرے اپنے بچوں جیسے ہو" انہوں نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے وہاج کے کندھے پر تھپتپاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا اور ہان بیٹا میں نکلتا ہوں، آفس میں بھی تھوڑا کام ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھایئے گا" اور ہان نے صوفے سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے انہیں جاتا دیکھ کر اپنی قمیض کی سلوٹیں ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"میں وعدہ نہیں کرتا لیکن کوشش ضرور کروں گا" وہ بولے تو اور ہان نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا، انہوں نے اُسکی سچ میں بہت مدد کی تھی۔

"شام کو مائیکل سے میٹنگ ہے میری،

"اکیلے جائیں گے آپ؟ سوری ٹو سے پر کیا دماغ ٹھیک ہے آپ کا؟"

"پہلی بار نہیں جا رہا اُسکے پاس، آلریڈی 7 سال کام کر چکا ہوں اُسکے پاس وہ بھی اکیلے ہی" اورہان نے وہاج کے کندھے کو پکڑ کر ہلکا سا دبایا جس پر وہ ایک دم درد سے کہرایا۔

"تب تک آپ اُسکا ہر کام پورا کرتے تھے بھائی، اور تب آپ نے اُسے وہ جعلی سوٹ کیس نہیں بھجوایا تھا اُسے" وہاج نے اورہان گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا، جس پر اُس نے وہاج کو اُٹلی اور بڑی گھوری سے نوازا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں تو کیا اور یجنل بھیج دیتا؟اِتنی سالوں کی محنت کے بعد وہ چیز ہاتھ آئی ہے میرے،اور بس اب کچھ وقت رہ گیا ہے ہمارے دشمنوں کی بربادی میں، پھر پکا انکی بربادی کی آتش بازی مل کر دیکھیں گے "اور ہان نے کہا۔

"ویسے بھی آپ ٹوٹے ہاتھ اور لنگڑی ٹانگ کے ساتھ آ کے کیا ہی اُکھاڑ لیں گے ؟"وہاج نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا، جس پر اور ہان نے اُسے گھورا،اور پھر نفی میں سر ہلائے اُوپر سڑھیوں کی طرف چلا گیا۔اُس کے جاتے ہی اور ہان کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی، جو وہ کرنے جا رہا تھا شاید وہ چیز آج کی نیوز کی سب سے بڑی خبر بننے والی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تو اب کیا کرے گا تم؟"بہامین مارُوخ کے لیے ابھی ابھی ملکہ شیک بنا کر لائی تھی جو وہ بیڈ پر بیٹھی پی رہی تھی،اور بہامین اُسکے ساتھ بیٹھی ہی اپنے فون پر کچھ دیکھ رہی تھی۔

"میں نے کیا کرنا ہے بھلا، جو کریں گے اورہان ہی کریں گے، میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے اُس گھٹیا شخص نے میرے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی، میرے شوہر کے بھیجے گئے خطوط کو اپنا نام دے دیا، اچھا ہوا مر گیا، جیسا باپ ویسا ہی بیٹا تھا اُسکا، اُسکے باپ کی وجہ سے میں نے اور اورہان نے اپنے ماں باپ کو کھو دیا، اور اِس معاملے میں تو میں بلکل بھی اپنے شوہر کے لیے کمزوری نہیں بنوں گی ماروخ، بلکہ میں چاہتی ہوں کے وہ اُن لوگوں کا اِتنا بُرا حشر کریں کے وہ لوگ اچھے سے یاد رکھیں کے لوگوں کا گھر تباہ کرنے کی کیا سزا ہوتی ہے" وہ بولتے بولتے ایک دم چُپ ہو گئی، جبکہ ماروخ اُسکی طرف نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے اُسکے بازو پر ہاتھ رکھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اَم کو یہی اُمید تھا تم سے، اَم جانتا تھا کے تم بہت سمجھدار ہو، سب ٹھیک ہو جائے گا، فکر مت کرو تم" اُس نے بہامین کے گال پر تھپتھپاتے ہوئے پیار سے کہا۔ جس پر بہامین مسکرا دی۔

"خیر چھوڑو، یہ دیکھو یہ کتنا کیوٹ ڈریس ہے بے بی کے لیے، یہ لے لیتے ہیں" بہامین نے آگے ہو کے اپنے فون پر ان لائن بچوں کے کپڑے اُسے دیکھاتے ہوئے کہا۔

"دااوس پیژندل شوی، زمامد°ری، اوتاسو، اودالاھم دھغہ ډہ راتہ°°نہ°یروخت دی"

(ابھی تو پتہ چلا ہے یار اَم کو، اور تو اور اِسے آنے میں ابھی بہت وقت ہے) مارُوخ نے ہنس کر کہا۔

"تم چھوڑو میں خود دیکھ لوں گی" بہامین اُسے گھور کر بولتی خود سے دیکھنے لگی، اور ساتھ ساتھ مارُوخ کو بھی دیکھانے لگی۔

"اچھا تم یہ دیکھو، میں ذرا کچن میں چکر لگا آؤں، دیکھوں ذرا ملازمہ کو کہا ہوا تھا میں نے کام کا اُس نے کیا ہے کے نہیں، آرام کرو تم" بہامین مارُوخ کو پیار سے کہتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کر دروازے کی جانب آئی اور کھول کر باہر چلی گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

دروازہ کھلا۔ وہ اندر آیا، کمرے کے بیچ و بیچ لگے بیڈ پر وہ مشینوں میں جکڑا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا، وہ اُسے ایک نظر دیکھ کر قدم قدم چلتے ہوئے آگے آیا، اور آکر اُسکے بیڈ سائڈ پر لگی کُرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہو مائیکل؟" اورہان نے اُس سے پوچھا، جس کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا، اور وہ اورہان کو خونخار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اُسے خود کو غصّے سے دیکھتا پا کر اورہان نے اُسے نظریں چھوٹی کیے گھورا۔

"کیا لگا تھا تمہیں؟ بچ جاؤ گے؟ مجھے کچھ پتہ نہیں چلے گا؟ کیوں نا ایسا کہا جائے کے پتہ تو مجھے بچپن سے سب تھا اور میں تمہارے پاس آیا ہی بدلے کے لیے تھا؟ یاد ہے وہ رات جب تم اُن دو بچوں کو مارنے کے لیے گلی گلی بندوق لے کر پھر رہے تھے یاد ہے؟ مگر افسوس کے وہ تمہارے ہاتھ نہ آسکے، تو دیکھو اُن میں سے ایک آج تمہارے ہی سامنے موجود ہے، تمہارا چہرا اُس رات میں اچھے سے دیکھ چُکا تھا اور کبھی نہیں بھول سکا تھا، پر تم میرا چہرا نہیں دیکھ سکے تھے، یو نو وٹ تمہیں پتہ بھی نہیں چلا کے تم نے سانپ کو دودھ پلایا، اور اب وہی سانپ تمہیں ڈسے گا، اور

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

ہاں وہ سوٹ کیس جو تھا وہ ہے میرے پاس فکر نا کرو اُسکا ٹھیک استعمال کرنا میں اچھے سے جانتا ہوں" وہ بول رہا تھا اور مائیکل کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں، مائیکل کو کافی عرصے سے سانس کا مسئلہ تھا، جس کی دوائیاں وہ کیا کرتا تھا، مگر اورہان نے کب اُسکی یہ دوائیاں بھی بدلوانی شروع کر دی تھیں کسی کو پتہ ہی نہیں چلا تھا، اور اب وہ بیماری بگڑ کر اور بدتر ہو گئی تھی، وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے چہرے سے ماسک ہٹانے لگا مگر اورہان نے ایک دم اپنا بھاری ہاتھ اُسکے ماسک پر رکھ کر آکسیجن سیلنڈر کا پریشر تیز کر دیا جو وہیں ساتھ بیڈ پر پڑا تھا، مائیکل کی آنکھیں پھیل گئیں، اُسکا چہرا لال ہونا شروع ہو گیا تھا، اورہان سپاٹ چہرے سے بس اُسے دیکھ رہا تھا، وہیں منظر جو سالوں پہلے اُس نے دیکھا تھا جب ارشاد مخدوم کو مارتے ہوئے مائیکل اُنکی جان نکلتے ہوئے آرام سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔

"وہ کون ہے میں جان چکا ہوں" یہ وہ آخری بات تھی جو اورہان نے مائیکل کے کان کے قریب ہلکی آواز میں کہا تھا، جسے سُن کر مائیکل نے نظریں ٹیڑھی کر کے اورہان کو پھیلی ہوئی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

ایک،دو، تین !اُسکا جسم ساکت ہو گیا۔آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کر ساکت ہو گئی۔ہر ہلچل ختم ہو گئی،اور وہ بھی۔مائیکل کے سارے آدمی اور ہان کب خرید چکا تھا کسے کو معلوم ہی نہیں ہوا۔

وہ کمرے سے باہر نکلا تو مائیکل کا آدمی وہیں گن لے کر کھڑا تھا،اور ہان کے باہر آتے ساتھ ہی الرٹ ہو گئے۔

"اِسکا بیٹا آئے تو اُسے سی سی ٹی وی فوٹیج صحیح سلامت ملنی چاہیئے"اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے وہ مصروف سے انداز میں اُس آدمی سے بولا،وہ چاہتا تھا کے جارج کو سب پتہ چلے، کیونکہ کم گھٹیا انسان تو وہ بھی نہیں تھا،نا جانے کتنی لڑکیوں کی زندگیاں برباد کی تھیں اُس نے۔

"جی سر"اُس آدمی نے جواب دیا تو اور ہان بغیر کسی کو دیکھے وہاں سے چل پڑا،کاریڈور میں گارڈز کی لائن تھی دونوں طرف،اور وہ بیچ میں اپنی شرٹ کے دونوں بازو فولڈ کرتے ہوئے سے چلتا جا رہا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"مٹن پلاؤ بنا ہے؟" وہ کچن میں ملازمہ کے ساتھ کھڑی کھانے کے انتظامات دیکھ رہی تھی جب اُسے پیچھے سے مارُوخ کی آواز آئی۔

"تم نیچے کیوں آگئی؟ ریسٹ کرتی نہ"، بہامین نے کہا۔

"اوہو، کچھ نہیں ہوتا اَم کو، اور ابھی تو شروع کے دِن ہیں، فکر نا کرو تم" وہ وہیں کُرسی کا سہارا لیتے ہوئے کچن میں پڑے ٹیبل چیئر پر بیٹھ گئی۔

"لالا کو بہت پسند تھا" مارُوخ نے کہا تو بہامین نے پلٹ کر اُسے دیکھا، جو سر جھکائے ٹیبل کو دیکھتے ہوئے اُس پر اُنگلیاں چلا رہی تھی۔ اُس نے آکر مارُوخ کے ہاتھ ہر ہاتھ رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُداس نہیں ہو، میں ہوں نہ!" بہامین نے اُسکے گال پر تھپکی دیتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"زہ فکر کوم چہ°° و مرہ ممکنہ وي، °ر بیا ھم زما ور یاد یږ°ي"
(میں جتنا کم ہو سکے اُتنا سوچتی ہوں مگر پھر بھی بھائی یاد آ ہی جاتے ہیں) وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے رو پڑی تو بہامین کی آنکھوں میں بھی آنسوں آ گئے، سب کو اپنے گئے ہوئے پیارے یاد آنے لگتے ہیں۔

"اچھا بس، چُپ! نازیہ زرا فریج میں سے شیک نکال کر دینا" بہامین نے ملازمہ کو کہا تو وہ فٹافٹ سے فریج میں سے ملک شیک نکال کر گلاس میں ڈالنے لگی۔

"جی میم" ملازمہ نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کھانا بس تھوڑی دیر میں بن جائے گا، تب تک تم تھوڑا ملک شیک پیو، اور ہاں یہ کوکیز بھی ہیں، یہ بھی کھا لینا پیٹ بھر جائے گا تھوڑا" بہامین جلدی جلدی سب کام کرتے ہوئے بولی اور کوکیز سے بھرا ڈبہ ماروخ کے سامنے لا کر رکھتے ہوئے کہا، اِتنی دیر میں ملامہ نے شیک والا گلاس بھی لا کر رکھ دیا، ماروخ بس اُسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی، اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ بہامین کو کبھی ایسے بھی دیکھے گی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"موسم بہت عجیب ہو رہا ہے پتہ نہیں یہ کہاں رہ گئے ہیں؟ آم کو تو بہت ڈر لگ رہا ہے بہامین" وہ دونوں لاونج میں بیٹھی تھیں، کھانا کب کا تیار ہو گیا تھا، اور بہامین نے ماروخ کو کھلا بھی دیا تھا کیونکہ اُسے بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہاج اور اورہان ابھی تک آئے نہیں تھے، وہاج نے تو اپنے آفس کے کام سے کہیں جانا تھا اُس نے کہا تھا ماروخ کو کے وہ دوپہر تک آجائے لیکن اب رات کے 11 بج رہے تھے وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ ماروخ کو موسم کی وجہ سے بھی عجیب ڈر لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کیوں طبیعت خراب کر رہی ہو، آجائیں گے کام ہو گا نہ کوئی، اچھا دیکھو ٹی وی لگاتے ہیں" بہامین نے اُسکا دھیان لگانے کے لیے ٹی وی آن کر دیا۔ باہر کالے سیاہ بادلوں کی وجہ سے اندھیرا چھا گیا تھا، لاؤنج کی بڑی بڑی کھڑکیوں سے باہر بوندا باندی ہوتی نظر آرہی تھی۔ بہامین وہیں سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی باہر لان میں ملازم بھیگنے والا سامان پیچھے گیراج میں لے جا رہے تھے۔ وہ نظریں پھیر گئی۔ اُسے صرف اورہان کا انتظار تھا، وہ تو بتا کے بھی نہیں گیا تھا کے کہاں جا رہا ہے، وہ نیچے آئی تھی تو اُسکے پوچھنے پر ملازم نے بتایا تھا کے صاحب تو چلے گئے ہیں، وہ آنکھیں بند کر کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے لیٹی ہوئی تھی۔

Clubb of Quality Content

"جی ہاں ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کے، پاکستان کا نامی گرامی مجرم مائیکل جیمز کی آج موت ہو گئی ہے"

وہ ایک دم آنکھیں کھول کر اُٹھ بیٹھی۔

"پولیس کتنے ہی وقت سے اِس مجرم کی تلاش میں تھی مگر ہر بار یہ پولیس کی گرفت سے فرار ہو کر کہیں چھپ جاتا تھا لیکن آج، ہمیں خبر ملی ہے کے وہ اپنے خوفیہ اڈے میں آج مری ہوئی حالت میں پایا گیا ہے، جی ہاں ناظریں جیسے کے آپ دیکھ سکتے ہی اُس کے سارے آدمیوں کو اپنی گرفت میں لے رہی ہے، پولیس کا کہنا ہے کے انہیں کسی انجان نمبر سے کال آئی تھی جس کے بعد انہیں مائیکل جیمز کی موت کی خبر ملی، مزید جاننے کے لیے...." مارُوخ نے آواز آہستہ کر لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہہ شوي دي؟"

(کیا ہوا؟) مارُوخ نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو بہامین جو ٹی وہ دیکھتی جا رہی تھی اچانک ہوش میں آئی۔

"نہ ھیہ نہ"

(نہیں کچھ نہیں) بہامین نے اپنا چہرا نارمل کرتے ہوئے کہا، تو ماروخ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔اِتنے میں باہر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو ماروخ اچانک صوفے سے اُٹھی، تو اُسکی کمر میں کھچ پڑی۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟ آرام سے نہیں اُٹھ سکتی؟ بیٹھو آرام سے وہاج بھائی اندر ہی رہے ہوں گے" بہامین نے اُسے ڈانٹ کر کہا، تو وہ معصوم سا مُنہ بنا گئی۔

"بیٹھو تم میں ذرا آتی ہوں" بہامین صوفے سے اُٹھ کر کہتے ہوئے چلی گئی، اُسے اورہان کو کال کرنی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"سارے شیڈز بند کرواد و فوزیہ باہر سے، اور گلاس ڈورز بھی بند ہی رکھنا جب تک بارش نہیں رُکتی، ورنہ سارے چھینٹے اندر آئیں گے" بہامین نے ملازمہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو باہر سے اندر کی طرف آرہی تھی، اور بہامین کی بات سن کر ساری کھڑکیاں بند کرنے لگی تھی۔

"میم آپ بھی اندر آجائیں" ملازمہ نے بہامین کو کاریڈو میں بڑے شیشے کے دروازے کی طرف کھڑا دیکھا تو اُسکا خیال کر کے کہا، تاکہ وہ یہ والا دروازہ بھی بند کر دے۔ بہامین جو وہیں دروازے پر کھڑی باہر لان کی طرف نظریں جمائے ہوئی تھی، کیونکہ لان کے سامنے سے مین گیٹ نظر آتا تھا۔ ملازمہ کے بلانے پر ایک دم ہوش میں آتی اُسکی طرف دیکھا، پھر سر جھٹک کر بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں آپ جاؤاب، یہ میں خود ہی بند کر دوں گی" اُس نے نرمی سے ملازمہ سے کہا تو وہ جی میم کہتی ہوئی وہاں سے اپنے کوارٹر کی طرف چلی گئی۔ بہامین پھر سے نظریں موڑے مین گیٹ کو گھورنے لگی۔ دروازہ کھول کر کھڑی ہونے کی وجہ سے بہامین کے چہرے پر بارش کی ہلکی ہلکی چھینٹے پڑ رہی تھی، وہ سفید اور کالے رنگ کے کنٹراس والے سوٹ میں ڈوپٹے کو آگے ڈالے

بالوں کا نارمل سے جوڑا کیے اپنی کسی سوچ میں گُم تھی، جب کسی نے ایک دم سے پیچھے سے آکر اُسکے مُنہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا، بہامین کو دروازہ کو پکڑے گم سُم سی کھڑی تھی ایک دم ہڑبڑا کر پیچھے مڑنے لگی لیکن اُسکی نظریں اُس ہاتھ پر پڑی جو اُسکے چہرے پر تھا، اُس ہاتھ پر کالے رنگ کا گلوز چڑھے ہوئے تھے، وہ اپنے ہاتھ مار کے اُس ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ گھبرا کر اپنا ہاتھ بھی ٹھیک سے ہلا نہیں پا رہی تھی، جب اچانک کسی نے اُسے ایسے ہی چہرے پر ہاتھ رکھے پیچھے کی طرف کھینچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے اَم سے کہا تھا کے آپ جلدی آجائے گا، جھوٹ کیوں بولا اَم سے؟" وہ بیڈ پر بیٹھی وہاج کو گھور رہی تھی جو ڈریسنگ کے آگے کھڑا اپنے گیلے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے شیشے سے اپنی ناراض بیوی کو دیکھ رہا تھا، وہ ابھی ابھی نہا کر باتھروم سے نکلا تھا۔

"کس نے کہا کے میں نے اپنی جان سے جھوٹ بولا؟ایسے کہتے ہیں بھلا؟میں نکلنے کی لگا تھا کے اچانک ایک میٹنگ آگئی تھی،میٹنگ تھی بھی انٹرنیشنل گروپ سے تو میرا وہاں ہونا ضروری تھا جاناں" وہ ماروخ کی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں رکھا،جس کے مطلب تھا اب وہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرے،جسے سمجھتی وہ مسکرا کر وہی کرنے لگی۔

"تو آپ کو کس نے کہا ہے کے نوکری کرتے رہیں،آپ اورہان بھائی کے ساتھ بھی کام کر سکتے ہیں" ماروخ نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں میں کر سکتا ہوں بے بی،پر میں فلحال اپنا سیٹ اپ کرنا چاہ رہا ہوں،وہ زمین جس کی میں نے بات کی تھی،انشااللہ کچھ دِنوں تک خرید لوں گا میں،پھر دیکھنا وہاں اپنی کمپنی بنے گی، انشااللہ،بھائی سے بھی مشورہ کر لیا ہے میں نے،آپ کیا کہتی ہیں بتائیں؟" ماروخ اُسکی باتیں بڑی غور سے سُن رہی تھی۔

"آم کو کیا پتہ اِن باتوں کا، جو آپ کو ٹھیک لگتا ہے کریں، پر گھر جلدی آیا کرے آپ، آم کو جھوٹے وعدے نہیں پسند، لالا سے بھی آم یہی کہتے تھے۔

"وہ مُنہ پھلا کر بولی تو وہاج کو بہت پیاری لگی، لیکن اُسکی آخری بات سُن کر وہاج کا چہرا تھوڑا سیریس ہوا۔

وہاج نے اُس سے کھانے کا پوچھا اور تو اُس نے بتایا کے بہامین نے اُسے کھانا کھلا دیا تھا، اور وہاج نے کہا کے اُسے بھوک نہیں کیونکہ وہ آفس میں ہی چائے وغیرہ کے ساتھ کچھ کھا کر آیا تھا، جس وجہ سے اب اُسے بھوک نہیں۔ وہ مارُوخ کو اپنے ساتھ لیٹا کر خود بھی لیٹ گیا اور اُسکا سر اپنے بازو پر رکھ کر مارُوخ کے بال سہلانے لگا، جس سے اُسے سکون کی نیند آجائے، اور مارُوخ کو سُلا رہا تھا لیکن اُسکا دھیان اب کہیں اور تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ آنکھیں پھلائے اُسے دیکھ رہی تھی جو ہنسی دبائے آرام سے اُسکے مُنہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا، ابھی وہ کچھ دیر اور کھڑا ہوتا کے بہامین نے اچانک اپنے دانتوں سے اُسکے ہاتھ پر کاٹا، جس پر وہ ایک دم اپنا ہاتھ ہٹا کر بہامین کو گھورنے لگا۔

"یہ کوئی طریقہ ہے اپنے ہی گھر آنے کا؟ وہ بھی چوروں کی طرح؟ پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی، ایک تو اتنی تیز بارش کی وجہ سے میں ڈری ہوئی تھی اُوپر سے آپ نے آ کے مجھے ڈرایا اور ہان، دفع ہو جائیں یہاں سے" وہ مسلسل ڈر اور بارش کی وجہ سے ہوتی ہلکی ہلکی ٹھنڈ کی وجہ سے کپکپاتے ہوئے اُسکے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے بولتی جا رہی تھی، وہ سچ میں ڈر گئی تھی اُسے لگا کے کوئی اُسے کڈنیپ کر کے لے جا رہا تھا۔

"مجھے لگا کے کوئی مجھے اغوا...." ابھی وہ بات پوری کرتی کے اچانک ہی اور ہان اُسکے چہرے کے بہت قریب ہو گیا، جس سے بہامین ایک دم خاموش ہو گئی۔

Clubb of Quality Content

"مرا نہیں ہوں ابھی میں، زندہ ہوں، اور جب تک میں زندہ ہوں، کوئی تمہاری خوشبو کو بھی نہیں چھو سکتا" اپنی مرنے والی بات پر بہامین کی آنکھوں میں آئے ڈر کو وہ اچھے سے محسوس کر چکا تھا، تبھی اُسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے سامنے دیوار سے پِن کرتا وہ اُسکے قریب آیا۔

"سوری" یہ پہلی بار تھا جب شاید اُس نے اپنی غلطی مانی تھی، وہ بھی اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے، اور ہان کی زبان سے معافی کا لفظ سُن کر بہامین کے چہرے پر مسکراہٹ آئی، وہ چہرا جھکا گئی، جب اچانک زوردار بجلی کڑکی تھی جس سے وہ ڈر سے اپنے ہاتھ اُسکی گرفت سے چھڑائے اور ہان کے سینے سے زور لگ گئی، اور کانپنے لگی۔ اُسے ایک دم اپنے ساتھ لپٹا دیکھ کر اور ہان ایک دم حیران ہوا، پر پھر خود کو نارمل کرتا اُسکے سر کو دیکھنے لگا جو اور ہان کے سینے سے لگا تھا، اور ہان نے داد دینے والے انداز میں آئیبرو اُچکائی۔

"کر دی نہ گڑبڑ" اور ہان کی آواز بہامین کے کانوں میں پڑی تو اُس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا، یہ کیا کر دیا تھا اُس نے، وہ ایک دم اور ہان سے دور ہو کر پیچھے کی طرف جانے لگی لیکن اُس نے ہاتھ بڑھا کر بہامین کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھینچ کر ایک ہی جھٹکے میں اپنی گود میں اُٹھا لیا۔

"شروع تم نے کیا تھا ختم میں کروں گا" وہ بہامین کے کان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولا، اورہان کے آدھے سے زیادہ کپڑے گیلے ہو گئے تھے کیونکہ وہ باہر سے آیا تھا، اُسکی سفید شرٹ گیلی ہو کے اُسکے کسرتی جسم سے چپکی ہوئی تھی جس سے اُسکے ماسلز اچھے سے واضع ہو رہے تھے، بہامین نے اُسکے سینے ہر ہاتھ رکھے دُور ہونے کی کوشش کرنے لگی پر یہ ناممکن تھا۔ بہامین کے بال بارش کے پانی کی وجہ سے گیلے ہو گئے تھے جو اُسکے چہرے سے چپکے ہوئے تھے، وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اورہان نے لا کر اُسے کچن کی شیلف پر بیٹھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ی... یہاں... کیوں؟" اُس نے گھبرا کر پوچھا۔

"تھکا ہوا آیا یوں یار، پانی تو پی لینے دو" اورہان یہ بول کر اپنے لیے پانی کی بوتل میں سے پانی گلاس میں ڈالنے لگا، اُسکی بات کا مطلب پہلے تو بہامین کو سمجھ نہیں آیا، لیکن جب آیا تو اُسکا پورا

چہرا لال ہو گیا، اور وہ اورہان کی پیٹھ کو گھورنے لگی جو کھڑا اپنے لیے پانی ڈال رہا تھا اور اب پلٹ کر اُسکے پاس آ گیا تھا۔

"مجھے پیاس نہیں..." اورہان نے گلاس لا کر بہامین کے سامنے کیا تو وہ انکار کرنے لگی لیکن اُسکا چہرا دیکھ کر چُپ چاپ پانی پینے لگی، ابھی وہ پانی پی ہی رہی تھی جب اورہان نے اُسکے قریب ہوتے اُسکے گال پر اپنے لب رکھے، بہامین کو ایک زوردار کھانسی لگی وہ گلاس اپنے مُنہ سے ہٹائے زور زور سے کھانسنے لگی، اور گلاس اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر کے ٹوٹ گیا۔

لیکن اورہان نے اُسکے قریب آتے ساتھ فورن سے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب کرتے اُسکی کھانسی کو روک دیا، وہ آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھنے لگی جو اُس پر جھکا بہامین کی ساری سانسیں کھینچنے کے چکروں میں تھا، بہامین کا ڈوپٹہ وہیں کچن کے فرش پر گر چُکا تھا، وہ اُسے گود میں اُٹھائے اُسی حالت میں کچن سے باہر آیا بہامین نے اپنے دونوں ہاتھوں سے گرفت اُسکی گردن کے گرد باندھ لیں، جیسے جیسے وہ سیڑھیاں چڑھتا جا رہا تھا بہامین بھی اُس میں کھو رہی تھی، وہ کمرے میں آیا اور پاؤں مار کے کمرے کا دروازہ زور سے بند کیا، بیڈ کے قریب آتا اُس نے بہامین

کو بیڈ پر لیٹایا، وہ گہری گہری سانسیں لیتی اپنا سانس بحال کرنے لگی جب پھر سے اُسے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی وہ ایک دم سے کمفرٹر اُٹھا کر پورا کا پورا اپنے مُنہ پر ڈال گئی، اُس نے شیشے سے بہامین کی یہ حرکت دیکھی تو پورے کمرے میں اورہان کا قہقہ گونجا، جسے سُن کر وہ کمفرٹر میں چھپی بھی ہنس پڑی، بہامین کو محسوس ہوا کے وہ اُسکے ساتھ آ کے لیٹا ہے، اورہان نے جب اُس پر سے کمفرٹر ہٹایا، تو وہ اورہان کو دیکھ کر ہنس پڑی، جو اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"چھوٹی بچی مل گئی ہے مجھے لگتا ہے" وہ نفی میں سر ہلائے بولا تو بہامین نے ہاں میں سر ہلایا، جیسے کہہ رہی ہو ہاں بلکل، اورہان نے اُسکی حرکت پر بہامین کو گھورا، اور پھر اُسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھتا اُسکی گردن میں مُنہ چھپا گیا، وہ آنکھیں بند کیے اُسکے لمس کو محسوس کرنے لگی، بہامین نے دیکھا کے باہر ابھی بھی بارش ہو رہی تھی، اُس نے نظریں اپنی طرف کی تو اورہان کے گھنے بالوں سے بھرے سر کو اپنہ گردن پر جُھکا دیکھا، وہ اُس کے سر کو چومتے ہوئے اُس میں اپنے ہاتھ سہلانے لگی، اور پھر وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی۔ جس سکون کی تلاش میں وہ دونوں تھے، اب وہ شاید اُنہیں مل چُکا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤ ❤❤❤❤❤

"اِس فوٹیج سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا، یہ بس اُس نے تمہیں دیکھانے کے لیے محفوظ رکھوائی ہو گی یہ میں گیرنٹی سے کہہ سکتا ہوں"

"اُس نے میرے باپ کو مار ڈالا اور میں آرام سے بیٹھو؟" جارج اُس آدمی کے پاس بیٹھا بول رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر اُسکا کچھ بگاڑنا ہے تو ہمیں اُسکی کمزوری پکڑنی ہو گی، اور یہ ہے اُسکی دکھتی رَگ" سامنے کھڑکی کے پاس کھڑے آدمی نے پلٹ کر کہا اور ایک تصویر ٹیبل پر پھینکی، جارج نے فورن سے اُس تصویر کو دیکھا۔

ہاتھ میں وِسکی کا گلاس تھامے وہ اُسے دیکھ رہا تھا، جو اُس آدمی کی بات سُن کر چونکا تھا۔

"کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے ہم یہ کر سکیں گے؟" جارج نے اُس سے پوچھا۔

"ہم نہیں! "یہ کرے گا" اُس آدمی نے ایک اور تصویر جارج کے سامنے رکھی، جسے دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"مگر یہ تو..." جارج نے کچھ کہنا چاہا۔

"جانتا ہوں کیا کہنے والے ہو تم، پر کھیل تو ابھی باقی ہے" وہ آدمی اپنی بات کہہ کر دوبارہ سے پلٹ گیا اور جارج اُن تصویروں کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا مطلب ہے ابھی نہیں آسکتا؟ ہماری ٹکٹس ہو چکی تھیں تو پھر اب کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟ میں نے تمہیں کہا تھا کے کراچی والی ساری پراپرٹی سیل کر کے سوکانتو کے سارے پیسے چکادو؟ یہ کام تو ہو گیا تھا تو اب کیا پریشانی ہے بھلا؟" رحمان صاحب جو پچھلے دو مہینوں سے چھپتے پھر رہے تھے وہ بالآخر واپس آنے ہی والے تھے کے ناصر صاحب نے انہیں روک دیا۔

"سوری سر! سوکانتو نے کہا تھا کے اُس کا بیٹا آئے گا اور وہ خود پیسے آپ کے ہاتھوں سے لے کر جائے گا، وہ کہہ رہا تھا کے آپ کے کسی آدمی پر اب بھروسہ نہیں کر سکتا، اِسلیے وہ بینک ٹرانسفر جیسے فراڈ کی توقع آپ سے کر سکتا ہے، تبھی وہ اب اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بھیجے گا وہ بھی صرف ایک ہفتے میں" ناصر صاحب نے رحمان آغا کو بتایا تو وہ غصّے سے پھٹ پڑا۔

"اُسکی اتنی ہمت کے مجھے فراڈ کہے؟ اُسکی ڈیل پوری کرنے کا میرا پورا ارادہ تھا یہ بات تم بھی جانتے ہو، بڑا اسمگلر ہے تو کسی بھی طرح کی بکواس کرے گا سالا، آنے دو اُسکے بیٹے کو یہ چیپٹر اب بند کر کے ہی واپس آؤں گا میں" رحمان آغا نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی سر، جیسا آپ کو بہتر لگے" ناصر صاحب نے یہ بول کر فون کاٹ دیا، اور فون کو دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے آفس روم سے باہر چلے گئے، شاید انہیں آفس میں آج دیر ہو گئی تھی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے اُسکی آنکھ کُھلی، وہ دائیں ہاتھ سے اپنی آنکھ مسلتے ہوئے انگڑائی لے کر پلٹی اور اپنا ہاتھ بیڈ کی دوسری سائڈ پر رکھا، بہامین کو جب محسوس ہوا کے وہاں کوئی نہیں ہے تو وہ پوری طرح آنکھیں کھول گئی، اپنے اُوپر موجود کمفرٹر کو اپنے اُوپر ٹھیک سے لپیٹے وہ جب اُٹھ کر بیٹھی تو اُسکی نظریں ڈریسنگ روم کے اندر پڑی جہاں وہ شرٹ لیس الماری کی طرف چہرا کیے کھڑا تھا، شاید وہ اپنی شرٹ ڈھونڈ رہا تھا، بہامین نے اپنے بال کان کے پیچھے اڑیسے، وہ چُپ چاپ اُٹھ کر باتھروم میں گھسنے کی پوری تیاری میں تھی، ابھی وہ کمفرٹر کو ہٹائے بیڈ سے اُٹھتی کے اُس نے الماری بند ہونے کی آواز سنی، بہامین کے پاؤں جو وہ بیڈ سے اُتارنے لگی تھی فورن سے واپس اُوپر کر گئی، اور ہان ہاتھ میں کالی بنیان اور کالی ہی شرٹ لیے وہاں سے باہر آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کہاں؟" وہ مصروف سے انداز میں اپنی بنیان پہنتے ہوئے بولا، بہامین تو اُسے ہی دیکھتی جارہی تھی۔

"کیا؟" اُسکے سوال پر وہ ایک دم ہڑبڑا کر بولی۔

"مجھ سے چُھپ کر واشروم جارہی تھی؟" اورہان نے ایک نظر اُسے دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں۔

"نہیں تو، پ..پاگل تھوڑی ہوں میں" وہ کھسیانی سے ہنسی ہنستے ہوئے بول کر نظریں جُھکا گئی، وہ اپنی شرٹ پہنتے ہوئے اُسکے قریب آرہا تھا اور بہامین کی دِل کی دھڑکنیں تیز ہورہی تھیں، لیکن وہ خود کو نارمل دکھارہی تھی۔

"ہاں...ویسے بھی کچھ چھپانے کے لیے رہا ہی نہیں ہیں" وہ بہامین کے قریب پر کی طرف جھک کر بولا، اُسکا چہرے بہامین کے چہرے کے بہت قریب تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بے شرم! سائڈ پر ہو جائیں" وہ اورہان کی بات سن کر شرم کے مارے اُسے گھورنے لگی، اور اُسکے گال پر ہاتھ رکھ کے دائیں جانب موڑتے ہوئے فورن سے بولی۔

"بند کروانہیں" وہ اپنی شرٹ کے کھلے بٹنز کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"خود کرلیں" بہامین نے چہرا موڑ کر نروٹھے پَن سے کہا۔

"کر رہی ہوں، بڑی بڑی آنکھوں سے گھورنے کیوں لگ جاتے ہیں" یہ کہہ کو وہ پھر فورن اورہان کے بٹن بند کرنے لگی کیونکہ اُسے ایک اچھی خاصی گھوری سے نواز دیا گیا تھا۔اُس نے پہلا بٹن بند کیا تو اورہان نے آگے ہو کر اُسکی پیشانی کو چوما، بہامین نے ہاتھ رُکے مگر پھر وہ مسکرا کر دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گئی، جیسے جیسے وہ بٹن بند کر رہی تھی ویسے ویسے اورہان اُسکے چہرے کو چومتا جا رہا تھا۔

"ہاہاہا...بس کریں" آخر میں وہ سارے بٹنز بند کر کے ہنستے ہوئے اور ہان کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے روک گئی،اور پھر وہ اُسکی ہتھیلی کو چوم کر مسکرایا۔

"آپ نے بتایا کیوں نہیں تھا کے وہ خط آپ نے بھیجے تھے؟" وہ اُسکی ڈاڑھی کو سہلاتے ہوئے بولی،وہ وہیں بیڈ پر اُسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

"کیونکہ میں جانتا تھا کے آنا تو تم نے میرے پاس ہی ہے" اور ہان نے جواب دیا تو بہامین نے چہرا اُٹھا کر اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ جانتے نہیں ہیں کے میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں،اچھے تو مجھے آپ شروع سے لگے تھے،لیکن آپ نے مجھے ہمیشہ صرف ڈانٹا ہی تھا،مجھے اُن خطوں سے محبت ہوئی تھی۔اُن خطوں کو مجھ تک بھیجنے والے سے محبت ہوئی تھی،اور وہ آپ تھے۔"

"جانتا ہوں! اور اگر تم مجھ سے محبت نہ بھی کرتی تب بھی میں تمہیں خود سے عشق کروا ہی لیتا" وہ بہامین کے بالوں میں پیچھے سے ہاتھ ڈالے اُسکا چہرا اپنے قریب کر کے اُسکے بالوں کی خُشبو اپنے اندر اُتارتے ہوئے بولا، اور ہان کے قریب آنے پر وہ پھر سے اُس میں کھونے لگی، وہ بہامین کی گردن میں چہرا چھپائے ہمر سے بہکنے لگا تھا، جب بہامین کی نظریں ایک دم گھڑی پر پڑیں، وہ اُسکی وجہ سے لیٹ ہو رہا تھا، لیکن اور ہان کو اِس بات کی بلکل پروا نہیں تھی۔

"آپ کچھ زیادہ جلدی آفس نہیں جا رہے آج؟" وہ اور ہان کو دیکھ کر بولی، اُس نے اور ہان کا چہرا اپنے ہاتھ سے چھو کر پوچھا تو وہ بہامین کو دیکھنے لگا۔ بہامین نے اِس لیے پوچھا کیونکہ وہ اتنی جلدی آفس نہیں جاتا تھا، اور ابھی تو صرف آٹھ بجے تھے۔

"کچھ کام ہے" اور ہان نے اُسکے گال پر زور سے چُوما اور اب وہ بیڈ سے اُٹھ کر سائڈ ٹیبل سے اپنا فون اور والٹ اُٹھا کر رکھ رہا تھا، اور وہ بس دیکھ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ابھی جا کے فریش ہونا ہے تو ہو جاؤ، ورنہ کسی بھی لمحے میرا اِرادہ بدل گیا تو..." وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے بہامین فورن سے خود کو بیڈ کی دوسری سائڈ سے اُتار کر بھاگتے ہوئے باتھروم میں بند ہو گئی، اور اور ہان اُسکی تیزی دیکھ کر حیران ہوا، ابھی وہ کچھ کہتا کے اُسے بہامین کا چہرا باتھروم سے باہر نکلا نظر آیا جو بڑے آرام سے اُسے وہاں کھڑی زبان چڑھا رہی تھی، اور اگلے ہی لمحے فورن سے واپس اندر بند ہو گئی، وہ بھی اُسکی حرکت دیکھ کر نفی میں سر ہلائے مسکراتے ہوئے اپنی گھڑی پہننے لگا اور جیب سے فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کرتے ہوئے کمرے سے باہر آ گیا۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور سامنے والی کُرسی پر ہی ناصر صاحب بیٹھے تھے، شاید وہ لوگ کچھ ڈسکس کر رہے تھے، جب آفس کا دروازہ کھٹکھا۔

"کم اِن" اور ہان نے اجازت دی تو ایک ملازم ہاتھ میں ٹرے پکڑے آفس میں داخل ہوا، اور چلتے ہوئے آ کر وہ ٹرے اور ہان کی ٹیبل پر رکھ دی، اُس میں بلیک کافی تھی۔

"سر آپ کی کافی" ملازم نے اورہان سے کہا اور کافی وہیں رکھ دی، اورہان نے اُسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا، جس کا مطلب تھا کے وہ اب جا سکتا ہے، وہ ملازم پلٹ کر جانے لگا تو ناصر صاحب نے اُسے آواز دی۔

"کریم، میرے لیے بھی ایک کپ چائے ذرا آفس میں لے آنا" انہوں نے اُس سے کہا تو وہ جی سر کہتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا، اِس دوران اورہان اپنے سامنے پڑے پروجیکٹ کے بِلو پرنٹ کو دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو کیا شروع کر دیا جائے یہ پروجیکٹ؟" ناصر صاحب نے اورہان کو دیکھ کر پوچھا۔

"فلحال نہیں!" اُس نے انکار کر دیا۔

"مگر کیوں؟ یہ پروجیکٹ تو تمہارے بابا کا.." انہوں نے تھوڑی پریشانی سے اورہان کو دیکھ کر پوچھا، یہ پروجیکٹ ارشاد مخدوم صاحب کا خواب تھا، لیکن یہ پورا کرنے سے پہلے ہی وہ اِس دنیا سے چلے گئے، اور یہ بات اورہان بھی جانتا تھا، ابھی وہ اپنی بات پوری کرتے کے اورہان بول پڑا۔

"اِسے میں ہینڈل کرلوں گا، آپ سے جو دوسرا کام کہا تھا وہ ہو جانا چاہیئے" اُس نے بات ہی ختم کردی، جس پر ناصر صاحب چُپ ہو گئے، وہ مزید کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔

"چلو بیٹا جیسا تمہیں ٹھیک لگے" انہوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور نرمی سے بولتے ہوئے کُرسی سے کھڑے ہو گئے۔

"یہ فائلز" انہوں نے کچھ دیر پہلے لا کر سے فائلز نکال کر اورہان کو لا کر دیں تھیں سائن کروانے کے لیے جنہیں دیکھ کر وہ بولے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ میں سائن کر دوں گا" اُس نے اُن فائلز پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، تو وہ ٹھیک کر کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے، وہ نظریں گھما کر اُن فائلز کو دیکھنے لگ گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ اپنے کپڑے پریس کر کے ابھی کمرے میں آئی تھی اور واشروم میں جانے لگی تھی جب اُسکا فون بجا۔

حیا نے پلٹ کر فون کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا تھا، وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹاول کو وہیں صوفے پر رکھ کر فون کے پاس گئی، سکرین پر نظر آتے نام کو دیکھ کر حیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"جی کون؟" وہ فون اُٹھا کر اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپکا دیوانہ" دوسری طرف سے وقاص کی آواز آئی جو اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔

"توبہ! قسم سے کوئی بہت بڑے لوفر لگے ہیں آپ" حیا نے اُسکے جواب پر کانوں کو ہاتھ لگتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں بس بس، رومینس نام کی چیز بھی کچھ ہوتی ہے" اُس نے اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی فائلز کو پڑھتے ہوئے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ رومینس ہے یا چھچھورپن؟" حیا نے ہنس کر کہا۔

"بہت ہنسی آرہی ہے نا، وہ صبر کرو ہفتے بعد یہ بتاؤں گا" وقاص کی بات پر حیا نے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا۔

"ویسے بہت زیادہ جلدی نہیں مچائی ہے آپ نے شادی میں؟" حیا نے کہا۔

دو دِن ہی وقاص کے گھر والے حیا کے گھر آئے تھے، حیا کے گھر والوں کو بھی وہ لوگ اچھے لگے تھے اور آج انہوں نے ہاں کر دی تھی جس پر وقاص نے کہا تھا کے وہ کوئی زیادہ لمبی چوڑی شادی نہیں کرنا چاہتا اُسے سب کچھ سِمپل چاہیئے، جس وجہ سے یہ تہہ ہوا تھا کے انکا نکاح مسجد میں ہو گا اور اُسکے بعد ایک ولیمے کا فنکشن کر دیا جائے گا، اور حیا کو بھی یہ بات اچھی لگی تھی۔

"میری دلہن میری مرضی" اُسکے جواب پر حیا نے نفی میں سر ہلایا۔

"اچھا میں دوبارہ کال کر کے تنگ کرتا ہوں تمہیں، ایک کام آ گیا ہے" وقاص نے جس شوخ لہجے میں حیا سے کہا وہ ہنس پڑی، پھر ایک دو باتوں کے بعد فون رکھ کر کپڑے لیتی ہوئی واشروم میں چلی گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کل تو موسم اچھا تھا، آج کتنی گرمی ہو گئی ہے یار" بہامین جوس کا گلاس لے کر آتے ہوئے ماروخ کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی، جو ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"ماڑا گرمی تو ہونا ہی تھا، جولائی کا مہینہ چل رہا ہے، ساون کا مہینہ ہے" ماروخ نے چینل چینج کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بات تو ٹھیک ہے، اتنی گرمی تو بہ ہے سانس تک نہیں آ رہا، بال بھی نہیں سوکھ رہے میرے تو کب سے نہا کر بیٹھی ہوئی ہوں میں، الجھن ہو رہی ہے اب تو" بہامین بولتے بولتے اپنے بالوں کو گردن سے آگے کر کے جھاڑنے لگی۔

"تاسو خپل ویښتان خلاص وساتئ تر ۰ وداژروچ شي"

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

(تم کُھلے رکھو بالوں کو تاکہ جلدی سوکھ جائیں)ماروخ نے بہامین نے کہاتو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

"یہ تمارا گردن پر کیاہوا؟" بہامین کے بال گردن سے ہٹانے پر ماروخ نے دیکھا کے اُسکی گردن پر کوئی نشان تھا،ایسے جیسے کوئی زخم ہو،وہ فورن سے آگے ہوتی پریشانی سے بہامین سے پوچھ بیٹھی، جس پر بہامین کے بال سُلجھتے ہاتھ تھمے،اور وہ آنکھیں میچ گئی۔

"یہ....وہ رات مچھر بہت تھے، کمرے میں، میں کمرے کی کھڑکی بند ہی نہیں کی تھی تو اتنے مچھر اندر آگئے،وہی کاٹ گئے ہونگے تم چھوڑو نا،یہ دیکھو جو س لائی ہوں بنا کر یہ پیو"

"نہیں..یہ زخم ہے کسی کیڑے نے کاٹا اے تم ہو،اِس پر کچھ لگاؤ" وہ آگے ہو کر بہامین کے زخم کو غور سے دیکھتی اِس سے پہلے ہی بہامین ہڑبڑا کر صوفے سے اُٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں! ہاں میں لگا کر آتی ہوں تم یہ کھاؤ... میرا مطلب ہے پیو جوس پیو، میں آئی" وہ اپنے بال آگے کو کرتے ہوئے فورن سے اُوپر کی طرف چلی گئی، اور ماروخ تو اُسکی پُرتی دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہ اِسی سوچ میں تھی کے کہیں وہ زخم بڑھ نہ جائے یہی سوچتے سوچتے اُس نے جوس کا گلاس مُنہ سے لگایا، ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے اچانک اُسے ساری بات سمجھ آگئی اور ماروخ کو کھانسی لگی، وہ جوس کا گلاس لبوں سے ہٹائے واپس ٹیبل پر رکھ کر مُنہ ہر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی، وہ کیسے اِتنی پاگل ہو سکتی تھی؟ وہ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلائے واپس سے جوس پینے لگی، پتا نہیں اب بہامین نے نیچھے کب آنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

ہم ہی نہیں تھے ہماری طرح کے اور بھی لوگ
عذاب میں تھے جو دُنیا سے سوچتے تھے الگ

شام کے سائے ڈھل رہے تھے، کمرے میں چلتے اے سی نے کمرے کو قدرے ٹھنڈا کر رکھا ہوا تھا، بہت سے کاغظات ٹیبل پر ادھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔

"اِن سارے کاغذات کو سنبھال کر رکھنا اب تمہارا کام ہے وہاج، یہ بہت ضروری ڈاکیومنٹس ہیں جانتے ہو نہ تم، یہ میں یہیں پر رکھتا ہوں فلحال کے لیے تم بس انہیں سنبھالو اور یہ... وہاج؟" اور ہان بولتے بولتے ٹیبل پر پڑے ڈاکیومنٹس اِکٹھے کرتے ہوئے اُسے سمجھا رہا تھا لیکن وہاج کا دھیان اپنی طرف نہ دیکھ کر وہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پکار گیا۔

"جی.....جی بھائی، کیا ہوا؟" وہاج جو زمین کو گھور رہا تھا اور ہان کے بُلانے پر اچانک اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"دھیان کہاں ہے تمہارا؟" وہ سارے ڈاکیومنٹس اِکٹھے کر کے سائڈ پر رکھتے ہوئے صوفے پر پیچھے ٹیک لگا کے بیٹھتے ہوئے وہاج کے چہرے کے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"نہیں! کچھ نہیں، میں سمجھ گیا ہوں، یہ سارے ڈاکیومنٹس میں رکھ لوں گا" وہ سارے پیپرز ٹیبل پر سے اُٹھاتے ہوئے صوفے سے کھڑا ہونے لگا۔

"بیٹھو اِدھر!" وہاج اُٹھ کر جانے جب اورہان نے اُسے روک کر واپس بیٹھنے کو کہا۔

"کیا پرابلم ہے؟ بتانا ہے یا میں اُگلواؤں پھر؟" اورہان نے تھوڑے غصّے سے پوچھا تو وہاج تھکے تھکے انداز میں واپس صوفے پر بیٹھ گیا، سارے پیپرز واپس ٹیبل پر رکھ گیا اور اپنی کنپٹی مسلنے لگا، اورہان کو اُسکے چہرے پر ٹینشن اچھے سے نظر آ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا بھائی، ابھی تک تو سب ٹھیک ہے لیکن جب ماروخ کو اپنے بھائی کی موت کی وجہ پتہ چلی تو وہ نفرت کرنے لگے گی مجھ سے، اور میں یہ بلکل برداشت نہیں کر سکتا، اُس شخص نے میری موت اپنے سر لے لی؟ اُسکے بھائی جگہ میں ہوتا آج، اگر میں وہاں سے غائب نہ ہوتا تو وہ لوگ حماد کو کبھی یہ سمجھ کر گولی نہ مارتے کے وہ میں ہوں" وہ بول رہا تھا اور اورہان اُسے اطمینان سے سُن رہا تھا، جب وہ اُسکی آخری بات پر بول پڑا۔

"بکواس بند اب، غلطی تمہاری نہیں تھی، سُنا تم نے؟ موت سب کو آنی ہے اور آخر میں صرف ایک بہانا بنتا ہے اور کچھ نہیں، اور مارُوخ بچے کو جب یہ بات پتہ چلے گی تب بھی میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کے وہ بات کو سمجھے گی" اور ہان نے یہ کہتے ساتھ ہی اُسکا کندھا تھپتھپایا، جس پر وہاج نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا، وہ دونوں اب بات کو ختم کر کے دوبارہ اپنے کام کے بارے میں بات کرنے لگے تھے، یہ جانے بغیر کے باہر کھڑے نفوس نے اُنکی ساری باتیں سُن لی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

"آصف!" وہ سٹڈی روم سے باہر نکلا تو سامنے سے گزرتے ملازم کو پُکار گیا۔

"ہاں جی" ملازم نے اور ہان کی آواز پر پلٹ کر اُسے کہا۔

"وہ، جو ڈرنک بنوانے کر لانے کا کہا تھا تم سے لا کر دی نہیں تم نے ابھی تک؟" اورہان نے اُس سے سوال کیا۔

"سر میں نے تو وہ بنوا کے آپکے کمرے میں بھجوا دی تھی" ملازم نے جواب دیا، اورہان کی پیشانی پر بَل نمودار ہوئے۔

"یہیں بیٹھا ہوا تھا میں، یہاں لا کر دینی چاہیئے تھی نا تمہیں؟ ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا" وہ چڑ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوری سر، میں نے تو بنوا کر بھیج دی تھی، شاید دوسری ملازمہ آپ کے کمرے میں غلطی سے دے آئی، اُس نے یہی آ کر بتایا تھا" ملازم نے آہستہ آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں، میں دیکھتا ہوں" اورہان ملازم کو بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے کتاب پڑھنے میں مصروف تھی، کتاب اُسکے چہرے کے سامنے تھی جس وجہ سے اور ہان اُسکا چہرا نہیں دیکھ پایا، وہ اندر آتے ساتھ ہی ڈریسنگ پر اور اپنے سائڈ ٹیبل پر اُس بوتل کو دیکھنے لگا جس میں اُس نے ملازم سے ڈرنک بنوائی تھی اپنے لیے۔ یہ ڈرنک وہ تب لیتا تھا جب اُسے اپنے جسم پر لگے گہرے زخموں میں شدید درد ہوتی تھی۔ دوائیاں لینے کے بجائے وہ یہ چیز پیتا تھا، جس کا ذائقہ بھی نارمل جوس جیسا تھا لیکن اُس نے اپنے لیے یہ چیز سپیشلی ایک ڈاکٹر سے بنوائی تھی، اور جس طرح کے وہ کاموں میں انوالو تھا، بار بار دوائیاں یاد رکھ کر کھانا اُسے انتہائی فالتو کام لگتا تھا، اِس لیے اُن زخموں کو بھرنے کے لیے یہ ڈرنک وہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور پانی کی طرح اِسے پیتا رہتا تھا، جس وجہ سے اُسکا جسم سُن بھی رہتا تھا اور زخم وقت سے پہلے بھر جاتے تھے، اِس جوس کی طرح دِکھنے والی دوائی میں ہلکا سا نشا بھی تھا جو اور ہان پر تو اثر نہیں کرتا تھا لیکن کوئی نارمل اور عام آدمی اگر اِسے پیتا اور اُس پر ضرور اثر کرتا۔

"آ گئے آپ اندر مل گئی فرصت؟" وہ اورہان کی بیڈ سائڈ پر بیٹھی تھی، تبھی وہ چلتے ہوئے بہامین کی بیڈ سائڈ پر آ کے سائڈ ٹیبل پر دیکھتا اِس سے پہلے بہامین کی ڈگمگائی آواز سُن کر اورہان نے فورن سے پلٹ کر اُسے دیکھا۔ وہ وہیں سامنے بیٹھی اورہان کو بہکی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی، اورہان کی ڈرنک کی وہی بوتل بہامین کی گود میں پڑی تھی اور وہ میڈم اُسے پورا ختم کر چکی تھی۔

"یہ... یہ ساری پی گئی تم؟" اورہان فورن سے بیڈ پر چڑھ کر اُسکے قریب آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں نہ، اِتنا ٹیسٹی جوس تھا، آپ بھی..... پی کر دیکھیں" وہ بار بار ہچکی لیتے ہوئے ہنس کر اورہان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اِس میں کچھ چھوڑا ہے جو پیوں میں؟" وہ بہامین کے چہرے پر آئی لٹوں کو اپنے ہاتھوں سے ہٹا کر نفی میں سر ہلائے بولا، اب تو وہ ساری بوتل پی گئی تھی، وہ کیا ہی کر سکتا تھا، ہاں پر اِس میں یہ چیز تھی کے اِس ڈرنک کا کوئی نقصان نہیں تھا۔

"اِتنے ہینڈسم کیوں لگ رہے ہیں؟" وہ اچانک سے اورہان کو دھکا دے کر بیڈ پر گراتی خود اُسکے اُوپر لیٹ گئے اور اُسکی ٹی شرٹ کا کالر پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولی۔

"تمہیں اب پتہ لگا ہے بیوی" اورہان اُسکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اُتارنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو تو رومینس بھی نہیں کرنا آتا" وہ اورہان کے چہرے کے بلکل قریب آگئی، یقیناً اگر وہ اپنے حواسوں میں ہوتی تو یہ کبھی نا کرتی، بلکہ اِس سب سے پہلے ہی شرم سے چھپی ہوتی۔

"اچھا؟" اورہان نے بہامین کے کندھے پر اپنا انگوٹھا سہلاتے ہوئے بھاری آواز میں پوچھا۔

"اچھا کیا؟ بیوی ہوں میں آپ کی، بھلا کوئی کینڈل لائٹ ڈنر ہوتا ہے.... کوئی رومینٹک ڈیٹ ہوتی ہے" وہ بار بار رُک رُک کر بولتی ہوئی اورہان کو بہت پیاری لگی۔

"ایسے ہوتا جیسے آپ میرے لیے آپ ایک ڈنر پلین کرتے، اور میں لال یا کالے رنگ کی ساڑھی پہن کر آتی، اور پھر...." وہ بولتے بولتے چُپ ہوئی۔

"اور پھر؟" اورہان اُسکی گردن میں مُنہ چُھپا گیا، اُسکے پاس سے آتی خوشبو اورہان کو بہت اچھی لگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور پھر ہم" بہامین نے پھر سے بولا، اُسے اپنی گردن پر گدگدی محسوس ہو رہی تھی۔

"ہم؟" اورہان کا لہجا بھاری ہوا۔

"ہم کھانا کھاتے نہ" اُس نے بات مکمل کی تو اورہان جو جو مدہوش تھا، ایک دم چہرا اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگا، جو آنکھیں پٹپٹائے اُسے معصومیت سے دیکھ رہی تھی۔

"آج کھانے کے بعد سویٹ ڈِش بھی نہیں کھلائی تم نے مجھے" اورہان نے بہکی نگاہوں سے اُسے دیکھا۔

"کھلائی تو تھی" وہ آنکھیں کھولے حیرت سے بولی۔

"سوچ رہا ہوں میری فیورٹ والی کھالوں" اُس نے کہا تو بہامین معصومیت سے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"تو کھالیں جا کے فریج میں سے، پر مجھے تو چھوڑیں، یہ دیکھیں کیسے زور سے نشان پڑ گیا ہے بازو پر میرے" وہ ہوش میں نہیں تھی لیکن پھر بھی اورہان کے تیور اچھے سے سمجھ آ رہے تھے

اُسے، اپنے بازو پر پڑنے والے لال نشان کو دیکھ کر مُنہ پھلائے بولی جو اورہان کی پکڑ کی وجہ سے لال پڑ گیا تھا۔

"جانے کی کیا ضرورت ہے" اُسکے بولنے پر بہامین نے اُسے ناسمجھی سے دیکھا، لیکن اورہان بہت جلد اُسے مطلب سمجھا گیا تھا، وہ جھٹکے سے دُور ہوئی۔

"آن گندے، پیچھے ہوں، مجھے کاٹا آپ نے" وہ کان کی لوؤں تک سُرخ پڑی اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو رگڑتے ہوئے اُسے موٹی موٹی آنکھوں سے گھور کر بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چھچھورے" اُسکے یہ بولنے پر اورہان نے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا اور اُسکے گال پر چوما۔

"مجھ جیسے شریف آدمی سے پالا پڑ گیا تبھی ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہو" وہ اُسکے دونوں ہاتھ اُوپر کر کے جکڑ گیا، بہامین نے تھوک نگل کر اُسے دیکھا۔

نہیں... میں، میں... تو بس" بہامین نے صفائی دینی چاہی، چہرا بلکل اناری ہو چکا تھا۔ وہ جا بجا اپنی چھاپ چھوڑتا گیا، بہامین اُسے ہٹا کر ایک دم سے اُٹھ کر بھاگنے لگی جب اُس نے پکڑ کر بہامین کو گدگدی شروع کر دی، وہ اِس حلمے کے لیے تیار نہ تھی، یکدم ہنسی کا دورا پڑا تھا

"ہاہاہا.... آن چھوڑیں.... ہاہاہا" وہ اپنی کھلکھلاہٹوں کو قابو کرتی اُسے روکنے کی کوشش کرنے لگی، چہرے سے لگ رہا تھا ابھی خون چھلک اُٹھے گا، اورہان رُک کر اُسے دیکھنے لگا جو ہنستے ہوئے آنکھ کا کنارہ صاف کر رہی تھی، اُس کی مخروتی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھسائے وہ جکڑ گیا، بہامین کی ہنسی کو بریک لگی۔

"کتنا ظلم کر رہی ہو اِس وقت کچھ انداز ہے؟" اُس کے مخمور لہجے اور گہری نگاہوں کو دیکھتے بہامین نے نظریں جھکائیں، اورہان نے اپنی بڑھی ہوئی شیو بہامین کے دائیں گال پر رگڑی، اُسکے جسم میں جھرجھری ہوئی، وہ اُسے مزید اپنے قریب کر گیا، بہامین نے وہ چُپ چاپ اُسکے حصار

Clubb of Quality Content

میں لیٹی رہی، وہ جب جب اُسکے قریب آتا تھا بہامین کو سب بُھلا دیتا تھا۔ وہ اور ہان کے گرد اپنا حصار باندھ گئی اور آہستہ آہستہ اُس میں گُم ہوتی چلی گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ بالکونی میں کھڑا سیگرٹ پھونک رہا تھا جب اُسے اپنے پیچھے کسی کا احساس ہوا، وہاج اچانک پلٹا۔ ماروخ وہیں کھڑی تھی۔ نیند سے بھری آنکھیں وہ وہاج کو دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا بچے؟" وہاج نے اُسے پریشانی سے دیکھ کر پوچھا۔

"جھوٹ کیوں بولا اَم سے؟" ماروخ نے وہاج کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کون سا جھوٹ میری جان" وہاج نے اُسکے پاس آکر اُسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"امارے لالا زندہ ہوتے آج، آپ کو لگنے والی گولی میرے بھائی نے کھائی، اور یہی اُنکی موت کی وجہ بنی، اور اَم ایسے انسان کے ساتھ رہ رہا ہے جو اصل وجہ ہے امارے لال کی موت کا" مارُوخ نے چیخ کر کہتے ہوئے اُسکا ہاتھ اپنے گال سے جھٹکا۔

"یہ سب کیا ہے؟ اِدھر آؤ میرے پاس، ایسا کچھ نہیں ہے، وہ صرف ایک اتفاق تھا، میں نے یہ کبھی نہیں چاہا تھا" وہ پیار سے بولتے ہوئے اُسکے قریب آنے لگا۔

"مگر وجہ تو آپ ہی تھے نہ، امارے لالا تو صرف راستے میں آئے، اور اَم سے دُور چلے گئے، اَم سے جھوٹ کیوں بولا آپ نے؟ کیوں بولا جھوٹ کیا وجہ تھی؟ یہی نہ کے کہیں مجھے سچ کا پتہ نا چل جائے، آپ جان کے اُس جگہ سے ہٹے تھے، تاکہ امارے لالا اُن لوگوں کے راستے میں آجائیں اور وہ اُن کو آپ سمجھ کر اُن پر حملہ کر دے، اور یہی ہوا" وہ چیخ چیخ کے کہتی پیچھے کو جاتی جا رہی تھی، جبکہ وہاج کے پاس کچھ کہنے کو نہیں بچا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نفرت ہو رہی ہے اَم کو آپ سے، اچھے نہیں ہو آپ، اچھے نہیں ہو" وہ اچانک زور زور سے چیخ کر کہتی اپنے پیٹ کو پکڑ گئی، ایک شدید درد کی لہر اُسکے پورے جسم میں دوڑی تھی۔

"آہہہ، وہاج" وہ یکدم زمین پر گرنے کی انداز میں بیٹھ کر اپنا پیٹ پکڑ کر کراہنے لگی۔

"ماہ!" وہ چِلاّ کر کہتا اپنی آنکھیں کھول بیٹھا، اُسکا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا، وہاج نے اپنے دائیں ہاتھ میں جلتا سیگرٹ دیکھا، اُسکا ہاتھ جل گیا تھا۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرے وہ کنپٹی مسلنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سنیں" وہاج جو آنکھیں بند کیے بالکونی میں پڑے صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا اچانک مُاروخ کی آواز پر آنکھیں کھول اپنی بائیں جانب دیکھا، وہ وہیں کھڑی تھی، بال کُھلے کندھے پر بکھرے ہوئے تھے، نیند میں ڈوبی آنکھیں وہ ننگے پیر وہاں کھڑی تھی، ویسے ہی جیسے کچھ دیر پہلے وہاج نے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔

"ہ..ہاں.. کیاہوا جاناں؟ تم ٹھیک ہو نا؟" وہ فورن سے اُٹھ کر ماروخ کے قریب گیا اور اُسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر پیار سے پوچھنے لگا۔

"آم ٹھیک ہے، پر آپ.... یہ؟ یہ کیاہوا ہے" وہ بول رہی تھی جب اُسکی نظر وہاج کے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑی، جہاں سے ماس جل گیا تھا۔ وہ اُسکا ہاتھ اپنے ملائم ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے آنکھوں نمی لیے بولی۔

وہاج اُسے ہی دیکھ رہا تھا، کیا وہ سچ جاننے کے بعد اُسے چھوڑ دے گی؟ پر وہ تو بے قصور تھا، کیا وہ یہ بات سمجھے گی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بتائیں نہ، ماڑا کیا کروایا ہے آپ نے؟" وہ اُسکے ہاتھ کو ہلا کر روتے ہوئے بولی۔

"مجھے چھوڑ تو نہیں دو گی تم؟" وہ بول گیا۔ ماروخ جو اُسکے جلے ہوئے زخم پر پھوک مارتے ہوئے سائڈ ٹیبل میں سے ٹیوب نکال کر لگا رہی تھی اچانک سے رُک گئی۔ اُس نے نظریں اُٹھا کر

وہاج کو دیکھا، کیا کیا نہیں تھا اُسکے آنکھوں میں، ڈر، خاموشی، کچھ نہ کرنے باوجود بھی نظر آتا پچھتاوا۔ وہ بس چُپ چاپ اُسے دیکھ رہی تھی۔

"نہ، کبھی نہیں" ماروخ نے جیسے ہی یہ کہا، وہاج ایک دم سے اُسکے قریب آتا اُسے احطیات سے بیڈ پر لٹائے اُس کے پاس خود بھی لیٹ گیا، اور اُسے احساس دِلوانے لگا کے وہ ماروخ سے کس قدر محبت کرتا ہے، اپنی اُنگلی کی پوروں سے وہ ماروخ کے بالوں کی جڑوں کو سہلا رہا تھا، جس سے ماروخ کو بہت سکون مل رہا تھا، اُس نے وہاج کی شرٹ کے کالر کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا، کیونکہ جس قدر شدت وہ دِکھا رہا تھا، اِس حالت میں یہ سب آرام سے برداشت کرنا اُسکے بس کی بات نہیں تھی، پھر بھی اُس نے اُسے نہیں روکا، اور وہ ماروخ میں مگن ہوتا گیا، شاید وہ اُسے روکنا ہی نہیں چاہتی تھی، شاید وہ چاہتی تھی وہ صرف اور صرف اُسکے بارے میں سوچے اور اُسکی سوچوں کا مرکز بس وہی ہو۔

❤ ❤❤❤❤❤

"وٗوریٔ چٗ دوی پہ خبرونو کٗ ہٗ یٗ"
(یہ دیکھو نیوز میں کیا دِکھا رہے ہیں)

بہامین جو مارُوخ کے کمرے میں صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہی تھی مارُوخ کے بُلانے ہر سر لیپ ٹاپ سے اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھنے لگی، جو اُسے نیوز دیکھنے کا بول رہی تھی۔

"سوات میں ہوئے فیکٹری دھماکے میں آفیسر داؤد رحمان کی موت نے کافی حیران کیا تھا" ٹاک شو میں بیٹھے اینکر نے اپنے سامنے بیٹھے پولیس والے سے ہو چھا، جنہیں آج ٹاک شو میں بُلایا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ لوگ حیران ہوئے ہونگے لیکن ہمیں تو بلکل بھی حیرانگی نہیں ہوئی تھی" اُس پولیس والے نے جواب دیا۔

"کیوں؟ وہ تو آپ کے ڈپارٹمنٹ کے کافی اچھے آفیسر تھے، اُوپر سے یہ کیس انہوں نے خود اپنے ہاتھ میں لیا تھا" اینکر نے پھر سے کہا۔

"دیکھیں کیا ہے نہ کے جو دِکھتا ہے وہ ہوتا نہیں ہے، اور جو ہوتا ہے وہ دِکھتا نہیں ہے، ایسے ہی اِن صاحب داؤد رحمان کی بھی ہماری نظروں میں بہت اچھی امیج تھی، پر آپ بھی یقین نہیں کریں گے کے ہمیں آج کچھ ایسے ثبوت ملیں ہیں جن سے کچھ اور ہی کہانی معلوم ہوتی ہے، ہمیں سپیشل بریفنگ دے کے کہا گیا تھا کے آج اِس ٹاک شو میں ہم یہ چیز ضرور دیکھائیں" وہ پولیس والا بول رہا تھا اور اینکر اُسے غور سے سُن بھی رہا تھا اور دیکھ بھی، کیونکہ وہ اپنے سامنے ٹیبل ہر پڑے لفافے میں سے کچھ نکال رہا تھا۔

"یہ ہے وہ تصاویر، جِن سے یہ سب ثابت ہوتا ہے کر داؤد رحمان خود پرسنلی اُس فیکٹری میں چلتے غیر قانونی کاموں میں ملوث تھے، اُس فیکٹری میں کام کے نام پر سمگلنگ کا کاروبار چل رہا تھا، اور جہاں تک بات یہ ہے کے میں نے یہ تصاویر یہاں اِس لائیو شو میں کیوں دیکھائیں تو اِس کا جواب یہ کہ کے اگر غلطی سے بھی کسی ایسے شخص کو اِس ثبوت کے بارے میں پتہ لگ جاتا اور

Clubb of Quality Content

وہ داؤد رحمان جیسے انسان کا خیر خواہ ہوتا تو اِس ثبوت کا نام و نشان نہیں بچنا تھا، اور شاید میں بھی آپ کے سامنے یہاں موجود نہیں ہوتا، داؤد رحمان جیسے گھٹیا پولیس آفیسرز کی وجہ سے پولیس کا ادارہ بدنام ہے، پر ان جیسے لوگوں کو کوئی کچھ کہہ بھی تو نہیں سکتا" وہ پولیس والا بولتا جا رہا تھا اور اینکر اُن تصویروں کو سکرین پر واضع کر کے اپنے دیکھنے والوں کو دِکھا رہا تھا۔

"واقعی میں ایسے لوگ ناسور ہوتے ہیں، پر اِنکے والد صاحب کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟ وہ تو ملک کے کافی جانے مانے بزنس مین ہیں اور کافی عزت دار بھی ہیں" اینکر نے جب یہ کہا تو وہ پولیس افسر اپنا چہرا نیچے کیے مسکرایا۔

Clubb of Quality Content

"نو کمنٹس، اِس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے" اُس پولیس افسر نے معزرت کی۔

"آپ کی بہادری کی ہمیں داد دینی پڑے گی، کیونکہ اِس ملک میں رہ کے اِتنی دلیری دِکھانے والے اب کم ہی رہ گئے ہیں، خیر ناظرین جیسا کے آپ نے دیکھا کے اِس کیس کی فائل اب پولیس کی طرف سے بند ہو چکی ہے کیونکہ مُجرم خود ہی موت کے گھاٹ اُتر چُکا ہے، اور باقی

کے جتنے بھی گنہا گار ہیں انہیں پکڑنے میں پولیس اپنا پورا زور لگا رہی ہے، خیر جاتے جاتے ہم اپنے آج کے مہمان کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہیں گے، بہت شکریہ "فاروق صاحب" آپ کا ہمیں اپنا وقت دینے کے لیے، آج کے لیے اتنا ہی اللہ نگہبان "اینکر نے جاتے جاتے اپنے مہمان کا شکریہ ادا کیا۔

وہ ٹی وی بند کر چکی تھی، بہامین نے ٹی وی بند کیا تو مارُوخ نے چہرا موڑ کر اُسے دیکھا۔

"لوماڑا، یہ تو عجیب آدمی نکلا، اَم کو یاد ہے اَم نے اِسے دیکھا تھا گاؤں میں، پولیس والی جیپ میں پھر رہا تھا یاد ہے تُم کو؟" وہ بادام کھاتے کھاتے بہامین سے بول رہی تھی۔

"ہاں، تو کمینہ ہی تھا اچھا ہوا مر گیا، ایسے لوگوں کو تو پکڑ پکڑ کر مارنا چاہیئے، جو ملک کی حفاظت کے نام پر ملک کی ہی جڑیں کاٹتے ہیں" بہامین نے بھی بادام اُٹھا کر مُنہ میں ڈالتے ہوئے نارمل لہجے کہا، وہ اندر ہی اندر بہت خوش تھی، ظاہر تھا وہ مارُوخ کے سامنے یہ خوشی نہیں دِکھا سکتی تھی، لیکن اُسے بہت اچھا لگا تھا یہ سب سُن کر، ایک ٹائم وہ تھا جب اُسے داؤد کی موت کی خبر سے دھچکا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگا تھا، لیکن اب وہ کافی پُر سکون محسوس کر رہی تھی، کیونکہ اُس آدمی نے اُسے دھوکا دیا تھا اور صرف اُسکی اور اُسکے باپ کی وجہ سے وہ اورہان سے اِتنے سال دُور رہی تھی۔

اینکر نے جس مہمان کا نام لیا تھا یہ وہی فاروق صاحب تھے جو داؤد کے ساتھ ساتھ اُس کیس کی انویسٹیگیشن میں موجود تھے، یہ وہی کیس تھا جس میں مائیکل کے آدمی کو قتل کیا گیا تھا، وہ کیس تو سُلجھا نہیں تھا البتہ اُسی کیس کے راستے میں ایک اور بہت بڑا گھپلا سُلجھ گیا تھا اور وہ تھا سوات کی فیکٹری والا معاملہ، جہاں پر افیون کی سمگلنگ کُھلے عام چلتی آ رہی تھی وہ بھی سالوں سے۔ لیکن یہ سب ایک مکمل منصوبے کے ساتھ کیا گیا تھا، اورہان نے اپنی ہر چال بہت اچھے سے چلی تھی، وہ جانتا تھا کے داؤد کچھ سالوں سے اُسکے پیچھے ہے اور کیوں ہے یہ بھی جانتا تھا، پولیس میں فاروق صاحب کے داؤد کے ساتھ ہونا یہ سب اورہان کا منصوبہ تھا، وہ فاروق صاحب کو کافی عرصے سے جانتا تھا اور اُس نے انہیں ہر چیز بتائی تو وہ بغیر کوئی لفظ کہے اورہان کا ہر کام کرنے کو تیار ہو گئے، کیونکہ وہ اورہان کو ایک اچھا انسان سمجھتے تھے، اُس نے فاروق صاحب کے بیٹے کو ایک غلط کیس سے چھڑوایا تھا، سوات میں داؤد کو کال کرتے ہوئے کی نا جانے کتنی ہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وڈیوز اور تصویروں اور کسی نے نہیں بلکہ فاروق صاحب نے خود لیں تھیں، اور اب کھیل کا آخری لمحہ چل رہا تھا جس میں بازی کس کی ہونی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

اپیسوڈ میں ایک لفظ پڑا ہو گا آپ سب نے، وہ لفظ ہے

(افیون) یہ ایک طرح کا ڈرگ ہے جس کا اِس ناول میں ذکر کیا گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم اِس لفظ کو (افیم) بولتے ہیں، لیکن اِسے اُردو میں افیون لکھا جاتا ہے، تو کوئی بھی ریڈر کنفیوز نہیں ہو، یا یہ نہیں سوچے کے یہ لفظ غلط لکھا ہوا ہے، شکریہ۔

"ہاں کل کی ملاقات رکھیں اُنکے ساتھ،اور اُس ٹاک شو کو اچھی طرح پھیلا دیں،تاکہ ہر ایک شخص کو اُس آدمی کی اصلیت کا پتہ چل جائے۔"اورہان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا فون پر بات کر تھا،جبکہ بہامین ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی اپنے بال بنا رہی تھی۔

"وہ تو ہو جائے گا اورہان بیٹا مگر اُسکے باپ تک یہ خبر آج یا کل تک پہنچ جائے گی تب کیا کرے گا وہ؟"دوسری طرف سے ناصر صاحب نے کہا۔

بہامین ڈریسنگ کے سامنے سے اُٹھ کر اورہان کے پاس آکر بیٹھ گئی،اور اُسے شرارتی نظروں سے دیکھنے لگی،اورہان اُسے دیکھتے ہوئے دوسری طرف سے فون پر ناصر صاحب کی بات سُن رہا تھا،بہامین نے اپنے پیچھے ہاتھ میں چھپایا لپ گلوز سامنے کیا تو اورہان نے اُسے آنکھیں دیکھا کر گھورا،جس پر بہامین نے معصوم سا چہرا بنا کر اُسے دیکھا جس پر اورہان نے اُسے گھورنا بند کیا۔

"جو بھی ہو گا وہ میں دیکھ لوں گا،آپ سے جتنا کہا ہے آپ وہ کریں"وہ فون پر ناصر صاحب سے سنجیدگی سے سخت لہجے میں سے بات کر رہا تھا،اور بہامین اُسکے ہونٹوں پر اپنا لِپ گلوز لگا رہی

تھی، جسے وہ بار بار زبان لگا کر صاف کر دیتا تھا، بہامین نے اُسکے سینے پر مکا مارا اور اُسے ایسا کرنے سے روکا، ایک تو وہ لگا رہی تھی اُوپر سے وہ سارا گلوز کھائی جا رہا تھا، کسی نے کبھی سوچا تک نہیں ہو گا کے اورہان مخدوم کے ساتھ کوئی ایسا بھی کر سکتا تھا۔

"ہم... خدا حافظ" اُس نے فون کان سے ہٹایا سب تک بہامین اُسے اچھے سے لِپ گلوز لگا چکی تھی، اور اب اُسکے پاس بیٹھی مُنہ پر ہاتھ رکھے بچوں کی طرح ہنس رہی تھی۔

"کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں" وہ اورہان کے گالوں کو دونوں طرف سے پکڑ کر زور سے کھینچتے ہوئے بولی، جس پر اُس نے بہامین کو دیکھا جو ہنسی جا رہی تھی، وہ چُپ چاپ بہامین کے ہاتھ ہٹاتا اپنی قمیض سے بازو فولڈ کرنے لگا، وہ کالی شلوار قمیض پہنے کافی ہینڈسم لگ رہا تھا مگر ابھی تک اُس نے بہامین کو کچھ کہا نہیں تھا، نا ہی اُسے ڈانٹا تھا، ابھی وہ اورہان کو غور سے دیکھ ہی رہی تھی کے وہ کیا کر رہا ہے اِس سے پہلے وہ کچھ پوچھتی اورہان نے ایک دم دائیں جانب دیکھتے ہوئے بہامین کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اُسے صوفے پر لیٹا کر خود اُسکے اُوپر آ گیا، یہ سب اتنی اچانک ہوا کے وہ سمجھ ہی نہیں پائی۔

"توبہ ہے... چھوڑیں مجھے کتنے بھاری ہیں آپ" وہ ہنستے ہوئے اورہان سے بول کر اُسے دیکھنے لگی، آنکھوں میں ابھی بھی شرارت تھی۔

"اِس لپ سٹک کا ذائقہ کچھ خاص نہیں لگا مجھے" اورہان نے اُسکے گال پر زور سے چُوم کر کہا۔

"ہٹیں پیچھے، موٹے" بہامین نے کہا۔

"میں موٹا ہوں؟" اُس نے بہامین کو گھورا۔

"ہاں تو؟ میرے لیے تو ہیں، اچھے خاصے موٹے ہیں، اور مجھے دیکھیں کتنی پتلی سی ہوں، حالانکہ لڑکیاں شادی کے بعد موٹی ہو جاتی ہیں" وہ ناک چڑھا کر بولتی اورہان کو بہت پیاری لگی، وہ مسکرایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فٹ ہونا کہتے ہیں اِسے بے بی، تمہاری طرح سوکھا نہیں، اور شادی کے بعد لڑکیاں موٹی ہو جاتی ہیں تو اِس مین کونسی بڑی بات ہے اُنکے پاس وجہ ہوتی ہیں اگر کہوں تو وہ وجہ میں تمہیں آرام سے دے دوں گا" وہ بہامین کو سنجیدگی سے بول رہا تھا مگر اُسکے لہجے میں نظر آتی شرارت وہ اچھے سے محسوس کر گئی تھی اور ہان یہ بول کر وہ اپنے لب اُسکے بائیں گال پھر دائیں گال پر رکھ کر پیار کرنے لگا اور جو گلوز بہامین نے اُسے لگایا تھا سارا کا سارا بہامین کے گالوں پر لگ گیا۔

"بڑے آئے موٹی کر دوں گا، کہیں باہر تک نہیں لے کر گئے آپ مجھے، آج تو آپ آفس بھی نہیں گئے، آج ہی لے جاتے، اَن رومینٹک انسان" وہ اپنا ڈوپٹہ کھینچ کر سیدھا کرنے لگی جو بِلکل بہامین کے گلے میں لٹک رہا تھا۔

"بتاتا ہوں تمہیں میں رات کو، چلو تیار ہو جاؤ، گاڑی نکال رہا ہوں میں، تیار ہو کے نیچے آجانا پھر" اور ہان بہامین کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا اور اُسکے گاک تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہیں سچ میں ؟" وہ فورن سے اُٹھ کر بیٹھی اور اورہان کے گلے لگ کر بولی۔

"ہاں میرا بچہ، اب تیار ہو جاؤ، اِس سے پہلے میرا موڈ بدل جائے" وہ بہامین کی کمر پر ہاتھ رکھتا اُسے قریب کر کے اُسکی ناک پر چوم گیا، وہ فورن سے اورہان کو ہاں کہتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی، کہیں سچ میں اُسکا موڈ نہ بدل جائے، وہ اندر گئی تو وہ بھی سامنے سائڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اور اپنا والٹ اُٹھا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

اُسکے باہر جانے پر بہامین نے چہرا باہر نکال کر دیکھا تو وہ جا چُکا تھا، کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کے کاش دادا جان اُسے بچپن میں اورہان سے دُور نا لے کر جاتے پر وہ تو تب بچی تھی اُسے تو کوئی سمجھ بھی نہیں تھی، اگر اُسے تھوڑی سی بھی سمجھ ہوتی تو وہ ایسا کبھی نہ چاہتی، وہ اورہان کی آنکھوں میں اپنے لیے بے انتہا پیار دیکھ کر خود کو آسمان پر محسوس کرتی تھی، اُس نے نہیں سوچا تھا کے کوئی اُسے اِتنا پیار بھی کرتا ہو گا۔ وہ باہر آ کے اپنے کپڑے سامنے والی الماری سے نکالے اور فورن سے واپس جا کے تیار ہونے لگی۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"رپورٹس بلکل ٹھیک ہیں اِنکی، بس تھوڑی کمزوری ہیں اِنہیں وہ آپ کھلائیں پلائیں گے تو ٹھیک ہو جائے گی" وہاج ڈاکٹر کی بات سنتے ہوئے مارُوخ کو دیکھ کر گھورا، وہ اُسے کتنا کہتا تھا کے وہ اپنے کھانے پینے کا خیال رکھا کرے، پر مجال تھا وہ لڑکی مان جاتی۔

"جی تھینکیو!" وہاج نے ڈاکٹر سے کہا اور مارُوخ جو اُسکے ساتھ والی کُرسی پر بیٹھی تھی اُسے لیے ڈاکٹر کے کمرے سے باہر آگیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جتنا مرضی کہہ لوں میں تمہیں پر میری بات ماننا تو جیسے گناہ ہے نہ" وہاج اُسکا ہاتھ پکڑے ہسپتال سے باہر نکلا، اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اُسے اندر بیٹھایا، جو سر جھکائے اُسکے ساتھ چلتے ہوئے آرہی تھی۔ مارُوخ کو بِیٹھانے کے بعد وہ دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

"کھاتی تو ہوں...اب جنگلی تھوڑی ہوں کھاتی رہوں" وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑائی۔

"کیا کہا؟" مارُوخ کو بولتے ہوئے وہ سُن چُکا تھا، تبھی گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے وہ بولا۔ جس پر مارُوخ نے فورن نفی میں سر ہلایا اور اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھنے لگی، وہاج نے مارُوخ کی طرف چہرا کیے اُسے دیکھا، جو بچوں کی طرح ڈانٹ کھا کے مُنہ بنائے بیٹھی تھی۔

"ابھی ملک شیک پیو گی تم، آگے آرہی ہے ایک دُکان، وہاں سے پلاتا ہوں" وہ مارُوخ کے بالوں کو چہرے سے ہٹا کر کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا، جس پر وہ بغیر کوئی بحث کیے ہاں میں سر ہلا گئی، وہ اگر منع کرتی تو پھر سے ڈانٹ کھاتی، اِسلیے چُپ رہی، اور پھر اپنی نظریں کھڑکی سے باہر کر کے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ مایوں کا جوڑا ہے تمہارا بیٹا، اب پریس کروا دیا ہے میں نے ہینگر میں لٹکا لو ٹھیک سے، کل تمہیں پتہ ہے بہت کام ہونگے اگر پریس خراب ہو گئی تو دیر لگ جائے گی" حیا کے امی اُسکے روم میں آ کر بیڈ پر اُسکا مایوں کا جوڑا رکھتے ہوئے بولی، تو حیا جو اپنی جویلری دیکھ رہی تھی انکی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہاں رکھ لیتی ہوں ماما، اور وہ میرے ائیر پوڈز نیچے ہی رہ گئے تھے لاؤنج میں صوفے پر پڑے ہوں گے، کسی سے کہہ کر اُوپر بھجوا دیں" اُس نے بشرہ بیگم کو کہا۔

"اچھا میں بھجواتی ہوں، اب یہ دھیان سے رکھ لو، پریس نہ خراب ہو جائے،" انہوں نے ایک بار پھر اُسے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"ہاں ہاں رکھ لوں گی، اِتنا کونسا بڑا کام....." وہ اپنے فیس ماسک کی ڈبی ہاتھ میں لیے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے چہرے پر لگانے لگی تھی کے اچانک اُسکے ہاتھ میں سے وہ ڈبی پھسل کر بیڈ پر گری اور

اُلٹی ہو کر سیدھا اُس جوڑے پر گر گئی، وہ سارا ماسک پورا کا پورا ڈبی سگ باہر نکل کر مایوں کے جوڑے پر پھیل گیا، جس پر کالے رنگ کا اِتنا بڑا نشان لگ چُکا تھا۔

حیا کی چلتی زبان کو ایک دَم بریک لگی، وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے پڑے جوڑے کو دیکھ رہی تھی، جس کا پوری طرح سے بیڑا غرق ہو چُکا تھا، وہ فورن سے بیٹھ سے اُٹھی اور بھاگ کر کمرے کا دروازہ بند کر کے لاک لگایا تاکے کوئی ایک دم اندر آ کر اُسکا کیا کارنامہ نا دیکھ لے۔ شادی تو سِمپل ہی ہونی تھی، لیکن حیا کے کہنے پر انہوں نے اُسکا مہندی اور مایوں کا فنکشن گھر میں ارینج کر کے رکھ دیا تھا، اور اُسکے بعد نکاح اور پھر ولیمہ ہی ہونا تھا، لیکن اُس میڈم نے خود اپنا جوڑا خراب کر لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہائے اللہ یہ کیا ہو گیا....!" وہ جوڑے کو ہاتھ میں پکڑے اُٹھا کر دیکھنے لگی پر اُسکے ہاتھ پر لگ ماسک جوڑے کی پچھلی طرف بھی لگ گیا۔

"اُففف! یہ امی نے تو ڈانٹ ڈانٹ کے بُرا حال کر دینا ہے" وہ کپڑوں کو بیڈ پر رکھ کے کمر پر ہاتھ رکھے اب اُس خراب جوڑے کو دیکھ رہی تھی، جو اُسکی پھوپی جان نے کل ہی بھیجا تھا، جب یہ بات حیا کو یاد تو اُسکے چہرے پر نظر آنے والا ڈر ایک دم ہنسی میں بدل گیا۔

اُسکی پھوپی چاہتی تھی کے حیا کی شادی اُنکے بیٹے سے ہو، مگر جب انہیں پتہ چلا کے حیا کی شادی فِکس ہو گئی ہے تب انہوں نے ایسا مُنہ بنایا تھا کے جس کی حد نہیں، حیا کے بابا نے بمشکل انہیں منایا تھا کے اب کو اللہ کو منظور تب جا کے وہ مانی تھیں، لیکن جس مُنہ سے شادی میں شامل ہو رہی تھی اور جس مُنہ سے انہوں نے کہا تھا کے مایوں کا جوڑا تو میں بنوا کے بھیجوں گی حیا تبھی سمجھ گئی تھی کے کوئی فالتو حرکت کریں گی وہ، اور وہی ہوا انہوں نے اُسکے مایوں کا جوڑا اِتنا فضول بنوایا تھا کے حیا کو ذرا پسند نہیں آیا تھا، مگر وہ بیچاری کیا کر سکتی تھی، سب کی خوشی کے لیے اُس نے کہہ دیا کے بہت اچھا ہے، لیکن اب اللہ کی طرف سے اُسکی مدد ہو گئی تھی تو وہ پریشان ہو رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی وہ کھڑی یہی سوچتے ہوئے مسکرا رہی تھی جب اُسکے ذہن میں ایک خیال آیا، وہ اپنے لب دانتوں میں دبائے مسکرائی اور بیڈ سائڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھایا، اور کال لاگ میں جا کر نمبر ڈائل کیا، دوسری طرف رِنگ جا رہی تھی، وہ کمر پر ہاتھ ٹکائے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی، دوسری طرف سے کوئی کال نہیں اُٹھا رہا تھا، حیا نے فون کانے سے ہٹا کر دوبارہ نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگایا، کچھ دیر بعد بھی جب کال نہ اُٹھائی گئی تو وہ فون کو گھورنے لگی۔ کچھ دیر گھورتے رہنے کے بعد وہ فون صوفے پر پھینک کر بیڈ سے جوڑا اُٹھانے ہی لگی تھی جب اُسکا فون رِنگ ہوا۔ حیا جلدی سے فون کے پاس گئی اِس سے پہلے وہ فون اُٹھاتی، وہ رُک گئی۔ وہ کیوں اُٹھائے اِتنی جلدی فون؟ خود بھی تو نہیں اُٹھایا تھا اُس نے۔ فون بج بج کر ایک بار، دو بار، تین بار بند ہو گیا۔ اب جب چوتھی بار فون رِنگ ہوا تھا آخر کار اُس نے اُٹھا لیا۔

Clubb of Quality Content

"اُٹھا کیوں نہیں رہی تھی کال، ٹھیک ہو تم؟" اُسکے فون اُٹھاتے ہی دوسری طرف سے وقاص کی پریشان آواز آئی، حیا کو اچھا لگا، پر پھر خود کو نارمل کرتی بولی۔

"ہاں ٹھیک ہوں!" اُس نے ایٹیٹیوڈ سے کہا۔

"تو فون کیوں نہیں اُٹھا رہی تھی؟" پھر سے پوچھا گیا۔

"مرضی میری، آپ نے اُٹھایا تھا جب میں کر رہی تھی؟" وہ بولتے بولتے ایک دم غصّے میں آگئی۔ اُسکے شکوے پر وہ اچھے سے سمجھ گیا کے یہ سب میڈم نے کیوں کیا تھا، وہ آفس میں بیٹھا ہنسا۔

"اچھا تو یہ سب اِس لیے کیا تھا؟" وقاص نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو یہ سب اِس لیے کیا تھا؟ بڑے آئے" وہ اُسکی آواز کی نقل اُتارتے ہوئے مُنہ چڑھا کر بولی تو دوسری طرف وہ اور کھل کر ہنسا۔

"جان کے نہیں کیا تھا میں نے، میٹنگ روم میں تھا، فون میرا آفس میں پڑا ہوا تھا جان، ابھی آ کر دیکھا تو فورن کال کی، اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نہ؟" اُس نے ساری بات بتائی تو حیا کو تھوڑا آرام ہوا۔

"ہاں ٹھیک ہے بھی اور نہیں بھی" وہ اپنے ہاتھوں کے ناخنوں کو دیکھتے ہوئے بولی، جن پر وہ ابھی ابھی نیل پالش لگا کر ہٹی تھی۔

"کیا مطلب؟" ملازم چائے کا کپ وقاص کے ٹیبل پر رکھنے کا پوچھ رہا تھا جو اُسکے سامنے کھڑا تھا، اُس نے ہاتھ کے اِشارے سے کپ وہیں رکھنے کو کہتے ہوئے حیا سے پوچھا اور ملازم کو جانے کا اِشارا کیا۔

"اچھا سنیں... سنیں نا" وقاص کے کچھ نا کہنے پر وہ پھر سے اُنچی آواز میں بولی۔

"ہاں ہاں سُن رہا ہوں بولو جاناں" وہ اُسکا غصّہ ٹھنڈا کرتے ہوئے بولا۔

"تو بات یہ ہے کے....."اور پھر وہ سب کچھ اُسے بتانے لگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"حیا کی کال آئی تھی مجھے، کل مایوں اور مہندی ہے اُسکی، پتہ ہے نا آپ کو؟"

"یہ ویسے ہم اندر بیٹھ کے آرام سے کسی اچھے ریسٹورنٹ میں بیٹھ کے کھانا کھا سکتے تھے"وہ گاڑی میں بیٹھے کباب اور باربی کیو کھا رہے تھے، اور ہان نے اُسے کہا تھا کے کسی ریسٹورنٹ چلتے ہیں پر بہامین نہیں مانی، اُسکا اِس طرح کھانے کا دِل کر تھا، جس پر اور ہان نے پھر اُسے کچھ نہیں کہا، لیکن اب سوچ رہا تھا کے کہہ ہی دیتا۔

"گھر کسی عالیشان ہوٹل سے کم ہے؟ روز ٹیبل پر بیٹھ کے کھانا کھاتے ہیں نا؟ کبھی کچھ نیا بھی ٹرائے کر لیا کریں آپ، اور آپ میری بات نہیں سُن رہے؟"بہامین نے روٹی کا نوالہ توڑ کر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک اچھا سا چکن کڑاہی کے ساتھ نوالا بنایا اور اورہان کے مُنہ میں ڈال دیا، وہ تو اب فُل کمفرٹیبل ہو چکی تھی اورہان کے ساتھ جو کے وہ اچھے سے دیکھ رہا تھا، نوالہ چباتے ہوئے اورہان نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں تو بس، ہم چلیں گے، اور یہ چھوڑ دیں آپ، میں کھلا رہی ہوں نہ" وہ اورہان کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی، کیونکہ وہ پورا رائتہ گرانے لگا تھا۔

"اگلی بار نہیں مانو گا ایسی اُلٹی سیدھی فرمائشیں" وہ تو پکا تپ گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا نا... ہم جا رہے ہیں نا اُسکی مایوں پر کل؟"

"نہیں ہم نہیں جا رہے!" صاف انکار کیا گیا۔

"پر کیوں؟" وہ اورہان کو دیکھتے ہوئے ایک دم بولی۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں" اور ہان نے یہ کہہ دیا تو کیا اب کچھ بچتا تھا کہنے کو؟

"مجھے ضروری کام ہے کل، وقاص سے میں نے کہہ دیا تھا کے ہم سیدھا نکاح پر آئیں گے، بس بات ختم اب" اُس نے بات ہی ختم کر دی۔

"کھڑوس" وہ بڑبڑاتے ہوئے بول کر دوبارہ سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی، جانتی تھی بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ نہیں مانے، اور بدلا لینے کے لیے ایک اچھا خاصا بڑا روٹی کا نوالہ بنا کر اور ہان کے مُنہ میں ڈال دیا، لیکن بہامین کی یہ کوشش بیکار گئی، کیونکہ وہ آرام سے نوالہ چباتے ہوئے فون پر کچھ چیک کر رہا تھا، جیسے اُس پر کوئی اثر ہی نہ ہوا ہو، اُسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو، وہ اُسے مُنہ بنا کر دیکھتے ہوئے سر جھٹکتے پھر سے کھانے میں مصروف ہو گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیر کی صبح ہر دوسرے آفس کی طرح وہاں بھی کاموں کی افراتفری پھیلی تھی۔وہ کاریڈور سے گزرتا جارہا تھااور ہر کوئی اُسے دیکھ کر سلام کر رہا تھا،وہ کم ہی آفس آتا تھا،راہداری کے سرے پر اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔پھر دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔

وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب اُسکے اندر آنے پر اورہان نے چہرا اُٹھا کر ایک نظر دیکھااور پھر سے نظریں لیپ ٹاپ کی جانب کر لیں،اُس کا کوٹ سٹینڈ پر لٹکا تھااور وہ مصروف لگ رہا تھا۔وہاج کی پیشانی پر بَل آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خیریت؟"وہ اورہان کے ٹیبل کے سامنے کُرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"بڑی جلدی آ گئے؟"طنز کیا گیا۔

"تھوڑا کام تھا بھائی"وہاج نے سَر کھجاتے ہوئے کہا۔

"یہ کمپنی بھی تمہاری ہے، تھوڑا اِس پر بھی فوکس کرو گے تو اچھا رہے گا" اورہان نے اُسے گھور کر کہا۔

"کیوں کچھ ہوا ہے کیا؟" اُس نے تشویش سے پوچھا۔

"میرے رہتے کچھ نہیں ہو سکتا" اورہان نے کہا تو وہاج مسکرایا۔

"کچھ سوچا ہے میں نے" وہاج نے ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے کہا۔

"کوئی نیا پلین؟" اورہان نے بغیر دیکھے کہا۔

"جاب چھوڑ دی میں نے" وہاج نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟اور یہ کرنے سے پہلے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا؟"اور ہان نے اُسکی طرف حیرت سے دیکھ کر کہا۔

وہاج جانتا تھا کے اور ہان یہی چاہتا ہے کے وہاج اُسکے ساتھ یہی کمپنی سنبھالے، لیکن اُس نے وہاج کو کبھی بھی فورس نہیں کیا تھا،اِرشاد مخدُوم صاحب کی بھی یہی خواہش تھی، پتہ نہیں وہ پہلے کیوں نہیں سمجھ پایا، جب اُس نے اور ہان کو بتایا تھا کے وہ خود کا بزنس کرنا چاہتا ہے تو اور ہان نے اُسے فُل سپورٹ کیا تھا، لیکن اِس وقت اُسے اپنا آپ خود غرض لگ رہا تھا، کیا تھا وہ؟ کیا ہوتا اگر اِرشاد مخدوم اُسے اپنا بیٹا بنا کر گھر نہ لاتے؟ وہ اُسکے بھی والد تھے،اور اور ہان اُسکا بھائی وہ کبھی کچھ ایسا نہیں کر سکتا تھا جس میں بس اُسکی خوشی ہو۔

"بس ویسے ہی، میں نے سوچا کے کیوں نا اپنے بھائی کے ساتھ کام کیا جائے،اپنے باپ کا بزنس آگے بڑھایا جائے، جو عقل محنت میں دوسری کمپنی کی ترقی کے لیے استعمال کر رہا ہوں وہ مجھے ہمارے بزنس کو اور آگے لے کر جانے کے لیے استعمال کرنی چاہیئے"وہاج نے ہلکے پھلے لہجے میں کہا تو اور ہان نے اُسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو جیسا تمہیں ٹھیک لگے، پر پھر کبھی بھی تمہارا دِل کرے دوبارہ اِس چیز پر کام کرنے کو تو بِلا جھجک مجھے بول سکتے ہو، اور ہاں دماغ سے سوچا کرو، جزبات کی وجہ سے فیصلے لینے کی کوئی ضرورت نہیں" وہاج اُسکی آخری بات اچھے سے سمجھ گیا۔

وہ آپس میں بات کر ہی رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی، وہاج نے چہرا موڑ کر دیکھا تو اورہان نے نظریں اُٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"ارے واہ، آج تو تم بھی آئے ہوئے ہو" ناصر صاحب اندر آئے تو انہوں نے وہاج کو دیکھ کر کہا۔

"جی بس، چکر تو لگانا ہی تھا میں نے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہاج کے آفس سیٹ کروادیں آپ، وہ آج سے ہی جوائن کرے گا" اور ہان نے اُسے دیکھ کر کہا۔

"آج سے؟" وہاج نے چہرا موڑ کر اور ہان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جی آج سے، کل پر کام ڈالنا بند کرو" اُسکے رُعب سے کہنے پر وہاج نے نے پنچ بنا کر اپنے مُنہ کے سامنے رکھا، جیسے وہ اپنی ہنسی روک رہا ہو، اور پھر کھانستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"وہاج بھی جوائن کرے گا اب سے؟" ناصر صاحب نے سوال کیا۔

"ابھی کیا کہا میں نے؟" اور ہان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر کہا تو ناصر صاحب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"میں ابھی کرواتا ہوں" انہوں نے فورن سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہاں وہ میٹنگ روم بھی تیار کروا دیجئیے، میں بس دَس منٹ میں آ رہا ہوں" اُس نے ایک اور ہدایت دی تو وہ جی سر کہتے ہوئے آفس سے باہر آ گئے۔

"میں ذرا آفس دیکھ کر آتا ہوں" وہاج نے اورہان کو دیکھ کر کہا اور کُرسی سے کھڑا ہوتے ہی باہر کی طرف چلا گیا، اُسکے جاتے ہی اورہان پھر سے لیپ ٹاپ پر نظریں جما گیا، جہاں وہ غلیظ چہرا اُسکی نظروں کے سامنے تھا۔

"بابا یار دِل نہیں کر رہا میرا، ماما سے بچا کر لائیں تھے آپ اب خود کھلانے لگ گئے ہیں، بس کریں نہ" وہ پراٹھا کا رول بنا کر اُسے دے رہے تھے۔

"ماں سے بچا کے لایا ہوں کیونکہ تم لوگوں کا اُس وقت کھانے کا دِل نہیں کر رہا تھا، بیٹا سکول میں بھوک لگتی ہے یار، کھا لو نہ تھوڑا سا" اِرشاد صاحب نے اورہان کو ایک اور پراٹھے کا رول بنا کر اُسکی طرف بڑھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر ویسے ایک بات ہے، کوئی آپ کو ایسے دیکھے تو یقین ہی نہیں کر پائے گا کے اِتنی بڑی کمپنی کے مالک اِتنے رعب دار اپنے بچوں کے ساتھ کیسے ہیں" ڈرائیور نے گاڑی چلاتے ہوئے شیشے سے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے بچوں کے لیے ہر باپ ایسا ہی ہوتا ہے، تُم بھی ایسے ہی ہو گے" انہوں نے ڈرائیور سے کہا تو وہ مسکرا پڑا۔

"اچھا بس، اب باقی کا نہیں کھایا جا رہا، میرا اسکول بھی آ گیا ہے، بعد میں ملیں گے بابا، اللہ حافظ" وہ گاڑی کے رُکتے ہی یہ بولتے ہوئے سیٹ سے اپنا بیگ اُٹھا کر باہر سکول کی طرف بھاگ پڑا، وہ اُسے اندر جاتا دیکھ رہے تھے۔

"اور ہاں، سنو! حد ہے یہ لڑکا" انہوں نے اُسے آواز دی لیکن وہ چلا گیا تھا، اِرشاد صاحب نے نفی میں سر ہلائے ٹشو پیپر سے اپنے ہاتھ صاف کیے، اور باقی کا آدھا پراٹھا واپس لنچ باکس میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رکھ دیا،انہوں نے باکس کا ڈبہ ابھی بند کیا ہی تھا کے ایک زوردار دھماکے کی آواز فضا میں گونجی۔

"بابا..."وہ ایک دَم چِلا کر اُٹھا اور کُرسی کی پشت سے سر ہٹا کر آس پاس دیکھنے لگا۔وہاں کوئی نہیں تھا۔

اُسے گرمی لگنے لگی۔اور ہان کُرسی سے اُٹھ کر اپنی شرٹ کے اُوپری بٹن کھول کر شرٹ کے بازوں کو کُہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے سامنے آفس کی بالکونی میں چلا گیا، باہر ٹیبل پر پڑی سیگرٹ کی ڈبی میں سے سیگرٹ نکال کر جلاتے ہوئے وہ اپنا دماغ ٹھیک کرنے لگا، یہ یادیں اُسکی جان لے رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ ساری پینٹنگز آپ نیچے والے روم میں رکھوادیں،اور باقی کا سارا سامان بھی وہیں سیٹ کروادیجیے گا" وہ لاؤنج میں کھڑی ملازمہ کو سب سمجھا رہی تھی جو بہامین کی بات سن کر جی میم صاحب کہتی ہوئی وہ سامان ایک ایک کر کے اُٹھا کر اُس کمرے میں لے جانے لگی۔

"یہ کہاں رکھوا رہا ہو تم؟" ابھی وہ پلٹی ہی تھی کے اُوپر سے مارُوخ نیچے آتے ہوئے بولی اُسے۔

"یار جو پینٹنگ بنائی تھیں میں نے وہ تو کب کی ڈیلیور کروادی تھیں،بس اب یہ کچھ فالتو سی پڑی ہوئی تھی میں نے کہا نیچے والے سٹور میں رکھوادوں، خیر ڈاکٹر کے گئی تھی نا ہفتہ پہلے تم کیا کہا ڈاکٹر نے؟" بہامین صوفے پر جا کر بیٹھی تو مارُوخ بھی اُسکے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

"کیا کہنا تھا اُس، وہاج کے سامنے کہا کے اَم کمزور ہے، یہ سُن کر وہاج سے اَم کو بعد میں ڈانٹ پڑی، سب اُس ڈاکٹر کی وجہ سے ہوا، تُم بتاؤ بہامین، اَم کھانا کھاتا تو ہے، اب کیا ہر وقت کھاتا ہی رہے اَم؟ اِتنا کھانے کے بعد بھی بھلا کیسے کمزوری؟ بے فضول میں اَم کو ڈانٹ پڑی اور اِتنا سب

کچھ کھلایا انہوں نے مجھے، اُلٹی آنے والا ہو گیا تھا اَم کو" وہ مُنہ بناتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ بہامین ہنس کر اُسکی بات سن رہی تھی۔

"ہاں مجھے پتہ ہے یار کھانے کا دِل نہیں کرتا پھر بھی تو کھاتی ہے، لیکن تمہیں دھیان بھی تو رکھنا پڑے گا نہ، ایسے تھوڑی ہوتا ہے بھلا، خیر چھوڑو، آؤ لان میں واک کرتے ہیں، پتہ نہیں میری عجیب سی طبیعت ہو رہی ہے، بار بار دِل خراب ہو رہا صبح ناشتے میں پراٹھا کھایا تھا شاید اُسی وجہ سے ہو رہا ہے، تجھے پتہ تو ہے میں اِتنا ہیوی ناشتہ نہیں کرتی"

"رُکو اَم تمہارے لیے لیمو پانی بنا کر لاتا ہے، تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جائے گا" ماروخ اُسکی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے بولی اور اُٹھ کر کچن میں جانے لگی۔

"رُکو، کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے، میں ملازمہ سے کہہ دیتی ہوں وہ بنا دے گی، بڑی آئی لیمو پانی بنانے جا رہی ہے، حالت دیکھو اپنی، ملازمہ سے کہتی ہوں وہ بنا دے گی، تُم چلو

میرے ساتھ تھوڑی واک کرتے ہیں باہر موسم بھی اچھا ہو رہا ہے" وہ بھی صوفے سے اُٹھی اور ملازمہ کو آواز دے کر لیمو پانی بنانے کا کہہ کر مارُوخ کے ساتھ باہر کی طرف لان میں چلی گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"جیسے کے آپ سب نے دیکھا کے یہ پروجیکٹ کس طرح سے کمپنی کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اِسی طرح کے کافی پروجیکٹس کی لِسٹ آپ کے سامنے پڑی ہے اور ہان صاحب آپ دیکھ سکتے ہیں" اُس آدمی نے میٹنگ روم میں سب کے سامنے اور ہان کو دیکھتے ہوئے کہا، جو میٹنگ روم کی مرکزی کُرسی پر بیٹھا ہاتھ کی مُٹھی بنا کے ہونٹوں پر رکھتے سامنے پروجیکٹر
پر چلتی پروجیکٹ ڈیٹیلز کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہان نے وہ لِسٹ اُٹھایا اور اُسے دیکھنے لگا، سب کی نظریں اُس پر تھیں، وہاج بھی اُسکے ساتھ والی کُرسی پر بیٹھا پُر سوچ نظروں سے اُسی کو دیکھ رہا تھا، شاید وہ جانتا تھا وہ کیا کرنے والا ہے، اور وہی ہوا۔

"اگلے ہی لمحے اور ہان نے وہ لِسٹ پُر سکون طریقے سے پھاڑ کر ٹیبل پر رکھ دی"

" کمپنی کے لیے کیا فائدہ مند ہے اور کیا نہیں یہ کمپنی کے مالک ڈسائیڈ کریں گے "اُس کی اِشارہ وہاج کی طرف بھی تھا، وہاج چہرا نیچے کیے اپنی ہنسی روکنے لگا، وہ جانتا تھا یہی ہونے والا ہے، کیونکہ وہ آدمی بہت زیادہ سمارٹ بن رہا تھا اور اور ہان کو اِس طرح کے لوگ بِلکل پسند نہیں تھے۔

"اگر آفر پسند نہیں تھی تو آپ نے مجھے یہاں بلوایا کیوں؟ وہ آدمی تھوڑا اُونچی بولا۔

"اچھا؟؟ کس نے بلوایا تھا آپ کو؟ جہاں تک میں جانتا ہوں آپ کی کالز بار بار آ رہی تھیں کے آپ کو ایک موقع دیا جائے اپنے پروجیکٹ کو میرے سامنے پیش کرنے کا، ہو گیا؟ کر دیا پیش؟ ریجیکٹڈ! جا سکتے ہیں آپ، ناصر صاحب انہیں باہر کا راستہ دکھائیں" اور ہان نے اُسے ہاتھ سے باہر کی طرف جانے کا کہا، ناصر صاحب وہیں پر کھڑے تھے اور اُس آدمی کو دیکھ رہے تھے جب اور ہان نے اُن سے بولا، وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اُس آدمی کے قریب گئے اور اُسے باہر جانے کا کہا، جس پر وہ ناصر صاحب کو ایک نظر دیکھتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

"باقی کے پروجیکٹس میں کل یا پرسوں کی میٹنگ میں دیکھوں گا، پھر ڈسائیڈ ہو جائے گا کے نیکسٹ پروجیکٹ ہم نے کس کمپنی کے ساتھ کرنا ہے" اُس نے یہ کہا اور اپنی کُرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا، اور باہر کی طرف چلا گیا، وہاج بھی کھڑا ہوا تو اُسے فون پر کال آئی، وہ ناصر صاحب کو سر کے اِشارے سے سب کو سمجھانے کا کہتا ہوا میٹنگ روم سے باہر نکل گیا۔

"جیسا کے سر نے کہا ہے کے وہ اگلی میٹنگ میں ڈسائڈ کریں گے کہ انہوں نے کس کمپنی کے ساتھ کام کرنا ہے، تو اب یہ آپ سب پر ہے کے آپ اپنا آئیڈیا کتنا اچھا بناتے ہیں جو سر کو پسند

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آجائے، آپ لوگوں کو مزید دو دِنوں کا وقت مل گیا ہے، اپنا بہترین دیجیئے گا" انہوں نے میٹنگ روم میں بیٹھے سب لوگوں سے کہا، وہاں ہر کوئی چھوٹی کمپنی سے موجود تھا، وہ لوگ اورہان کے ساتھ اِس لیے کام کرنا چاہتے تھے تاکہ انکی کمپنیز کو ایک بڑا نام ملے، اُن میں سے جو بھی مخدوم ٹیکسٹائلز کے ساتھ کام کرتا مخدوم بِلڈرز کے ساتھ کام کرتا انکے لیے وہ فائدے کی بات ہوتی، اورہان نے تین مہینوں میں ہی کمپنی کی اِتنی اچھی امیج بنادی تھی جو پچھلے بیس سالوں میں کبھی نہیں بن پائی تھی۔ ناصر صاحب اُن سب کو سمجھا کر وہاں سے باہر چلے گئے تاکہ اُورہان کے پاس جاسکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

"تم چلو گی ناحیا کے نکاح پر؟" وہ دونوں لان میں واک کرتے ہوئے بات کر رہی تھیں۔

"ہاں! وہاں تو جانا ہے، مہندی پر نہیں گئے ہم، پر اب شاید نکاح کچھ دِن آگے ہو گیا تھا، اِس اتوار کو ہے اب" بہامین نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جہاں کالے بادل آ رہے تھے۔ مارُوخ بھی اُسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی، وہ دونوں ننگے پیر لان میں چل رہی تھیں۔

"زہ ھم جا، اخلم، وھاج دوہ ور ٥٥ وخت نہ لري" مارُوخ نے کہا، تو بہامین ہنس پڑی۔

(مجھے تو کپڑے بھی لینے ہیں، وہاج کے پاس تو وقت ہی نہیں ہے دو دِن سے)

"کل چلتے ہیں ہم، تھوڑا گھومنا پھرنا بھی ہو جائے گا، اور شاپنگ بھی"

"مگر وہاج" مارُوخ نے پریشانی سے کہا، پتہ نہیں وہ اُسے جانے بھی دیتا یا نہیں۔

"اب میاں تمہارا ہے، اِتنا تو کر سکتی ہو یار، تمہیں پتہ ہے کیسے منانا ہے اپنے شوہر کو" بہامین نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ مُنہ بنا کر اُسکی نقل اُتارنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاہاہا! پاگل لگ رہی ہو!" بہامین نے ہنس کر کہا، تو ماروخ بھی ہنس دی۔

"لگتا ہے بارش ہو گا آج" ماروخ نے کالے سیاہ بادل آسمان پر آتے دیکھ کر کہا۔

"شاید والی بات ہے، آج کل تو موسم کبھی بھی بدل جاتا پتہ ہی نہیں چلتا" بہامین نے بولا تو ماروخ کے اُسکی طرف دیکھا، جسکی نظریں اُوپر آسمان کی طرف تھیں۔

"چلو اندر چلیں" بہامین نے شام ہوتے دیکھ کر اُس سے کہا تو بھی ہاں سر ہلائے بہامین کے ساتھ ہی سائڈ پر پڑے اپنے جوتے پہننے لگی، اور پھر وہ دونوں اندر کی طرف چلی گئیں۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"نکاح آپ نے آگے کروایا تھا میں نے نہیں اب میری بھی مرضی ہے، جو جوڑا میں نے کہا ہے وہی پہن کر نکاح کرواؤں گی ورنہ نہیں کرواؤں گی سُنا آپ نے، میں نے پہلے ہی کہا تھا کے نکاح آگے ہو رہا ہے تو بعد میں جو میں کہوں گی وہ ہو گا، اور آپ نے کہا تھا ٹھیک ہے اب اگر آپ مکرے تو اچھا نہیں ہو گا" وہ فون پر بات کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ وقاص نے نکاح کی ڈیٹ دو تین دِن آگے کروادی تھی کیونکہ آفس میں کوئی ضروری کام آگیا تھا اور اُسے شہر سے باہر جانا تھا، اُسکے بڑے بھائی اور بابا پہلے سے ہی ملک سے باہر سے جس وجہ سے وقاص کا جانا ضروری تھا، اور اب جب وہ واپس آگیا تھا تو حیا اُسے فون پر اچھا خاصا سُنا رہی تھی۔

"تم سے کس نے کہا ہے کے میں مکر جاؤں گا؟ جو لہنگا تمہیں چاہیئے وہ رات تک ڈلیور ہو جائے گا، بس آپ کل پہن کر تیار ہو جانا میرے لیے مہربانی ہو گی میڈم جی" دوسری طرف سے آتے وقاص کا جواب سُن کر حیا مسکرائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہنہہ، بڑے آئے، رکھیں فون اب، مجھے ابھی سکِن کئر بھی کرنی ہے" یہ بول کر وہ فون خود رکھ گئی۔ جب کے دوسری طرف وہ بند فون کو دیکھ کر مسکرا دیا، پھر سر جھٹکتے ہوئے دوبارہ سے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا جو وہ تھوڑی دیر پہلے کر رہا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے فون پر کچھ دیکھ رہی تھی جب اُسکی کھڑکی پر کوئی چیز آکر لگی، حیا نے چونک کر کھڑکی کی جانب دیکھا تو ایک کے بعد دوسرا پتھر اُسکی کھڑکی پر آکر لگا، وہ فورن بیڈ سے اُٹھ کر کھڑکے کھول کر باہر نکلی اور بالکونی سے نیچے جھانکا۔

"اِدھر کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ وقاص کو نیچے کھڑا دیکھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

"کیا مطلب کیا کر رہا ہوں؟ یہ میں اپنی پڑوسن کے لیے تولا یا نہیں ہوں.... اپنے ہی سُسرال میں چوروں کی طرح آنا پڑ رہا ہے" آخری بات وہ مُنہ میں بڑبڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حیا نے جو جوڑا اپنی مایوں پر پہننا تھا وہ خراب ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے اُس نے وقاص سے کہہ کر اپنے لیے نیا جوڑا منگوایا تھا، ظاہر تھا وہ وقاص کی اپنی پسند کا تھا، اور اب میڈم بھولی ہوئی تھیں۔

"اُو، ہائے ربّہ! اِدھر کھڑے ہو کر کیا دے رہے ہیں اندر پکڑا دیتے" حیا اُسے نیچے کھڑا دیکھ کر پریشانی سے بولی۔

"اُوہو، مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا، کتنی عقلمند ہیں آپ جناب، پر شاید کسی نے کہا تھا مجھے کے اندر مت پکڑانا، کسی کو پتہ نہ چل سکے کے مایوں کا جوڑا بدل گیا ہے، کس نے کہا تھا یہ؟" وقاص نے چِڑ کر آخر میں انجان بننے کی ایکٹنگ کی جس پر حیا نے اُسے گھورا۔

"تو کچھ نہیں ہوتا، تھوڑا رومینٹک ہو گئے ہیں تو کونسی موت پڑ گئی ہے، اُوپر کی طرف پھینکیں بیگ کو میں کیچ کر لوں گی" وہ وقاص کے ہاتھ میں پکڑا بیگ اُسے اُوپر پھینکنے کو کہنے لگی، جو کافی بھاری لگ رہا تھا۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ بھاری ہے یہ کوئی باسکٹ وغیرہ نیچھے کی طرف لاؤ میں اُس میں ڈال دیتا ہوں" وقاص کے بیگ کا وزن دیکھتے ہوئے اُسے تھوڑی اُونچی آواز میں کہا، اور اپنے آس پاس دیکھا، وہ گھر کی پچھلی طرف کھڑا تھا۔

"ایک تو آپ آہستہ بولیں کوئی سُن لے گا، اور آپ اِسے اُوپر پھینکیں میں کیچ کر لوں گی" اُس نے پھر زِد کی۔ وقاص کچھ دیر کھڑا تو حیا کو گھورتا رہا کے شاید وہ اُسکی بات مان لے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔ جس پر اُس نے ہار مان کر بیگ کو اچھے سے فولڈ کر کے کھڑکے کے قریب ہو کر اُوپر کی طرف پھینکا، بیگ اُوچھالتے ہی وہ ہوا میں اُڑا، اور حیا کی بالکونی تک آیا، حیا نے آگے ہو کر بیگ کو پکڑنا چاہا جو سیدھا جا کر اُسکے ماتھے سے ٹکرا کے واپس نیچھے گرا۔

"آہہہ" ایک زوردار چیخ کی آواز آئی۔

"حیا! بچے ٹھیک ہو میری جان ہیں حیا یار" وقاص فورن سے بالکونی کی دیوار کے قریب ہوا اور اُوپر دیکھتے ہوئے بولا، کہیں اُسے چوٹ نہ لگ گئی ہو۔

"اُوہو کیا ہوا؟ ٹھیک ہوں میں، میں نہیں چیخی یہ کسی اور کی آواز تھی۔ اُس نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے وقاص کو نیچے پریشان کھڑا دیکھ کر کہا تو وقاص نے اُسے مُنہ بنا کر دیکھا، وہ فالتو میں اِتنا گھبرا گیا تھا۔ لیکن اگر حیا نہیں چیخی تو کون چیخا تھا؟ وقاص نے چہرا گھما کر آس پاس دیکھا تو ایک دم حیران ہوا، کوئی آدمی اُسکے دائیں جانب زمین پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا، وقاص فورن سے اُسکے پاس آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُوبھائی! کیا ہوا ٹھیک تو ہو تم؟" اُس نے اُس آدمی کو سہارا دے کر کھڑا کیا۔

"پتا نہیں صاحب کوئی زوردار چیز آکر ہمارے سر پر لگی، ہم تو گھر کے اندر سے پیچھے کچرا پھینکنے آئے تھے" وقاص نے اُس سے نظریں چُرائے دائیں بائیں دیکھنا شُروع کر دیا۔

"اچھا...اچھا تُم چھوڑو ایسے ہی کوئی چیز آ کر لگی ہو گی ہو جاتا ہے اکثر ایسا، خیر یہ ایک کام کرو، یہ بیگ اپنی حیا میڈم کو دے دینا، لیکن دھیان رکھنا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے، سیدھا جا کر اُنکے کمرے میں انہیں دے کر آنا ہے یہ بیگ سمجھ آئی؟"

"جی...! وہ تو ہم دے آئیں گے لیکن آپ ہیں کون؟" اُس آدمی نے وقاص کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا، حالانکہ وقاص کی حالت بلکل چوروں والی نہیں لگ رہی تھی۔ وہ آدمی حیا کے گھر ملازم تھا۔

"اُنکا ہونے والا شوہر، اب خدا کا واسطہ ہے یہ دے آؤ، اور کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے، یہ کو کچھ پیسے رکھو" اُس نے بیگ اُٹھا کر پکڑاتے ہوئے والٹ سے کچھ پیسے نکال کر بھی دیے۔

"نہیں صاحب، مجھے نہیں چاہیئے" اُس نے انکار کرنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"ارے رکھ لو کوئی بات نہیں، بس یہ کام کر دینا مہربانی ہو گی" وقاص نے اُسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بہت آرام سے کہا، جس پر اُس ملازم نے ہاں میں سر ہلایا۔ حیا گھر کے ملازم کو وہاں دیکھ کر ہی بالکونی سے سائڈ پر کھڑی ہو گئی تھی، اگر وہ دیکھ لیتا تو اُسکی ماما کو یہ بات ضرور پتہ چلتی۔ وہ ملازم وقاص کی بات سن کر پیچھے سے گھر کے اگلی جانب چلا گیا، وقاص نے اپنی شرٹ پر لگی مٹی جھاڑتے ہوئے اُوپر کی طرف دیکھا، تو وہ وہیں کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی، وقاص نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے حیا کو دیکھ کر آئیبرو اُچکائی، جیسے کہہ رہا ہو کیا؟ جس پر حیا نے اگلے ہی لمحے اُسے فلائینگ کس بھیجی، جس پر وقاص نے داد دینے والے انداز میں آئیبرو اُچکا، وہ اُسے زباں چڑھا کر ہنستے ہوئے اندر کی طرف بھاگ گئی، اِس سے پہلے وہ اُسے روکتا وہ جا چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" صحیح مین بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں" وہ سر جھٹکتے ہوئے پیچھے ہی کھڑی اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا۔

وہ اپنے فون پر اپنے مایوں کی تصویریں دیکھ رہی تھی، سب نے اُسکی بہت تعریف کی تھی کے وہ اُس جوڑے میں بہت پیاری لگ رہی تھی، حیا کے وہ سب یاد آیا کہ کیسے اُسکی ایک کال پر وقاص نے فورن فورن اُسے اچھا سا جوڑا لا کر دیا تھا، وہ بھی خود لے کر ایا تھا کسی کے ہاتھ بھجوایا نہیں تھا، یہ سب یاد کرتے کوئے وہ بس مسکراتی جا رہی تھی۔

"حیا؟"

"ج...جی؟" اپنے نام کی پُکار سے وہ ہوش میں آئی، اور ایک دم دروازے کی طرف دیکھا، جہاں اُسکے ماما کھڑی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیچے آ جاؤ بیٹا، کھانا لگ گیا ہے آ کر کھا لو" انہوں نے حیا کے پاس آ کر کہا اور بیڈ پر بکھرے اُسکے کپڑے تہہ کرنے لگیں۔

"جی میں آ رہی ہوں بس، آپ چلیں" اُس نے کہا۔

"اچھا کوئی بات مت کرنے فضول کی اپنی پھوپھو کے ساتھ، پہلے ہی کل بہت بولی تھیں وہ، اچھا ہوا تم سو گئی تھی، اب بس کل کا دِن رہ گیا ہے گزر جائے گا، کسی فالتو بات کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں" انہوں نے حیا کو سمجھایا، مایوں والے سن حیا کو اپنے دیے ہوئے جوڑے کت بجائے دوسرا جوڑا پہنے دیکھ کر انہوں نے فنکشن کے بعد بہت تماشہ کیا تھا، تماشہ ایسا کے ایسی ایکٹنگ کی تھی کے کوئی بھی اچھے سے کہ سے کے ہاں یہ ایکٹنگ ہی ہے، لیکن ظاہر تھا کوئی انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا، کیونکہ وہ حیا کے دادا کی لاڈلی تھی، حالانکہ وہ خود بھی اپنی لاڈلی کے ڈراموں سے اچھے سے واقف تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں نے کیا کہنا انہیں! مجھے کیا لگے جو مرضی بولتی رہیں وہ، خیر آپ چلیں میں آرہی ہوں" اُس نے بشرہ بیگم کو کہا تو وہ ٹھیک کے کہتی ہوئیں کمرے سے چلی گئی، انکے جاتے ہی حیا بھی فریش ہونے واشروم میں چلی گئی۔

❤ ❤❤❤❤❤

بہامین نے دروازہ کھولا۔اندر وہ کُرسی پر بیٹھا گردن ترچھی کیے کوئی فائل پڑھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا کون آیا ہے اُسکی نظریں فائل پر ہی تھیں۔وہ آرام آرام سے چلتے ہوئے اُسکی کُرسی کے قریب آئی، بال جوڑے میں بندھے تھے اور رُخسار سُرخ گلابی ہو رہے تھے، وہ ڈارک ریڈ کلر کی لپ سٹک لگائے ہوئی تھی، چہرے پر کسی قسم کا کوئی میک اپ نہیں تھا صرف لپ سٹک لگائی ہوئی تھی۔وہ اورہان کا بازو ہلانے لگی، اور اگلے ہی لمحے اورہان نے اپنا بازو کھول دیا جس کے بعد وہ آرام سے اُسکی گود میں بیٹھ گئی اور اُس نے بہامین کے گرد اپنا حصار بنالیا۔

"خیریت؟" وہ فائل پر نظریں جمائے بولا۔

"اِسے تو چھوڑیں پھر میری بات سنیں گے نہ آپ" بہامین نے اُسکی فائل کو دیکھتے ہوئے مُنہ بنا کر بولا

"میں کانوں سے سنتا ہوں" آگے سے یہ جواب سُن کر بہامین نے اُسے گھورا۔

Clubb of Quality Content

"وہ... حیا کا نکاح ہے کل تو میں نے... مطلب ہم نے سوچا کے کیوں نا ہم شاپنگ کر آئیں تھوڑی سی" وہ معصومانہ انداز میں بولی۔

"ہم سے مطلب؟" اورہان نے اُسے بغیر دیکھے پوچھا۔

"ہم مطلب... میں اور ماروخ" بہا مین اُسکے ساتھ چپکی ہوئی تھی، اور اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پتہ نہیں اُسکے سر میں کیا ڈھونڈ رہی تھی، جو بھی تھا اورہان کو سکون مل رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا..." وہ فائل بند کر کے سامنے رکھتا کُرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔

"مطلب ہم جا سکتے ہیں، یس...." وہ ایک دم سے اورہان کی گود سے اُٹھنے لگی جب اورہان نے اُسے اُٹھنے سے پہلے ہی روک دیا۔

اور یہ کس نے کہا؟"اور ہان نے اُسے اپنے قریب کرتے ہوئے پھر سے بولا،اور بہامین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھا، جس کا صاف مطلب تھا کے وہ جو کر رہی تھی وہ دوبارہ کرے۔

"آپ نے تو کہا ابھی..." بہامین نے آرام آرام سے اُسکے سر میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ اُس نے کہا تھا۔

"میں نے کہا کے جا سکتے ہو؟"اور ہان نے بند آنکھوں سے پوچھا،تو بہامین نے ہونٹ گھول کیے اُسکے چہرے کو گھورا، کھڑوس کہیں کا۔

"پہلے کچھ ایسا کہو جس سے میں مان جاؤں"اور ہان نے اُسکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اُتارتے ہوئے کہا۔

"ہیں؟؟ایسا کیا کہوں؟"وہ تو پریشان ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ اب تم پر ہے، ورنہ کوئی کہیں نہیں...." اِس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا وہ بول پڑی۔

"اچھا نہ...." یہ بول کر وہ اورہان کے دیکھنے لگی، جو آنکھیں بند کیے سکون سے کُرسی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا، بہامین کو وہ اِس وقت بہت پیارا لگا، وہ مسکرائی۔

اُسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے وہ اورہان کے چہرے کے قریب ہوئی اور اُسے پیار سے دیکھتے ہوئے اُسکے پاس ہوئی۔

"زہ تاسرہ مینہ لرم" اُس نے بول دیا۔

اور یہ فورن سے اورہان کے سینے میں چُھپ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زہ ھم تاسرہ مینہ لرم" اورہان نے اُسکے کان کے قریب سے بال ہٹا کر اُسکے کان مین سرگوشی میں کہا، جس پر بہامین نے پٹ سے آنکھیں کھولیں، اور اُسکے سینے سے چہرا نکال کر اُسے دیکھا۔

"آپ کو سمجھ آگیا؟" وہ حیرانگی سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"تمہاری ہر بات کر مطلب میں سمجھتا ہوں، اور صرف میں ہی سمجھتا ہوں" وہ بہامین کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا، تو وہ اُسکے کندھے پر سر رکھ گئی، بہامین نے اُس سے کہا تھا کے وہ اُس سے بہت محبت کرتی ہے لیکن پشتو میں، اُسے لگا تھا اورہان کو یہ بات سمجھ نہیں آئے گی، لیکن وہ جان گئی تھی کے اُس سے کوئی بھی بات چُھپی ہوئی نہیں تھی، اُس کی کہی گئی بات پر اورہان نے بھی اُسے اُس طرح سے جواب دیا، جسے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔

"حامد نے سارے ثبوت ہٹوا دیے تھے وہاں سے، اُسکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، فاروق کی پروٹیکشن فلحال ضروری ہے، تم جانتے ہو کے اُسے کس سے خطرہ ہے" اورہان وہاج کے ساتھ بیٹھا بات کر رہا تھا جب اُسکے فون پر کال آئی، وہ وہاج کو ایک نظر دیکھ کر کال اُٹھا گیا، وہاج کی نظریں اُسکی طرف ہی تھی، فون پر بات کرتے ہوئے اُسکی پیشانی پر بل آئے۔

"ٹھیک ہے، آپ دیکھ لیں آپ نے کیا کرنا ہے" یہ بول کر اورہان نے فون بند کر کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون تھا بھائی؟" وہاج نے نے اورہان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"رحمان آغا کا قتل ہو گیا ہے" وہ پُر سکون لہجے میں بولتے ہوئے وہاج کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"جی ہاں ناظرین جیسے کے آپ دیکھ سکتے ہیں کے مخدوم بلڈرز کے پُرانے مالک، رحمان آغا جو کمپنی اُنکے دوست کی تھی اور وہ چلا رہے تھے، وہ اچانک کچھ مہینوں پہلے منظرِ عام سے غائب ہو گئے تھے، کیوں ہوئے تھے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن آج دُبئی کے ایک فلیٹ میں اُنکی لاش برامد ہوئی ہے. جی ہاں ناظرین جیسے کے آپ دیکھ سکتے ہیں، اُنکی بیوی کا کوئی سُراغ فلحال کسی کو نہیں مل سکا ہے، آگے کی نیوز جاننے کے لیے...."

"بیچارے.... انہوں نے تو مرنا ہی تھا، پہلے مجھے یوز کر کر کے اپنے کام نکلواتے رہے، اور جب جب میں نے اپنے کام کی بات کی تب تب ٹرخاتے رہے تھے مجھے، انجام کو تو پہنچنا ہی تھا اُس نے" وہ آدمی کال پر بات کرتے کرتے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"فلحال خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بازی ابھی بھی ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، سو کانٹو کے آدمیوں کا کہہ کر ہم نے اُسکے پاس اپنے آدمی بھیج کر مروا تو دیا ہے، لیکن صرف تمہارے لیے، ورنہ مجھے ضرورت نہیں تھی، نام تمہیں لگوانا تھا سب مجھے نہیں، بس اب آخری کام رہ گیا ہے، اُسکے بعد سب کچھ تمہارا ہو جائے اور میرا بدلہ پورا" فون پر سے اُس آدمی کی آواز بدلی بدلی آ رہی تھی، وہ کوئی ڈیسوائیس استعمال کر رہا تھا جس سے اُسکی آواز کا پتہ نا چل سکے، اگر اُنکی کال ٹریس ہو بھی رہی ہو تو۔

"جانتا تو سب کچھ میں بھی ہوں، بہانہ لوگوں کا لگا کر اپنا کام کیسے نکلوانا ہے تم اچھے سے جانتے ہو۔" پہلے آدمی نے دِل ہی دِل میں سوچا۔

"ہمارا کام آخری مرحلے میں ہے اب، سُنا تم نے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں" ایک دوسرے سے کچھ اور باتیں کرنے کر بعد وہ آدمی فون رکھ چُکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"شاپنگ کافی زیادہ نہیں ہو گئی تم لوگوں کی؟ سب کچھ آج خرید نا ضروری ہے کیا؟" وہاج جو مارُوخ کے بیگ اُٹھائے پھر رہا تھا اُسے دیکھ کر بولا، جواب پھر سے کسی دُکان میں گھسنے کو تیار تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو ہی مسئلہ ہو رہا ہے، وہ دیکھو اور ہان لالا کو، بہامین کو کچھ نہیں کہہ رہے، آپ ہی اَم کو بولتے ہو بس" مارُوخ نے اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے چہرے موڑ کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا، تو وہاج کو بھی بہت پیاری لگی۔

"مذاق کر رہا ہوں میرا بے بی، دیکھو اور کیا لینا ہے تم نے میں ذرا آتا ہوں کال آ رہی ہے ایک" وہاج کے فون پر کال آئی تو وہ فون جیب میں سے نکال کر ماروخ کو باقی کی شاپنگ کرنے کا کہتے ہوئے فون کان سے لگائے دُکان سے باہر کی طرف آ گیا، باہر والے شیشے سے اُسے اندر کھڑی ماروخ اچھے سے نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو؟؟ کون؟ ہیلو کون ہے بھائی؟" وہ مسلسل بولتا جا رہا تھا، لیکن دوسری طرف سے کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔

"کچھ چھننے والا ہے تم سے" کسی نے دوسری طرف سے جواب دیا۔

"کیا؟؟ کون بول رہا ہے؟" وہ ایک نظر ماروخ کی طرف دیکھ کر دوبارہ فون پر پوچھنے لگا، وہ سامنے کھڑی اپنے لیے کپڑے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو؟؟" یہ بولتے ہوئے وہاج کی نظر ایک دَم دُکان کے اُوپری حصّے پر پڑی، جب اُسکے فون پر کال آئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"تو ٹھیک پھر، خود سے ہی لے دیں جو دیکھ رہی ہوں مجھے لینے ہی نہیں دے رہے"

"تو لے لو، میں نے کب منع کیا ہے؟ اچھا یہ دیکھو" اور ہان نے کپڑوں والے سٹینڈ میں سے کچھ نکال کر اُسے دیکھایا، جسے دیکھ کر بہامین کے گال سُرخ ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تھوڑی شرم کر لیں باہر ہیں ہم" اُس نے وہ نائٹ ڈریس اور ہان کے ہاتھ سے کھینچنا چاہا لیکن اِس سے پہلے ہی وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر چُکا تھا۔

"اپنے کپڑے دیکھ لو، یہ میں نے پسند کیا ہے، چُپ کر کے اپنے کام میں بزی رہو" یہ بول کر وہ سیلسز مین کو کپڑا پکڑا گیا جو اگلے پانچ منٹ میں وہ پیک کر کے اورہان کو پکڑوا چکا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا اگر بہامین کے سامان کے ساتھ یہ سب پیک کروایا تو وہ یہ نکال دیتی اُس میں سے۔

ابھی وہ کاؤنٹر سے پلٹا ہی تھا کے اُس نے بہامین کی طرف دیکھا، اورہان کی نظر بہامین کے تھوڑے دائیں جانب کھڑے آدمی پر پڑی، جو وہاں کھڑا اپنے لیے کچھ دیکھ رہا تھا، اورہان چلتے ہوئے بہامین کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"میرے خیال سے آج کے لیے اتنا کافی ہے" اورہان نے کہا۔

"کیا ہوا؟" اُس کی بات سُن کر بہامین نے اُسکی طرف دیکھا اور اُسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آرام سے پوچھا، جس کی نظر سامنے لگے شیشے کی طرف تھی۔

"کچھ نہیں، تم یہ باہر چلو میں بِل کروا کر آتا ہوں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا چلیں ٹھیک ہے سامنے ہی کھڑی ہوں میں، باقی پھر دیکھ لوں گی" بہامین نے یہ کہا تو اورہان نے اُسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا، اورہان کے کہنے پر وہ اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے دُکان سے باہر آگئی، اورہان کی نظریں اُسکا پیچھا کر رہی تھیں، وہ سامنے جا کر باہر لگی کُرسی پر بیٹھ کر اپنا فون نکال کر دیکھنے لگی تو اورہان کو تھوڑا سکون ہوا۔

"کس نے بھیجا تھا؟" بہامین اور اُس آدمی کے بیچ میں بس ایک کپڑوں کے سٹینڈ کا فاصلہ تھا، وہ آدمی وہیں کھڑا تھا جب اورہان نے اُسے اُسکی جیب سے چاکو نکالتا دیکھ لیا تھا، اور اِس سے پہلے وہ بہامین پر حملہ کرتا اُس نے ایک دم سے بہامین کے قریب آکر اُس کپڑوں کے سٹینڈ میں ہاتھ ڈال کر اُس آدمی کا ہاتھ اِتنی زور سے دبا کر روکا تھا کے اُسکی سامنے والی دو اُنگلیوں کی آواز آئی تھی جیسے وہ ٹوٹ گئیں ہوں، آدمی نے اپنی چیخ دبا کر رکھی کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وہ چیخا تو معاملہ اُس کے لیے گڑبڑ ہو سکتا ہے۔ بہامین کو باہر بھیجنے کے بعد وہ اُس آدمی کے کا ہاتھ نیچے کی طرف جھٹکتے ہوئے اپنی پکڑ میں لے چُکا تھا، اورہان نے وہیں سامنے کھڑے دُکان کے ایک سیلز مین کو اِشارہ کیا، جس پر وہ فورن اُس کے پاس آیا۔

"جی سر؟؟"اُس سیلسز مین نے فورن سے پوچھا، کسی کو پتہ نہیں چل رہا تھا کے اورہان نے اُس آدمی کو جکڑ رکھا ہے، کیونکہ اُس کا ہاتھ کپڑوں والے سٹینڈ کے بیچ میں تھا۔

"اِسے لے کر جاؤ، جانتے ہو کہاں لے کر جانا ہے"اورہان نے اُس سیلسز مین کو ہلکی آواز میں کہا، وہ اُسی کا آدمی تھا۔ جس پر اُس نے اورہان کو دیکھتے ہوئے جی سر کہا اور اُس آدمی کے کندھے کے گرد اپنا ہاتھ رکھا۔

"آیئے سر... آپ کو پانی پلا دیتا ہوں میں آپ کی طبیعت ناساز لگ رہی ہے"وہ سیلسز مین اُسے اچھی طرح اپنے ہاتھ پیچھے لے کر جانے لگا، تاکہ وہاں موجود سب لوگوں کو سب کچھ نارمل لگے۔

"دیکھو مجھے جانے دو میں..."اُس آدمی نے احتجاج کرنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چُپ چاپ چلو....ورنہ یہاں اگر تماشہ ہوا تو جو بچی کچھی سانسیں رہ گئی ہیں تمہاری وہ بھی ختم کر دی جائیں گی "اُس سیلسز مین کی بات سُن کر اُس آدمی کا چہرا سفید پڑ گیا،اُس نے پیچھے مڑ کر اور ہان کو دیکھا لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنے فون کو دیکھتے دیکھتے سامنے والی دُکان کی طرف جانے لگی جہاں مارُوخ اور وہاج موجود تھے،اِس سے پہلے وہ اور پاس جاتی ایک زوردار دھماکے نے اُسکے ہوش اُڑا دیے۔

"آہہہ "وہ ایک دم سے چیخی،فون ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔وہ چیختے ہوئے زمین پر بیٹھ کر اپنے کانوں کے گرد ہاتھ رکھ گئی،آس پاس دیکھنے پر چاروں طرف بھگدڑ مچی نظر آئی،وہ آنکھیں پھاڑے چاروں طرف دیکھ رہی تھی،زمین پر بیٹھی اُس نے ہاتھ مار کر اپنا فون تلاش کرنا چاہا لیکن نہیں مِلا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماروخ" اُسے سامنے دُکان سے نکلتا دھواں دیکھ کو ایک ہی خیال آیا۔ بہامین فورن سے لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھی اور بھاگنے کی طرح اُس طرف جانے لگی، لوگوں کی بھگدڑ میں سے وہ سب کو ہٹاتے ہوئے آگے کو جا رہی تھی جب اچانک اُسکا پاؤں کسی چیز پر آیا اور وہ پلٹ کر بُری طرح زمین پر گرنے لگی، وہ مُنہ کے بِل زمین پر گرتی اِس سے پہلے ایک ہاتھ اُسکی کمر کے گرد آیا اور اُسے مضبوطی سے پکڑ کو پیچھے کو اُٹھایا، بہامین نے جھٹکے سے چہرا موڑا، وہ اورہان تھا۔ ہاں وہ جانتی تھی وہی تھا، وہی ہو سکتا تھا۔

"اورہان... ماروخ وہاج بھائی..." وہ اورہان کو کندھوں سے پکڑ کر مسلسل بولتی جا رہی تھی، وہ ڈر گئی تھی، اُس نے انہیں وہیں کھڑے دیکھا تھا، اُس نے وہاج کو باہر کھڑے دیکھا تھا۔

"کوئی نہیں ہے... سب ٹھیک ہیں" اورہان نے اُسکے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے پیار سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں وہ وہیں تھے میں نے خود.... پلیز انہیں بچالیں، مارُوخ وہ اُسے نکال لیں، میرے اندر کسی اور کو کھونے کی ہمت نہیں ہے اب" وہ روتے روتے ایک دم اُسکے سینے سے لگ کر بے ہوش ہو گئی۔

"بہامین! چُپ بس کسی کو کچھ نہیں ہوا، چلو میرے ساتھ بس" یہ بول کر اُس نے اگلے ہی لمحے بہامین کو گود میں اُٹھایا اور لوگوں کے ہجوم کے نکلتے ہوئے وہاں سے باہر آ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاؤنج کی چوڑی کھڑکی کے باہر دھوپ پگھل رہی تھی۔ کچن میں تلتے کبابوں کی خوشبو یہاں تک آ رہی تھی۔ وہ سڑھیوں سے نیچے آہستہ آہستہ اُتر کر آئی، کچن سے آتی آوازوں کو سُن کر وہ کچن کی طرف چلی گئی۔

"یہ آپ اِدھر رکھوا دیں، بہامین جب اُٹھے گی تب پھر سیٹ کر دیں گے، اُس نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا" مارُوخ کچن میں کُرسی پر بیٹھی ملازمہ کو سمجھا رہی تھی، وہ شاید کافی دیر سے کھڑی تھی تبھی تھک کر بیٹھ گئی تھی۔

"مارُوخ" بہامین کی آواز سُن کر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ کچن کے دروازے پر کھڑی تھی۔

"ارے... اُٹھ گیا تم، اِدھر آؤ بیٹھو یہاں" وہ فورن کُرسی سے کھڑی ہوئی اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکے پاس آئی، اُس کا پہنچواں مہینہ شروع ہونے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ دیکھو، اَم نے خود کباب بنایا تمارے لیے، تُم کو پسند ہے نہ" وہ بہامین کو اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے بولی۔

"تم.... تُم ٹھیک ہو نا؟؟" بہامین نے کُرسی پر بیٹھتے ہوئے مارُوخ کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

"آم ٹھیک ہے بِلکل دیکھو.... کچھ بھی نہیں ہوا" اُس نے بہامین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔

"لیکن کل رات تو...." بہامین نے بولا تو مارُوخ نے اُسکی طرف دیکھا۔

کل رات....

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

وہ اندر کھڑی اپنے لیے چیزیں دیکھ رہی تھی، جب اُس نے باہر وہاج کو دیکھا جو شاید کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، وہ واپس سے اپنے کام میں مگن ہو گئی، دُکان کے اندر بس اب وہی موجود تھی اور وہاں کا سٹاف۔ ابھی اُسے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کے نا جانے کب اچانک وہاج اندر آیا اور اُسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ باہر لایا۔

"ارے ارے.... یہ کیا ہوا... آپ اَم کو ایک دم باہر کیوں لے آیا؟؟؟" وہ گھبرا گئی تھی، لیکن وہاج اُسکی ایک نہیں سُن رہا تھا، وہ بس چلتا جا رہا تھا اور اِس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی دھماکے کی آواز نے اُس کی آواز بند کر دی۔

"یہ ہوا تھا..." وہاج کے بولنے پر مارُوخ نے گھبرا کر اُسکا ہاتھ پکڑا تو وہاج نے اُسے گود میں اُٹھا لیا، جانتا تھا وہ بھاگ نہیں سکتی، وہ بس جلد از جلد یہاں سے باہر نکلنا والا تھا، باہر کھڑے جب اُسکی نظر دُکان کے اُوپری حصّے پر پڑی تھی تو وہاج نے وہاں سے لال رنگ کی تار اندر جاتے ہوئے دیکھی تھی، جس سے وہ سمجھ گیا تھا کے یہاں کیا ہونے والا ہے، اِس سے پہلے وہ اندر جاتا اُسے اورہان کی کال آگئی تھی، اُس نے بھی وہاج سے کہا تھا کے وہ جہاں کہیں بھی ہے مارُوخ کو لے کر نکلے وہاں سے وہ اور بہامین آجائیں گے، جس وجہ سے وہ نکلا تھا وہاں سے۔

"یہ پیو... ضرورت ہے تم کو" مارُوخ نے ساری بات بہامیں کو بتانے کے بعد جوس کا گلاس اُسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں میں پیتی... ضرورت ہے کیا مطلب؟؟" بہامین جوس کا گلاس اُٹھاتے ہوئے رُک گئی، اور مارُوخ کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی۔

"مطلب... کے کل رات کمزوری ہو گئی تھی نہ تُم کو.. تبھی آم کہہ رہا ہے یہ پی لو، طاقت آئے گا" مارُوخ نے کھسیانی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں.... پر تُم ریسٹ کرو جا کے، یہ میں دیکھ لوں گی" بہامین نے اپنے کُھلے بالوں کا جوڑا باندھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ تو تم کو بھی ہے" مارُوخ نے چہرا نیچھے کیے کہا، لیکن بہامین کو آواز آگئی تھی۔

"کیا ہے؟؟" اُس کی بات سُن کر بہامین کی پیشانی پر شکن آئی، اُس نے کُرسی سے اُٹھتے ہوئے پھر سے پوچھا۔

"آرام کی ضرورت،اور کیا" مارُوخ نے اُسے دیکھ کر کہا۔

"کیا بولتی جا رہی ہے تو...؟ تھوڑا سا ڈر گئی تھی بس میں، ٹھیک ہوں اب" تُم چلو جا کر آرام کرو، جتنا کر لیا بہت ہے سارا کام تو کروالیا تم نے، عجیب اِتنا لیٹ اُٹھی میں 1 بجنے والا، شاید دوائیوں کی وجہ سے ہیں نا؟" بہامین نے ٹیبل پر پڑے کوکیز میں سے ایک کوکی اُٹھا کر کھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں... یہی وجہ ہو گا، اچھا تُم جوس پی لینا ٹھیک ہے، اَم تھوڑا لیٹ جاتا ہے جا کر، اچھا یہ کوئی بھاری چیز اُٹھانا وغیرہ مت، کمزوری ہے ابھی تُم کو ٹھیک ہے نا؟" مارُوخ یہ بولتے بولتے کچن سے جانے لگی جب اُس نے آخری بات رُک کر دوبارہ سے بہامین جو بولی۔

"اچھا... نہیں کروں گی میں کیوں کرنا بھلا"

"کیوں کرنا کیا؟ تُم کر بھی اُوپر چڑھ کر نیا برتن نکلوا رہا تھا ملازمہ کے ساتھ اَم نے دیکھا تھا" اُس نے بہامین کو گھور کر کہا

"اچھا میری ماں... کچھ نہیں کروں گی، اب جا کر آرام کرو" اُس نے ماروخ کے عجیب رویے پر ہاتھ جوڑ کر ہنستے ہوئے کہا۔ جس پر ماروخ ہاں ہاں کرتی کچن سے چلی گئی، بہامین نفی میں سر ہلائے اپنے لیے فریج سے پانی نکالنے لگی، پانی کی بوتل نکال کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس نے گلاس اُٹھایا اور پانی اُس میں ڈال، کُرسی کھینچ کر وہ بیٹھ کر پانی پینے لگی، جب اُسے اورہان کا خیال آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہر وقت کام کام بس کام پڑا رہتا ہے انہیں... ذرا جو احساس کو بیوی کی طبیعت عجیب ہے ایک دِن نہیں جاؤں آفس میں..." وہ پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے گول گول گھماتے ہوئے مُنہ بنا کر سوچ رہی تھی، پھر سر جھٹکتے ہوئے اُس نے ساتھ ہی دیوار پر لگا اِنٹر کام ہاتھ میں پکڑا

اِنٹر کام کا ریسیور اُٹھا کر کان سے لگائے وہ بولنے لگی۔

"کچن میں آجاؤ فوزیہ، آج کے کھانے کا بتانا ہے میں نے...اور ہاں، رفیق کو بھی لے کر آنا، اُس سے لان کا کچھ کام کروانا تھا اور...." وہ ملازمہ کو اُسکے کواٹر میں لگے انٹر کام سے بُلا رہی تھی، جن کو بہامین نے بتانا تھا کے آج کیا بنائیں، ویسے تو وہ کھانا روز خود بناتی تھی لیکن آج اُس میں ہمت نہیں تھی، اِس لیے آج وہ صرف اپنی نگرانی میں کھانا بنوانے لگی تھی، اور اورہان کو بھی اُسکے ہاتھ کا کھانا ہی پسند تھا، ہاں وہ الگ بات ہے کے تعریف کرنے میں اُسکی جان جاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

"کیا بنانا ناصر صاحب اُس کام کا جو میں نے کہا تھا؟" اورہان نئے پروجیکٹ کی سائٹ موجود تھا اور ناصر صاحب بھی اُسکے ساتھ تھے، وہاج آفس میں ہی تھا اُس نے ناصر صاحب سے کہا تھا کے کچھ ضروری ڈیٹیلز ہیں جو باہر کی کسی کمپنی کو بھجوانی ہے تو کسی کا وہاں ہونا ضروری ہے، تبھی وہ یہاں نہیں آیا تھا۔

"اِنویسٹیگیشن چل رہی ہے بیٹا... فلحال تو کچھ پتہ نہیں لگ رہا ہے کے کیسے ہوا ہے یہ سب" انہوں نے جواب دیا۔

"میں نے فالتو باتوں کے بارے میں نہیں پوچھا آپ سے، کام کی بات کے بارے میں پوچھا ہے، جو ڈیل مسئلہ کر رہی تھی اُسکے بارے میں پوچھا ہے" اُس نے ناصر صاحب کو چہرا گھما کر دیکھا، ڈارک بلو شرٹ کے ساتھ کالی پینٹ پہنے، شرٹ کے بازو کُہنیوں تک چڑھائے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا، فضا میں چلتی ہواؤں کی وجہ سے اُسکے گھنے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، جو ہوا سے اُڑ رہے تھے، جنہیں وہ ایک ہاتھ سے بار بار سیٹ کر کے پیچھے کرتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُوہو.... بیٹا سوری، مجھے لگا تم اِس بات کے بارے میں پوچھ رہے، ظاہر ہے کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہے، پر اب ہمیں کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے، ہمارا دُشمن تو مارا جا چُکا ہے، ضرور سوکانٹو کے آدمیوں نے ہی اُسے مروایا ہوگا، جو اُس نے اُنکے ساتھ کیا انہوں نے تو بدلا لینا ہی تھا، جب آخری بار فون ہر بات ہوئی تھی میری رحمان آغا سے تو اُسے بتایا تھا میں نے کو سوکانٹو سے جُڑے لوگ مِلنے آئیں گے اُس سے، شاید یہ کام اُنکا ہی ہوگا، اور جہاں تک وہ ڈیل ہی

بات ہے تو وہ پکی ہو چکی ہے اُسکی فکر نا کرو تم بیٹا" انہوں نے اورہان کو دیکھتے ہوئے ساری باتیں بتائی۔

"ہم... گُڈ! ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ، اب کس چیز کی فکر" اُس نے ناصر صاحب کی دیکھ کر کہا، جو اورہان کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"خیر، میں ذرا نکل رہا ہوں، یہاں کا کام کمپلیٹ ہوتے ہی آپ بھی آفس چلے جایئے گا، میں یہاں سے گھر جا رہا ہوں" اُس نے کہا تو ناصر صاحب نے بھی ہاں میں سر ہلایا، اور کچھ ہی دیر میں وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"میں تو فون کر کر کے تھک گئی ہوں، کہا تھا اِنہوں نے کے 2 بجے تک آجائیں گے، لیکن اب دیکھو 3 بجنے والے ابھی تک نہیں آئے" بہامین ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بولتی جارہی تھی، جبکہ ماروخ صوفے پر بیٹھی مزے سے باؤل بھر کے پاستہ کھارہی تھی۔

"ہاں تو.... آجائیں گے نکاح تو 5 بجے ہے نہ، اُس سے پہلے آم لوگ پہنچ جائیں گے" اُس نے سامنے چلتے ٹی وی کو دیکھتے ہوئے کہا، جہاں کوئی فلم چل رہی تھی، وہ تو تیار ہو کر بہامین کے کمرے میں آ کے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تجھے نہیں پتہ یار... لیٹ ہوئے تو حیا بولے گی بہت، اُسکی مایوں پر بھی نہیں لے کر گئے یہ، دوست تو میری ہے، مجھے تو باتیں سننے کو مل جایئے گی اُس سے کے ایک دِن آنا تھا وہ بھی لیٹ آئی" حیا نے کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے چہرا موڑ کر ماروخ کو دیکھتے ہوئے کہا، جس کا دھیان ٹی وی پر چلتی فلم پر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے کچھ نہیں ہوتا....اَم نے وہاج کو کام کیا تھا انہوں نے کہا تھا کے تھوڑی دیر میں آجائے گے، فکر نا کرو تُم"اُس نے پھر سے تسّلی دی۔

"دے مجھے بھی تھوڑا سا پاستہ، ٹیشن کے مارے مجھے بھوک لگتی جا رہی ہے"اُس نے مارُوخ کے ہاتھ سے پاستے کا باؤل لیا اور کھانے لگی، مارُوخ اُسے دیکھ کر ہنس پڑی۔

کھاؤ تُم، اَم ذرا دیکھ آئے ملازمہ کو ڈپٹہ دیا تھا اَم نے اِستری کرنے کو، اَم دیکھے جا کے کیا ہے کے نہیں، تُم کھاؤ بھوک کم ہو تمارا تھوڑا"وہ صوفے سے ہنستے ہوئے آرام سے اُٹھی تو بہامین نے اُسے مسکراتے کوئے گھور کر دیکھا، مارُوخ گئی تو بہامین نے پھر سے سائڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھا کر اورہان کو کال کی، پتہ تو لگے کہا تھا وہ۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کچھ اگلا اِس نے کے نہیں؟"اور ہان اُس گیراج کے تہہ خانے میں آیا، وہ سائٹ سے نکل کر یہاں آیا تھا جہاں انہوں نے مال سے وہ پکڑا ہوا آدمی رکھا ہوا تھا۔

"کچھ؟ارے بھائی ایسا ایسا اگلا ہے کے پوچھو مت"مال کے اُس سیلز مین نے کہا اور ہان سے جو اِس آدمی کو یہاں لایا تھا، وہاج بھی اُسکے ساتھ یہاں پر ہی موجود تھا۔

"آپ جانتے تھے کے وہ کون تھا"وہاج نے اور ہان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تو ظاہر ہے"اُس نے بے نیازی سے جواب دیا، جیسے یہ بہت عام بات ہو۔

"تو ظاہر ہے؟؟کیا مطلب ہے اِس بات کا؟اور میں پتہ نہیں کیا سمجھتا رہا"وہاج نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں اِن معاملوں سے دُور رکھنا تھا مجھے" اور ہان نے اُس آدمی کے سامنے جاتے جاتے وہاج سے کہا جو وہیں اُس آدمی کے سر پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"کیوں؟ وجہ؟ میرے باپ نہیں تھے وہ؟؟ آپ کے تھے صرف؟ میں کچھ نہیں تھا اُن کا؟ ہاں ہاں... لے پالک تھا نہ میں تبھی...." وہاج تو تپ گیا تھا، ہر بات اُس سے چھپائی جا رہی تھی۔

"بکواس بند کرو ورنہ اِس سے بھی زیادہ بُرا حال کروں گا" اور ہان نے اُسے گھورتے ہوئے کہا اور آخری بات اُس کُرسی پر بندھے آدمی کی طرف اِشارہ کر کے کہی۔

"ایک آدمی کے بارے میں جانتا تھا میں، وہی جس کا پیچھا کرتے وقت وہ ایکسیڈینٹ ہوا، دوسرا آدمی مائیکل بیٹا ہے، اور باقی سب کھل چُکا ہے، تو ہم انتظار کس بات کا کر رہے ہیں؟؟" وہاج اِس وقت شدید غصّے میں تھا، وہ یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے مسلسل کچھ بولتا جا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُسکی طرف سے ہونے والے آخری وار کا انتظار" اورہان نے اُس آدمی کا چہرا دائیں طرف کر کے دیکھا، وہ آدمی بے ہوش تھا، اورہان نے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے غور سے دیکھا۔

"کیا کرنا ہے اب اِس کا بھائی؟؟ مار دُوں کیا" اُس سیلز مین نے اورہان سے کہا، اور وہاج کو دیکھا، جو اُس کُرسی پر بیٹھے آدمی کو تیش سے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں مار دُو" اورہان نے جیسے ہی کہا وہاج نے اُسکی طرف دیکھا، وہاج کو اُس وقت وہ کہیں سے بچپن والا اورہان بھائی نہیں لگا، اُن لوگوں نے اُن دونوں سے اُن کا بچپن اور معصومیت دونوں چھین لیں تھیں۔

"نہیں نہیں.... پلیز مجھے مت مارو، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں... پلیز جانے دو مجھے میں تو بس" مرنے والی بات سُن کر اُس نے آدمی ایک دم سے اپنا نیچے ڈھلکا ہوا سر اُٹھایا اور اپنی جان کی بھیک مانگنے لگا، اُس نے یقیناً یہی سوچا تھا کے وہ یہ ڈرامہ کر کے بچ جائے گا، اور یہاں سے بھاگ جائے گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دیکھا دیکھا دیکھا.... کیسے ڈرامے کر رہا ہے سالہ.... بکواس کر رہا ہے یہ سر، اِسکی تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی" اُس سیلیز مین وسیم نے فورن سے اُسکے سر پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔ وہ اُس آدمی کی ساری انفارمیشن نکال چُکا تھا۔

"باندھ کے رکھو اِسے، اِسے تب تک نہیں چھوڑنا ہے جب تک میں نہیں کہتا سُنا تم نے" اور ہان نے اُس آدمی کو غور سے دیکھا تھا تبھی پتہ لگ گیا تھا کے وہ جاگ رہا ہے، اور ہان نے وسیم سے کہا تو وہ جی سر کہتے ہوئے اُسکے ہاتھوں پیروں کی رسی اور مضبوطی سے باندھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زیادہ مُنہ مت بنا اب.... گھر چل، اور واپسی پر جانا ہے ہم نے" اور ہان نے اُسکے پاس سے گزرتے ہوئے کہا تو وہاج بھی نفی میں سر ہلائے اُسکے پیچھے تہہ خانے سے نکل کر اُوپر کی طرف چلا گیا۔

"وہاں سے واپسی پر؟" وہاج نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں.." اُسکے ایک لفظی جواب پر وہ وہاج نے ٹھیک ہے کہا،اور پھر وہ دونوں گھر کے لیے نکل پڑے۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ کمرے کے اندر آیا تو کمرا خالی تھا،پورے کمرے میں نظریں گھمائے وہ کوٹ صوفے پر رکھتے ہوئے پاؤں سے جوتے اُتارتا ابھی ڈریسنگ کی طرف بڑھا ہی تھا کے وہ وہاں سے باہر نکلی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"واہ...آ گئے آپ؟مل گئی فرصت؟کہا تھا نہ آپ سے کے جلدی آجانا،3:30 ہو گئے ہیں جائیں جا کر تیار ہوں،اور یہ لیں کپڑے تیار کروا دیے ہیں میں نے جائیں فریش ہوں میں تو تیار ہوں" بہامین بولتی جا رہی تھی یہ جذنے بغیر کے اور ہان کی نظریں اُس پر سے ہٹی ہی نہیں تھیں اور وہ بس اُسے یک ٹک دیکھا جا رہا تھا۔وہ لائٹ بِلو رنگ کی شلوار قمیض میں اُسکے ساتھ میچنگ کا

اور گینز اکا ڈپٹہ کندھوں پر ڈالے بالوں کا جوڑا بنائے آگے سے کچھ لٹیں چھوڑے بہت حسین لگ رہی تھی، تیاری کے ساتھ ہلکا سا نیو ڈمیک اپ بہامین کو بہت سوٹ کیا تھا۔

"اِتنی تیار کبھی میرے لیے تو نہیں ہوئی، ہم؟" وہ اورہان کے اِستری کپڑے بیڈ پر رکھ کے پلٹنے لگی تو اُس نے بہامین کا ہاتھ پکڑ کے اُسے اپنے قریب کھینچا وہ سیدھا اُسکے سینے سے آ لگی، کانوں میں پہنے جھمکوں کی کھنکار سے وہ اُسکے کان کی لو کو ہاتھ لگائے بہامین کا چہرا دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو آپ کونسا مجھے دُھوم دَھام سے لے کر آئے تھے جو میں تیار ہوتی، بڑے آئے" اُس نے بھی ٹکا کر جواب دیا۔

"چلو پھر آج نہیں جاتے، یہ تیاری میرے لیے نہیں ہے تو" اُس نے جیسے ہی یہ کہا بہامین نے فورن سے نفی میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے میں تو مذاق کر رہی تھی، آپ بھی نہ.... آپ کے لیے تیار نہیں ہو نگی تو کس کے لیے ہو نگی" وہ اُسکے سینے پر پیار سے مکے مارے بولنے لگی، اور ہان کو اچھے سے پتہ لگ رہا تھا کے وہ ڈرامے کر رہی، وہ اپنی ہنسی دبائے اُسے دیکھنے لگا۔

"کیا؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ میں جھوٹ تو نہیں بول رہی!" اُس نے اور ہان کو گھورتے ہوئے نظریں چُرائے بولا۔

"میں نے کب کہا کے تم جھوٹ بول رہی؟" اُس نے بہامین کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں تو کہنے تو والے تھے نہ" وہ آنکھیں چڑھائے بولی۔

"چُپ کرو" یہ بول کے وہ بہامین کی گردن کے قریب اپنا چہرا لے جا کر اُسکے سہر میں کھونے لگا، بہامین کو جُھرجھری محسوس ہوئی۔ وہ اُسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے بمُشکل خود کو سنبھالے کھڑی تھی، اُسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہوتا گردن تک جاتا وہ اچھے سے محسوس کر

رہی تھی، جَب اُس نے بہامین کی گردن میں مُنہ چُھپایا، وہ آنکھیں بند کیے اور ہان کے بالوں میں ہاتھ پھسائے کھڑی تھی، اِس سے پہلے وہ کچھ اور کرتا دروازے پر دستک ہوئی، وہ ایک سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی تو اور ہان کی شکل پر غصّہ دیکھ کر اُسکی پیشانی پر بَل آئے۔

"کون ہے؟" وہ زور سے بولا تو بہامین آنکھیں میچ گئی، جناب کو غصّہ آگیا تھا اب۔

"صاحب جی وہ، نیچھے ناصر صاحب آئیں ہیں، کہہ رہے ہیں کے کچھ ضروری کام ہے" باہر سے ملازم نے کہا تو اور ہان نے بہامین کو دیکھا جو ابھی بھی اُسکے حصار میں آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا میں آرہا ہوں" اُس نے ملازم کو کہا تو وہ چلا گیا۔

"ڈر گئی؟" وہ سمجھ گیا تھا کے وہ ڈر گئی تھی۔

"ہنہہ..ڈرتی ورتی نہیں ہوں میں کسی سے" بہامین نے اُسکے بولنے پر پٹ سے آنکھیں کھول کر جواب دیا۔

"ہمم....اچھا...یہ چھپکلی زمین پر کیسے آئی"

"آہہہ چھپکلی...اورہان گود میں اُٹھائیں" اورہان نے جیسے ہی چھپکلی کا بولا بہامین چیخ مار کے یہ بولتے ہوئے اُسکی گود میں چڑھ گئی۔

"واہ رے...ابھی تو کہہ رہی تھی کے ڈرتی نہیں ہوں،اِتنی بہادری میں نے قسم سے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی" اورہان کا لہجہ پورا کا پورا مذاق والا تھا،وہ ناک بُھلائے اُسے گھورتے ہوئے اُسکے کندھے پر دانت گاڑ گئی۔وہ اُسے کاٹتی جا رہی تھی مگر وہ تھا کے اُس پر کوئی اثر ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے...بد تمیز ہیں آپ" وہ اُسکی گود میں مسلسل ہِلتی بولتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟؟"اورہان نے کہا۔

"اچھا چھوڑ دیں پلیز تیار ہو جائیں چار بجنے والے ہیں پلیز" وہ اورہان کا بعد میں سبق سکھانے کا سوچتی فلحال اُسے یہ کہنے لگی کیونکہ وہ پہلے ہی لیٹ ہو رہی تھے۔

"شاباش میرا بچہ....اور ہاں یہیں پر رہنا میں آرہا یوں فریش ہو کر" وہ اُسے گود سے اُتار کر اُسکے قریب ہوتا باہامین کے گالوں کو دونوں طرف سے زور سے چوم گیا،اور ٹاول بیڈ سے اُٹھا کر واشروم میں گھس گیا۔

"عجیب، پتہ نہیں کب عضّیلہ بھالو آجاتا ہے اندر اور کب رومینس کا بھوت" وہ باتھروم کے بند دروازے کو دیکھ کر بولتی نفی میں سر ہلائے تھوڑا بہت بکھرا ہوا کمرا سمیٹنے لگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایک ایک کر کے سب کو ختم کر دیا... کوئی بچ تو نہیں گیا؟" وہ ہاتھ میں جوس کا گلاس لیے ہال میں کھڑا تھا جب وقاص آ کر اُسکے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"کیوں بتایا نہیں تمہیں تمہارے دوست نے؟" اورہان نے اُسکی طرف بغیر دیکھے کہا، اُسکی نظریں سامنے بیٹھی بہامین پر تھی جو سٹیج پر حیا کے ساتھ بیٹھی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی، تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ مسجد سے واپس آئے تھے نکاح کے بعد اور اب یہاں ایک ہال بک کروایا گیا تھا جہاں سب مہمانوں کا کھانا کیا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بتایا تو تھا بھائی، اور یہ بھی بتایا تھا کے آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے" وقاص نے سامنے سے آتے وہاج کو دیکھتے ہوئے کہا، جو شاید ماروخ کے پاس سے آ رہا تھا۔

"ٹھیک بتایا تھا اُس نے....." اورہان نے بولا تبھی وہاج آ کر اُنکے پاس کھڑا ہو گیا۔

"یہ تم اپنے پاس رکھو، دھیان رکھنا کے یہ سنبھال کے رکھو تم...اگر نہیں رکھا تو جانتے ہو کے کیا ہو گا....اِس پین ڈرائیو میں جو بھی ہے وہ تم دیکھو گے، اُسکے بعد آگے کا کام خود سمجھ جاؤ گے، لیکن یہ کام تبھی ہونا چاہیئے جب میں تمہیں کہوں گا" اور ہان نے وقاص کے کوٹ کی جیب میں سائڈ سے ہاتھ لے جا کر وہ پین ڈرائیو اُسکی جیب میں ڈالتے ہوئے اُسے سب سمجھا دیا، وہ آپس میں ایسے بات کر رہے تھے جیسے کوئی نارمل بات ہو رہی ہو۔ آس پاس لوگ اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے، کسی کا بھی دھیان اُنکی طرف نہیں تھا۔ کچھ دیر بعد اور ہان وہاں سے جا چکا تھا کیونکہ اُسکے فون پر کوئی کال آگئی تھی۔

"میں ذرا ناصر صاحب سے مل کر آتا ہوں، وہ وہاں کھڑے ہیں" وقاص نے انہیں بھی انوائیٹ کیا ہوا تھا، ظاہر تھا انہوں نے اِتنا کچھ کیا تھا سب کے لیے۔

"ہاں ہاں مل آ جا کر" وہاج کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتا واپس آنے کا بول کر اُن سے ملنے چلا گیا جو وہیں سامنے کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ آدمی شادی والے کپڑوں میں ملبوس تھا تاکہ کسی کو اُس پر شک نہ ہو۔

لوگوں میں سے چھپتے چھپاتے ہوئے وہ ہال کے آخری کونے میں بنے کمرے میں گھس گیا اور فورن سے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ دروازہ بند کر کے اُس نے پلٹ کر دروازے کو کنڈی لگائی اور فورن سے آس پاس دیکھنے لگا، کہاں تھی وہ چیز؟ جس کی تلاش میں وہ یہاں آیا تھا۔

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے میں یہاں وہاں کچھ تلاش کرنے لگا، بیڈ کی ساری بیڈ شیٹ اُلٹی کر کے وہ میٹرس کو پلٹنے لگا، میٹرس کے نیچے بھی کچھ نہ ملنے پر وہ کمرے کا ہر دراز کھول کر چیک کرنے لگا، اُس نے ہر دراز کھولا لیکن اُسے اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی، ابھی وہ کچھ اور کرتا کے اُسکی نظر سامنے بیڈ کے ساتھ نیچھلی سائڈ پر موجود چھوٹی سی الماری پر پڑی، وہ کسی سیف جیسی لگ رہی تھی، لیکن سیف نہیں تھی، وہ آدمی فورن سے اُس الماری نما چیز کے قریب گیا اور اُسکا دروازہ کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آخر کار مل ہی گیا" وہ آدمی اندر ہاتھ ڈال کر اُس سوٹ کیس کو باہر نکالنے لگا اور باہر نکالنے کے بعد اُس نے وہ سوٹ کیس اُٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اُسے کھولنے لگا لیکن رُک گیا، باہر سے کسی کے چلنے کی آواز آ رہی تھی، شاید کوئی یہیں آ رہا تھا، اُس آدمی نے وہ سوٹ کیس فورن سے اُٹھایا اور وہاں سے باہر نکلنے لگا جب اچانک کا دروازہ کھلا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"اُوہو... مہندی کا رنگ تو دیکھو میڈم کا" بہامین نے کہا تو حیا نے اُسے گھور کر دیکھا، ماروخ ہنس پڑی۔

"ایک بات تو بتا ذرا... یہ تُم اور وقاص بھائی تو چوہے بلیوں کی طرح لڑتے تھے، ہیں... یہ محبت کے پھول کب کھلے؟؟" بہامین نے اُسے گھور کر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں...بتاؤ بتاؤ آم لوگوں کو" مارُوخ نے بھی کہا۔

"بس بس...میں نے تو کچھ نہیں کہا تھا خود ہی پرپوز کیا تھا انہوں نے....اب میں کیا کرتی میں نے کہا بیچارے غریب کا بھلا کر دیتی ہوں، اب اِتنی بھی پتھر دِل نہیں ہوں میں" حیا نے احسان مند لہجے میں کہا تو مارُوخ اُسکی بات سُن کر مُنہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی، اور بہامین نفی میں سر ہلائے اُسے دیکھنے لگی۔

"کس کا بھلا کرنے کی بات ہو رہی ہے؟؟ اپنے پیچھے وقاص کی آواز سُن کر وہ اُچھلی اور پلٹ کر دیکھا، وہ بِلکل اُنکے صوفے کے پیچھے کھڑا تھا۔

"وہ وہ.....وہ میں...انہیں بتا رہی تھی کے ہمیں..غریبوں کا بھلا کرنا چاہیئے بیچارے غریب لوگ..ہیں نہ؟؟ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟" اُس نے بہامین کو کہنی ماری اور مارُوخ کا ہاتھ دبایا مطلب صاف تھا کے اُسکے جھوٹ کو سچ ثابت کیا جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی....ہاں جی لالا! بلکل ایسا ہی ہے" مارُوخ نے مُنہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا اور بہامین نے بھی اُسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ہاں بلکل" بہامین کھانستے ہوئے بولی۔

"اچھا اب میں اپنے شوہر کے پاس جا رہی ہوں...اور" بہامین نے کہا تو مارُوخ نے بھی کہہ دیا، کہیں حیا اُسے روک ہی نہ لیتی۔

"آم بھی" مارُوخ نے فورن کہہ دیا اور وہ دونوں کھڑی ہو گئیں

"ہاں ہم دونوں...آپ دونوں انجوائے کریں اپنا فنکشن" بہامین نے حیا کا گال کھینچتے ہوئے کہا اور مارُوخ کا ہاتھ پکڑتے اُسے احتیاط سے لیے سٹیج سے نیچے اُتر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خاک فنکشن انجوائے ہو گا اب" حیا نے اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑایا۔

"جی؟؟ کچھ کہا آپ نے اِس غریب سے؟؟" وقاص اُسکے قریب ہو کر بیٹھتے ہوئے پیچھے سے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا، یہ سب اتنی اچانک ہوا کے حیا تو بس حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھنے لگی، وہ بولتی بھی تو کیا؟

"پ..." وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی، جبکہ وقاص کی انگلیاں مسلسل اُسکی کمر پر حرکت کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ا، ب، پ سنا رہی ہیں آپ؟؟ اچھا سنا دیں میں سُن لوں گا" اُس نے ریلیکس ہو کر کہا، حیا جانتی تھی اُس نے سب سن لیا ہے اور اب وہ جان کر اُسے تنگ کر رہا۔

"نہیں.... پانی..." حیا نے اپنا اپ تھوڑا نارمل کرتے ہوئے کہا، وہ کیوں اتنا نروس ہو رہی تھی۔

"اچھا پانی پینا ہے میری بیگم نے... ابھی منگوا دیتے ہیں پانی" وقاص نے کہا اور صوفے سے کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"اُففف" وہ وقاص کے کھڑا ہونے پر تھوڑی ریلیکس ہوئی، ہاں وہ تھوڑا نروس ہو گئی تھی، لیکن وہ جس طرح سے اپنا ہاتھ اُسکی کمر پر چلا رہا تھا، حیا کی حالت بِلکل جائز تھی۔

Clubb of Quality Content

"بھابی.... ذرا کولڈ ڈرنک اور پانی بھجوا دیں یہاں... ہاں جی بس اِدھر ہی لے آؤ" وہاج نے سامنے سے آتی اپنی بھابی کو کہا تو انہوں نے فورن سے ویٹر کو بولا، جو وہیں ڈرنکس کی ٹرے لیے کھڑا تھا، سیدھا سٹیج پر آ گیا۔

"لیجیے بیگم صاحبہ...جو پینا ہے پی لیں" حیا کے سامنے ٹیبل پر ویٹر ساری ٹرے رکھ کے چلا گیا، جس میں پانی بھی تھا کولڈ رنک بھی تھی اور جوسز بھی تھے۔ وہ ہاتھ آگے کر کے ایک جوس کا گلاس اُٹھا کر اُس میں مجود سٹرا اپنے لبوں سے لگا گئی اور جوس پینے لگی، وہ جوس پی رہی تھی جب اُس نے نظریں اپنی دائین جانب کر کے دیکھا، وقاص اُسی کو دیکھتا جا رہا تھا، یہ شاید وہی جانتا تھا کے وہ اُسے کیسی لگ رہی تھی، وہ اُسے دیکھتا جا رہا تھا اور حیا اُسے مسلسل ٹکٹکی باندھے خود کو دیکھنے پر اُسکی نظروں میں کھو سی گئی تھی، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب کیمرے کی کلک کی آواز سے وہ ہوش میں آئی، اُسکے ہلنے پر وقاص بھی ایک دم ٹھیک ہوا، سامنے کھڑے کیمرہ مین نے یہ حسین لمحہ اپنے کیمرے میں قید کر لیا تھا، حیا کے گال تو لال ٹماٹر ہو گئے، وہ جوس کا گلاس واپس رکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، جبکہ وقاص نے ہنستے ہوئے پھر سے صوفے سے ٹیک لگائی اور اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اُسے اپنے قریب اِس طرح سے کھسکایا کے وہاں کسی کو پتہ نہ چلے، اور اب منظر کچھ ایسا تھا کے حیا کی نظریں نیچے اپنے ہاتھوں پر تھی اور وقاص کی نظریں سامنے سب پر تھیں، جبکہ ایک بھرپور مسکراہٹ نے اُسکے چہرے پر قبضہ کر لیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"بھائی" رخصتی کے لیے سب گھر کے لوگ ہال سے باہر کو چلے گئے تھے،اور مہمان جا چکے تھے۔اور ہان جو ابھی بھی ہال میں کھڑا اپنے فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا اپنے پیچھے وہاج کی آواز سُن کر پلٹا۔

"ہم؟؟"اور ہان نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔اُسکے پوچھنے پر وہاج دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اور ہان کے پاس آیا،ہال کے بڑے سے دروازے سے لوگ ابھی بھی باہر جا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوٹ کیس وہاں پر نہیں ہے" وہاج نے بلکل آہستہ آواز میں اُس سے کہا۔

"کیا؟؟کس نے کہا تم سے؟" وہ اچانک سے وہاج کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولا۔

"میں نے خود دیکھا ہے، میں روم کے اندر گیا تھا سوٹ کیس کو دیکھنے لیکن سوٹ کیس اُسکی جگہ پر ہے ہی نہیں" وہاج اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"اب تو پتہ لگانا پڑے گا کے وہ سوٹ کیس کہاں ہے، تُم ہمارے آدمیوں کو کام پر لگادو کے آئیسکریم کے ڈبے گھر پہنچادیں" اُس نے کہا۔

"ہیں؟؟ آئیسکریم کے ڈبے؟ کیا بول رہے ہیں آپ؟" اور ہان کی بات سُن کر وہاج جو اپنی کنپٹیاں مسلتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا ایک دم چہرے اُٹھا کر اور ہان کی طرف دیکھنے لگا، جو پُر سکون سا کھڑا اپنے فون پر کچھ کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج کے سوال پر اور ہان نے اُسے آنکھوں کے اِشارے سے دائیں جانب دیکھنے کو کہا، جہاں بہت سارے پردے لگے ہوئے تھے، وہاج نے اُسکے اِشارے پر ہلکا سا پردا ہٹا کر دیکھا تو کوئی آدمی ویٹرز والے روم میں جا رہا تھا اور اب وہاں کا دروازہ بند ہو چُکا تھا۔

"ہمارا کام ہو گیا ہے، چلو اب یہاں سے باہر ہماری بیویاں انتظار کر رہی ہوں گی" اورہان نے یہ کہا اور اُسے بھی اپنے ساتھ آنے کا کہتے ہوئے ہال کے مین دروازے کی طرف چل پڑا، جہاں اب رش کم ہو چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کے کوئی اُسکا پیچھا کر کے یہاں آئے گا اور کیوں آئے گا یہ بھی جانتا تھا، مائیکل سے لیے گئے اُس سوٹ کیس کو واپس حاصل کرنے کے لیے کون آسکتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا، اورہان کو پتہ تھا کے اُنہیں معلوم ہے کہ یہ سوٹ کیس اورہان کے لیے کتنا اہم ہے تبھی وہ اُن لوگوں کو دیکھانے کے لیے ایک نقلی سوٹ کیس اپنے ساتھ لے کر یہاں آیا، تاکہ انہیں لگے کے اورہان سوٹ کیا کو اپنے سے الگ نہیں کر رہا اور اِسکی وجہ یہی ہے کے وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتا، اور آج جب وہ سب لوگ گھر سے باہر تھے تو وہ سوٹ کیس کبھی بھی گھر نہیں چھوڑتا، لیکن وہ اُسکے جال میں پھنس چکے تھے۔

Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"آپ آئے ہی نہیں باہر، میں انتظار کرتی رہی" بہامین اپنے بالوں میں سے ایک پِن نکالتے ہوئے سامنے والے بالوں پر لگانے لگی، وہ بال بار بار اُسکے چہرے پر آرہے تھے، جس سے اُسے اُلجھن ہو رہی تھی۔

"گھر جا کر آپ کے انتظار کا پھل دے دوں گا بیگم" اورہان نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا تو بہامین نے چہرے اُسکی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"یہ کہاں جا رہے ہیں ہم؟ گھر کا راستہ تو سیدھی طرف ہے؟" اورہان نے گاڑی جب سڑک سے بائیں طرف موڑی تو بہامین نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔

"پہنچ کر پتہ چل جائے گا میری جان" اورہان نے سامنے دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے گاڑی کا سٹیر نگ موڑتے ہوئے کہا اور بہامین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کے لیا، اب وہ ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا۔ اُسکے ایسے کرنے پر بہامین نے مسکراتے ہوئے ٹھیک ہے کہا، اور سامنے دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"یہ اورہان لالا کہاں جا رہے ہیں؟؟" ماروخ جو اپنی سینڈل اُتار کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ رہی تھی وہاج کو اورہان کی گاڑی کے پیچھے گاڑی موڑتے ہوئے دیکھ کر بولی، اُسکے پاؤں درد ہونے لگ گئے تھے، وہاج نے اُسے منع بھی کیا تھا کے اِس ٹائم پر ایسی جوتی نا پہنے لیکن وہ نہیں مانی اور اب اپنی دوسرے آرام والی جوتی نکال رہی تھی۔

"جہاں ہم جا رہے ہیں" وہاج نے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی ہلکی کی اور نیچے جُھک کر ماروخ کا بیگ اُٹھا کر اُسے پکڑایا، تاکہ وہ اپنی آرام دائک میڈیکیٹڈ سلیپرز اُس میں سے نکال لے۔

"تھینکیو" ماروخ ہنس کر بولی، اور پہننے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شٹ اپ، تھینکیو کی لگتی کچھ" وہاج نے اُسے گھور کر اُسکے گال کھینچے تو وہ چیختے ہوئے مُنہ پُھلا گئی۔

"گندے، گاڑی چلاؤ، پتہ نہیں کہاں لے کر جا رہے ہے" وہ اپنا گال سہلاتے ہوئے بولی تو، وہاج نے اُسکی طرف دیکھا تو ماروخ کی شکل دیکھ ہنس پڑا اور اُسکے گال سے اُسکا ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھ سے اُسکا گال پیار سے سہلانے لگا۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد اور ہان کی گاڑی اُس گھر کے سامنے رُکی تو گھر کا مین دروازہ کھل گیا، گاڈز نے دروازہ کھولا تو اُس نے گاڑی گھر کے اندر کر لی، اُسکی گاڑی اندر انے کے بعد پیچھے ہی وہاج کی گاڑی بھی اندر آ گئی۔

"یہ... کس کا گھر ہے؟اور ہمیں کیوں لائیں ہیں یہاں؟" بہامین نے گاڑی کے اندر بیٹھے بیٹھے شیشے سے باہر اُس گھر کی طرف دیکھتے ہوئے اورہان سے پوچھا۔

"کسی سے ملوانے" یہ بول کر وہ گاڑی بند کر کے دروازہ کھوک کر گاڑی سے باہر نکلااور اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے بہامین کی سائڈ پر آ کے اُسکا دروازہ کھولا۔

"آجاؤ!" اورہان نے اُسکا ہاتھ پکڑااور اُسے گاڑی سے اُتارا،وہ گڑی سے نکلی تو وہاج بھی مارُوخ کو گاڑی سے اُتار رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گیٹ بند کر دو" اورہان نے آواز دی تو گیٹ پر کھڑے گارڈز نے دروازے بند کر دیے۔

"یہاں اِتنا سکیورٹی کیوں ہے؟" مارُوخ جو آہستہ آہستہ وہاج کا ہاتھ پکڑ کر چل رہی تھی اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"آرام سے آگے سٹیپ ہے" وہاج نے اُسے سامنے دیکھ کے چلنے کا کہا اور اُسے احطیات سے گھر کے اندر لایا، اور ہان اور بہامین بھی آگے چلتے جا رہے تھے۔

"آم کو بتا کیوں نہیں رہے آپ اور... یہ... یہ سامان یہ تو امارا سوٹ کیس ہے" مارُوخ لاونج سے گزری تو اُسے دائیں جانب ایک کمرے کے باہر اپنا سوٹ کیس پڑا نظر آیا، اُس کے ساتھ اور بھی سامان پڑا ہوا تھا۔

وہاج بغیر اُسے کچھ بولے سامنے والے کمرے کے اندر کے گیا جبکہ اور ہان اور بہامین اندر آ چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ... کون ہیں اور ہان؟ ہاں؟" کمرے میں بیڈ پر لیٹے نفوس کو دیکھ کر بہامین نے اور ہان کا بازو پکڑ کر کہا، البتہ بہامین کی نظریں بیڈ کی طرف ہی تھیں، کوئی کروٹ لے کر وہاں لیٹا ہوا تھا۔ اور ہان نے اُسکی طرف دیکھا اور بیڈ کے قریب جا کر انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ک... کون ہے؟؟؟"اُس نفوس نے ایک دم گھبراتے ہوئے پلٹ کر دیکھا، چہرے پر کمزوری، آنکھوں کے نیچے ہلکے، وہ انہیں دیکھتی جا رہی تھی، بہامین کو یہ چہرا جانا پہچانا سا لگا، وہ اورہان کی ماں تھی۔

وہ اپنے کمرے میں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر گھبرا گئیں، یہاں کب کوئی آتا تھا؟ انہیں بس اورہان اور وہاج کا پتہ تھا، وہ بھی سات سال پہلے، جب انہیں ہوش آیا تھا۔ اُس رات جب وہ سیڑھیوں سے گری تھیں تو بے ہوش ہو گئی تھیں، پولیس کے آنے کے بعد جب گھر میں سے سب کو ہسپتال پہنچایا گیا تو اورہان کے والد اور بہامین کے والدین سب اِس دُنیا سے جا چکے تھے، لیکن عائشہ بیگم اُس دِن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچ گئی تھیں، شاید اُنکی قسمت میں زندہ رہنا لکھا تھا، ارشاد مخدوم کے ایک بہت جانے ڈاکٹر اُس رات ہسپتال میں موجود تھے، ڈاکٹر اِبرار کو جب یہ سب پتہ چلا تھا تو وہ فورن وہاں پہنچے تھے اور جان گئے تھے کے یہ سب کسی دُشمن نے کروایا ہے۔ پولیس کو گھر کی تلاشی لیتے وقت اورہان کِچن کے ٹیبل کے نیچے چُھپا ہوا مِلا تھا، وہ گھبرایا ہوا نہیں تھا، بس خاموش تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اُسے اپنے ساتھ لے تو جاتے مگر وہ ایسا نہیں کر پائے، وہ نہیں چاہتے تھے کے انکی ماں کو ایک بار پھر مارنے کی کوشش کی جائے اور دُشمن کو ذرا سا بھی شک ہو کے وہ دونوں بچے کہاں غائب ہو گئے؟

انہوں نے اورہان کو اپنے پاس بلوایا اور سب کچھ سمجھایا، جس پر اُس نے صرف انہیں ایک بار دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا، وہ اورہان اور وہاج کو اپنے بھائی کے گھر کچھ مہینوں کے لیے چھوڑ کر بیرونِ ملک چلے گئے، تاکہ باہر کسی اچھے برین سرجن سے عائشہ بیگم کا علاج کروا سکیں، وہ زندہ تو بچ گئیں تھیں لیکن اُنکے سر پر اتنی گہری چوٹ آئی تھی جس وجہ سے وہ کئی سال کومہ میں رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہان اُنکے بھائی کے گھر کچھ دِن رہ کر وہاج کو لے کر وہاں سے بھاگ گیا تھا، یہ بات جب ڈاکٹر اِبرار کو پتہ چلی تھی تو انہوں نے بہت لوگوں سے پتہ کروانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے، لیکن دو سال بعد انہیں ایک بیغام پہنچا تھا جو اورہان کی طرف سے تھا، جس میں صاف صاف لکھا ہوا تھا کے میری ماں کے ٹھیک ہوتے ہی مجھے خبر مل جانی چاہیئے، اور

ایسا ہی ہوا، جب سات سال پہلے اُسے کال آئی اور اُسے بتایا گیا کے ڈاکٹر اِبرار کا انتقال ہو گیا ہے، اور اُسکی ماں کو ہوش آ گیا ہے۔

وہ کہاں گیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا، لیکن اُسے پتہ تھا کے اُسے کہاں جانا ہے، وہ مائیکل کے پاس گیا تھا، اُن میں سے کسی نے بھی ارشاد مخدوم کے بچوں کے چہرے نہیں دیکھے تھے، کوئی نہیں جانتا تھا کے مائیکل کے پاس کام مانگنے والا بچہ کوئی اور نہیں اورہان مخدوم ہے، یہ صرف وہی جانتا تھا کے اُس نے وہ سال کیسے گزارے کس طرح گزارے، کتنی مشکلات کا سامنا کیا۔

یہ کال وہاں کی کسی نرس کی طرف سے آئی تھی، اُس کے بعد وہ خود جا کر اپنی ماں یعنی عائشہ بیگم کو یہاں اپنے پاس لے لایا تھا، جبکہ عائشہ بیگم کی زبان پر بس دو نام تھے وہ دونوں نام اورہان اور وہاج کے تھے، انہیں یہاں لا کر اُس نے ایک گھر میں رکھا اور اُنکی دیکھ بھال کے لیے کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی، سوائے اِس کے وہ خود کبھی آ کر انکے پاس نہیں رہا، وہاج ضرور آتا تھا، شروع شروع میں وہ اِنہیں پہچان نہیں پاتی تھی، لیکن وہاج نے آہستہ آہستہ اُنہیں سب کچھ بتانا اور سمجھانا شروع کیا تو وہ جاننے لگی، وہ جاننے لگی اورہان کو اور وہاج کو، وہ جو بات نہیں کیا کرتی

تھیں، پھر سے بولنے لگی، ایک ملازمہ چوبیس گھنٹے اُنکے پاس رہتی تھی، اور ہان نے اُنہیں اُن دُشمنوں سے چُھپایا ہوا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے کسی کو بھی انکے بارے میں پتہ چل رہے، تبھی اُس نے

اسلام آباد سے دُور اُنہیں ایک گھر میں رکھا ہوا تھا، جہاں کسی کا شک بھی نہیں جا سکتا تھا۔

انہوں نے بیڈ کا سہارا لے کر اُٹھنے کی کوشش کی تو انکا ہاتھ پھسلا، اِس سے پہلے وہ بیڈ پر گرتی اور ہان سے پہلے بہامین فورن سے آگے آئی اور انہیں سہارا دے کر بیٹھایا، وہ بہامین کو ہی دیکھ رہا تھا، اُسکی آنکھیں بھری ہوئی تھیں، وہ چھوٹی ضرور تھی لیکن اُسے یہ چہرا یاد تھا، اور اِس چہرے نے بہامین کو بہت پیار دیا تھا، عائشہ بیگم کی اپنی کوئی بیٹی نہیں تھی، تبھی بہامین جب بھی اُنکے گھر آتی تھی وہ ہر بار اُسکے لاڈ اُٹھاتیں۔

"آپ ٹھیک ہیں نا؟" اُس نے انہیں سہارا دیا اور سائڈ والے تکیے اُٹھا کے اُنکی کمر کے پیچھے رکھے، وہ کتنی کمزور ہو گئی تھیں کے کوئی پہچان تک نہیں سکتا۔ ماروخ نے وہاج کو معصومانہ نظروں سے دیکھا تو اُس نے اُسکے کان میں بتایا، جس پر وہ حیرت سے انکی طرف دیکھنے لگی۔

"کون؟ کون ہو بیٹا آپ؟" انہوں نے آنکھیں جھپکتے ہوئے بہامین کے چہرے کو ہاتھ لگا کر دیکھا، یقین آنکی نظر کمزور تھی جس کے باعث اُن سے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا۔ اُنکے سوال پر بہامین کی آنکھوں میں بھرے آنسوں جھلک پڑے، وہ بھول گئی تھیں، وہ اُسے بھول گئی تھیں۔ اُس نے روتے ہوئے چہرا نیچے کیا ہو مسکراتے ہوئے اپنے آنسوں صاف کیے، اور ہان سے اُسکے آنسوں دیکھے نہیں جا رہے تھے، اُسکا بس چلتا ابھی اُٹھا کر لے جاتا اُسے۔

"میں... وہ" اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا کے کیا کہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بہو کے آپ کی ماں، بہامین" وہ ایک دم آگے آیا اور اُسکے ساتھ آ کے کھڑا ہو گیا، بہامین عائشہ بیگم کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی، وہ اُسکے ساتھ ہی کھڑا تھا، اور ہان نے ہاتھ بڑھا کر بہامین کے چہرے کو اچھے سے صاف کیا اور مارُوخ وہاج کو دیکھ کر اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی۔

"آم کو بھی ملوائیں نہ" اُس نے وہاج سے کہا۔

"اچھا آؤ..." وہاج نے اُسے پیار سے کہا اور اُسے لے کر بیڈ کی دوسری طرف آیا اور مارُوخ کو وہاں بیٹھا دیا اور خود وہیں کھڑا ہو گیا۔

"بہو.... پیاری بچی ہے" انہوں نے بہامین کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا، تو وہ مُسکرا دی۔

"اور یہ دوسری بہو..." وہاج کی آواز پر وہ اپنی دوسری طرف متوجہ ہوئیں، جہاں مارُوخ بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسلام علیکم!" وہ تھوڑی سی نروس تھی، مارُوخ نے سر آگے کر کے انہیں سلام کیا تو انہوں نے بھی اُسکے سر پر پیار کر کے جواب دیا۔

"ماشااللہ، خوش رہو" اور اُسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اُسے دُعا دی۔

"بہت جلد دادی بن جائیں گی آپ...." وہاج نے کہا تو وہ اُسکی بات سُن کر مسکرا دیں۔

"میں آیا ذرا" وہاج کے فون پر کال آئی تو وہ یہ کہتے کوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ باہر گیا تو انہوں نے اورہان کی طرف دیکھا جو وہیں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ وہ شاید کچھ سمجھ گئی تھیں۔

"جی، اِدھر سے بھی دادی بن رہی ہیں آپ" اُس نے جیسے ہی کہا بہامین مسکرائی مگر پھر اگلے ہی پَل اُسکے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ حیرانگی نے لے لی، وہ ایک دم پلٹ کر اورہان کو دیکھنے لگی جس کا دھیان بہامین کی طرف ہی تھا، وہ اِتنا پُرسکون کیوں کھڑا تھا؟ ہاں شاید مذاق کر رہا تھا وہ، وہ یہی سمجھ رہی تھی جب تک اُسے ماروخ کی کھی کھی ہنسنے کی آواز نہ آتی۔ بہامین نے چھڑا موڑ کر ماروخ کو دیکھا جو عائشہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی، یعنی یہ سچ تھا؟ عائشہ بیگم نے ماروخ کے چہرے پر ہاتھ رکھے اُسے تھپتھپایا، وہ خوش لگ رہی تھیں۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ملازمہ اُنکی دوائیں لے کر آگئی کیونکہ اُنکے سونے کا ٹائم ہو گیا تھا، وہ ٹھیک تو ہو گئیں تھیں لیکن ابھی بھی وہ راتوں ڈر جایا کرتی تھیں، تبھی ہر وقت ایک ملازمہ انکے ساتھ ہی نیچھے گدھا بچھا کر سوتی تھی، انہیں خوابوں میں وہ سب کچھ دِکھتا تھا جو اُن سب کے ساتھ ہوا تھا، جس وجہ سے وہ نیند میں بھی گھبراتی تھیں، ڈاکٹر نے کہا تھا کے وقت کے ساتھ ساتھ یہ چیز خود بخود ٹھیک ہو جائے گی، مگر تب تک بہت خیال رکھنا پڑے گا، وہ سب کمرے سے جا رہے تھے جب بہامین نے پلٹ کر اُنہیں دیکھا، ملازمہ دراز میں سے ایک تصویر نکال کر اُنہیں پکڑا رہی تھی۔ جسے پکڑنے کے بعد وہ آرام سے سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی اپنی جویلری اُتار رہی تھی جب اُسکے فون پر کسی کی کال آئی، مارُوخ نے ہاتھ سے بریسلیٹ اُتارا اور اپنا فون اُٹھایا۔

"ہیلو... کون؟" وہ مصروف انداز میں اپنی باقی کی جویلری بھی اُتارنے لگی، جب دوسری طرف سے سننے والی بات سے اُسکے ہاتھ تھمے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون بات کر رہا ہے؟" وہ پھر سے بولی۔ چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

"معاف کریں غلط نمبر ملایا ہے آپ نے" یہ بول کر وہ فون رکھ گئی، چہرے پر پریشانی صاف نظر آ رہی تھی اُسکے، وہ خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل کرنے لگی، جب وہاج روم میں آیا۔

"سارا سامان لے آیا ہوں میں اب، کچھ دِنوں تک یہیں رہنا ہے اب، اور..." وہ اپنے ہاتھ میں بیگز اُٹھا کر اندر لاتے ہوئے بول رہا تھا جب اُسکی نظر ایک دم ماہ رُوخ پر پڑی جو گم سُم سی ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا؟ طبیعت ٹھیک ہے؟" وہاج وہیں سارا سامان چھوڑ کر فوراً اُسکے پاس آیا، اور اُسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

ہاں؟....جی....جی اَم ٹھیک ہے طبیعت ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا بس، پیاس لگ رہی تھی" وہ مسکراتے ہوئے خود کو نارمل کر گئی۔

"جوس پینا ہے؟" وہاج نے اُس سے پوچھا، اور اُسے پیار سے کھڑا کیا اپنے ساتھ۔

"نہیں بس وہ پانی پکڑا دیں" مارُوخ نے سامنے ٹیبل پر پانی کا جگ بھرا دیکھ کر کہا تو وہاج فورن پانی گلاس میں ڈال کر اُسکے پاس آیا۔

"پہلے تُم فریش ہو جاؤ، کپڑے نکال دیتا ہوں میں، اِن کپڑوں میں تو سویا نہیں جائے گا" وہ سوٹ کیس کھولتا ہوا اُس میں سے مارُوخ کے لیے لائٹ سے کپڑے نکالتے ہوئے اُسے پکڑا گیا۔

"میں آؤں ساتھ؟" وہاج نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بے شرم کہیں کہ، ہو آؤں گی میں، بس آپ یہی پر کھڑا رہو" مارُوخ نے اُسکے گال پر ہاتھ رکھ کے وہاج کا چہرا دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔

"ارے.... میں تو خیال کر کے کہہ رہا تھا جان" اُسکی آنکھوں میں شرارت تھی، جو وہ صاف دیکھ چکی تھی۔

"یہیں کھڑے رہے آرہی ہوں میں" یہ بول کر وہ ناک چڑھاتی ہوئی واشروم میں چلی گئی فورن اور وہ پیچھے ہنس پڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کیا ہوا؟" وہ بالکونی سے اندر آیا تو بہامین صوفے پر گُم صُم سی بیٹھی تھی، نظریں سامنے مرکوز کیے پتہ نہیں کونسی سوچوں میں گم تھی وہ۔ بہامین کو ایسے بیٹھا دیکھ کر اور ہان اُسے ساتھ آکے صوفے پر بیٹھا اور اُسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا کیا مطلب؟؟آپ کو نہیں لگتا آپ کو یہ سب پہلے مجھے بتانا چاہیئے تھا؟میں ماں بننے والی ہوں اور کمال بات ہے میرے علاوہ سب کو پتہ ہے یہ بات، گریٹ" وہ اورہان کا ہاتھ اپنے کندھے کے گرد سے ہٹا کر غصّے سے بولی۔اُس نے کچھ نہیں کہا بہامین کو، جانتا تھا وہ اِسی طرح سے برتاؤ کرے گی۔

"کل مال میں تمہارے بے ہوش ہونے کے بعد، تمہیں ہسپتال لے گیا تھا میں،اور وہیں پتہ لگا تھا،اور یہ بات تمہیں مجھے بتانی چاہیئے تھی،اور میں تمہیں بتا رہا،اور جہاں تک ماں کی بات ہے اُنہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا، ظاہر ہے پہلے اندازہ ہو جاتا تھا عورتوں کو،اب جھوٹ بولتا اُن سے تو کیا کیا سوچتیں وہ، چھوڑو اِن باتوں کو جان اِدھر آؤ تم" اورہان نے اُسے دیکھ کر کہا جو اُسے آنکھیں بڑی کیے گھورتی جا رہی تھی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے...." بہامین کی گھبرائی ہوئی آواز سُن کر اورہان نے اُسکا سر اپنے سینے سے ہٹا کر اُسکا چہرا دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھ سے؟"اورہان نے بہامین کے چہرے پر سے بال ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ سے ڈر ہی نہ جاؤں میں "اُس نے بھی ٹھیک جواب دیا، جس پر اورہان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے "اُس نے کہا تو بہامین نے دوبارہ اُسکے سینے ہر سر رکھ دیا۔

"آپ نہیں سمجھ رہے میں "وہ چڑچڑی ہوئی۔

"میں سب سمجھ رہا ہوں... تُم ایسی تو ہو نہیں کہ مجھ سے کہو کے مجھے ابھی ماں نہیں بننا، ظاہر ہے نا تم ایسی ہو نا میں تمہیں اِس چیز کی اجازت دیتا، اور جو تھوڑا بہت ڈر ہے، میں وعدہ کرتا ہوں سب ختم کر دوں گا، کوئی اور مسئلہ؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں..پکا وعدہ کریں...!" بہامین نے کہا۔

"کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے جانتی نہیں ہو مجھے" وہ بند آنکھوں سے بولا،اُسکے ہاتھ بہامین کے سر کے بالوں میں چل رہے تھے۔

"جانتی ہو تبھی تو کہہ رہی ہوں" وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے اورہان کی شرٹ پر اُنگلی پھیرتے ہوئے بولی۔

"بہت زبان نہیں چل رہی تمہاری" اورہان نے آنکھیں کھول کر بہامین کا گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"باپ بنا رہی ہوں سُنا،زبان کیا اب ہاتھ پیر بھی چلاؤں گی اور آپ مجھے کچھ نہیں کہیں گے، بڑے آئے" وہ ناک چڑھاتے ہوئے اُسکی اُوپر اپنا پورا وزن ڈال کر لیٹ گئی،اُسے نیند آ رہی تھی اب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نا بھی بناتی تو کوئی مسئلہ نہیں تھا، میں ساری زندگی تمہارے سہارے گزار سکتا ہوں"
اورہان نے یہ کہا تو بہامین جو آنکھیں بند کیے اُسکے سینے پر لیٹی تھی بند آنکھوں سے مُسکرائی۔

"پر میں نے وعدہ کیا تو سمجھ جایا کریں بیگم "اورہان نے کہا۔

"ہم... سمجھ جایا کروں گی "بہامین نے نیند میں جاتی آواز سے کہا تو اورہان نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا، سوتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی تھی۔ وہ مسکرایا اور اُسے پُر سکون کرنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"کوئی شرم ہے کہ نہیں آپ میں ہیں؟ ذرا جو احساس ہو بیوی کا کہ وہ کمرے میں انتظار کر رہی ہو گی، جناب اپنے لفنگے دوستوں کے ساتھ نیچے بیٹھے ہیں، اور میں آپ کا انتظار کر رہی تھی،

وہیں رہیں جہاں سے آرہیں ہیں آپ" وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا زوردار کشن آکر سیدھا وقاص کے چہرے پر بجا، جس سے اُسے سہی میں تارے نظر آنے لگی۔

"ابے یار... میں کہاں دوستوں میں بیٹھا تھا، وہ تو چلے گئے ہوئے کب کہ میں تو بس..." وہ زمین پر سے گرا ہوا تکیہ اُٹھا کر سیدھا اُسکے پاس چل کے آنے لگا، جو بیڈ پر بیٹھی اپنا ڈوپٹہ کب کا اُتار چکی تھی۔

"میں تو بس کیا؟ کیا میں تو بس؟ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شادی کر کے لائے ہو؟ جو پہلے وہاں بیٹھے آرام کر رہے تھے، نکل جائیں کمرے سے، یہ میرا کمرا ہے" حیا نے کہا اور اپنے ہاتھ سے سونے کے کنگن اُتارنے لگی۔

"ہیں؟ تمہارا کمرا؟" وہ تو حیران ہوا تھا میڈم ابھی سے ہر چیز پر قبضہ کر چکی تھی۔

"اِس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے، کس کا کمرا ہے یہ؟" وہ بھڑک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا ہی ہے یار، میں کب منع کر رہا ہوں" وہ تو اُسکا یہ روپ دیکھ کر ڈر ہی گیا تھا، کافی عرصے بعد وہ اپنے ایسے روپ میں آئی تھی۔

"ارے یہ سب تو مت اُتارو کچھ مجھ غریب کو بھی موقع دو" اُسے ساری جویلری اُتارتا دیکھ کر وہ فورن سے حیا کے قریب آیا اور اُسکا ہاتھ پکڑا۔

"مُنہ دیکھائی کہاں ہے میری" وقاص کے ہاتھ پکڑنے پر وہ تھوڑی پزل ہو کے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مُنہ ٹھیک سے دیکھنے دیا تُم نے مجھے؟" وہ تو ناراض ہی ہو گیا تھا۔

"اچھے سے دیکھا ہوا ہے آپ نے میرا مُنہ، ساری نظریں مجھ پر ہی ہوتی تھی آپ کی" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی، اور اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے آہستہ سے نکالا۔

"ارے آپ کو تو سب پتہ ہے جاناں" وہ تو ہی پھیل گیا اُس کے سامنے۔

"لوفر کہیں کے، زیادہ فری مت ہوں" وہ اُسے ایسے بولتا دیکھ کے تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔

"ارے جو مرضی کہہ لیں بیوی، کچھ نہیں کہتے ہم آپ کو" وہ حیا کے کانوں سے جھمکے اُتارتے ہوئے اُسکے چہرے کے قریب آیا۔

"وقاص سنیں تو؟" وہ اُسکا ہاتھ اپنی کمر کے گرد جاتا محسوس کر کے بولی۔

زاویہ کلب
Clubb of Quality Content

"جی سنائیں؟" وہ حیا کی گردن میں چہرا چھپائے اُسکی خوشبو میں کھونے لگا۔

"مُنہ دکھائی تو..." وہ بولنا چاہ رہی تھی، لیکن اُسکی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"ششش صبح لے لینا سب کچھ لے لینا میرا، دِل تو کب کا لے چکی ہو" اُسے اپنے حصار میں لیے وہ حیا کا سر آرام سے تکیے پر رکھ چُکا تھا، جیسے ہی وقاص نے اپنا چہرا اُسکے گال کے ساتھ مِس کیا وہ ہنس پڑی۔

"اچھا ہنسی آرہی ہے؟" وہ اپنا چہرا اُٹھا اُسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"نہیں.. آپ کی ڈاڑھی سے گدگُدی ہو رہی ہے" وہ مسکراتے ہوئے اپنی ہنسی روکنے لگی۔

"اچھا ابھی بتاتا ہوں..." وقاص یہ کہتے ساتھ ہی اُسکے دونوں بازوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑے اپنی داڑھی اُسکے گالوں پر پھیرنے لگا جس وجہ سے حیا کو اور زیادہ گُدگدی ہونے لگی۔

"ہاہاہا، آئی نہیں... بہت گدگدی ہو رہی ہے" اُسکی کھلکھلاہٹیں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں، اور وہ بھی حیا کی کھلکھلاہٹوں کو برقرار رکھے اُسے پورا پورا چھیڑ رہا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"بہت اچھا کام کیا تم نے جارج، اِسکا انعام تمہیں ضرور ملے گا" وہ آدمی اُس پین ڈرائیو کو اپنے ہاتھ میں پکڑے بول رہا تھا، اُسکے چہرے پر ایک الگ ہی قسم کی خوشی نظر آ رہی تھی۔

"اچھا کام کیا، اب جاؤ اور جا کے اِسے سیف میں رکھ دو، میں نہیں چاہتا کے یہ ڈرائیو کسی کے بھی ہاتھ لگے" اُس آدمی نے وہ ڈرائیو جارج کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہمارے کام آئے گی؟" صوفے پر بیٹھے آدمی نے گلاس میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہی تو کام آئے گی، جب کوئی ثبوت ہی نہیں ہو گا تو ہم جو چاہیں گے کر سکیں گے، یہ ایک آخری ثبوت تھا اُس کے پاس، جو اب ہمارے قبضے میں ہے" اُس نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میری چیز مجھے واپس مل جائے گی نہ؟" سامنے کھڑی آدمی نے کہا۔

"وہ الریڈی تمہارے نام ہو چکی ہے۔" اُس آدمی نے شاطر نظروں سے اُسے دیکھ کر کہا، تو وہ آدمی ہنس پڑا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ ماروخ کو سُلا کر بیڈ سے اُٹھا اور اُسکے اُوپر اچھے سے کمفرٹر دیا۔ اُسکے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹا کر اُس نے ماروخ کی پیشانی کو چوما، اور سائڈ ٹیبل سے اپنی سیگرٹ کی ڈبی اُٹھا کر بالکونی میں چلا آیا۔

انہوں نے کچھ دِن اب یہیں رہنا تھا، کیونکہ اگلے دو دِنوں میں اور ہان کچھ ایسا کرنے والا تھا جس سے بہامین اور ماروخ کو اُس گھر میں نقصان پہنچ سکتا تھا، لیکن ایسا ہونے سے بچانے کے لیے وہ اُن دونوں کو یہاں لے کر آ گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہاج نے اپنا فون کھولا اور مارُوخ کے کال ریکارڈز چیک کیے، مارُوخ کے فون پر کوئی بھی کال آتی تھی وہاج کو اُس کال کا پتہ ہوتا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے اُسکی بیوی کو کوئی کال آئے اور وہ بیوقوفی میں کوئی بھی قدم اُٹھائے۔ ساری کالز بہامین کے فون پر کی گئی تھی اب تک، وہ دیکھ رہا تھا جب اُس کی نظر ایک نمبر پر پڑی، جس سے پہلے کبھی کوئی کال نہیں آئی ہوئی تھی، وہاج نے چہرا موڑ کر دیکھا، وہ آرام سے سو رہی تھی، وہاج نے وہ نمبر دبایا اور اُس میں ہوئی ساری رکارڈنگ سننے لگا، فون کان سے لگائے وہ وہیں کھڑا تھا، جیسے جیسے وہ سُن رہا تھا ویسے ویسے وہاج کے چہرا غصّے سے لال ہونے لگا، اُسکے اندر غصّے کی لہر ڈورنے لگی تھی، اُسکی دماغ کی نسیں غصّے سے پھولتی ہوئی نظر آئی تھی، کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا، لیکن اُس ریکارڈنگ میں جو بھی تھا وہ اُسکا پارہ چڑھانے کے لیے کافی تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"دو دِن بعد ہو گا جو بھی ہو گا، وقاص کو انفارم کر دیا تھا نہ تم نے؟ وہاج؟؟؟" اور ہان بہامین کو سُلا کر دوسرے کمرے میں آیا تھا اُسے کوئی کام تھا۔ کچھ دیر میں وہاج بھی وہیں آ گیا اور ہان نے اُسے کہا تھا کے وہ یہیں پر آ جائے، اور اب جب وہ بیٹھا اُس سے بات کر رہا تھا تو اُسکا دھیان ہی کہیں اور تھا۔

"ہاں...جی؟" اور ہان کے بُلانے پر وہ ایک دم اُسکی طرف متوجہ ہوا۔

"کہاں دھیان ہے تمہارا؟؟" وہ وہاج کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں...کچھ بھی نہیں..میں یہیں سوچ رہا تھا کہ بس یہ سب حفاظت میں رہیں یہاں پر" وہاج اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اِسی لیے یہاں لائے ہیں نہ ہم اِنہیں؟ فکر کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے، یہ قصّہ ختم ہونے والا ہے" اور ہان نے وہاج کے چہرے سے نظریں ہٹالیں، وہ جان گیا تھا کے وہ کیوں پریشان ہے، لیکن اُس نے کچھ نہیں کہا، وہ جانتا تھا کے وہ اپنا مسئلہ خود حل کرے گا۔

"اِس کی کاپی کل وقاص کو بھیج دینا، تاکہ اُسکے لیے بھی آسانی ہو" اور ہان نے پھر سے اُسے سمجھایا تو وہاج نے ہاں میں سر ہلایا۔

"رحمان آغا کا قتل سوکانٹو کے بیٹے نے کیا ہے.... لیکن یہ نیوز کہیں بھی نہیں پھیلی کیوں؟؟

"کیونکہ وہ لوگ جانتے ہیں اگر یہ نیوز پھیلائی تو سوکانٹو کی طرف سے اُنہیں کیا پریشانی ہوسکتی ہے" اور ہان کے اِشارہ باقی اِداروں کی طرف تھا، جو اپنا کام بند تو بلکل نہیں کروانے چاہتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُسکے مرنے کے بعد بھی ہم یہ سب کر رہے ہیں" سوکانٹو پاکستان میں ڈیل کر رہا تھا، تو اِس کا ذریعہ بھی کوئی بڑا ہی تھا جس کی بدولت وہ یہاں تک آیا تھا، لیکن یہ اُسکا مسئلہ نہیں تھا۔

"کیونکہ یہ ضروری ہے" اورہان نے اُسکی طرف دیکھ کر کہا، اُسکی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جِسے وہاج نے سمجھنے کی کوشش کی تھی، اِس سے پہلے وہ کچھ کہتا اورہان نے اپنی نظریں سامنے پڑے ڈاکیومنٹس پر جمالیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کھیل اب اپنے آخری مرحلے میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دشتِ طلب بھی کیا کوئی شہر طلسم ہے

وہ کمرے میں آرام سے داخل ہوا، اُسکے بیڈ پر دیکھنے پر اُسے وہ وہاں نظر نہیں آئی، وہاج نے کمرے میں یہاں وہاں دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھی، جب واشروم کا دروازہ کھلا۔ وہ اندر تھی۔

مارُوخ ٹاول سے اپنا چہرا صاف کرتے ہوئے باہر آئی، وہاج نے اُسے ایک نظر دیکھا لیکن کچھ کہا نہیں۔

"کہاں تھے آپ؟" مارُوخ نے اُسے وہاں کھڑے دیکھا، جواب اپنی شرٹ اُتار کر بیڈ پر لیٹ رہا تھا۔

"اورہان بھائی کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کام تھا کوئی، طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟" وہاج نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اُسے ہاتھ کے اِشارے سے اپنے پاس بُلاتے ہوئے پوچھا تو وہ بھی اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹاول صوفے پر رکھ کے احطیات سے اپنی بیڈ کی سائڈ سے بیڈ پر چڑھی اور وہاج کے قریب ہو کے اُسکے بازو پر سر رکھ گئی۔ وہ دونوں کافی دیر بغیر کوئی بات کیے ایک دوسرے کی سانسوں کو سنتے رہے۔ وہ مارُوخ کے بالوں میں ہاتھ چلائے سامنے دیوار کو گھور رہا تھا۔ خاموشی کا دورانیاں بڑھتا گیا، جب وہ بولا۔

"کچھ پوچھوں تم سے؟" وہاج کی آواز مارُوخ کو اپنے کان کے بِلکل قریب سے آئی، وہ اُسکے کان کی لو پر اپنی ناک سہلا رہا تھا۔

"اُس سوال کا جواب "ہاں" ہے" مارُوخ کی اطمینان بھری آواز سُن کر وہ دو پل کو رُکا، اُسکی پیشانی پر بل آئے، لیکن پھر وہاج نے سوچا شاید وہ کچھ غلط سمجھ بیٹھی ہے۔

"شاید تم نے کچھ غلط سمجھ لیا ہے" وہاج نے اُسکی پیشانی سے بال ہٹائے۔

"اَم نے کہا نا... اُس سوال کا جواب "ہاں" ہے، اَم جانتے ہیں سب" مارُوخ نے اُسکے بازو سے سر اُٹھا کر وہاج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا، وہاج کو چُپ لگ گئی، وہ جانتی تھی؟ وہ جان گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں..." وہاج نے کچھ کہنا چاہا، وہ اُسے صفائی دینا چاہتا تھا، کہیں وہ کچھ غلط نا سمجھ گئی ہو، وہ اُسے بتانا چاہتا تھا، ہر ایک بات ہر ایک چیز، اپنے ناکردہ گناہ کی معافی مانگنا چاہتا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے ماروخ اُس سے بد گُمان ہو۔

"بس چُپ، کچھ کہنے کا ضرورت نہیں ہے...اَم جانتے ہیں...اور یہ بھی جانتے ہیں کے وہ ایک حادثہ تھا، اِس غم کو اَم نے اپنے سینے میں دفن کر دیا ہے، اب جو ہیں صرف آپ ہیں، یہ بات اب امارے بیچ کبھی نہیں ہو گی" اُس نے بات ہی ختم کر دی۔ وہ کیا صفائی دیتا؟

"میری غلطی" وہ پھر سے معافی مانگنے لگا، شاید وہ شرمندہ تھا کے اُس نے ماروخ سے یہ سب چُھپایا، سچ ہی تھا، وہاج کی اِس میں کیا غلطی تھی؟ وہ تو بے قصور ہو کے بھی خود کو قصوروار سمجھتا رہا تھا۔ لیکن آج اُسکی بیوی نے اُسکے دِل سے ہر بوجھ ہلکہ کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں تھی.... ناہو سکتی تھی، ناہو سکتی ہے، بس اب" مارُوخ نے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے خاموش کروادیا اور اپنے قریب کر کے اُسے لگے سے لگ گئی، وہ نہیں چاہتی تھی کے اُسکا شوہر کچھ بھی اُلٹا سیدھا سوچے۔

"صرف اَم کو سوچیں... اور کچھ نہیں" مارُوخ نے وہاج کے کان کے قریب آکر سرگوشی نما آواز میں کہا، وہ پُر سکون ہو کر آنکھیں بند کر گیا، مارُوخ کی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اُسے اپنے اور قریب کر گیا، اُسکی بیوی نے اُسے پُر سکون کر دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"ارے ناصر صاحب آپ نے تو جو کیا کے کوئی سگا بھی کوتاسب بھی نہیں کرتا، کمپنی کا تو دوسرا چہرا ہی آپ ہیں، ہر کسی نیوز چینل پر کمپنی کی خبر چلے تو آپ کا نام آتا ہی ہے... ظاہر ہے اتنی محنت ہے آپ کی اِس سب کے پیچھے، میں اِرشاد صاحب کے وقت سے کام کر رہا ہوں اِس کمپنی میں، اور اب تو میرا بیٹا بھی یہاں جاب کرنے لگ گیا ہے، آپ نے جس طرح سے اِس

کمپنی کو سنبھالا ہے کوئی نہیں کر سکتا تھا، ارشاد صاحب نے جب یہ کمپنی رحمان آغا کو بیچی تو کافی حیرانگی ہوئی تھی ہمیں، پر کمپنی کے جتنے بھی بُرے حالات رہیں ہیں آپ نے ہمیشہ آگے رہ کر مصیبت میں سے نکالا ہے کمپنی کو" وہ آدمی ناصر صاحب سے کھڑا بات کر رہا تھا جب وہ لوگ میٹنگ روم سے باہر آئے تھے۔

"ارے نہیں یہ تو بس سب کے دیکھنے کا نظریہ ہے، ارشاد میرا دوست تھا، اُسکے جانے کے بعد میں نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا، اُسکے اِتنی محنت سے بنائی گئی کمپنی کو ڈوبنے کیسے دیتا؟ ہاں بیچ میں کچھ مسئلے مسائل آئے تھے لیکن سب ٹھیک ہو گیا حافظ صاحب" ناصر صاحب نے اُنہیں مسکرا کر کہا۔ وہ کہاں عادی تھے تعریف کے۔

"جی، اور اب تو اورہان صاحب کے آنے کی وجہ سے اور زیادہ اچھی ہو گئی ہے کمپنی، جو شاید ارشاد صاحب کے وقت پر بھی نہیں تھی" حافظ صاحب نے کہا تو ناصر صاحب نے اُنہیں دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارشاد صاحب کے بعد آپ نے جیسے اِس کمپنی کو رحمان آغا کے ساتھ چلایا اور اب اورہان صاحب کے ساتھ، دیکھنے والی بات ہے، ہمیشہ سب کی سنی ہے آپ نے، آفس میں ہر بندہ کہتا کے دوست ہو تو ناصر محمود جیسا، سب واہ واہ کرتے نہیں تھکتے آپ کی" حافظ صاحب نے کہا اور ناصر صاحب ہنس پڑے۔

"ارے نہیں... ایسا کچھ نہیں ہے، چلیں تھوڑا کام کر لیتے ہیں، آپ مجھے آج کی میٹنگ کی ساری فائلز لا کر دیں میرے آفس میں، میں ذرا چیک کر لوں" انہوں نے حافظ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی.. میں ابھی لاتا ہوں" حافظ صاحب نے کہا۔

"چلیں میں انتظار کر رہا ہوں" ناصر صاحب نے مسکرا کر کہا اور اپنے آفس روم میں چلے گئے۔

❤ ❤❤❤❤❤

اُسکی آنکھ کُھلی، تواُس نے نیند میں ہی بیڈ کی دوسری طرف ہاتھ مارا، جگہ خالی تھی. وہ آنکھیں کھول گئی۔بیڈ پر اُلٹی لیٹی وہ یہاں سے وہاں دیکھنے لگی، کہا چلا گیا تھا وہ؟

بہامین نے آنکھیں مسلتے ہوئے جمائی لی،اور اپنے اُوپر سے کمفرٹر اُٹھا کر سائڈ پر کیا اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کہاں چلے گئے ہیں یہ؟" وہ خود سے بولتی ہوئی بیڈ سے اُٹھی،اُس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو 11 بج رہے تھے۔اپنی جوتی پہنتے ہوئے وہ نیند میں ہی واشروم میں گھس گئی اُسے فریش ہونا تھا۔

❤ ❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مری کے پہاڑوں کا منظر سامنے کی کھڑکی سے صاف دیکھائی دے رہا تھا، وہ ٹریڈ مل پر بھاگتے ہوئے پسینے سے شرابو ہو چکا تھا، جسم کے مسلز واضح طور پر دِکھائی آرہے تھے، اُس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو 11 بج گئے تھے، جب اُسکے فون کی بیل بجی۔ وہ ٹریڈ مل کی سپیڈ آہستہ کرتے ہوئے ٹریڈ مل سے اُترا اور صوفے سے ٹاول اُٹھا کر اپنا پسینا صاف کرنے لگا، سامنے ٹیبل پر بجتے فون کو اُس نے اُٹھایا اور کان سے لگالیا۔

"ہاں... ناصر صاحب؟" اور ہان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سامنے سے پانی کی بوتل سے پانی پیتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا وہ فائل تھی ایک جو سائن کروانی تھی آپ سے، نئے پروجیکٹ کی فائل ہے وہ سائن کروانی ہے، پروجیکٹ تبھی شروع ہو پائے گا" ناصر صاحب نے کہا۔

"فلحال تو میں نے آفس نہیں آنا آج، اگر زیادہ مسئلہ ہے تو آپ گھر بھجوادیں، میں سائن کر کے بھیج دوں گا" اور ہان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اُنہیں پیشانی سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں، آپ آؤ گے تو تبھی کروالیں گے پھر" انہوں نے کہا۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے، ویسے بھی کل تک آجاؤں گا میں، تو ہو جائیں گے سائن" اور ہان نے یہ کہہ کر دو چار اور باتیں پوچھ کر فون بند کر دیا۔ وہ فون سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنی کالے رنگ کی بنیان اُتار کر سائڈ پر رکھ چکا تھا، اور اب نہانے جانے لگا تھا۔

"اُوہو، میرے ہینڈسم شوہر" وہ الماری میں سے اپنے لیے کوئی شرٹ نکال رہا تھا جب اُسے اپنے پیچھے سے بہامین کی آواز آئی۔ وہ کب روم کا دروازہ کھول کر اندر آئی اُسے پتہ لگ گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

"خیریت ہے؟" وہ چہرا موڑ کر آئیبرو اُچکاتے ہوئے اپنی حیرانگی روکتے ہوئے بہامین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟ خیریت کی کیا بات ہے اِس میں؟ بیوی ہوں آپ کی فلرٹ بھی نہیں کر سکتی کیا اب" وہ ناک چڑھاتے ہوئے اُسکے پاس آئی اور اُسے پیچھے کر کے خود الماری میں سے اُسکے لیے شرٹ نکالنے لگی۔

"ارے ایسا کب کہا ہم نے... آپ فلرٹ کریں، یا بے شک آپ ہمیں فرائی کریں، ہم کہاں کچھ کہہ سکتے ہیں" وہ بہامین کی کمر کے گرد حصار بنا کر اُسکے کندھے پر ٹھوری رکھتے ہوئے بولا، اُسکی بات سن کر وہ مسکرا دی۔

"جائیں نہائیں جا کر پسینے والے، مجھے بھی پسینے والی کر دینا ہے آپ نے" وہ اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر اُسکے چہرے پر رکھتے ہوئے پیار سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آؤ تمہیں بھی لے کر چلتا ہوں" وہ اُسکے کان کے قریب ہوتے ہوئے بولا اور اُسکے کان کی لو کو اپنے لبوں میں دبائے چوم گیا۔

"دیکھا....اِسی لیے فلرٹ نہیں کرتی میں، پھیل جاتے ہیں آپ فورن سے، جائیں جا کے نہائیں، میں نیچے جا رہی ناشتہ کرنے آپ کے لیے بھی بناتی ہوں کچھ" بہامین نے اُسکے حصار سے نکل کر کہا اور اُسے باتھروم کی طرف دھکیلا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں، ملازمہ ہے، بنا دے گی وہ سب کا ناشتہ، کوئی بھی کام کرتی نظر نا آؤ تم مجھے، خبردار جو شُروع ہوئی تم جا کر نیچے" وہ بہامین کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اُتارتے ہوئے اُسے وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

"اچھا اچھا... جائیں نہیں کرتی میں، جلدی آئیں پھر آپ کے ساتھ ہی ناشتہ کرنا ہوتا ہے میں نے" بہامین نے اپنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بناتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو پھر پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں" وہ جو باتھروم کے اندر چلا گیا تھا فورن سے باہر گیا۔

"حد کرتے ہیں... اندر جائیں اور ہان، جلدی نہا کر آئیں" اُس نے تو غلطی کر دی تھی کہ اِس جِن کا رو مینس جگا کر۔ وہ اور ہان کو اندر کرتے ہوئے بولی تو وہ بھی اُسکے قریب ہو کے ایک زود دار بوسہ اُسکے لبوں پر دیتا اندر چلا گیا۔ جس سے بہامین کو چہرا لال ہو گیا۔

"یہیں پر رہنا، آرہا ہوں میں بس" اندر سے اور ہان کی آواز سُن کر بہامین نے آنکھیں میچ لیں۔ اب وہ نہیں جا سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا یہیں پر ہوں..." وہ یہ بولے ہوئے نفی میں سر ہلائے وہیں صوفے پر بیٹھ کر اپنے فون یوز کرنے لگی، اور کرتی بھی کیا وہ۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کیا کر رہی ہو جاناں؟" وہ کمرے میں آیا تو میڈم اُٹھ چکی تھی اور فون پر نا جانے کیا کر رہی تھی، تبھی وہ بیڈ کی دوسری طرف سے اُسکے پاس آ کر بولا۔

"کچھ نہیں، بچوں کے نام دیکھ رہا تھا اَم تو" وہ فون پر نظریں جمائے بولی

"واہ... چلو لاؤ میں بھی دیکھتا ہوں" وہاج نے اُسکے ہاتھ سے فون لے کر کہا اور خود ڈھونڈنے لگا۔

"کیا ہے آپ کو؟ اَم کو تنگ مت کرو، اَم خود دیکھ لے گا اپنے بچے کے نام" وہ مُنہ بناتے ہوئے بولی اور اُسے ہاتھ سے اپنا فون واپس لے لیا۔

"اپنے بچے کا؟ ہیں ہیں؟ جہیز میں لائی تھیں آپ؟" وہ تو تپ گیا، کیسے بول رہی تھی وہ۔

"ہاں تو؟ آپ تو بس جھوٹے ہیں" وہ مُنہ بنا کے بغیر وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟ کب؟ کونسا جھوٹ بول دیا میں؟" وہ ماروخ کت چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"بتاؤں پھر کونسا جھوٹ؟" وہ ایک دم وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی، اُسکے چہرے پر صاف نظر آرہا تھا وہ اُسے اب تانے مار رہی ہے۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"اچھا اچھا... بڑی آئی بتاؤں..." وہ کیا ہی بولتا اب۔

"یہ طنعہ اب ساری زندگی چلے گا؟" وہ ماروخ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا، جو بڑے مزے سے لیٹی ہوئی تھی۔

"تو اور؟" وہ ایک دم وہاج کو بولی۔ ایسے تانے دے کر وہ اپنے سارے کام کروا سکتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھی دیتی رہنا میری ماں.... فلحال اُٹھو نیچے ناشتہ تیار ہے... تمہیں ہی اُٹھانے آیا تھا، جا کر ناشتہ کرو گی یا یہیں پر لے آؤں؟" وہ اپنا فون چارجنگ پر لگاتے ہوئے بولا۔

"نہیں یہاں پر کیوں... نیچے جا کر سب کے ساتھ کریں گے نا اَم.... اَم بس آیا مُنہ ہاتھ دھو کر" وہ وہاج کے گال کھینچتی ہوئی بیڈ سے آہستہ سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُٹھی تو وہاج نے نیچے جھک کر اُسکی جوتی بیڈ کے نیچے سے نکال کر رکھی تاکہ وہ آرام سے پہن لے۔

"چلو آ جاؤ، میں یہیں کھڑا ہوں" وہاج نے اُسے باتھ روم تک چھوڑا اور خود وہیں ہاتھ باندھے کھڑا ہو کر ماروخ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"کمپنی کو تو بہت فائدہ ہو رہا ہے آج کل... اِس حساب سے تو ہماری سیلرہ بھی بڑھنی چاہیئے" آفس کے کچھ امپلائے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو...! ویسے کمپنی ہے کس کے نام پر؟" ایک امپلائے نے دوسرے سے کہا۔

"کس کے نام پر ہے کیا مطلب؟ اور ہان سر کے نام پر ہی ہیں..." اُس نے اپنے سامنے بیٹھے آدمی سے کہا، وہ چائے پی رہے تھے۔

"وہ ڈاکیومنٹس دیکھے تھے تم نے؟ جو اُس دِن عمران لے کر جا رہا تھا؟" وہ چائے کا کپ پیتے ہوئے ں ولا، وہ سامنے والے نے اُسکے چہرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کونسے ڈاکیومنٹس؟" وہ آدمی بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُسی سے پوچھ لو" وہ سامنے سے آتے ہوئے عمران کی طرف اِشارہ کر کے بولا۔ عمران ہی ہر ڈاکیومنٹ اور ہان کے پاس سائن کروانے لے کر جاتا تھا، ناصر صاحب کوئی بھی ڈاکیومنٹ دیتے تھے تو اُسے دیتے تھے، وہ اُنکے بھروسے کا آدمی تھی۔

"کہاں جا رہے ہو عمران؟" سامنے والے نے آواز لگا کر عمران کو بُلا کر پوچھا، جو اُنکے بُلانے پر رُک گیا۔

"کچھ نہیں بس وہ... کچھ کام تھا ناصر صاحب کو انہوں نے بُلایا ہے" اُس نے مسکرا کر جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آؤ... چائے پی لو ہمارے ساتھ.."

"نہیں نہیں... آپ لوگ پیجیے آرام سے" وہ آرام سے انکار کرتے ہوئے ناصر صاحب کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"دیکھ رہے ہو فیصل..." سامنے والے نے چائے کا کپ پیتے ہوئے آنکھوں سے جاتے ہوئے عمران کی طرف اِشارہ کر کے کہا۔

"ہاں دیکھ تو رہا ہوں..." اُسکے بولنے پر فیصل صاحب نے کہا۔

"ضرور اِسکی سیلری ہم سے زیادہ ہو گی" فیصل صاحب نے کہا۔ جس پر سامنے والے نے بھی ہاں کہتے ہوئے ہامی بھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

آپ ایسا کریں دلیہ لے آئیں ماما کے لیے، وہ فلحال ناشتے میں ٹھیک رہے گا اگر انہوں نے یہ نہیں کھانا تو" وہ عائشہ بیگم کے روم میں آئی تھی، جب ملازمہ انہیں ناشتہ کرنے کو دے رہی تھی جو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

"پر بیٹا میرا وہ بھی دل نہیں کر رہا کچھ کھانے کا، تم چھوڑا اِسے میرے پاس آ کے بیٹھو"

"میں تو یہیں ہوں آپ کے پاس" وہ عائشہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بولتے ہوئے انکے ساتھ بیٹھ پر بیٹھ گئی۔

"اور اَم بھی..." ابھی بہامین نے یہ کہا ہی تھا کے دروازے سے ماروخ بھی اندر آئی۔

"آجاؤ... میرا بیٹا" عائشہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا، کافی عرصے بعد وہ مسکرا رہی تھیں۔ ماروخ بھی ہنستے ہوئے آرام سے چلتے چلتے انکے پاس آگئی، بہامین اُسے دیکھ کر مسکرائی۔

"خیر... آپ لے آئیں دلیہ... ہم کھلا دیں گے اِنہیں" بہامین نے ملازمہ کو کہا، جو اُسکہ بات سن کر ہاں کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی، اور عائشہ بیگم نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

"ہاں میں تھوڑی دیر تک نکلوں گا یہیں سے... آپ جانتے تو ہیں یہ جگہ بابا کی پسندیدہ تھی تو بس ایسے ہی یہاں آ گیا تھا" اور ہان فون پر ناصر صاحب سے بات کر رہا تھا۔ وہ لان میں کھڑا سامنے لان کی گھاس کاٹتے ملازم کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں بیٹا... جانتا ہوں... ہم آیا کرتے تھے یہاں، بس پھر اُسکے جانے کے بعد کبھی یہاں آیا ہی نہیں، خیر تم آ جانا تو مجھے ایک بار انفارم کر دینا" ناصر صاحب نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے" یہ بول کر وہ فون بند کر گیا۔

"ہم واپس جا رہے ہیں؟" وہ فون بند کر کے پلٹا تو اپنے پیچھے کھڑی بہامین کو دیکھا، جو اور ہان سے سوال کر رہی تھی۔

"ہم نہیں... میں" وہ بہامین کے ہاتھ سے جوس گلاس پکڑتے ہوئے اُس میں سے ایک گھونٹ بھرتے ہوئے بولا، اور گلاس واپس اُسے پکڑا دیا۔

"میں؟ میں سے کیا مطلب ہے آپ کا؟ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر جائیں گے؟" وہ گلاس کو وہیں سامنے ٹیبل ہر رکھ کر اُسکے قریب آئی۔ جو بہامین کو لے کر اب سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"اکیلا کہاں چھوڑ رہا ہوں میری جان... سب تو ہے یہاں... بس مجھے اور وہاج کو کام ہے، وہ کام ختم کرنے مے بعد واپس آجاؤں گا، کیونکہ اُسکے بعد سب نارمل ہو جائے گا" وہ اُسکے بالوں کی لٹیں ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

"مطلب؟" وہ سوالیہ نظروں سے اورہان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مطلب یہ کے کچھ دِنوں تک تم لوگوں کا یہاں رہنا ہی ٹھیک ہے" اورہان نے کہا۔

"مرضی اپنی ہی کرنی ہوتی ہے آپ نے" وہ اورہان کو گھورتے ہوئے بولی۔اِس سے پہلے وہ کچھ کہتا اُسکے فون پر دوبارہ سے کال آنے لگی۔

"تم جاؤ اندر، میں آتا ہوں" وہ بہامین کا گال سہلاتے ہوئے اُسے پیار سے اندر بھیج چُکا تھا اور خود کال اُٹھاتے ہوئے کان سے لگاتا باہر کی طرف آگیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"میں تو تھک گئی ہوں اِن دعوتوں سے.... جہاں جاؤ سارے مل کر سارا کھانا مجھے ہی کھلا دیتے ہیں لگتا ہے....اور آپ کو نظر نہیں آرہا ہوتا کے میرا دل نہیں کر رہا، فون کیا دیکھ رہے ہیں میری بات سنیں" وہ غصے سے بیڈ ہر بیٹھے وقاص کو دیکھ کر بولی، جو اپنے فون پر کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ارے یار... غصّہ کیوں کر رہی ہو، میں سن تو رہا ہوں... اور آج تو آدھے سے زیادہ میں نے کھالیا تھا تمہاری پلیٹ میں سے، اچھا خیر تم موڈ خراب مت کرو، کیا کھاؤ گی آئسکریم کھانے چلیں

"یااللہ! صبر دے مجھے... آپ لوگوں کو کھانے کے علاوہ کوئی کام سوجتا بھی ہے کے نہیں؟ نئی نئی شادی ہوئی ہے بجائے مجھے گھمانے کے پچھلے تین دنوں سے سب نے مجھے بس کھانا ہی کھلایا ہے، سب کی تو چلو خیر ہے... آپ بھی اب یہی کہہ رہے، پتہ نہیں کہاں شادی کر لی میں نے" وہ تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی، ایسا لگ رہا تھا کے وہ ابھی رو دے گی۔ وہ حیا کو اس طرح دیکھ کر فورن بیڈ سے اُٹھا اور صوفے پر اُسکے پاس آیا، اور نیچے زمین پر اُسکے گھٹنوں کے قریب بیٹھا۔

"اچھا یار رو تو مت... نہیں کھاتے کچھ، اِدھر دیکھو میری طرف دیکھو" وہ حیا کے چہرا اپنے ہاتھوں میں پکڑے اُسکی نظر اپنی طرف کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جس پر حیا نے نفی میں سر ہلائے صاف انکار کر دیا کے وہ نہیں دیکھنا چاہتی اُسکی طرف۔

"یار سوری نا... دیکھ لو ایک بار، میں ابھی ٹھیک کر دیتا" اُسکے کہنے پر حیا نے نظریں اُٹھائے اپنے سامنے بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھا، جو اُسکے رونے پر بوکھلا گیا تھا۔

"آپ خود ہی دیکھیں، یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے نہ!" وہ تو چِڑ ہی گئی تھی، شادی کے دن کے بعد سے اِن دعوتوں کی وجہ سے اُس نے وقاص کے ساتھ ٹھیک سے ٹائم تک نہیں گزارا تھا، اُوپر سے روز روز تیار ہو کر وہ تھک گئی تھی۔ اُوپر سے سب اُسے بس کھلاتے رہتے تھے، سب کا تو پیار تھا، لیکن وہ بیچاری بھی کتنا کھاتی، سب کی خوشی کی خاطر بغیر کچھ بولے وہ سب کچھ کھا لیتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بلکل نہیں ہے میری جان... تُم ایسا کرو، اُٹھو جلدی سے کپڑے وغیرہ بدل لو، نارمل اپنے آرام دائق کپڑوں میں آجاؤ، میں ابھی موڈ ٹھیک کر دوں گا آپ کا جانِ جان" وہ حیا کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ وقاص کو ایسے دیکھنے لگی جیسے پتہ نہیں کیا کرنے والا ہے وہ۔

"ہاں ہاں... جو سوچ رہی ہو وہ بھی ہو گا... پر فلحال آپ کا موڈ ٹھیک کیا جانا ہے جاؤ جلدی سے فریش ہو کے آجاؤ، شاباش" وقاص نے اپنی ہنسی دبائے اُس سے کہا، وہ حیا نے ایک تھپڑ اُسکے کندھے ہر جڑا، جانتی تھی وہ کیا بول رہا ہے، وہ مُنہ بناتے ہوئے اپنے کپڑے اُٹھاتی واشروم میں چلی گئی، تو وہ اُسکا موڈ ٹھیک کرنے کا انتظام کرنے لگا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو پورے کمرے کا حُلیہ ہی بدلا ہوا تھا، بیڈ کے نیچھے سائڈ پر میٹرس بچھا کر اُسے اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا، اور ساتھ ایک چھوٹے ٹیبل پر کچھ سکینس پڑے تھے، سامنے روم میں ایل سی ڈی آن تھی اور کمرے کی ساری لائٹس بند تھیں، یہ سب کچھ دیکھ کر حیا کے چہرے پر الگ سی خوشی نظر آئی تھی، وہ بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑیستے ہوئے چلتے چلتے بیڈ کی سائڈ پر آئی جب پیچھے سے وقاص نے آکر اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"کیسا لگا؟" اُس نے حیا کے کان کے قریب آکر سرگوشی نما آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بہت پیارا ہے..." وہ اُس خوبصورت ڈیکوریشن میں بلکل کھوئی ہوئی تھی۔

"دیکھا کہا تھا نہ میں نے" وہ آئیبرو اُچکاتے ہوئے بولا، تو حیا نے تھوڑا سا چہرا موڑ کر ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے اُسکے چہرے پر ہاتھ رکھا۔

"آئی لو یو...." وہ سچ میں بہت خوش تھی۔اب جا کر اُسے اپنے شوہر کے ساتھ ٹائم مل رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئی لو یو مور" وہ اُسکا سر چومتے ہوئے بولا۔

"اچھا آئیں میڈم... بیٹھے یہاں اور بتائیں کیا لیں گی آپ؟" وقاص نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ میز س پر بیٹھایا، اور اے سی کی لو کنگ تھوڑی کم کی۔

"چلیں کوئی اچھی سی فلم دیکھتے ہیں..." وہ بہت ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے اُسکے بازو میں ہاتھ ڈالے بولی،اور اپنا سر وقاص کے کندھے پر رکھا،وہ حیا کو خوش دیکھ کر مسکرایا۔

"ہاں...ایک اچھی سی سوپر ہیرو والی موووی" وقاص نے کہا۔

"کیا بولے؟؟؟سوپر ہیرو؟ نکالوں آپ کا ہیرو میں؟ باہر جو آپ کے بکواس دوست ہیں اُن میں سے ہوں میں؟جو سوپر ہیرو والی فلمیں دیکھیں گے...یہ لیں پکڑیں ریموٹ،خود ہی دیکھ لیں میں تو نہیں دیکھ رہی..." وقاص کے کہنے پر حیا نے اپنا سر اُسکے کندھے سے ہٹاتے ہوئے غصّے میں اُسے گھور کر کہا،اور میٹرس سے اُٹھنے لگی۔

"ارے ارے...! مذاق کر رہا تھا یار...فورن ناراض ہو جاتی ہو جاناں....اِدھر آؤ نہ اِدھر بیٹھو...میں تو بس ویسے ہی کہہ رہا تھا،جو آپ کہیں گی وہی لگے گا" اُس نے ریموٹ حیا کے ہاتھ میں دیا تو وہ ہاں ٹھیک ہے بول کر پھر اُسکے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی،اور وہ بس اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

Clubb of Quality Content

کچھ دیر میں فلم لگ گئی وہ بڑے مزے سے سنیکس کھاتے ہوئے فلم دیکھ رہی تھی اور اپنے ساتھ ساتھ وقاص کے مُنہ میں بھی اپنے ہاتھ سے چپس ڈالتی جا رہی تھی جبکہ وہ فلم نہیں بلکل اپنی ایک عدد حسین اور نکچڑ ہی بیوی کو دیکھ رہا تھا، اُسے فلم میں کوئی انٹرسیٹ نہیں تھا۔

"یہ دیکھیں یہ سین... کیا ہوا؟" فلم میں آئے ایک سین کو دیکھتے دیکھتے حیا نے ٹی وی کی طرف اِشارا کر کے وقاص کی طرف دیکھا، اُسکی طرف دیکھنے پر حیا کو پتہ چلا کے وہ اُسے دیکھ رہا تھا۔ جس پر وہ ایک دم کنفیوز ہو گئی اور پوچھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ بھی تو نہیں..." یہ بول کر وہ حیا کے قریب آیا، اور اُسکے ہاتھ سے رموٹ لے کر پیچھے صوفے پر پھینکا۔

"وقا..." وہ اپنی کمر کے پیچھے اُسکا ہاتھ محسوس کرتے ہوئے کمپوز ہوئی۔

"اپنی پسند کی فلم دیکھ لی نہ...اب میں اپنی پسند کی بھی دِکھادوں!" حیا کی گردن کے قریب آتا وہ مسلسل اپنے ہاتھ سے اُسکے ہاتھوں کو سہلا رہا تھا۔

"اِدھر تو" حیا نے ایک کمزور کوشش کی۔

"اِدھر ہی تو" مگر وہ کہاں سن رہا تھا، اور اگلے ہی لمحے وہ پوری کی پوری اُسکے حصار میں تھی، وہ سائے کی طرح اُس پر چھایا ہوا تھا، وہ بیٹھے بیٹھے کب اُسکے حصار میں لیٹ گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا، وہ خود بھی اُسکے سہر میں کھوئی ہوئی تھی، اُس نے حیا کے سر پر اپنے لب رکھے تو وہ آنکھیں بند کر گئی، اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اُسے پسینے آرہے تھے۔ کمرے میں اندھیرے کے باوجود اُسے وقاص کے چہرا اپنے سامنے نظر آرہا تھا، اُس نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا تو وقاص نے آئیبرو اُچکائی، اُسکے چہرے پر شرارت واضع تھی، وہ نفی میں سر ہلائے مسکرائی اور اپنی آنکھیں موند گئی، اور وقاص کے گرد اپنا حصار باندھ لیا، جیسے جیسے رات گہری ہوتی گئی وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہوتے رہے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"مجھے بھی ساتھ لے کر جائیں مجھے نہیں پتہ" وہ کمرے میں آیا تو بہامین کمر پر ہاتھ رکھے فورن سے صوفے سے اُٹھ کر اُسکے پاس آتے ہوئے بولی۔

"بچے میں نے بتایا تھانہ، کام ہے مجھے اِس وجہ سے جارہا ہوں...ایک آدھے دِن کی بات ہے" وہ شاید کچھ ڈھونڈنے آیا تھا کمرے میں، اُسکا والٹ نہیں مل رہا تھا۔

"پر مجھے جانا ہے...اکیلے کیوں جارہے ہیں آپ؟ کس سے ملنا ہے؟ کونسی پُرانی معشوقہ مل گئی ہے جس سے میری غیر موجودگی میں ملنے کا دل کر رہا ہے آپ کا؟" وہ اورہان کو گھورتے ہوئے بولی جو چہرا موڑ کر اُسے دیکھ رہا تھا، مگر پھر نفی میں سر ہلائے دوبارہ اپنا والٹ ڈھونڈنے لگ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں ہے یار والٹ..." وہ چڑ گیا، مہرون رنگ کی شرٹ اور کالی پینٹ میں شرٹ کے بازو کُہنیوں تک فولڈ کیے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا، بہامین کا دل کر رہا تھا اُسے دیکھتی ہی جائے، اُوپر سے چڑچڑا اور بھی زیادہ کیوٹ لگ رہا تھا۔

"یہ ہے!" بہامین کی آواز پر وہ مڑا، وہ ہاتھ میں والٹ پکڑے اُسے کھڑکی سے نیچے کی طرف گرانے لگی تھی۔

"اتنی دیر سے ڈھونڈ رہا ہوں بچے، بتا ہی دو مجھے، لاؤ دو مجھے لیٹ ہو رہا ہے جان" وہ پیار سے بہامین کے پاس آ کر اُس سے والٹ لینے لگا جب اگلے ہی لمحے بہامین نے وہ والٹ کھڑکی سے نیچے پھینک دیا۔

"یہ..." وہ تیزی سے چلتے ہوئے اُسکے قریب آیا اور کھڑکی سے نیچے دیکھا، وہ والٹ نیچے لان میں لگی پانی کی چھوٹی سی آبشار میں گر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کیا حرکت ہے بہامین؟" وہ فورن غصّے سے پلٹ کر بولا، کے بہامین کانپ گئی، وہ کب اتنے غصّے سے بولا تھا اُس کے ساتھ؟ کبھی نہیں!

"میں" بہامین نے بولنا چاہا لیکن اُسکی زبان سے الفاظ ہی نہیں نکلے۔

"کیا میں؟ ضروری کارڈز تھے میرے اُس میں حد ہوتی ہے یار" وہ ایک دم کمرے کے دروازے سے باہر جانے لگا، جب ایک دم سے رُکا۔ یہ کیا کر دیا تھا اُس نے؟

"شٹ" وہ پلٹا، جیسا اُس نے سوچا تھا بلکل ویسا تھا، وہ آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسوں لیے کھڑی اُسے شکوہ کن نظروں سے دیکھ رہی تھی، وہ اورہان کے پاس آنے پر فورن سے باتھروم کی طرف جانے لگی تاکے وہاں جا کے خود کو بند کر لے، اِس سے پہلے وہ باتھروم کی طرف بڑھتی اورہان نے فورن سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا، وہ سیدھا آ کر اُسکے سینے سے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چھو... چھوڑیں مجھے اور ہان... چلے جائیں یہاں سے" وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔ وہ مسلسل اُسکے سینے پر مکے مار رہی تھی کے وہ کسی بھی طرح اُسے چھوڑ دے بس۔

"سوری..! سوری، سوری، سوری، قسم سے سوری بچے مجھے بلکل نہیں پتہ میں نے ایک دم غصّہ کیوں کر دیا معاف کر دو پلیز" وہ تو ایک دم پریشان ہو گیا تھا اُسکے آنسوں دیکھ کر، اور ہان کو خود پر غصّہ آ رہا تھا، وہ کیسے اتنی چھوٹی سی بات کو لے کر اپنی جان پر غصّہ کر سکتا تھا؟

"میں نے... میں کہہ رہی ہوں چھوڑ دیں" وہ اُسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی، آنسوں تھے کے نکلتے جا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بچے پلیز سوری... اچھا مجھے مار لو، جتنا دل کرے مار لو، مگر پلیز رونا بند کر دو" وہ اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بول رہا تھا، اور بہامین کے آنسوں بھی صاف کر رہا تھا۔ وہ کسی اور ٹینشن میں تھا جو ایک دم سے غصّے کی صورت میں نکلی، اور اب وہ پچھتا رہا تھا۔

"آپ نے مجھے اِس حالت میں ڈانٹا" وہ سُوں سُوں اور ہان کو لال آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ سمجھ گیا کے اُسکا کیا مطلب ہے۔

میرا بچہ میں آپ کو اِس حالت میں تو کیا کسی بھی حال میں کچھ نہیں کہہ سکتا بچہ" وہ اور ہان کے سینے کے ساتھ لگی سب سُن رہی تھی، ہاں وہ چُپ ہو گئی تھی۔

"میں آپ کو کسی وجہ سے نہیں لے کر جا رہا اپنے ساتھ... کوئی وجہ ہے تبھی تو نہیں لے کر جا رہا... میں نے بہت لوگوں کو کھویا ہے بہامین... میں تمہیں نہیں کھو سکتا... مجھ پر یقین ہے نہ؟" وہ بہامین کے بالوں کی لٹوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا، اور اُسکے گالوں کو سہلانے لگا۔ وہ بس اُسے دیکھ رہی تھی۔

"سب سے زیادہ!" بہامین نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھر مجھے جانے دے گا میرا بچہ... میرا وعدہ ہے میں جلدی واپس آجاؤں گا" وہ اُسکے دونوں گالوں کو زور سے چومتے ہوئے بولا، تو وہ مسکرائی۔

"میری جان... سوری بے بی" وہ اُسے اپنے قریب کرتے ہوئے اُسکے بالوں کی خُشبو کو اپنے اندر اُتارتے ہوئے بولا۔

"اچھا نہ... کوئی بات نہیں، اب لیٹ نہیں ہو رہے آپ" وہ آنکھیں بند کیے اُسکا لمس محسوس کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے بے بس کرنا صرف تم جانتی ہو، آکر بتاؤں گا تمہیں، خیال رکھنا اپنا" وہ اُسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتا بہامین کی پیشانی چوم کر بولا اور کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکل گیا، وہاج باہر اُسکا انتظار کر رہا تھا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سب کو یہاں پر چھوڑنا سیف رہے گا بھائی؟" وہاج نے اورہان کو دیکھ کر پوچھا جو گاڑی میں بیٹھ رہا تھا، وہ سب سے ملنے کے بعد نکل رہے تھے، وہاج نے اندر تو نہیں پوچھا تاکہ کوئی پریشان نہ ہو لیکن وہ یہاں پوچھ رہا تھا، ظاہر تھا اُسے ٹینشن تھی۔

"کہہ دیا نہ میں نے وہاج" اورہان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا تو وہاج نے سیٹ بیلٹ لگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر آپ جانتے ہیں" اُس نے بولا۔

"جانتا ہُوں تبھی یہ سب کر رہا ہوں" اُس نے کہا تو وہاج نے اُسکی طرف دیکھا، پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ کچھ ہی دیر بعد انکی گاڑی گھر سے نکل کر اب مین روڈ پر آچکی تھی۔

❤ ❤❤❤❤❤

"سر ناصر صاحب آئے ہیں" وہ اور وہاج سٹڈی روم میں بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے جب ایک ملازم نے آکر اورہان سے کہا، اورہان نے اِشارے سے کہا کے انہیں اندر لے آؤ، وہاج نے اُسکی طرف دیکھا، اور ٹیبل پر رکھی کھلی فائل کو بند کر دیا۔

وہ کچھ دیر بعد اندر آئے اور اورہان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئے، وہاج سامنے ٹیبل سے ٹیک لگائے ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پریس والوں کی دو چار دنوں سے کالز آرہی ہیں بار بار اورہان... انہیں انٹرویو کرنا تھا، کافی سارے چینلز سے کالز آرہی ہے کچھ پرسنلی بھی آئیں ہیں مجھے، وہ انٹرویو کرنا چاہتے ہیں، اب ظاہر ہے ہماری اتنی بڑی کمپنی ہے اور اگلی ڈیل بھی ہم بیرون ملک کی سب سے بڑی کنسٹرکشن کمپنی سے کر رہے ہیں، لوگ تو جاننا چاہیں گے اِس بارے میں، اُور پھر تم سے پہلے تک تو سب کچھ میں سنبھال رہا تھا جس کی وجہ سے ہر بار مجھے ہی میڈیا میں جانا پڑتا تھا، وہ لوگ تو میرے

ذریعے ہی سب جانتے تھے، کمپنی کے بارے میں کوئی بھی نیوز ہوتی تھی تو میں ہی ڈسکلوز کرتا تھا" ناصر صاحب نے کچھ ڈاکیومنٹس اُسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا، وہ شاید سائن کروانے کے لیے رکھ رہے تھے۔

"تو آپ دے دیں اِنٹرویو!" اورہان نے وہ ڈاکیومنٹس سامنے ٹیبل پر پڑے دیکھ کر کہا۔

وہاج چُپ چاپ وہیں کھڑا تھا۔

"ہاں وہ کہہ رہے تھے مجھے، ظاہر ہے رحمان آغا کے وقت بھی میں نے کمپنی کو بچانے کے لیے اتنا کیا تھا، اُس آدمی کی امیج بچاتے بچاتے تھک گیا تھا میں تو، صرف اِس وجہ سے کے تم ایک دن بدلہ لوگے، اور وہ پورا ہو گیا" انہوں نے اورہان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کل آپ انفارم کر دیں، جس جس چینل کو بھی آپ نے دینا ہے انٹرویو، آفٹر آل... آپ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تھا، آج تک جو کچھ بھی ہوا ہے اُس میں آپ کا بہت بڑا ہاتھ ہے میں جانتا ہوں" اُس نے ناصر صاحب کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دیے، جانتے تھے وہ اُنکے سب سے

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

اچھے دوست کا بیٹا تھا، بچپن میں اور ہان اُنکے ساتھ بہت اٹیچ تھا، پر وقت اور حالات نے سب ایسا کر دیا۔

"اچھا یہ آپ یہیں چھوڑ جائیں... میں کل سائن کر کے بھجوا دوں گا" اُس نے اُس ڈاکیومنٹس کو دیکھ کر کہا اور سامنے ٹیبل سے سیگرٹ کا پیکٹ اُٹھا کر اُس میں سے سیگرٹ جلایا۔

"اچھا.... چلو پھر پڑھ لو تم ایک بار تاکہ تمہیں اندازہ ہو جائے" انہوں نے اور ہان سے کہا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں انکل... آپ لے کر آئیں ہیں تو مجھے پڑھنے کی ضرورت ہے؟" اور ہان نے اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ جس پر ناصر صاحب کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔ وہ سیگرٹ کے ایک کش لیتا ہوئے انکا کندھا تھپتھپا گیا۔

"اور وہاج بیٹا آپ کیسے ہو؟ اور بچیاں وہیں ہیں ساتھ نہیں آئیں؟" انہوں نے سامنے کھڑے وہاج کو دیکھ کر کہا جو وہیں خاموش ہاتھ باندھے ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی اللہ کا شُکر...جی وہ وہیں ہیں، آپ جانتے تو ہیں بزنس رائیولز کم نہیں ہے ابھی ہمارے، اُنکی حفاظت سب سے بڑی زمے داری ہے ہم پر" وہاج نے اپنے کان کو مسلتے ہوئے کہا، اّس دُوران اورہان کا چہرا نیچے جُھکا ہوا تھا، ساتھ ہی ساتھ وہ سیگرٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔

"چلو بیٹا میں نکلتا ہوں...یہ صبح تک بھجوا دینا مجھے، تاکہ پھر فیکٹری سائٹ کا کام شروع ہو جائے" انہوں نے صوفے سے اُٹھتے ہوئے کہا۔ جس پر اورہان نے ہاں میں سر ہلایا، اور کچھ دیر میں وہ وہاں سے نکل گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

کھڑکی سے آتی سورج کی کرنیں اُسکے چہرے پر پڑی تو وہ کسمسایا، اُس نے نیند میں ہی اپنے سائڈ پر ہاتھ مارا، وہ آنکھیں کھول گیا، وہ وہاں نہیں تھی، ابھی وہ اُٹھتا جب اُسے باتھروم کا دروازہ کُھلنے کی آواز آئی، وہ ٹاول سے اپنے بال سُکھاتے ہوئے باہر آئی اور ٹاول صوفے پر رکھ کر

ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔وہ وہیں نیچھے میٹرس پر لیٹا بازو سر کے پیچھے رکھے سکون سے اپنی بیوی کو نہار رہا تھا۔وہ اُسے شیشے سے دیکھ چکی تھی لیکن پھر بھی اپنی مسکراہٹ دبائے اپنے کام میں مصروف تھی، ہلکی سی لپسٹک لگائے وہ آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی جب اُسے اپنی کمر کے گرد حصار محسوس ہوا۔وہ اُسکے گیلے بالوں کو گردن سے ہٹائے وہاں اپنے لب رکھتے ہوئے اُسکی گردن میں چہرا چھپانے لگا۔

"فریش ہو جائیں، نیچھے بھی جانا ہے" حیا ہاتھ پیچھے لے جائے اُسکے چہرے کو پیار سے ہاتھ لگائے کانپتے ہوئے لہجے میں بولی، وہ اُسکے لبوں کا لمس محسوس کرتے کانپ گئی تھی، وہ دوبارہ سے رات والے موڈ میں آرہا تھا۔

"ابھی نہیں" وہ مزید اُسکی کمر کو اپنے قریب کرتا اُسے گود میں اُٹھائے صوفے پر بیٹھ گیا، اور وہ اُسکی گردن کے گرد اپنا حصار بنا گئی۔

"پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں" وہ آنکھیں بند کرے اُسکے قریب ہوئی۔

Clubb of Quality Content

"شششش..چُپ" وہ حیا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے جابجا اپنے لبوں سے چھونے لگا۔

"س... سنیں" وہ اپنی بھاری ہوتی سانسوں سے اُسے بلانے لگی۔

"ساری رات سنتا تو رہا ہوں" وہ سرگوشی نما آواز میں بولا، اُسکے بولنے پر حیا کے گال ٹماٹر کی طرح لال ہو گئے۔ وہ اُسکے برہنہ کندھوں پر ہاتھ رکھے بمشکل خود کو سنبھال رہی تھی، اور وہ تھا کے رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، اب اُسکا نشانہ اُسکی گردن تھی جہاں اُس نے کوئی بھی جگہ خالی نہیں چھوڑی تھی، وہ اُسکے کھردرے ہاتھ اپنی کمر پر چلتے محسوس کر رہی تھی، اُسکا ڈپٹہ وہ کب کا نیچے پھینک چُکا تھا وہ جانتی بھی نہیں تھی، وقاص نے اُسکے کندھے کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے اُسکے گالوں کو سہلایا، وہ بھی اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اُس میں پوری طرح گُم ہو گئی تھی، ابھی وہ کچھ اور کرتا جب کمرے میں فون بجنے کی آواز گونجی۔

"ٹرن ٹرن"

فون بجنے کی وجہ سے حیا نے ایک دم آنکھیں کھول کر دیکھا، فون سائڈ ٹیبل پر پڑا بجتا جا رہا تھا۔

"وہ... فون بج رہا ہے..." وہ بمشکل اُسکے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

"چھوڑ دو..." وہ اُسکی گردن کو چومتے ہوئے بولا، اُسکا بِلکل موڈ نہیں تھا فلحال کسی بھی اور چیز کو دیکھنے کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دو تین بار بجا ہے... دیکھ لیں نہ" فون بار بار بجنے کی وجہ سے اُس نے پھر سے کہا، وہ اُسے دُور نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اُس نے سوچا کے کوئی ضروری کال بھی ہو سکتی ہے۔

"کیا یار...! وہ بدمزہ ہوتا اپنا چہرا اُسکی گردن سے نکالتے ہوئے بولا تو وہ ہنس پڑی۔

"بہت ہنسی آرہی ہے... ساری ہنسی نکالوں گا صبر رکھیں بیگم" وہ اُسکے قریب ہوتا اُسکی گردن کو چومتے ہوئے حیا کو آرام سے گود سے اُٹھا کر صوفے پر بیٹھاتے ہوئے خود اُٹھا اور جا کر فون اٹینڈ کیا، اور جیسا حیا نے سوچا تھا ویسا ہی تھا، وہ ضروری کال تھی۔

"ہیلو؟" وہ حیا کو صوفے پر بیٹھے رہنا کا اِشارہ کر کے بولا جو وہاں سے جانے لگی تھی، اُسکے بیٹھے رہنے کے اِشارے پر نفی میں سر ہلائے واپس بیٹھ گئی، اور اپنی شرٹ دوبارہ سے ٹھیک کر کے ڈپٹہ ٹھیک سے لینے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو وقاص سر بات کر رہے ہیں؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی؟ کون بول رہا ہے؟" وقاص نے کہا۔

"اورہان سر کو آپ سے بات کرنی ہے" وہ سمجھ گیا کے یہ شاید اورہان کے آفس کے نمبر ہے۔

"ہیلو" دوسری طرف سے اورہان کی آواز آئی۔

"ہیلو بھائی! سب خیریت ہے بھائی؟" وہ کال سنتا سنتا سامنے کمرے کی بالکونی میں چلا گیا، حیا نے اُسے جاتے دیکھا وہ دوبارہ سے خود ٹھیک سے تیار ہونے لگی، کیونکہ اُسکی ساری تیاری اُسکے شوہر جناب نے خراب کر دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وقت آگیا ہے وقاص... جو چیز میں نے تمہیں دی تھی وہ تیار ہے؟" اورہان نے کہا۔

"جی... وہ میرے پاس ہی ہے، آپ بتادیں کے کس وقت کرنا ہے کام ہو جائے گا!" وقاص نے کہا۔

"گڈ... تمہیں خود پتہ چل جائے گا، آج تمہارا آفس جانا ضروری ہے، میں کہتا نہیں لیکن ضروری ہے... جانتا ہوں نئی نئی شادی ہے تمہاری لیکن.." ابھی وہ بول رہا تھا کے وقاص بول پڑا۔

"ڈونٹ وری بھائی... یہ کام تو ضروری ہے، یہ پیلن اب تکمیل تک پہنچے گا" اُس نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے پھر... وہ چیز بلکل اُسی طرح شو ہونی چاہیئے جیسے جیسے بتائی گئی ہے" اور ہان نے کہا تو وقاص نے جی کہہ کر فون رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سر اے ٹی نیوز سے بھی کال آئی ہے آپ کو وہاں بھی جانا ہے آج دوپہر" وہ اپنے آفس میں موجود تھے جب اُنکا پی اے عمران اندر آیا اور اُس نے ناصر صاحب کو آج کا سکیجیول بتایا۔ وہ کل سے الگ الگ نیوز چینلز کی طرف سے آنے والی کالز سن کر تھک گئے تھے، یہ خبر ڈسکلوز کرنے

کے بعد سے کہ وہ لوگ کتنی بڑی کمپنی کے ساتھ ڈیل کر رہے ہیں ہر چینل اُن سے رابطہ کرنا چاہتا تھا۔

"ڈن کر دو، لیکن آج کے لیے صرف اتنے ہی کافی ہیں، باقی میں کل دیکھوں گا" انہوں نے کہا وہ کچھ فائلز بند کر کے دراز میں رکھ رہے تھے۔

"جی ٹھیک ہے سر" عمران نے اُن سے کہا۔

"اچھا سنو وہ اور ہان سر نے فائلز بھجوا دیں؟" انہوں نے عمران سے پوچھا۔

"جی سر وہ آگئی ہیں..." عمران نے جواب دیا۔

"چلو تم لا کر اِدھر آفس میں رکھ دینا... میں فلحال نِکل رہا ہوں، ٹائم دیا ہوا ہے چینل کو" انہوں نے کُرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور ایک آخری فائل کو بند کر کے سائڈ پر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ ذرا آفس کی صفائی کروا دینا، بہت مٹی لگ رہی ہے" ناصر صاحب نے کہا۔

"جی سر ہو جائے گا" عمران وہی دروازے ہر کھڑا تھا جب اُنہوں نے اُس سے کہا، وہ دروازے سے باہر نکلے تو عمران نے اُنہیں جاتا دیکھا اور آفس کا دروازہ بند کر دیا، اور کسی کو صفائی کے لیے بلوانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماما بہت سکون آ رہا ہے، پتہ نہیں کتنے عرصے بعد تیل لگایا ہے میں نے بالوں پر" وہ بہامین کے سر کی مالش کر رہی تھیں اور وہ سکون سے آنکھیں بند کیے اُن کے آگے بیٹھی تھی، جبکہ ماروخ تو مالش کروا کے اب اپنے بالوں کی چوٹی بنا رہی تھی۔

"تو غلط بات ہے نہ بیٹا، ایسے ماشاللہ سے اتنے اچھے بال ہے، کیئر کرنی چاہیئے بالوں کی، خیال رکھنا چاہیئے بالوں کا" انہوں نے بہامین کو پیار سے کہا۔

"کون لگاتا... ماما تو تھیں نہیں" اُسکی آواز افسردہ ہو گئی، اُسے اپنی ماں یاد آئی تھی۔ عائشہ بیگم نے مارُوخ کی طرف دیکھا، اُنہیں شاید یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ مارُوخ نے اُنہیں آنکھوں سے اِشارہ کر کے کہا کہ کوئی بات نہیں وہ سنبھال لیتی ہے۔

"اَم سے تو لگوا لیتی تھی کبھی کبھی یہ، پَر بلکل خیال نہیں کرتی تھی، اَم کہتے تھے تبھی لگواتی تھی" اُس نے بہامین کو گھورتے ہوئے کہا، تو وہ بھی مارُوخ کی بات سن کر ہنس پڑی، اور اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔

"پر اب آپ لگا دیا کرنا ماما... آپ میری بھی تو ماں ہیں نہ؟" بہامین نے پلٹ کر عائشہ بیگم کو دیکھ کر کہا، جو اُسکی بات سن کر اُسکا چہرا دیکھنے لگی، کتنا اذیت بھرا دِن تھا وہ جب اِس بچی نے اپنے ماں باپ دونوں کو کھو دیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تُم سب میرے بچے ہو" انہوں نے بہامین کے چہرے کو پیار سے چُھوا، اور ماڑوخ کو بھی ہاتھ کے اِشارے سے اپنے پاس بُلایا، وہ دونوں عائشہ بیگم کے گلے لگ گئیں۔ وہ خوش تھیں اپنے بچوں کا ساتھ پا کر۔

❤ ❤❤❤❤❤

"سر کہاں جانا ہے اب؟" ناصر صاحب گاڑی میں بیٹھے تو اُنکے ڈرائیور نے پوچھا۔

انہوں نے اگلے نیوز چینل کا نام بتایا تو ڈرائیور نے جی سر کہتے ہوئے گاڑی چلادی، یہ آج کا آخری نیوز چینل تھا، وہ کافی تھک گئے تھے۔

❤ ❤❤❤❤❤

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُنکی کال آرہی ہے..." جارج نے اپنے سامنے بیٹھے شخص سے کہا جو اپنے فون پر لگا ہوا تھا، جارج کی بات سُن کر اُسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آئی۔ وہ دونوں صوفے سے اُٹھے اور سامنے پڑی اپنی گنز اُٹھائیں، وہ سب کو ختم کرنے کے ارادے سے وہاں سے نکلے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

فون کب سے بج رہا تھا، وہ واشروم سے باہر آئی اور فوراً سے فون اُٹھا کر کان سے لگایا۔

"ہیلو؟ کون؟" اُس نے اپنے ہاتھوں کو ٹاول سے سُکھاتے ہوئے مصروف انداز میں پوچھا۔

"پہچانا مجھے جان؟" دوسری طرف سے آتی آواز سُن کو وہ بلکل خاموش ہو گئی، یہ وہی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا بولو نہ بے بی... ڈرو نہیں میں ہوں تمہارا داؤد، تمہاری محبت بے بی..." دوسری طرف سے آواز آتی جا رہی تھی جب اُس نے ایک دم فون ٹیبل پر پھینکا اور کمرے سے باہر کی طرف بھاگی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سر آپ کا مائیک.." وہ اندر روم میں جا رہا تھا جب پیچھے سے لڑکے نے اُسے آواز دے کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا یار پہلے لگایا کرو نہ، تم لوگ بھی آخری وقت پر بوکھلائے ہوتے ہو، اب اور کچھ رہ گیا ہے؟" وقاص نے اُس لڑکے جو گھورتے ہوئے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا، وقاص فورن اندر روم میں چلا گیا، پروگرام کچھ ہی دیر میں آن ائیر جانے والا تھا۔ وہ اندر آیا تو وہ سامنے ہی بیٹھے تھے۔

"بہت شکریہ آپ کا ناصر صاحب ہمیں وقت دینے کا" وقاص نے اُن سے جاتے ساتھ ہی سلام کیا اور کہا۔

"ارے نہیں...اِس میں شکریہ والی کونسی بات ہے" انہوں نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"بس شو شروع ہونے والا ہے..آپ کچھ لیں گے؟ پانی وغیرہ؟" وقاص نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، نہیں" انہوں نے سہولت سے انکار کیا۔ دو منٹ بعد ہی پروگرام شروع ہو چکا تھا۔

"اسلام و علیکم ناظرین، میں آپ کا ہوسٹ وقاص شمس آپ کو خُوش آمدید کہتا ہوں، ہمارے آج کے گیسٹ پاکستان کی جانی مانی کمپنی کے وائس ہیڈ آف مخدُوم انڈسٹریز" ناصر بیگ صاحب "آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہے، کیسے ہیں آپ ناصر صاحب" اُس نے بہت اچھے سے شروعات کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ کا شکر ہے، آپ سنایئے؟" ناصر صاحب نے ہنس کر کہا، وہیں ٹی وی پر چلتا پروگرام دو آنکھیں بڑے غور سے دیکھ رہی تھیں۔

"جی.. میں بھی بلکل ٹھیک، شروع کرتے ہیں کے کیسے سر مطلب کس طرح سے آپ نے اِتنی بڑی ڈیل کریک کرلی وہ بھی اتنی بڑی کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ، ظاہر سی بات ہے اِس کمپنی نے کی ہے اور پاکستان کی اور کمپنیز بھی اپنے آپ کو آگے لے جانے کی کوشش کریں گی، اِسی طرح سے اور زیادہ بزنس ملک میں آئے گا" وقاص نے کہا تو ناصر صاحب مسکرائے۔

Clubb of Quality Content

"جی ظاہر ہے اتنا آسان تو کبھی نہیں رہا... جتنے سال میں نے اِس کمپنی کو دیئے ہیں، اُتنے کسی نے بھی نہیں دیے" انہوں نے کہا۔

"آپ کے باس، کمپنی کے ہیڈ اور ہان مخدوم کا نام تو ہر طرف ہے، انکے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے آپ؟" وقاص نے پانی کے گلاس سے گھونٹ بھرتے ہوئے اُن سے پوچھا، وہ ساتھ ساتھ کچھ لکھ بھی رہا تھا۔

"اور ہان مخدوم بے شک انہوں نے بھی بہت محنت کی ہے... کمپنی کو اتنے سالوں سے جاننے کے بعد ہی میں انہیں سب کچھ سمجھا سکا، تبھی آج ہم نے یہ ڈیل کریک کی ہے، جو کے بہت اچھی اور کامیابی والی بات ہے" انہوں نے بولا۔

"جہاں تک ہماری انفارمیشن ہے، اِرشاد مخدوم کے وقت پر آپ نہیں تھے شاید، اُن کے بعد جب سب کچھ ہوا رحمان آغا کا کمپنی کا ہیڈ بننا، اُس ٹائم کی بہت بڑی خبر تھی، تب آپ آئے تھے اگر میں غلط نہیں ہوں تو؟" وقاص نے اُن سے سوال کیا۔ انہوں نے وقاص کو دیکھا، یہ سوال تو انہیں تیار کرنے کو نہیں دیا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُنکی گاڑی گھر کے باہر رُکی، وہ دونوں گاڑی سے اُترے اور گھر کے مین گیٹ کی طرف بڑھے۔

"تو اُس طرف دیکھ اندر کی طرف... میں اِدھر سے جاتا ہوں، وہ اپسرا مجھے چاہیئے سنا تو نے... ہاتھ مت لگائی اُسے اگر وہ تجھے مل گئی" یہ اُسے خبیث کے الفاظ تھے، داؤد رحمان کے الفاظ ہاں وہ زندہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گھر کے اندر گُھس چکے تھے، وہ جانتے تھے کے وہ کہاں ہیں، لیکن پھر بھی وہ کسی ٹریپ میں پھنسنا نہیں چاہتے تھے، تبھی داؤد رحمان بہامین کے فون کی لوکیشن ٹریس کرتے کرتے اُنہوں نے گھر کا پتہ لگایا تو یہ وہی لوکیشن بتا رہا تھا، جس گھر کا الریڈی انہیں بتایا گیا تھا، وہ لان سے ہوتے ہوئے گھر کی پچھلی طرف سے اندر گھس گئے۔

❤ ❤❤❤❤❤

"کچھ اور لگاتے ہیں یار، یہ تو بور فلم ہے بلکل..." ماروخ نے ریموٹ سے چینل چینج کرتے ہوئے مُنہ بنا کر کہا۔

"میں جوس بنا کر لاتی ہوں.." بہامین نے عائشہ بیگم کی گود سے سر اُٹھایا اور بیڈ سے اُترتے ہوئے بولی۔

"ارے نہیں، ملازمہ کو کہ دو وہ بنا دے گی، تم چلو پھر ومت" انہوں نے اُسے منع کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماما وہ بہت عجیب سا جوس بنا کے لائیں تھیں کل بھی، میں بس دو منٹ میں آئی" بہامین نے کہا۔

"اچھا چلو میں بنا کر دیتی ہوں تمہیں" عائشہ بیگم بیڈ سے اُٹھنے لگی۔

"نہیں ماما آپ بیٹھیں... اچھا میں جوس نہیں بناتی، جوس کا ڈبہ اُٹھا کر لائی بس کچن سے" وہ زرا باہر جانا چاہتی تھی، وہ کچھ دیر پہلے ہی نیچے آئی تھی۔ اُسے گھبراہٹ سی ہو رہی تھی۔ وہ اپنا ڈپٹہ اُتار کر وہی صوفے پر رکھتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی، تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"جی تو ناظرین ہم بریک سے واپس آ چکے ہیں، جی تو ناصر صاحب بتایئے، کیا آپ لوگوں کی یہ ڈیل آسانی سے ہو گئی تھی؟" وقاص نے ٹیبل پر پین کی نِب بجاتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی بلکل نہیں... لیکن میرے کچھ جاننے والے تھے جن کے ذریعے یہ ڈیل اچھے سے ہو گئی، اب بس کام شروع کرنے میں وقت ہے" انہوں نے ہنس کر جواب دیا۔

"اچھا اچھا... آپ بتایئے کے رحمان آغا کے وقت پر کمپنی کا حال اتنا بُرا کیوں ہو گیا تھا؟"

"بس کیا کہہ سکتے ہیں.. وہ انسان اپنے کام کے ساتھ کبھی لائل رہا ہی نہیں، کہنے کو وہ دوست تھا میرا اور ارشاد مخدوم کا لیکن اُس نے ہمیشہ صرف اپنے بارے میں سوچا، یہ تک نہیں سوچا کے اِس کمپنی کو کتنی مشکل سے کھڑا کیا ہے میں نے" انکے چہرے پر ناگواریت نظر آئی۔

"تو تب آپ نے کچھ کیا کیوں نہیں؟" وقاص نے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" انہوں نے وقاص کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"مطلب یہ کے ہمیں کچھ انفارمیشن ملی تھی، کہ رحمان صاحب کے وقت ایک بلڈنگ تعمیر کروائی تھی کمپنی نے، جو اُس وقت میں تعمیر ہونے کے بعد صرف اور صرف دو مہینے تک قائم رہی تھی، اُسکے بعد وہ بلڈنگ بُری طرح سے گر گئی تھی، جس میں کافی زیادہ اموات بھی ہوئی تھیں، کیا وہ بلڈنگ آپ کی نگرانی کے انڈر بن رہی تھی؟" وقاص نے ایک اور سوال کیا

"جی نہیں.. وہ رحمان آغا کا پروجیکٹ تھا" انہوں نے سہولت سے انکار کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمیں بس کہا گیا تھا کے یہ سوال کیا جائے، آخر آپ مخدوم انڈسٹریز کا بہت بڑا چہرا ہیں، ہر کوئی جانتا ہے کہ ناصر بیگ کون ہے، بُرا مت مانیئے گا آپ" وقاص نے معزرت کی۔

"ارے نہیں نہیں.. کوئی مسئلہ نہیں" انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس یہ ایک اور آخری سوال ہے آپ سے" وقاص نے کہا۔

"جی جی ضرور" انہوں نے جواب دیا۔

"بس ایک وڈیو ہے آپ دیکھیے کیا یہ سچ ہے ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آرہا آپ ہی بتادیں" وقاص نے اپنے ٹیبک کے دراز سے ایک پین ڈرائیو نکالی۔ وہ پین ڈرائیو وقاص کے ہاتھ میں دیکھ کر ناصر صاحب کو لگا کے انہوں نے کچھ غلط دیکھ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے وہ پین ڈرائیو نکالی اور کیمرے کی دوسری طرف کھڑے لڑکے کو وہ پین ڈرائیو لگانے کو کہا۔

"تُم جانتے تو ہو داؤد کے تمہارے باپ کے ہاتھوں ارشاد مخدوم کو ختم کروایا تھا میں نے، وہ مائیکل سالا موجود تھا وہیں ہمارے ساتھ، بعد میں بکیل میلنگ شروع کر دی تھی اُس نے، اور تیرا باپ بھی مجھے پنسھوانے کے چکر میں تھا، کیسے سب کچھ ہاتھ میں آیا جانے دُوں؟ اُسی سانپ کو دودھ پِلایا، جس کے ماں باپ کو خود ختم کیا تھا، اپنے ہاتھوں سے اُس نے، اور تیرا باپ، وہ نہیں چاہتا تھا کے تُو بزنس میں آئے، تبھی تجھے پولیس میں بھیجا اُس نے، بڑا بنتا تھا کے اُسے تیرا ہو لیس میں جانا پسند نہیں، لیکن جب تجھے پولیس والا بنا دیا تب ہی اُسے سکون آیا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کے تیرا ذرا سا بھی انٹرسٹ پیدا ہو اِس بزنس میں... وہ تو شکر کر کہ تجھے میں مل گیا، تیرا ذہن کھول دیا میں نے، یہ بلڈنگ گرانے کی زمہ داری تیری ہے، تیرے باپ کا نام ختم ہو گا تبھی تو آگے آئے گا، میں اپنا نام ہر گز ابھی نہیں آگے کر سکتا، کیونکہ اور ہان مخدوم ابھی زندہ ہے، اُسے ختم کرنے کے بعد ہی میں پوری طرح سے اِس بزنس پر قابض ہوں گا، کیسے اُس کے باپ نے 21 سال پہلے مجھے اِس کمپنی سے نکالا تھا، کیا تھا وہ؟؟ کچھ بھی نہیں! ارے کیا کر دیا تھا میں نے؟

چھوٹا موٹا گھپلا ہی تو کرتا تھا، وہ کیا کرتا تھا؟ جو ڈیل ہوتی تھی، سارا نام خود لے جاتا تھا، اور میں؟ میں نے برابر کا پیسا لگا کر اِس کمپنی کو شروع کیا تھا، اور اُس نے مجھے ذلیل کر کے نکالا تھا یہاں سے "اُس وڈیو میں ناصر بیگ اور رحمان صاحب ایک دوسرے سے بات کرتے نظر آ رہے تھے۔

یہ بات واضح ہو چکی تھی کے اِس 20 سال کے سارے کھیل کے پیچھے کوئی اور نہیں بلکہ ناصر صاحب عُرف "ناصر بیگ" ہی تھا، وہ اور ہان کے بابا ارشاد مخدوم کا بہت پرانا دوست تھا جنہوں نے اِس ہر بھروسہ کر کے ایک کمپنی کھولی تھی، اور اُس نے اپنی ہی کمپنی میں گھپلے کرنے شروع کر دیے تھے، اور پیسوں کی خاطر اپنی ہی کمپنی کے آئیڈیاز اور راز دوسری کمپنیز کو بیچنا شروع کر دیئے تھے، وہ کہتے ہیں نا کچھ لوگوں کی نیت کبھی نہیں بھرتی، ارشاد مخدوم نے اُسے کتنی بار منع کیا تھا کے یہ حرکتیں بند کر دے، انہیں جو مسئلہ ہے آ کر ارشاد صاحب کو بتایا کرے، انہوں نے ارشاد مخدوم سے وعدہ کیا کے وہ اب سے کچھ نہیں کریں گے، لیکن ہر طرف سے ارشاد مخدوم کی تعریفیں سُن سُن کر وہ اُنکے اتنا خلاف ہو گئے تھے انہیں یہ تک خیال نہیں رہا کے یہ کمپنی انکی بھی تھی، اور ایک دن انہوں نے وہ آئیڈیا بھی ایک رائیول کمپنی کو بیچ دیا جس پر

ارشاد صاحب نے اپنے کتنے مہینے لگائے تھے،اور خود سے وہ سب تیار کیا تھا،یہ چیز اُن سے بلکل برداشت نہیں ہوئی،اور انہوں نے ناصر بیگ کو سب کے سامنے ذلیل کر کے کمپنی سے نکال دیا اور انکی جتنی بھی رقم کمپنی میں لگی تھی اُن کو واپس کر دی۔اِس بات کا بدلہ ناصر بیگ نے اُنکے ہی کمپنی کے ملازم کو اپنے پلین میں شامل کر کے لیا،جو رحمان آغا تھا،انہوں نے ہی اُسے ارشاد مخدُوم کے گھر بھیجا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے،کہ ارشاد مخدوم دل کے کتنے نرم ہیں اور کسی پر بھی آسانی سے بھروسہ کر لیتے ہیں۔اُنکے اِس اندھے بھروسے نے ہی اُنکی جان لے لی۔

اور ہان چاہتا تھا کے وہ اِس بار غلط ثابت ہو جائے،اُس نے ناصر صاحب کے آفس میں انکے دراز میں وہ تصویر دیکھ لی تھی جس پر اُسکے باپ کی تصویر پر ایک کراس بنا ہوا تھا،اور تبھی وہ سمجھ گیا تھا،سوکا نتو کون تھا؟کوئی بھی نہیں یہ چیز بھی رحمان آغا کو پھنسانے کے لیے ایک جال تھا، ہاں وہ جانتے تھے کو رحمان آغا کمپنی کی آڑ میں ڈرگز کا کام کر رہا ہے،انہوں نے اِسی بات کا فائدہ اُٹھایا اور اُسے بتایا کے بہت بڑی ڈیل آئی ہے،اِس سارے پلین میں داؤد بھی انوالو تھا،وہ جانتے تھے اپنے بیٹے کی موت کا سن کر وہ ڈر کی وجہ سے یہاں پر ہر گز نہیں رُکے گا،اور ایسا ہی ہوا،ناصر بیگ بھی یہی چاہتا تھا،تاکہ ملک کے باہر اُسکا کام تمام کرنے کے لیے انہیں آسانی ہو،اُنہوں نے

باہر ہی رحمان آغا کو مروا دیا، اور اُسے اپنے راستے سے ہٹا دیا، وہ مائیکل کو بھی خود مروانا چاہتے تھے لیکن اورہان نے اُسے مار دیا، وہ سمجھے کے سب کچھ انکے حق میں ہو رہا ہے، اورہان نے اُن کا کام کر دیا، اُسکی نظر میں موجود سب دُشمن مر چکے تھے، لیکن وہ غلط تھے، اورہان مائیکل کو مارنے ضرور گیا تھا لیکن وہ یہ بھی جاننے گیا تھا کے اُس سوٹ کیس میں کیا ہے جس کو مائیکل اُسے اپنے پاس لانے کا کہہ رہا تھا، اُس سوٹ کیس میں تھی یہ پین ڈرائیو جس میں یہ سارا ثبوت تھا، جس کی وجہ سے مائیکل ناصر کو بلیک میل کرتا تھا، اور اِسی وجہ سے وہ ابھی تک زندہ تھا۔ یہ بات جارج نہیں جانتا تھا وہ تو بس اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے اورہان کے پیچھے تھا، جبکہ ناصر بیگ نے اُسے اِسی بات کا فائدہ اُٹھا کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ انہوں نے وہ بلڈنگ گرا کر رحمان آغا کی امیج اچھے سے خراب کروائی، تاکہ انکی موت کے بعد کمپنی کو اور کمپنی کے لوگوں کو ذرا بھی فرق نہ پڑے، انہوں نے رحمان آغا کا مُنہ اتنے سال نوٹوں سے بند رکھا اور ساری کمپنی کو اپنے انڈر رکھا، وہ ساری کمپنی خود چلا رہے تھے، تبھی کمپنی دِن بہ دِن گھاٹے کی طرف جاتی جا رہی تھی، لیکن یہ آدمی اپنے آپ کو پرفیکٹ سمجھتا تھا، رحمان آغا کو بس پیسے سے مطلب تھا، جو وہ اپنے بیٹے کے مُنہ بھی یہ پیسہ نہیں لگنے دینا چاہتا تھا، اِس حد تک کا لالچی انسان تھا وہ، تو ظاہر ہی تھا کہ اُسکے

Clubb of Quality Content

بیٹے نے بھی اُسکے جیسا ہی ہونا تھا، جو پیسے کی خاطر اپنے باپ کو مروانے کے لیے بھی تیار ہو گیا تھا۔ وہ خود بھی یہ دو ٹکے کی نوکری کر کر کے تنگ آ گیا تھا، یہ اُسکی سوچ تھی۔

مائیکل نے اپنے مرنے سے پہلے اورہان کو سب بتا دیا تھا، اور اُس شادی والے دِن جو آدمی پینڈرائیو لے کر ہال سے بھاگا تھا یہ نہیں جانتا تھا کے وہ نکلی ہے... اور اُنکی یہی اپنے اُوپر اندھی اعتمادی اُنکی تباہی کی وجہ بننے والی تھی۔

انہوں نے ارشاد مخدوم کو مروایا، انکی بیوی عائشہ مخدوم کو مروایا، جو انکی نظر میں مر چکی تھیں، لیکن اللہ کی طرف سے وہ بچ گئی تھیں، اور اِسی بیچ بہامین کے والدین نے بھی اپنی جان گوا دی تھی، اور یہ سب انہوں نے کیوں کیا؟ صرف اپنی بے عزتی کا بدلہ اور ساری کمپنی اپنے قبضے میں کرنے کے لیے؟

انسان بھی کس درجے کا شیطان بن سکتا ہے یہ کوئی نہیں جان سکتا۔

"کیا ہوا؟ آپ کو پسینے کیوں آ رہے ہیں ناصر صاحب؟" وقاص نے اُس وڈیو سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا، جن کا پورا چہرا پسینے سے شَرابو تھا، وہ کچھ بولنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اُن سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟" وقاص نے مصنوعی فکر دیکھاتے ہوئے اُس سے کہا۔

"پا.. پانی" وہ بمشکل بولے۔

"ارے... آپ نے تو منع کیا تھا پانی سے..." وہ ہنس کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک دم کُرسی سے اُٹھے اور کیمرے کی آنکھ سے بچ کر باہر نِکل گئے، پیچھے وقاص چُپ چاپ اِنہیں جاتا دیکھنے لگا۔ کسی نے وقاص کو پُکار کر کہا کے سر وہ جا رہے ہیں تو وقاص نے نے ہاتھ کے اِشارے سے سب کو منع کر دیا کے ناصر بیگ کو روکا نا جائے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

وہ بھاگتے بھاگتے چینل کے آفس سے باہر نکلے اور فورن سے گرتے پڑتے جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھے۔

"سر.. سر کیا ہوا آپ کو؟؟"ڈرائیور نے ناصر بیگ کو بوکھلاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

"بکواس بند کر اور گاڑی چلا چُپ چاپ"اپنی اوقات کُھلتے ہی اِس آدمی کا لہجا بدل گیا، کیونکہ ایک نقاب تھا جو کھینچ کر اُتار دیا گیا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھا اپنی ٹائی کو ڈھیلی کرنے لگا اور پانی کی بوتل اُٹھائے ساری بوتل کا پانی پی گیا، ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا جب اچانک سے اُسنے گاڑی روک دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گاڑی کیوں روکی ہے؟"ناصر بیگ نے چیخ کر کہا۔

"سر وہ..."ڈرائیور نے گاڑی کے سامنے اِشارہ کیا تو ناصر بیگ نے سامنے والے شیشے سے باہر دیکھا،اُسکی آنکھیں پھیل گئیں،اُسے لگا اُسکی سانس رُک جائے گی،اُسکا پورا جسم تھر تھر کانپنے لگا تھا،اُسے نکلنا تھا یہاں سے کسی بھی طرح،وہ فورن گاڑی سے نکلا اور سڑک پر پیچھے کی طرف بھاگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤❤

وہ اندر بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے،ماروخ کا سر عائشہ بیگم کی گود میں تھا اور اُنکا دھیان ٹی وی کی طرف تھا جب کھڑکی پر اچانک سے کوئی چیز آکر لگی،ماروخ نے ایک دم گھبرا کر کھڑکی کی طرف دیکھا پھر عائشہ بیگم کی طرف دیکھا،وہ خود چونک گئی تھیں۔

"میں دیکھتی ہوں بچے..."انہوں نے ماروخ کو پیار سے کہا اور بیڈ سے اُٹھ کر کھڑکی کی طرف گئی، انہوں نے باہر نظر ڈال کے دیکھا تو انہیں کچھ سمجھ ہی نہیں آیا، جب پھر سے کوئی چیز آکر سامنے شیشے پر لگی۔

وہ کچن میں کھڑی سینڈوچ بنا رہی تھی، بہامین نے سوچا اب وہ کچن میں آگئی تھی تو کچھ کھانے کے لیے لے جائے، اُسے خود بھی بہت بھوک لگ رہی تھی، اور دو دِن ملازمہ کے ہاتھ کا کھانا کھا کے اُسے بلکل پسند نہیں آیا تھا، شاید اُسے ٹیسٹ اچھا نہیں لگا تھا، وہ شیلف کے قریب کھڑی اپنے کام میں مصروف تھی جب اُسے لگا کے اُسکے پیچھے کوئی کھڑا ہے، اُس نے پلٹ کر دیکھا، وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ نفی میں سر ہلائے دوبارہ سے چہرا موڑ کر اپنے کام میں لگ گئی، جب بہامین کو لگا کے کوئی دروازے پر کھڑا ہے، وہ اچانک سے پلٹی، اور ایک چیخ گونجی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ کوئی وقت ہے شیڈ لگانے کا اسفند؟ آپ سے کہا تھا کے صبح کر دینا یہ کام، شام ہونے والی ہے اب کیا فائدہ؟" انہوں نے کھڑکی کھول کر باہر دیکھا تو ملازم اُوپر والی بالکونی میں کھڑا اُوپر سے نیچے شید پھینک کر اُسے اُوپر سے باندھ رہا تھا، اور اِسی کی رسی تھی جو بار بار عائشہ بیگم کے کمرے کی کھڑکی پر لگ رہی تھی۔

"معاف کرنا بی بی جی... صبح گھاس کاٹنے اور پودوں کو پانی دینے میں ساری دوپہر نکل گئی، ہم نے کہا کہ ابھی یہ کام بھی نپٹا دیتے ہیں" ملازم نے عائشہ بیگم سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا ٹھیک ہے... جلدی ختم کریں یہ کام، یہ بار بار کھڑکی پر لگ رہی ہے اُوپر کو کھینچ کے رکھیں اِس رَسّی کو" انہوں نے نیچے لٹکتی رَسّی کو دیکھ کر کہا تو ملازم نے اُنہیں جی کہہ کر رَسّی اُوپر کی طرف کھینچ لیا۔

"کیا ہوا تھا ماما؟" مارُوخ نے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے اُن سے پریشان ہو کر پوچھا۔

"ارے کچھ نہیں بچے وہ ملازم کام کر رہا تھا بس، گھبراتے تھوڑی ہے" انہوں نے ماروخ کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"میں ذرا وضو کر کے نماز پڑھ لوں، آپ بیٹھو" انہوں نے ماروخ سے پیار سے کہا واشروم کی طرف بڑھ گئیں، اُنکی طبیعت اب کافی بہتر ہو رہی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ؟" وہ اپنے سامنے کھڑے اورہان حیرت سے دیکھ کر بولی، وہ کال دوپہر کو گیا تھا اور آج شام ہو گئی تھی اور وہ اِتنی جلد واپس بھی آ گیا تھا، وہ تو سوچ رہی تھی وہ دیر سے واپس آئے گا، تبھی اُسکا اِتنی جلدی آنا اُس نے سوچا ہی نہیں تھا کے وہ بھی ہو سکتا ہے۔

"ہاں میں جاناں!" اورہان نے اُسکی گردن کو چوم کر کہا۔

"ہٹیں پیچھے، یہ کوئی طریقہ ہے آنے کا؟ میرا دِل بند ہو جانا تھا" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لینے لگی، وہ ڈر گئی تھی، اُسے بار بار لگ رہا تھا کے وہاں کوئی موجود ہے، دو بار دیکھنے کے بعد بھی جب بہامین کو کوئی نظر نہیں آیا تو اُسے لگا کے اُسکا وہم ہو گا، لیکن اورہان کا اچانک سے سامنے آنا اُسے ڈرا گیا تھا۔

"فالتو مت بولا کرو..." وہ بہامین کو اُسکی آخری بات بولنے پر گھور کر بولا اور اُسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کھینچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ منع کیا تھا نے کام مت کرنا، سمجھ نہیں آتی ایک بار میں؟" وہ تھوڑا سختی سے بولا۔

"نہیں وہ" بہامین نے کچھ بولنا چاہا۔

"کیا نہیں وہ؟ لگاؤ کوئی نیا بہانہ... سُن رہا ہوں میں اُسکے بعد بتاؤں گا کیسے لگاتے ہیں بہانے" وہ اُسکے اور قریب ہوا اور اپنا چہرا اُسکے چہرے کر قریب لایا، بہامین کو اُسکی سانسیں اپنے چہرے کے قریب محسوس ہو رہی تھی۔

"میرا... د.... دِل کر رہا تھا سینڈوچ کھانے کا، اُوپر سے ملازمہ کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آیا مجھے" وہ مُنہ بناتے ہوئے اور ہان کی گردن کے گرد ہاتھ باندھ کر بولی۔

"تو دوسری رکھ دیتا ہوں... جو دِل کرے بنوا کر کھانا، لیکن خود سے کام نہیں کرو گی آخری بار کہہ رہا ہوں اِس کے بعد وارننگ نہیں دُوں گا" اُس نے بہامین کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرا، وہ آنکھیں بند کیے اُسکے پاس کھڑی تھی، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے اُسے کیا ہو رہا ہے۔

ابھی وہ اُس پر جُھکتا کے وہ ایک دم اُسے پیچھے کرتی باہر کی طرف بھاگی، وہ وہیں کھڑا دیکھنے لگا کے یہ کیا ہوا ہے؟ پر پھر اچانک سے باہر کی طرف بہامین کے پیچھے گیا، وہ گیسٹ روم کے واشروم میں کھڑی واش بیسن جُھکی ہوئی تھی، وہ اُسکے قریب گیا اور بہامین کی پیٹھ سہلانے لگا۔

"بچے؟ کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے؟ کیا کھایا تھا سچ سچ بتاؤ؟" وہ اپنے چہرے پر پانی ڈال کر اورہان کے سینے سے سر لگا کر کھڑی ہو گئی، جب اورہان نے اُسکا سر پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔

"چِپس" وہ معصومیت سے ہونٹ گول کیے اُسے دیکھ کر بولی، اورہان کے دِل کیا ابھی جُھک کر اُسے چوم لے، لیکن اُسکی طبیعت دیکھ کر خود کو روک گیا اور بہامین کو گود میں اُٹھایا، وہ اُسے ڈانٹنا چاہتا تھا مگر نہیں ڈانٹ سکا، وہ سمجھتا تھا کے شاید اُسکا دِل کیا ہو گا اُس وقت چپس کھانے کا، اِس حالت میں یہ سب نارمل ہوتا ہے۔ وہ گیسٹ روم سے باہر نکلا اور اُسے لے کر اُوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اُسے لا کر بیڈ پر بیٹھا چُکا تھا، اور کمفرٹر کھول کر اُسکے اُوپر دینے کے بعد اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا، وہ فریش ہونے جا رہا تھا، جب بہامین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا، اورہان نے آئیبرو اُچکا کر اُسکی طرف دیکھا، تو بہامین نے اُسے اُنگلی کے اِشارے سے اپنے پاس بُلایا، وہ اُسکی اِس ادا پر ہنس پڑا اور بہامین کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا، وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ اُسکے پاس سے جائے۔

وہ اپنی ہاتھ کی انگلیاں اُسکی اُنگلیوں میں پھنسائے پتہ نہیں کن سوچوں میں گُم تھی، اور ہان اُسکے بالوں میں ہاتھ ہاتھ پھیرتا اُسے پُر سکون کر رہا تھا۔

"خون کس کا لگا ہے؟" وہ بند آنکھوں سے بولی۔

"کیا؟" وہ جو بہامین کے ساتھ ہی گہری نیند میں جا رہا تھا اچانک سے اُسکے سوال پر آنکھیں کھول گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کالر پر خون کس کا لگا ہے جاناں" وہ پھر سے بولی، وہ سمجھ گیا، وہ جانتی تو تھی کے وہ کس کام سے گیا تھا، لیکن اور ہان اُسے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا، اُوپر سے وہ نہیں چاہتا تھا کے اِس طبیعت کے ساتھ وہ کچھ بھی اُلٹا سیدھا سوچے۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں" وہ پھر سے بولی، تو اور ہان نے اُسکے چہرے کو دیکھا۔

آج صبح...

اُسکی گاڑی کو رُکوایا گیا تھا، وہ اپنی گاڑی کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر بوکھلا کر گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر بھاگا، وہ آرام سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اُسے بھاگتا دیکھ رہا تھا، جب وہاج نے گَن لوڈ کر کے اُسکے ہاتھ میں دی، اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار فائر کی آواز فضا میں گونجی، اور ناصر بیگ کراہاتے ہوئے سڑک کے بیچوں بیچ گر گیا۔

"لے کر جاؤ اُسے" اور ہان نے ناصر بیگ کی ڈرائیور کی طرف اِشارہ کیا تو اور ہان کے آدمیوں میں سے ایک آگے بڑھا اور اُسے گاڑی میں سے کھینچ کر اُتارتے ہوئے اپنے ساتھ دوسری طرف لے گیا، جبکہ باقی سب وہیں ہاتھ باندھے کھڑے تھے، وہ اُسکے باڈی گارڈز تھے، وہاج نے اُن سب کو سمجھا دیا تھا کے سارا معاملہ کس طرح ہینڈل کرنا ہے، اور اُنہیں وہاں سے نکلنے کا کہا، وہاج کی بات سن کر آدھے باڈی گارڈز وہاں سے ہتھیار لیتے ہوئے نکل گئے۔

اور وہ اورہان کے ساتھ چلتے چلتے ناصر بیگ کے پاس پہنچا۔

"تُو تُو تُو" اُس نے سڑک پر لیٹے ناصر بیگ کو دیکھتے ہوئے مصنوعی افسوس سے کہا۔

"کیا حالت کر دی ہے بیچارے کی بھائی..." وہ ہنسا، اورہان ابھی بھی اُسے خونخار نظروں سے دیکھ رہا تھا، اپنے ہاتھ میں پکڑی گَن کو لیے وہ نیچھے زمین پر اُسکے پاس بیٹھا اور گَن کو ناصر بیگ کی کنپٹی پر رکھا۔

"کیا حاصل کر لیا تم نے یہ سب کر کے؟" یہ الفاظ تھے کے ناصر بیگ کو چُبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"میں" وہ بولنے لگا۔

"شششش" اورہان نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے کہا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"کیا لگا تھا تجھے ؟ تیرے بارے میں کچھ جان نہیں پاؤں گا میں ؟اور ہان مخدوم نے اندھا اعتبار تو کبھی خود پر بھی نہیں کیا، تو تیری کیا اوقات ہے ؟"اور ہان نے اُسکے بالوں کر اپنی مُٹھی میں پکڑ کر اُسکا چہرا اُوپر کیا۔

"دیکھو اور ہان... ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ اِس پر "وہ اُسے آفر کرنے لگا، نا جانے کیا سوچ کر وہ یہ بولا تھا۔

"بیٹھ کر ؟"اور ہان نے گِن اپنے ماتھے پر رکھ کے سوچنے والے انداز میں اُسے دیکھ کر کہا۔

"ہاں... ہاں بِلکل "وہ سمجھنے لگا کے وہ اُسے منانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"تجھے کیا لگا گالی * میں تیرے ساتھ بات کر کے اپنا وقت برباد کروں گا؟ تجھے لے کر جاؤں گا، ایک جگہ پر رکھوں گا، کچھ دِن ٹارچر کروں گا؟ بلکل نہیں، تُو الریڈی اپنی حد سے زیادہ زندگی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گزار چکا ہے، اُوپر سے کچھ دِن تجھے میری طرف سے بھیک میں بھی مل گئے، تجھ جیسے پاگل کتوں کو تو وقت پر اُنکے انجام تک پہنچانا چاہیئے" اور ہان نے جیسے ہی کہا ناصر کا چہرا دھواں چھوڑنے لگا۔ اُنہیں اور ہان کے ساتھ اپنی کل والی مُلاقات یاد آئی جب اُس نے کہا تھا کہ...

"آج تک جو کچھ بھی ہوا ہے اُس میں آپ کا بہت بڑا ہاتھ ہے میں جانتا ہوں" یہ الفاظ تھے اُس کے، اور اُس کا مطلب ناصر بیگ کو آج سمجھ آیا تھا۔ وہ عمران اپنے پی اے کے ذریعے جو فائل اور ہان سے سائن کروانا چاہتے تھے وہ بھی اب اور ہان کے قبضے میں تھی، وہ یہی سمجھے سے کے وہ اُن پر اندھا اعتبار کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اُسے خود پر بھروسہ کرنے کی بہت سی وجہ دی تھیں، لیکن ناصر بیگ غلط تھا، اُس فائل میں موجود ڈاکیومنٹس عمران نے خود لا کر اور ہان کو دیے تھے اور اُسکے دینے کے طریقے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کے ناصر بیگ کا آخری وار اُس پر یہ ہونے والا تھا۔ وہ کمپنی کو ہر طرح سے اپنے نام لگوانا چاہتا تھا، وہ بھی اُس فائل میں دوسرے ڈاکیومنٹس کے بیچ میں رکھے اُس ڈاکیومنٹ پر سائن کروا کے، جو وہ سمجھ رہا تھا کے اور ہان بے دھیانی میں سائن کر دے گا، پر وہ کتنا جاہل تھا یہ بات اُسے اب سمجھ آگئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مار دیا نہ تیرے باپ کو میں نے... میں تو جیت گیا! تجھے بھی مار دوں گا... ختم کر دوں گا تیرے خاندان کو، تیرے بھائی کو بھی، تیری بیوی کو..." اُس نے اپنے سامنے پڑے کتے کی زبان ہمیشہ کے لیے بند کر دی۔

"ٹھا، ٹھا، ٹھا" اورہان نے اُسکے مُنہ کے اندر تین گولیاں چلائی، خون کا فوارہ اُسکے مُنہ سے نکلا اور اُسکے چہرے میں سوراخ ہو گئے، اُسکے خون کے چھینٹے اورہان کی شرٹ کے کالر پر پڑے تھے۔ اُسکی زبان پھٹ کے سڑک پر گر گئی، وہاج نے اُسکی زبان پر اپنا جوتا رکھ کر مَسل دیا۔

وہ بے آواز زور زور سے پاگلوں کی طرح چیخنے لگا۔

"چل بھاگ... جا جانے دیا تجھے جا" اورہان نے گَن کو اپنی گردن کا پچھلے حصّہ پر پھیرا اور اُسے اُٹھنے کو کہا، وہ اپنی جان بخشے جانے پر حیرت اور درد سے اورہان کو دیکھنے لگا، پر پھر بغیر کچھ سوچے سمجھے لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھا، اور اپنی لنگڑاتی ٹانگ لے کر بھاگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماریں نہ بھائی ختم کریں، مجھے میری بیوی کی یاد آرہی ہے، گھر بھی جانا ہے" اُسکے بھاگنے پر وہاج نے کوفت سے کہا، وہ اُسکی چیخوں سے بیزار ہو رہا تھا۔ اورہان نے چہرا موڑ کر اُسکے چہرے کو دیکھا اور پھر ایک اور گولی اُسکی دوسری ٹانگ پر ماری وہ پھر بُری طرح سے دوبارہ سڑک پر گر گیا، اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اُسکے ساتھ کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہو، اُسکا چہرا سامنے سڑک پر پڑے پتھر پر بُری طرح لگا، جس سے اُسکا گال پھٹ گیا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے اُسکے پاس آئے۔

"دیکھ.. میں نے تجھے موقع دیا، اب موقعے کا فائدہ اُٹھانا تجھے نہیں آیا تو بندہ کیا کرے" اورہان نے چہرے ٹھیڑا کیے بولا، وہ اِس وقت کوئی سائیکو لگ رہا تھا۔

اُسکی بات سُن کر وہ رینگ کر اپنی ٹانگ اورہان کے ہاتھ پر مارنے لگا، اِس سے پہلے ہی وہاج نے اپنی ٹانگ اُسکے ہاتھ پر رکھ کر اپنے ہاتھ میں پکڑی گن سے ساری گولیاں اُسکی دونوں ٹانگوں میں اُتار دیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سالہ... ہمت تو دیکھو اِسکی حرام... زادہ" یہ آخری الفاظ تھے جو ناصر بیگ نے سُنے تھے، اِس کے بعد صرف گولیوں کی گونج تھی جو اُسکے دماغ کے آر پار ہو گئی تھی، اور ہان نے اُسکے ماتھے کے بیچوں بیچ گن رکھ کر اور 6 کی 6 گولیاں اُسکے دماغ میں اُتار دیں اور اُسکا سر پیچھے سے پھٹ گیا، گولیاں لگ لگ کر اُسکے سر کی پچھلی طرف سے خون کے ساتھ چِپچپاتی ہوئی سڑک پر گر گئی۔ اُسکا جسم بے جان ہو گیا، وہ پتھی آنکھوں سے وہیں سڑک پر لاوارث لاش کی طرح پڑا تھا۔

"یہ گند صاف ہو جانا چاہیئے" اُس نے پیچھے کھڑے اپنے آدمیوں سے کہا تو انہوں نے جی سر کہہ کر اور ہان کو دیکھا، جس کے بعد اور ہان وہاں سے نکل گیا، وہاج وہیں پر رُکا، وہ سارے ثبوت یہاں سے مِٹا کر آنے والا تھا۔

وہ خاموشی سے اور ہان کی طرف دیکھ رہی تھی، اُسے لگا کے شاید بہامین اُسکے بارے مین عجیب سوچے گی، لیکن اُسکے اگلے قدم نے اور ہان کو حیران کر دیا، وہ اپنی کہنی کے سہارے اُٹھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اُسکا چہرا اپنے ملائم ہاتھوں میں پکڑ کر اپنے چہرے کر قریب کرتی اُسکی سانوں کو اپنی سانسوں سے جوڑ گئی، وہ کتنی ہی دیر اسی طرح اُسکے ساتھ رہی، جانتی تھی کے اُسکے اندر کتنا غبار ہے۔ کچھ دیر بعد جب وہ اُس سے دُر ہوئی اور اور ہان نے اپنا چہرا اُسکے گردن میں دیا، بہامین نے اُسکے سر کے گھنے بالوں طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ اُسکے بالوں میں چلانے لگی، وہ ہر طرح سے اُسے پُر سکون کرنا چاہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

❤❤❤❤❤❤

ایک مہینے بعد.....

"یہ اَم نے کتنی بار کہا ہے آپ کو گندے کپڑے باتھروم میں مت رکھا کریں، آپ کو سمجھ نہیں آتا؟" وہ بیڈ پر لیپ ٹاپ لیے بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا جب اُسکی بیوی کی غصّے بھری آواز نے اُسکا دھیان اپنی طرف کیا۔

"کیا ہو گیا جان؟" وہاج نے اُس سے کہا جو اپنی کمر پر ہاتھ رکھے اُسکے سامنے کھڑی تھی، وہ اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو دِن بدِن گول مول ہوتی جا رہی تھی۔

"یار میں نے غلطی" وہاج نے کچھ بولنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا میں نے؟ ہیں؟ کیا میں نے؟ امار ایہی کام رہ گیا ہے سارا دن آپ کے کام کرتا رہے اَم؟" وہ غصّے سے لال پیلی ہو رہی تھی، پتہ نہیں آج کل اُسے بہت غصّہ آ رہا تھا، لیکن وہاج آرام سے اُسے سنبھال لیتا تھا۔

"غلطی ہو گئی بابو..." وہ کان پکڑ کر بولا اور بیڈ سے اُٹھا۔

"بتاتا اے اَم آپ کو آپ کی غلطی ابھی ماما کو بتا کر آتا" وہ اُسکی شامت لگانے باہر کو جانے لگی۔

"ابے! یار...مارُوخ" وہ فورن سے بھاگ کر مارُوخ کے پاس آیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا، وہ ایک دم اُسکے سینے سے آ لگی۔

"کیوں مجھے ڈانٹ پڑوانے کر چکر میں ہو بیوی... نہیں کروں گا نہ اب سے..." وہ بیچارہ کیسے معافی مانگ رہا تھا حالانکہ وہ مارُوخ سے کوئی کام نہیں کرواتا تھا، یہ سب اُسکے موڈ سوینگز کی وجہ سے وہ بول رہی تھی۔

"نہیں" وہ مُنہ موڑ کر بولی۔

"اچھا کیا جُرمانہ لگے گا اِسکا؟" وہ اُسکا چہرا اپنی طرف موڑ کر بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"برگر" فورن سے فرمائش آئی۔

"زیادہ پھیل نہیں رہی تم؟ اچھا کھانا اندر جاتا نہیں ہے تمہارے.. اور برگر کھانا ہے میڈم کو" وہ اُسے گھور کر بولا۔

"اچھا... ابھی جاتا ہے اَم" وہ مڑ کے دوبارہ سے اُسکے پاس سے جانے لگی جب وہاج نے اُسے دوبارہ سے اپنے حصار میں لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا اچھا، بتاؤ نہ... باہر جا کر کھانا ہے یا گھر آرڈر کروں؟" اُس نے ماروخ کے کان میں پہنے ائیر رنگز کو لبوں سے چھوا تو وہ کھلکھلائی۔

"باہر جا کر..." وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا چلو تیار ہو جاؤ... میں گاڑی نکال کر آتا ہوں ہوں پھر چلنا میرے ساتھ... خود چل کر مت آنا سمجھ آئی" اُس نے ماروخ کی پیشانی کو چوما اور گاڑی کی چابیاں ڈریسنگ سے اُٹھاتے ہوئے باہر گیا اور اُسے تیار ہونے کا کہا۔

❤ ❤❤❤❤❤

وہ اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا کوئی ڈاکیومنٹس دیکھ رہا تھا جب ڈھڑام سے دروازہ کھلا، ایک دم دروازہ کُھلنے پر اورہان کے ہاتھ سے پیپر نیچے گر گئے۔ اورہان نے نظریں اُٹھا کر دیکھا، وہ جانتا تھا کون آ سکتا کے اِس طرح سے اُسکے سٹڈی روم میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فون کہاں ہے میرا؟" وہ دھم دھم کرتی اُسکے پاس آئی اور اُسکے ہاتھ سے پیپرز لے کر سائڈ پر رکھ دیئے، اِتنی ہمت بھی بس بہامین کی ہی تھی۔

"کون سا فون جاناں؟"اُس نے چہرا اُٹھا کر بہامین کو دیکھا پھر ہاتھ پڑھا کر اُسے اپنے پاس کھینچا، وہ سیدھا اُسکی گود میں آ بیٹھی۔

"لینڈ لائن والا فون... ظاہر ہے اورہان میر امو بائل فون کہاں ہے؟"اُس نے اورہان کو چِڑ کر کہا، وہ ایک مہینے سے اُس سے پوچھ رہی تھی، اورہان نے اُسکی طرف دیکھا، وہ اُسکے لیے نیا فون منگوا چُکا تھا لیکن کسی مسئلے کی وجہ سے وہ ٹائم پر آ نہیں سکا، جس وجہ سے اب اُس نے دوسرا نیا فون منگوایا تھا جو آج یا کل میں اُسکے پاس آ جانا تھا، اُسکی بیوی کو پتہ نہیں دو تین دِن سے اپنے فون کی یاد کیوں آ رہی تھی، بہامین کو جب اُس دِن اپنا فون غائب مِلا تو اُسے یہی لگا کے شاید اُس دِن نکاح سے واپسی پر ہی وہ فون کہیں گرا چکی ہے، اورہان کو بتانے پر اُس نے کہا کے وہ اُسے نیا فون لا دے گا۔ لیکن اب پتہ نہیں اُسے کیا ہو رہا تھا۔

اورہان نے اُسے اُوپر سے نیچے دیکھا، وہ شاید نہیں یقیناً ابھی نہا کر آئی تھی، اورہان نے اُوپر سے نیچے تک اُسے دیکھا، لائٹ پرپل رنگ کی قمیض اور سفید رنگ کا ٹراؤزر پہنے وہ ڈوپٹے کو کندھے پر ڈالے گیلے بالوں کے ساتھ اُسکا امتحان لے رہی تھی۔

اُسے دیکھتے دیکھتے ایک جگہ پر اُسکی نظریں اٹک گئی، وہ آئیبرو اُچکاتے ہوئے مسلسل ٹکٹکی باندھے وہیں دیکھنے لگا۔

بہامین نے جب اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اُسکے گال سُرخ انگارہ ہو گئے

"بے شرم... شرم نہیں آتی.." وہ اُسکے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی، اور شرم سے بولی۔

"اب کیسی شرم جانِم..." اور ہان کی شوخ آواز سُن کر بہامین نے سوچا کے وہ یہاں آئی ہی کیوں تھی، یہ جانتے ہوئے بھی کے اُسکے شوہر کے اور تیور ہی بدل چکے تھے، جہاں دیکھو وہاں شروع ہو جاتا تھا وہ۔

"دیکھیں" بہامین نے اُسے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے سب کچھ تو دیکھ لیا ہے جاناں اور کیا دِکھانا باقی رہ گیا ہے" وہ اُسکے چہرے کر اور قریب ہوتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا۔

"حد ہے اور ہان کیا ہو گیا ہے آپ کو" بہامین نے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا اور حیرانگی بھرے لہجے میں بولتی اُسکے سینے میں مُنہ چھپا گئی۔ اُسکی حرکت پر اور ہان کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔

بہامین نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا، وہ کب اِتنا کھل کر ہنسا تھا؟ وہ بغیر پلکیں جھپکائے اُسے دیکھتی جا رہی تھی، اُس نے اور ہان کو دیکھتے ہوئے بے اختیار دِل میں ماشاللہ بولا۔ بہامین کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ ہنستے مسکرا کر جُھکتے ہوئے اُسکی ٹھوڑی کو چُوم گیا اور اُسے زور سے لگے لگا گیا، بہامین نے بھی اپنا حصار اُسکے گرد زور سے باندھ لیا، یہ لڑکی اور ہان کی اُسکی زندگی۔

"میں تھک گئی ہوں" وہ اُسکے سینے میں چہرا چھپائے بولی، وہ بیڈ روم سے یہاں تک چل کر آتی تھک گئی تھی، کمزوری کی وجہ سے وہ جلدی تھک جاتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے آپ یہیں ہماری گود میں سو جائیں بیگم، پھر ہم آپ کو اُٹھا کر لے جائیں گے" اورہان نے اُسکے کان کی لو کو چومتے ہوئے کہا، تو بہامین کو بے اختیار وہ دِن یاد آیا، جب وہ اورہان سے ملی تھی، اُسکے "تھک گئی ہوں" کہنے پر اورہان نے کہا تھا کے وہ اُسے گود میں اُٹھا کر تو چلنے نہیں والا خود چلنا ہے تو چلے، اور آج دیکھو، ٹھیک کہتے ہیں وقت ایک سا نہیں رہتا، وہ یہ سوچ کر مُسکرائی۔

کچھ ہی دیر میں وہ وہیں اورہان کی گود میں سو گئی، اُس نے بہامین کے چہرے سے پیار سے بال ہٹائے اور اُسکے چہرے کو سہلایا، وہ بھول بھی گئی تھی کے وہ یہاں کیوں آئی تھی۔ جس وجہ سے وہ یہاں آئی تھی اورہان وہ بات یاد کر کے ہنسا۔

Clubb of Quality Content

ایک مہینہ پہلے....

وہ گھر کے اندر گُھسے تو لاؤنج میں بِلکل خاموشی تھی۔داؤد رحمان چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے آگے بڑھ رہا تھا جب اُسے ایک کمرے کے اندر سے آواز آئی،وہ ہنسا اور سمجھ گیا کے اندر کوئی تو موجود ہے۔

"یہیں پر رُکو تم لوگ...میں اندر جاؤں گا"اُس نے جارج اور اپنے کچھ آدمیوں کو کہا تو وہ وہیں کمرے کے باہر رُک گئے۔

وہ خاموشی سے اندر کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسی ہے میری بے بی؟؟میں آگ...."وہ گھٹیا انسان اندر اپنے غلیظ ارادے لے کر اندر داخل ہوا،لیکن آگے سے خالی کمرا دیکھ کر اُسکے الفاظ مُنہ میں رہ گئے۔

اُس نے ایک دم دروازہ کھولا تو ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی وجہ سے داؤد رحمان اُڑ کر پیچھے کی طرف گرا، دروازے کے نیچھے ایک تار لگی ہوئی تھی جو اندر کی طرف رکھے بُم سے جُڑی ہوئی تھی، جو دروازہ کُھلنے پر پھٹا تھا۔

"آہہہ..." وہ کراہتے ہوئے زمین پر لیٹ گیا، اُسکے ہاتھ سے خون نکلنے لگا، جب جارج بھاگتے ہوئے اُسکے پاس آیا۔

"میرا مُنہ کہا دیکھ رہا ہے، اِن کو کہہ گھر کی تلاشی لیں....اور اندر جا کر دیکھ کون ہے کمرے میں" وہ اپنا بازو پکڑ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا، اور جارج نے اپنے آدمیوں کو کہا کے گھر کی تلاشی لیں، سب آدمی اُسکی بات سُن کر گھر کی تلاشی لینے لگے اور جارج کمرے کے اندر گیا، وہ اندر داخل ہوا تو اُسے مسلسل کسی کے بات کرنے کی آواز آرہی تھی لیکن کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا، جارج کی نظر وہاں ٹیبل پر پڑی جہاں ایک فون پڑا تھا اور اُسکے ساتھ ایک ٹیپ ریکارڈر پڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

اُس ریکارڈر میں سے باتوں کی آواز آرہی تھی، یعنی اُنہیں بیوقوف بنایا گیا تھا، لیکن بہامین کے فون کی لوکیشن یہی گھر بتا رہی تھی، وہ فون بہامین کا ہی تھا لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ ابھی وہ کچھ کرتا کے باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آئی۔ جارج باہر کو بھاگا جب اُسکی نظر زمین پر گرے داؤد کی طرف پڑی۔ وہ وہیں سمجھ گیا کے داؤد کی کال جس نے اُٹھائی تھی وہ پہلے سے اِس منصوبے کا حصّہ تھی۔ ہاں یہ سارا اورہان کا پلین تھا، جس میں وہ لوگ آسانی سے پھنس چکے تھے۔

جارج نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو سامنے وہاج کھڑا تھا، اور اُسکے آدمیوں نے داؤد اور جارج کے آدمیوں کو پکڑ رکھا تھا۔

"تیری تو..." جارج غصّہ سے وہاج کی طرف چل کر آنے لگا جب وہاج نے ایک گولی اُسکے ہاتھ پر ماری اور دوسری ٹانگ پر وہ ایک دم زمین پر گر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تم لوگ اِتنے بیوقوف ہو، تو یہاں تک پہنچے کیسے؟" وہ ہنستا ہوا انکے قریب نیچے زمین پر بیٹھا۔

"تو آخر جان گیا تُو" داؤد نے اُسے گھورتے ہوئے کہا اور اپنی خون سے رستی ٹانگ کی طرف کھایا۔

"میں؟؟ ابے سارا ملک جان گیا ہے اب تو... آستین کے سانپ اپنے ہی باپ کو پیسے کی خاطر مروادیا... پر چلو ہمارا کام آسان کر دیا... تجھے لگ رہا تھا تیری ماں زندہ ہو گی، لیکن افسوس جس گھٹیا انسان کے ساتھ تُو مل گیا تھا، اُس نے تیری ماں کو بھی مروا ڈالا" اُس نے شاباشی دیتے ہوئے گن کے ساتھ اُسکے کندھے کو تھپتپایا۔ داؤد کو لگتا تھا کے ناصر بیگ نے صرف اُسکے باپ کو مروایا ہے، وہ جب جب ذکر کرتا تھا اُسے یہی لگتا تھا، لالچ میں وہ اتنا اندھا ہو گیا تھا کہ وہ کچھ جان ہی نہیں سکا تھا، یا شاید جان کر بھی وہ اُس طرف دھیان نہیں دے پایا تھا۔

"کہاں ہے وہ" داؤد نے پوچھا، اُسکا اِشارہ ناصر بیگ کی طرف تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تُو سسپنس میں ہی مر" یہ بول کر اُس نے ایک ہی گولی ماری اور اُسکے دِل کے بیچ و بیچ ماری، جس سے اُسکا جسم بے جان ہو کر گر گیا۔اُسکا بے جان جسم دیکھ کر جارج نے اپنی پینٹ گیلی کر دی۔

"دھت تیری...تجھے مار کے اب اپنا سٹینڈرڈ تو نہیں گرانے والا میں...اِسکا کام تمام کرو یار...." وہاج نے اُسکی پینٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پیشانی پر بَل ڈالے کہا،اور وہاں سے اُٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سالے جاہل..." انکا خود پر اندھا اعتماد آج اُنکی جان لے گیا،انہوں نے سمجھا تھا کے سب کچھ تو اُنکے حق میں ہو رہا ہے،تو اب کیا ہی بُرا ہو گا؟ناصر بیگ کو سب جانتے تھے اُس نے اپنی عزت کے ساتھ ساتھ اپنی جان بھی گنوائی۔

❤ ❤❤❤❤❤

آٹھ مہینے بعد...

وہ کمرے میں بیٹھی آرام سے فلم دیکھتے ہوئے آئسکریم اور چپس کھا رہی تھی، چپس کا باؤل وہ اپنے پیٹ پر رکھے آرام سے لیٹی ہوئی تھی، جب کمرے کا دروازہ کھلا، بہامین نے فورن سے چپس کا باؤل کمبل کے نیچے کر کیا۔

اور ہان اندر آیا اور اپنا کوٹ اُتار کر صوفے پر پھینکا، اُسکی نظریں بہامین پر ہی تھیں، جو نظریں چُراتی اپنی آئیسکریم کھا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا کر رہا تھا میرا بچہ؟" وہ جوتے اُتار کر صوفے سے اُٹھ کر بہامین کے پاس آیا اور اُسکے پیٹ پر چومتے ہوئے بولا۔

"آپ کو یاد" وہ ہونٹ گول کر کے بولتی بہت معصوم لگی۔

"واہ... خیریت ہے ہمیں یاد کیا جا رہا تھا" اورہان اُسکے ساتھ ہی کمبل میں لیٹ گیا۔

"ہاں تو؟ آپ کو تو میری یاد آتی نہیں... تبھی اِتنا لیٹ آتے ہیں" اُس نے اپنا سر اورہان کے سینے پر رکھا۔

"آج کام تھوڑا زیادہ تھا بچے... اور آپ تو ہمارے خیالوں سے جاتی ہی نہیں" اورہان نے اُسے احتیاط سے اپنی طرف کھسکایا تو اورہان کا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے بہامین کو دیکھا، جو اپنی نظریں یہاں وہاں گھما رہی تھی، جب اورہان نے کمبل کے اندر سے چپس کا بھرا باؤل نکالا۔

'ارے... یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟" بہامین نے حیرت سے بولا، ڈرامہ چیک کرو۔

"پتہ نہیں میری جیب سے نکلا ہے شاید" اورہان نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا... تبھی میں کہوں یہ یہاں کیسے آیا" بہامین نے دانت دیکھاتے ہوئے کہا، تو اورہان نے اُسکا چہرا دیکھتے ہوئے بمُشکل اپنی ہنسی دبائی۔

"ڈرامے باز... منع کیا تھا نہ میں نے یہ سب کھانے سے، کیوں کھاتی ہو یہ سب بچے آپ کو پتہ ہے نہ یہ سب اچھا نہیں ہوتا..." وہ چپس کا باؤل سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا نہ... نہیں کھاؤں گی اب... شروع مت ہو جانا آپ" وہ جانتی تھی اُسے لیکچر ملے گا، اور مِلا بھی تھا۔

"اچھا چلو لیٹو اب.... بہت رات ہو گئی ہے، کل پھر چیک اپ کے لیے بھی جانا ہے" اورہان نے اُسکے اُوپر کمفرٹر ٹھیک کیا اور بہامین کے بالوں میں ہاتھ چلاتے کوئے اُسے پُر سکون کرنے لگا، کچھ ہی دیر میں وہ دونوں نیند کی وادیوں میں گم ہو گئے۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"سو گئے صاحبزادے؟" وہ کمرے میں آتے ہوئے بولا۔

"آہستہ بولیں...ابھی سولایا ہے اَم نے" مارُوخ نے وہاج کو آنکھیں دیکھا کر کہا، اور اپنے ساتھ لیٹے بیٹے کو تھپکنے لگی۔۔

"اچھا اچھا سوری..." مارُوخ کے غصّہ کرنے پر وہ فورن سے چُپ ہو گیا، جانتا تھا اُسکا یہ پیس ساری ساری رات نہیں سوتا اور تنگ کرتا ہے۔ مارُوخ کی ڈیلیوری چار مہینے پہلے ہوئی تھی، اور آپریٹ ہوا تھا، جس وجہ سے اُسے چلنے پھرنے میں مسئلہ ہوتا تھا۔

وہ اُن دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر باتھروم میں فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ باہر آیا تو کمرے میں بلکل خاموشی تھی، وہاج نے ٹاول سے اپنا چہرا صاف کرتے ہوئے دیکھا تو اُسکی بیگم بھی اپنے بیٹے کو سُلاتے سُلاتے سُو چکی تھی۔ وہاج نے باتھروم کا دروازہ آہستہ سے بند کیا اور ٹاول صوفے پر رکھتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا، اُسکا بیٹا اپنی ماں کے سینے سے لگا ایک ہاتھ مارُوخ کے بالوں میں پھنسائے سکون سے سو رہا تھا، وہاج نے ائیبرو اُچکائی، اُسکی بیوی کی ساری فکر آج کل اِس چوٹے پیس کے لیے ہوتی تھی۔ اُس نے احتیاط سے مارُوخ کے بازو سے اُسکا سر ہٹایا اور اُسے گود میں اُٹھا کر بیڈ کے ساتھ رکھی کاٹ میں لیٹا دیا اور اُس پر چھوٹا سا کمبل اچھے سے دے دیا تاکہ اُسے ٹھنڈ نہ لگے، یہ سب کرتے ہوئے وہاج کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُسے اچھے سے لیٹا کر وہ دوسری طرف سے بیڈ سائڈ پر اپنی طرف آیا اور لیٹ گیا، مارُوخ کو ہاتھ بڑھا کے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اُس نے اپنے لب اُسکے گالوں پر رکھے، جس سے وہ کسمسائی۔ وہ اُسکی گردن میں مُنہ دیے اُسکی خُوشبو کو محسوس کرنے لگا۔

"سونے دیں نہ..." وہ مُنہ ہی مُنہ بڑبڑاتے ہوئے وہاج کے گرد اپنا حصار بنا گئی اور اُسکے سینے میں مُنہ دیے سکون سے سو گئی، اُسے اِس قدر نیند میں دیکھ کر وہ مسکرایا، اور اُسے اپنے قریب کرتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا۔

❤️ ❤️❤️❤️❤️❤️

"پیشنٹ کے ہز بینڈ کون ہیں؟" وہ لوگ ہسپتال کے کاریڈور میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہے تھے، جب نرس نے باہر آکر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی میں ہوں..." اور ہان فورن سے آگے آیا۔ وہ سب وہیں موجود تھے سِوائے مارُوخ کے، اُسکی ڈیلیوری کو خود ابھی کچھ ہی ٹائم ہوا تھا جس وجہ سے ڈاکٹر نے اُسے زیادہ چلنے پھرنے سے منع کیا ہوا تھا۔

"وہ آپ کو اندر بُلا رہی ہیں" نرس نے کہا اور دوبارہ آپریشن تھیٹر میں چلی گئی۔

"جائیں بھائی" وقاص نے اُس سے کہا، وہ خود آج حیا کے چیک اَپ کے لیے آیا تھا جب، اورہان وہاں بہامین کے ساتھ آیا تھا، پر اچانک اُسے لیبر پین ہونے کی وجہ سے بہامین کو جلد از جلد واڈ میں شفٹ کرنا پڑا تھا، وہ تو روٹین چیک اپ کے لیے آئے تھے، بہامین کی ڈیٹ ایک ہفتے بعد کی تھی، اچانک مگر یہ سب ہونے پر سب ہی گھبرا گئے تھے، لیکن ڈاکٹر نے کہا تھا کے ایسی حالت میں کچھ بھی ہو سکتا ہے، انہیں ابھی ہی ڈلیوری کرنی پڑے گی۔ وہاج نے اورہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا کے وہ پریشان نہ ہو، اورہان نے اُسے کال کی تھی تو وہ گھر میں عائشہ بیگم اور ماروخ کو بتا کر آ گیا تھا، وہ دونوں بھی گھر میں ٹینشن میں تھیں، انہوں نے کہا تھا کے اُنہیں بھی لے کر جائے لیکن اورہان نے منع کر دیا تھا۔

اُسکا دھیان فلحال صرف بہامین کی طرف تھا۔

وہ فورن اندر کی طرف گیا، اپنی جان کو تکلیف میں دیکھ کر اورہان کا دل بند ہوا۔

Clubb of Quality Content

"بچے..." وہ اُسکے پاس گیا اور اُسکے سر کے بالوں کو سہلایا، وہ آنکھیں بند کیے اپنا درد برداشت کر رہی تھی، ڈاکٹر آپریشن کے لیے سب تیار کر رہے تھے۔

"اورہان... مجھے.... آہہہ" اُس نے بولنا چاہا مگر بولا نہیں گیا۔

"اچھا... شششش، کچھ نہیں بولو، اِدھر دیکھو میری طرف، میرا پیارا بے بی ہے نہ؟ ہمت بس تھوڑی سی، کچھ بھی نہیں ہو رہا... میں یہیں ہوں اپنے بچے کے پاس" وہ بہامین کے چہرے پر چومتے ہوئے بار بار اُسے ریلیکس کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے.. آہہہ" وہ اورہان کو گھورتے ہوئے اُسکے ہاتھ پر درد سے ناخون گاڑتے ہوئے چیخی۔ وہ بیچارہ تو معصوم سا چہرا بنائے اُسے دیکھنے لگا۔

"سوری بے بی... بس رومت" وہ بہامین کا ہاتھ چومتے ہوئے اُسے ریلیکس کرنے لگا۔

"رونا ہے مجھے... آپ بہت بُرے ہیں، بہت... درد ہو رہی ہے اور ہان" وہ تھک رہی تھی۔

جب ڈاکٹر اور ہان کے پاس آئی اور اِشارے سے اُسے کہا کے اُسے بے ہوشی کا انجیکشن لگانا ہے۔اور ہان نے بہامین کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے درد میں لیٹی ہوئی تھی۔

اور ہان نے ڈاکٹر کو اِشارہ کیا اور بہامین کو پیار کر کے ریلیکس کرنے لگا، جب ڈاکٹر نے اُسے انجیکشن لگایا، وہ محسوس ہی نہیں کر پائی، اور نیم غنودگی میں جانے لگی، آخری چہرا جو اُسکی آنکھوں کے سامنے تھا وہ اور ہان کا تھا، اور اُسکے بعد اندھیرا چھا گیا۔

Clubb of Quality Content

❤ ❤❤❤❤❤

وہ لیبر روم سے باہر چلا گیا، جب کچھ دیر بعد ڈاکٹر وہاں سے باہر آئی۔

"میری وائف کیسی ہیں ڈاکٹر؟اِز شی اُوکے؟ٹھیک ہے نہ وہ؟"اورہان فورن ڈاکٹر سے پوچھنے لگا،اورہان کے اِتنے سارے سوالوں پر ڈاکٹر ہنس پڑی۔

"مسٹر مخدوم آپ کی وائف بلکل ٹھیک ہیں...اور بے بی بھی بلکل ٹھیک ہے.."ڈاکٹر نے کہا۔

"اور مبارک ہو آپ کو!بیٹی ہوئی ہے"یہ ڈاکٹر کے اگلے الفاظ تھے،اُنکے الفاظ سُن کر اُسکی آنکھوں میں آنسوں آگئے،اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے یہ سب اُسکی زندگی کا حصّہ ہو گا، اُسے لگا تھا کے جیسے ساری زندگی وہ اکیلا گزارتا آیا ہے آگے بھی وہی ہو گا لیکن اللہ نے اُسکے لیے کچھ اور ہی سوچا ہوا تھا۔

"میں...مل سکتا ہوں؟"وہ آگے بڑھ کر بولا،اُسے بے چینی ہو رہی تھی۔

"جی ضرور... بس ہم تھوڑی دیر تک اُنہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ مل سکتے ہیں" ڈاکٹر نے اُس سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

"مبارک ہو بھائی، ہم دونوں چاچو بن گئے" وہاج اور وقاص نے باری باری اُسکے گلے لگ کر کہا، حیا وہیں ساتھ سامنے صوفے پر بیٹھی مسکرا رہی تھی جب وقاص نے اُسے سہارے سے اُٹھایا، وہ بھی بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی، وقاص نے کہا تھا اُسے کے وہ حیا کو گھر چھوڑ آتا ہے لیکن وہ نہیں مانی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تقریباً دو گھنٹے بعد نرس نے آ کے بتایا کے اُنہوں نے بہامین کو روم میں شفٹ کر دیا ہے، وہ فورن روم کی طرف بڑھ گیا۔

❤ ❤❤❤❤❤

"مسٹر مخدوم، آپ کی بیٹی!" نرس نے کہا اور اُس چھوٹی شہزادی کو اورہان کے حوالے کر دیا۔ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی، اورہان نے اُسکے گالوں کو پیار سے چھوا، وہ بلکل بہامین کی کاپی تھی، ہاں اُسکی آنکھیں بلکل اورہان جیسی تھیں بِلکل ویسی ہی گہری آنکھیں۔

جذبات کی ایک لہر اُس سے ٹکرا گئی اور اُسکی آنکھیں لفظی طور پر آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حیا اور ماڑوخ

بھی پیچھے سے میری چھوٹی شہزادی کو پیار سے دیکھ رہی تھیں،، لیکن وہ اپنی پیاری سی آنکھوں سے ہمیں گھور رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی ہمیں پکڑائیں نہ اب" ماڑوخ نے اورہان سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"چُپ کرو پہلے میں پکڑوں گا، آخر چاچو ہوں میں" وہاج نے پیچھے سے کہا اور اُس چھوٹی سی گڑیا کو پکڑنے لگا۔

"ابے ہٹ... تجھ سے دو مہینے بڑا ہوں میں... بڑا چاچو میں ہوں پہلے میں پکڑوں گا"
وقاص آگے ہوا اِس سے پہلے وہ پکڑتا حیا نے اُسے اپنی گود میں لے لیا۔

"لڑتے رہو مزے سے" وہ اُسے پیار سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گئی، تو سب اُسکے پیچھے پیچھے وہاں آ گئے۔

اور ہان نفی میں سر ہلائے بہامین کے بیڈ کے قریب آیا، جہاں وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی، وہ اُسکے قریب آیا اور اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ بہامین کی آنکھوں مین جنبش ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری جان" اور ہان نے اُسکی پیشانی کو چوما، اور اُسکے کیلولا لگے سوجے ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔ بہامین نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟" اُس نے پیار سے پوچھا تو بہامین نے صرف سر ہاں میں ہلایا۔ اُس نے نظریں گھما کر دیکھا، تو وہ سس سامنے صوفے پر بیٹھے اُس چھوٹی سی پری کے ساتھ مصروف تھے،

وہ مسکرائی اور دائیں جانب دیکھا جہاں عائشہ بیگم نماز پڑھ رہی تھیں، وہ شکرانے کے نوافل ادا کر رہی تھیں۔

"پرنسس کی ماما کو بھی دے دو اُنکی بیٹی، تھوڑی دیر" ماڑوخ نے بہامین کو جاگتا دیکھا تو ہنس کر کہا، جب ماڑوخ نے ابراہیم کو وہاج کو پکڑایا، اور حیا کی گود سے اُسے لے کر بہامین کے بیڈ کے پاس آکر اُسے بہامین کے ساتھ اُسکے بازو پر لیٹایا۔ وہاج اور ماڑوخ نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا تھا۔

اُسے اپنے قریب 9 مہینے محسوس کرنے کے بعد اپنی باہوں میں محسوس کرنا بہامین کی آنکھیں نم کر گیا۔ وہ بہت خوش تھی۔

"یہ کتنی پیاری ہے!" اُس نے بے اختیار اُسکی چھوٹی چھوٹی اُنگلیوں کو چھوتے ہوئے اور ہان کو دیکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بِلکل میرہ جان جیسے !"اورہان نے سب کے سامنے اُسکے گالوں کو چوم کر کہا، جس سے بہامین کے دونوں گال لال ہو گئے، وہ بہت بے شرم ہو گیا تھا۔

"اللہ خوش رکھے، نصیب اچھے کرے"عائشک بیگم نے بہامین کے سر پر پیار کرتے ہوئے اپنی پوتی کو پیار کیا۔

"چلو چلو سیلفی لیں..."وقاص نے کہااور اپنا فون نکالا تو وہ سب سیدھے ہو کر مسکراتے کیمرے کی طرف دیکھنے لگے، جبکہ اورہان اور بہامین نے ایک دوسرے سے ساتھ اپنا سر جوڑا، وہ مکمل تھے، بہامین نے اپنی گود میں اُنکی بیٹی کو پکڑا ہوا تھااور ایک ہاتھ اورہان کے چہرے پر رکھا تھا، وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے، خُوشیاں اُنکے مقدر میں لکھ دی گئیں تھیں۔

❤ ❤❤❤❤❤❤

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: